U0290

حَرْفُ الْجِيْمِ وَفِيْهِ كِتَابَانِ

جس میں دو کتابیں ہیں

اَلْجِهَادُ وَالْجِدَالُ وَالْمِرَاءُ

ایک کتاب الجہاد دوسری کتاب الجدال والمراء

اَلْكِتَابُ الْاَوَّلُ فِي الْجِهَادِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ اَبْوَابٍ

کتاب الجہاد جس میں تین باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِهٖ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

پہلا باب

جہاد کی فضیلت کے بیان میں جس میں دو فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ

پہلی فصل

جہاد اور مجاہدین کی فضیلت کے بیان میں

۱ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن خدا کی راہ میں پہرہ دینا اور مقامات میں پہرہ دینے سے ہزار دن سے بہتر ہے۔ ترمذی اور نسائی

اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُنْمٰى لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيُؤْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ قَوْلُهُ يُنْمٰى اَيْ يُزَادُ وَيُكَثَّرُ ترجمہ فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک میت کا عمل اسکے مرتے ہی ختم ہوجاتا ہے بجز ایسے اشخاص کے (عمل کے) جنہوں نے خدا کے رستہ مین مورچہ بندی کی ہے کہ انکے عمل قیامت تک بڑہائے جاتے ہین اور قبر کے فتنہ وفساد سے محفوظ وامون رہین گے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے مجاہدہ کرے[۱]

۳۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَدَاةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین صبح یا شام کو چلنا دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے شیخان اور ترمذی اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ لِيَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَفُوَاقُ النَّاقَةِ قَدْرُ مَا بَيْنَ الْحَلْبَتَيْنِ مِنَ الْاِسْتِرَاحَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے رستہ مین فواق ناقہ[۲] کے برابر اس نیت سے قتل وقتال کرے کہ کلمہ یعنے دین الہی بلند ہوجائے تو ایسے شخص پر جنت وجب ہوجاویگی یعنے ایسا شخص ضرور جنت مین داخل ہوگا ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ سَاَلَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

---

[۱] یعنے طاعت الہی مین صبر کرے اور نفس کی پیروی نہ کرے [۲] فواق ناقہ اس وقفہ کو کہتے ہین جو اونٹنی کا دودہ دو کر پہر دوسری بار دوہنے تک درمیان مین ہوتا ہے۔

صادقا من نفسه ثم مات او قتل كان له اجر شهيد ومن جرح جرحا في سبيل الله او
نكب نكبة في سبيل الله تعالى فانها تجيء يوم القيمة كاغزر ما كانت لونها كلون الزعفران
وريحها ريح المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله تعالى فان عليه طابع الشهداء اخرجه
اصحاب السنن ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے خدا کی راہ مین قتل ہونے کا طالب ہوگا پھر اگر وہ چاہے اپنی ہی موت
سے مرجائے یا قتل کیا جائے تو اسکو شہید ہی کا ثواب ملیگا اور جو شخص خدا کی راہ مین زخمی کیا جاوے
یا کسی اور مصیبت مین گرفتار کیا جائے تو وہ شخص قیامت کے دن ایسی حالت مین آئیگا کہ اس
کا زخم اس سے بہت بڑا ہوا ہوگا جیسا کہ دنیا مین تھا اسکا رنگ تو زعفران کا سا ہوگا۔ اور اس
مین بو مشک کی سی ہوگی اور جس شخص کو خدا کے رستہ مین کوئی پھوڑا نکلا تو اس پھوڑی پر شہیدون
کی مہر ہوگی (یعنے ایسے شخص کو شہادت کا ثواب ملیگا) سب اصحاب سنن اس کے راوی ہین

۶- وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و
اله وسلم ما من مكلوم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيامة وكلمه يدمي اللون
لون الدم والريح ريح المسك اخرجه الستة الا ابا داود ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسا مجروح شخص جو خدا کے رستہ مین مجروح
ہوا ہے قیامت کے دن ایسی حالت مین آئیگا کہ اسکے زخم سے خون بہ رہا ہوگا جسکا رنگ تو خون
کا سا ہوگا۔ اور بو مشک کی سی ہوگی بجز ابوداود کے چھیون اسکے راوی ہین

۷- وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تضمن الله
لمن خرج في سبيله لا يخرجه الا جهاد في سبيلي وايمان بي وتصديق برسلي فهو علي
ضامن ان ادخله الجنة او ارجعه الى مسكنه الذي خرج منه نائلا ما نال من اجر
او غنيمة والذي نفس محمد بيده ما من كلم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيمة
كهيئته يوم كلم لونه لون دم وريحه ريح مسك والذي نفس محمد بيده لولا ان
اشق على المسلمين ما قعدت خلاف سرية تغزو في سبيل الله عز وجل ابدا ولكن لا اجد
سعة فاحملهم ولا يجدون سعة فيتبعوني ويشق عليهم ان يتخلفوا عني والذي

نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل
اخرجه الثلاثة والنسائی والکلم الجرح والمکلوم المجروح ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ایسے شخص کا ضامن ہے جو اسکے رستہ مین صرف
بہ نیت جہاد ہی نکلے درحالیکہ وہ مومن بہی ہو۔ اور رسولان خدا کی تصدیق بہی کرتا ہو اس امر کا کہ خدا اس
شخص کو ضرور جنت مین داخل کرے گا۔ یا اسکو اسکے اسی مقام پر واپس لائے گا جہان سے وہ نکلا تہا
ثواب یا غنیمت لیکر قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتہ مین محمد کی جان ہے ہر ایک ایسا شخص جو خدا کی راہ مین
زخمی ہوا ہو قیامت کے دن وہ اسی ہیئت سے آئیگا جو حالت اسکی اس دن تہی جس دن وہ زخمی ہوا تہا اس
کے خون کا رنگ خون کا سا ہوگا اور اسکی بو مشک کی سی ہوگی اور قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتہ مین محمد
کی جان ہے اگر مسلمانون پر یہ امر شاق نہ ہوتا تو مین کبہی ایسے سریہ[1] کی شرکت سے بہی پیچہے نہ رہتا
جو خدا کی راہ مین لڑتا ہو لیکن مین کیا کرون کہ مجہ مین سواری کی مقدرت نہین ہے جس پر انہین سوار
کرون اور نہ ان مین یہ مقدرت ہے کہ وہ میری اتباع کرین حالانکہ انپر مجہسے پیچہے رہنا بہت
شاق گزرتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتہ مین محمد کی جان ہے کہ مجہے یہ بات بہت اچہی معلوم
ہوتی ہے کہ مین خدا کی راہ مین لڑون اور پہر قتل کیا جاؤن اور پہر لڑون اور پہر قتل کیا جاؤن اور پہر
لڑون اور پہر قتل کیا جاؤن۔ تینون اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

۸۔ **وعنه** رضی اللہ عنہ قال قیل یا رسول اللہ ما یعدل الجهاد فی سبیل اللہ قال
لا تستطیعونه فاعادوا علیه مرتین او ثلثا کل ذلك یقول لا تستطیعونه ثم قال مثل
المجاهد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللہ لا یفتر من صیام ولا صلوۃ
حتی یرجع المجاهد۔ اخرجه الستة الا ابا داود ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ خدا پاک کی راہ مین جہاد کرنے کے معادل کونسی عبادت
ہے آپنے فرمایا کہ تم اسکی طاقت نہین رکہتے پہر انہون نے دو یا تین دفعہ مکرر آپ سے یہی سوال کیا
اور آپ پہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے کہ تم اسکی طاقت نہین رکہتے پہر آپ نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین
جہاد کرنے والے کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز پڑہتا ہے خدا کی آیتون کا مطیع ہو

[1] وہ چہوٹا لشکر جس مین تہوڑے سپاہی ہون ۱۲

نہ روزہ سے تہکے نہ نماز سے تاآنکہ جہاد سے واپس آجاوے بجز ابوداؤد کے چہیوں اس کے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ مُؤْمِنٌ مُجَاھِدٌ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قِیْلَ ثُمَّ مَنْ قَالَ رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ یَتَّقِی اللّٰہَ وَیَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّہٖ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (یہ امر) دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ بہتر ہین آپنے فرمایا کہ وہ مسلمان جو خدا کی راہ مین اپنے مال اور جان سے جہاد کرے پہر اس کے بعد آپسے دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد پہر کون لوگ زیادہ اچہے ہین آپنے فرمایا کہ وہ مسلمان شخص جو پہاڑ کے کسی درے مین رہتا ہو اور خدا سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کے فسادسے محفوظ رہتے ہون۔ پانچون اسکے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ اِنَّ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلٰی ظَھْرِ فَرَسِہٖ اَوْ ظَھْرِ بَعِیْرِہٖ اَوْ عَلٰی قَدَمِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمَوْتُ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا یَقْرَاُ کِتَابَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَرْعَوِیْ بِشَیْءٍ مِّنْہُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ قَوْلُہٗ لَا یَرْعَوِیْ اَیْ لَا یَنْکَفُّ وَلَا یَنْزَجِرُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمکو اچہے اور برے لوگون کی خبر دیتا ہون اچہے لوگون مین سے ایک وہ شخص ہے جو موت کے آنے تک گہوڑے کی پیٹہہ پر یا اپنے اونٹ کی پیٹہہ پر یا پیدل خدا کی راہ مین کام کرتا رہا اور برے لوگون مین سے ایک وہ شخص ہے جو خدا کی کتاب پڑہتا ہے اور اسکی کسی مضمون سے متاثر نہین ہوتا۔ نسائی اسکے راوی ہین

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِکٌ بِعِنَانِ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِالَّذِیْ یَتْلُوْہُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَہٗ یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْھَا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ یُسْاَلُ بِاللّٰہِ وَلَا یُعْطِیْ بِہٖ۔ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

لہ جنکے کسکو ہیکی ذات سی تکلیف نہ پہونچتی ہو۔

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تم کو ایسا شخص نہ بتلاؤن جو سب لوگون مین بہتر ہے وہ وہ شخص ہے جو خدا کی راہ مین گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے اور کیا مین تمکو ایسے شخص کی خبر نہ دون جو درجہ مین شخص اول کے درجہ کے قریب قریب ہے وہ وہ شخص ہے جو اپنی بکریان لیکر لوگون سے الگ ہو گیا ہو اور ان مین وہ حقوق الٰہی کو ادا کرتا ہو۔ اور کیا مین تم کو ایسا شخص نہ بتلاؤن جو سب سے بدتر ہے وہ وہ شخص ہے جس سے خدا کے نام پر (بطور بھیک) مانگا جاتا ہے۔ اور وہ نہین دیتا مالک۔ ترمذی۔ نسائی اس کے راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِیَاحَةُ اُمَّتِیْ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی سیاحت خدا کے رستہ مین جہاد کرنا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ عَلٰی عَبْدٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَدُخَانُ جَهَنَّمَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص کبھی دوزخ مین داخل نہ ہوگا جو خدا کے خوف سے رویا ہو تا آنکہ (دوہا ہوا) دودھ چھاتیون مین لوٹ جائے[۱] اور کسی بندۂ خدا پر خدا کے راہ کا غبار اور دوزخ کا دھوان اکٹھا نہ ہوگا نسائی اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح مانا ہے

۱۴۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دو آنکھین ایسی ہین کہ جنکو دوزخ کی آگ نہ چھو سکے گی ایک تو وہ آنکھ جو خدا کے خوف سے روئی ہو دوسری وہ آنکھ جو خدا کے رستہ مین پہرہ

[۱] یعنے جس طرح یہ ممکن نہین کہ دوہا ہوا دودھ پھر تھنون مین واپس کر دیا جائے اسیطرح ایسے شخص کا دوزخ مین داخل ہونا ممکن نہین ۱۲

دیتے ہوئے جاگتی رہی ہو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُهٗ فِی النَّارِ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ فِیْ جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَفَیْحُ جَهَنَّمَ وَلَا یَجْتَمِعُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر اور اسکا قاتل دونون کبھی دوزخ مین اکٹھا نہین ہو سکتے اور کسی مسلمان کے پیٹ مین خدا کے راہ غبار اور دوزخ کی بھاپ جمع نہین ہو سکتے۔ اور کسی بندہ کے قلب مین ایمان اور حسد دونون اکٹھا نہین ہو سکتے مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین

۱۶۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبْتُ لَهَا فَقُلْتُ اَعِدْهَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ قُلْتُ وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا اسکے لیے جنت واجب ہو گئی۔ تو مجھے یہ بات بہت پسند آئی مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو پھر فرمایے چنانچہ آپ نے اسکو مکرر فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ ایک اور کام ہے جس کی وجہ سے خدا بندے کے سو درجہ جنت مین بڑھا دیتا ہے اور ہر ایک درجہ کے مابین (اتنا بعد ہوتا ہی) جتنا کہ زمین اور آسمان کے مابین (بعد) ہے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کونسا کام ہے تو آپنے فرمایا کہ وہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا ہے۔ وہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا ہے وہ خدا کی راہ مین جہاد کرنا ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین

۱۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَضْحَکُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ کِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُ هٰذَا

فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ يُسْتَشْهَدُ فَيَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى فَيُسْتَشْهَدُ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنَى الضِّحْكِ هُنَا الرِّضٰى ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ایسے دو آدمیون سے بہت خوش ہوگا جن مین ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہو اور یہ دونون جنت مین داخل ہونگے (اس طرح پر) کہ ایک شخص خدا کی راہ مین لڑا اور اسکے بعد وہ شہید ہوگیا۔ اس کے بعد خدا نے اسکے قاتل کی توبہ قبول فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا پہر وہ خدا کی راہ مین لڑا اور پہر شہید ہوگیا تینون اور نسائی اس کے راوی ہین

۱۸۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ إِيمَانًا بِاللهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي حَسَنَاتٍ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خدا کے راہ مین (جہاد کرنے کی غرض سے) خدا پر ایمان رکھہ کر اور اسکے وعدہ کو سچا سمجھ کر گھوڑا رکھا ایسے گھوڑے کا) کھانا پینا۔ لید کرنا۔ پیشاب کرنا۔ سب قیامت کے دن بجائے اسکی نیکیون کے اسکے میزان (عمل) مین رکھے جاینگے بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین

۱۹۔ **وَعَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ۔ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی نکیل پڑی ہوئی لایا اور کہنے لگا کہ اسکو مین خدا کی راہ مین دیتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ اسکے بدلہ مین تم کو قیامت کے دن سات سو اونٹنیان نکیل پڑی ہوئی ملینگی مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین

۲۰۔ **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَاتِ أَفْضَلُ قَالَ إِخْدَامُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ ظِلَالُ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ

نَحلٍ ۔ اَخرَجَہُ التِّرمِذِیُّ ۔ قَولُہٗ طَرُوقَۃُ فَحلٍ هِیَ النَّاقَۃُ اِذَا کَبُرَتْ وَصَلُحَتْ اَنْ یَّعلُوهَا الفَحلُ وَهِیَ الحِقَّۃُ مِنَ الاِبِلِ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے آپنے فرمایا کہ خدا کی راہ مین غلام دینا ۔ یا خیمہ کے سایہ مین[1] یا جوان اونٹنی کا خدا کی راہ مین دینا ۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۲۱ ۔ وَعَنْ زَیدِ بنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِیًا فِی سَبِیلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِیًا فِی اَهلِہٖ بِخَیرٍ فَقَدْ غَزَا اَخْرَجَہُ الخَمسَۃُ ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خدا کی راہ مین کسی غازی کا سامان درست کردیا تو گویا کہ اس نے جہاد کیا اور جس شخص نے کسی غازی کے متعلقین کی اچھی طرح خبر گیری کی تو گویا کہ اس نے جہاد کیا پانچون اس کے راوی ہین ۔

۲۲ ۔ وَعَنْ اَبِی اَیُّوبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الاَمصَارُ وَسَتَکُونُ جُنُودٌ مُجَنَّدَۃٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیهَا بُعُوثٌ فَیَکْرَهُ الرَّجُلُ مِنْکُمُ البَعْثَ فِیهَا فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَومِہٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُ القَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَیْهِمْ یَقُولُ مَنْ اَکْفِیہِ بَعْثَ کَذَا وَکَذَا اَلَا فَهُوَ الاَجِیرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَۃٍ مِّنْ دَمِہٖ اَخْرَجَہُ اَبُودَاوٗدَ اَلبُعُوثُ جَمْعُ بَعْثٍ وَهُمْ طَائِفَۃٌ مِّنَ الجَیشِ یُبْعَثُونَ فِی الغَزْوِ کَالسَّرِیَّۃِ ترجمہ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب بڑے شہرون پر تم لوگ فتحیاب ہوجاؤ گے اور بہت بڑا لشکر جمع ہوجائیگا جس مین سے بہت سی فوجین مقرر ہوجائینگی اسوقت بعض اشخاص (بغیر اجرت کے) جہاد کی شرکت کو ناپسند کرین گے اور جہاد کی شرکت سے بچاؤ کے لیے) اپنی قوم سے علیحدہ ہوجائین گے پھر دوسرے قبائل کے پاس چلے جائین گے اور یہ کہین گے کہ ایسا کون شخص ہے جو مجھ کو نوکر رکھ لے تاکہ اس کی محنت مین اپنے ذمہ[2] لے لون پس خبردار ہو کہ ایسا شخص اپنے خون کے آخر قطرہ تک مزدور

---

[1] گھوڑا ہتیار وغیرہ دیا [2] غرضکہ یہ شخص بغتہ جہاد کے لیے راضی نہین ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اشخاص کی مذمت فرماتے ہین کہ خبردار ہو کہ ایسا شخص مرتے دم تک مزدوری ہوگا غازی نہ ہوگا

ہی ہے ۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۲۳۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ کَتَبَ اَبُوْعُبَیْدَةَ اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَذْکُرُ لَہٗ جُمُوْعًا مِنَ الرُّوْمِ وَمَا یَتَخَوَّفُ مِنْهُمْ فَکَتَبَ اِلَیْهِ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ مَهْمَا یَنْزِلُ بِعَبْدٍ مُؤْمِنٍ مِنْ مَنْزِلِ شِدَّةٍ یَجْعَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی بَعْدَهٗ فَرَجًا وَاِنَّهٗ لَنْ یَغْلِبَ عُسْرٌ یُسْرَیْنِ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کِتَابِهٖ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوعبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ایک خط لکھا جس مین انہون نے روم کے لشکر کے جمع ہونے سے متعلق لکھا اور ان کی خوفناک حالت کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہین جوابا یہ تحریر فرمایا کہ بعد حمد وصلوٰة کے واضح ہو کہ جب کبھی کسی مسلمان بندہ پر کوئی تکلیف اور مصیبت کا وقت آتا ہے تو اس کے بعد ہی خدا اسکو راحت اور آرام نصیب کرتا ہے اور ایک تنگی دو کشادگیون پر کبھی غالب نہین ہو سکتی اور اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ مالک اس کے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ وَالشُّهَدَاءِ

فصل دوسری

شہادت اور شہیدون کی فضیلت کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَهٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَةِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلَّا الشَّهِیْدُ لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جنت مین داخل ہونے کے بعد دنیا مین واپسی کو پسند نہ کریگا اگرچہ اسکو دنیا کی تمام چیزین دیجائین بجز شہید کے کہ وہ دنیا مین واپسی کی تمنا کرے گا تاکہ دس دفعہ قتل کیا جاوے جب کہ وہ شہادت کے درجہ کو دیکھے گا بجز ابوداؤد

کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت ہین اس طرح مذکور ہے کہ بجز شہید کے جب کہ وہ شہادت کی فضیلت اور بزرگی کو ملاحظہ کرے گا

۲۔ **وَعَنْ** اَبِیْ عُمَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَھْلُ الْمَدَرِ وَالْوَبَرِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ مین مارا جانا مجھے گاؤن اور شہر مین رہنے سے زیادہ پسند ہے نسائی اسکے راوی ہین

۳۔ **وَعَنْ** الْمُغِیْرَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَخْبَرَنَا نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَۃِ رَبِّنَا اَنَّہٗ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ اِلَی الْجَنَّۃِ فَلَنَحْنُ اَحَبُّ فِی الْمَوْتِ مِنْکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا اِلٰی قَوْلِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ وَاَخْرَجَہٗ بِطُوْلِہٖ رَزِیْنٌ ترجمہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو انھون نے بیان کیا کہ ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور پیام[1] رسالت خداوند کریم مطلع فرمایا کہ جو شخص ہم مین سے قتل ہوتا ہے وہ جنت مین چلا جاتا ہے لہٰذا[2] ہمکو بہ نسبت تمھاری زندگی کے موت زیادہ محبوب ہے لفظ دخول جنت تک بخاری نے تعلیقاً روایت کی ہے اور رزین نے بطول پوری حدیث بیان کی ہے

۴۔ **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُّحْتَسِبٌ مُّقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَخْبَرَنِیْ بِذٰلِکَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّہِیْدِ

---

[1] معلوم ہوتا ہے یہ حدیث قدسی ہے اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ امر منجانب خداوند کریم بیان کرنا رجحان ذہن کو اس طرف منتقل کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ امر بطور پیام الٰہی بیان کیا تب ضرور یہ حدیث حدیث قدسی ہوگی

[2] یہ قول مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ہے جو انھون نے بمخاطبت حاکم کسری فرمایا تھا جیسا کہ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے جو بخاری کے باب الجزیہ مین مذکور ہے گو اس مین یہ جملہ مندرج نہین ہے

كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ بتلایئے کہ اگر مین خدا کی راہ مین مارا جاؤن تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائینگے
توآپ نے فرمایا کہ ہان بشرطیکہ تم خدا کی راہ مین بحالت صبر مارے جاؤ اور تمہاری نیت خالص ہو اور
دشمن کے مقابل ہو اس سے پیٹھ نہ موڑو پھر آپ نے فرمایا اس شخص سے کہا کہ اچھا پھر تو کہو تم نے کیا
پوچھا تھا تو اس شخص نے وہی بات بیان کی جو پہلے بیان کی تھی کہ اگر مارا جاؤن تو میرے گناہ
معاف ہو جائینگے) مگر قرض (معاف نہ ہوگا) کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے یہ بات بیان
کی (مسلم۔ مالک۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین جو عمرو بن عاص
سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کے سارے گناہ معاف
ہو جاتے ہین لیکن قرض نہین معاف ہوتا

۵۔ **وَعَنْ** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ
لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اَعْيُنَهُمْ اِلَيْهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ
قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا
ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ
وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى قُتِلَ
فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى قُتِلَ
فَذٰلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ يُقَالُ سَهْمُ غَرْبٍ بِالْاِضَافَةِ وَغَيْرِهَا اِذَا لَمْ يُعْرَفْ
مَنْ رَمٰى بِهٖ ترجمہ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شہید
چار قسم کے ہوتے ہین (ایک تو) وہ مسلمان جسکا ایمان بہت اچھا ہو (یعنے متقی ہو) جب اس کی دشمن
سے مٹھ بھیڑ ہوگئی تو اُس نے خدا کی تصدیق کی تا آنکہ قتل کیا گیا پس یہی شخص ایسا بلند مرتبہ ہوگا
جس کی جانب قیامت کے دن سب کی آنکھین اس طرح اٹھ جائینگی اور آپ نے اپنا سر اتنا

بلند کیا کہ آپ کی ٹوپی گرگئی۔ راوی کا بیان ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ ٹوپی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گر گئی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مسلمان شخص جسکا ایمان اچھا ہو متقی ہو جب اسکے دشمن سے مٹھ بہیڑ ہوگئی تو یہ شخص بوجہ اپنی نامردی کے اس طرح کانپ گیا اور ایسے اس کے رونگٹے کھڑے ہوگئے جیسے کہ اس کے تمام جسم کے جلد مین طلح کے کانٹے چبھا دیے گئے ہین اسی حالت مین ایک ناگہانی غیبی تیر اسکو آکر لگ گیا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا پس ایسا شخص (بہ نسبت شخص اول کے) دوسرے درجہ مین ہے۔ اور تیسرا وہ مسلمان شخص جس کے اعمال اچھے بھی ہون اور برے بھی ہون جب اس کی دشمن سے مٹھ بہیڑ ہوگئی تو اس نے خدا کو سچا باور کیا تا آنکہ وہ قتل کیا گیا۔ پس ایسا شخص تیسرے درجہ مین ہے اور چوتھا وہ مسلمان جو بہت ہی گنہگار ہو جب اس کی دشمن سے مٹھ بہیڑ ہوگئی تو اس نے خدا کو سچا باور کیا حتے کہ وہ قتل کیا گیا پس ایسا شخص چوتھے درجہ مین ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ تیر غیبی وہ ہے جسکا مارنے والا معلوم نہ ہو

۶۔ **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغَّبَ فِي الْجِهَادِ وَذَكَرَ الْجَنَّةَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَاْكُلُ تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ لَحَرِيْصٌ عَلَى الدُّنْيَا اِنْ جَلَسْتُ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْهُنَّ فَرَمٰى مَا فِيْ يَدِهٖ وَحَمَلَ بِسَيْفِهٖ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ یحیے بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگون کو جہاد کی رغبت دلائی اور آپ نے جنت کا تذکرہ فرمایا اور ایک انصاری شخص تھا جسکے ہاتھ مین چند کھجورین تھین جنھین وہ کھا رہا تھا اس نے کہا کہ اگر مین ان کھجورون کے کھانے سے فارغ ہونے تک ایسے ہی بیٹھا رہون گا تو مین دنیا کا لالچی بنونگا اسکے بعد اس نے اپنے ہاتھ کی سب کھجورین پھینکدین اور اپنی تلوار لیکر حملہ کرنا شروع کردیا تا آنکہ قتل وقتال کے بعد وہ مارا گیا مالک اسکے راوی ہین

۷۔ **وَعَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مُّقَنَّعٌ بِالْحَدِيْدِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ فَقَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ اَلْمُقَنَّعُ الْمُغَطّٰى بِالسِّلَاحِ وَقِيْلَ هُوَ الْمُتَغَطِّى رَاْسَهٗ بِمِغْفَرٍ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

مین ایسی حالت مین آیا کہ وہ بالکل ہتیارون سے لدا ہوا تہا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مین جہاد کرون یا مسلمان ہوجاؤن۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے مسلمان ہوجاؤ پہر جہاد کرو چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا اور پہر جہاد مین شریک ہوا تا آنکہ وہ قتل کیا گیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص نے عمل تو تہوڑا سا کیا لیکن اسکو ثواب بہت زیادہ ملا شیخان اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین۔

۸۔ **وَعَنْ** رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلَّا الشَّهِيْدُ فَقَالَ كَفَاهُ بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَأْسِهِ فِتْنَةً۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ راشد بن سعد کسی صحابی شخص سے روایت کرتے ہین کہ کسی شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ سب مسلمان تو اپنی قبرون مین آزمائے جائینگے مگر شہید کا امتحان نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ دنیا مین انکے سرون پر تلوارون کی چمک کی آزمایش انکے لیے کافی ہے (لہذا انکو امتحان کی ضرورت نہین ہے) نسائی اسکے راوی ہین

۹۔ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَجِدُ الشَّهِيْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شہید کو شہادت کے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ کسی کو چیونٹی کے لپٹنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

۱۰۔ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فَرَجَعَ حَتّٰى اُرِيْقَ دَمُهُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى اُرِيْقَ دَمُهُ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار ایسے شخص پر تعجب کرتا ہے جو خدا کی راہ مین جہاد کرنے کی غرض سے نکلا اور اسکے ساتہی سب بہاگ کہڑے ہوئے لیکن وہ گناہ کے ڈر سے (میدان جنگ مین) واپس آیا تا آنکہ اس کا خون بہایا گیا۔ اس وقت خداوند تعالے

اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ میرے ثواب کی رغبت کر کے اور میرے عذاب سے ڈر کر (میدان جنگ مین) واپس آیا تا آنکہ اسکا خون بہا یا گیا تم گواہ رہو کہ مین نے اسکو بخشدیا

۱۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الْخَبِيرِ بْنِ قَيْسِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا اُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُتَنَقِّبَةٌ تَسْأَلُ عَنِ ابْنٍ لَهَا قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى قَالَ لَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ جِئْتِ تَسْأَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُتَنَقِّبَةٌ فَقَالَتْ اِنْ اُرْزَاَ اِبْنِيْ فَلَنْ اُرْزَاَ حَيَائِيْ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَكِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ قَالَتْ وَلِمَ قَالَ لِاَنَّهٗ قَتَلَهٗ اَهْلُ الْكِتَابِ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عورت جس کا نام اُمِ خَلَّاد تہا نقاب ڈالے ہوئے اپنے بیٹے کو ڈہونڈہتی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچی جو خدا کی راہ مین مارا جاچکا تہا تو کسی صحابی نے کہا کہ تم تو بیٹے کو ڈہونڈہنے نکلی ہو تو نقاب ڈالے ہوئے ہو اس نے جواب دیا کہ اگر میرا بیٹا کہو گیا ہے تو کیا مین اپنے حیا کو بہی کہو دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ دیکہو تمہاری بیٹے کو دو شہیدون کا ثواب ملیگا اسنے کہا کہ کیون آپنے فرمایا اسلیے کہ اس کو اہل کتاب نے قتل کیا ہے ان دونو حدیث کو ابوداود راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ تَعَالَى مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهٖ ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صدق دل سے خدا سے شہادت مانگیگا خدا تعالی اسکو شہیدون کا مرتبہ عنایت فرمائیگا اگرچہ وہ اپنے بچہونے ہی پر مرجائے بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ تَعَالَى فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ وَقَصَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِيْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهٖ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللهُ مَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قِيْلَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ

فِی الْجَنَّۃِ وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ وَمَعْنٰی فَصْلَ اَیْ خَرَجَ ترجمہ ابومالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جہاد کی غرض سے گہر سے نکلا اسکے بعد وہ (اپنی موت سے) مرگیا یا مارا گیا یا اس کو اسکے گہوڑے یا اونٹ نے کچل ڈالا یا اسکو کسی زہریلے جانور نے کاٹ کہایا یا وہ اپنے بچہونے ہی پر مرگیا۔ غرضکہ جس طرح خدا نے چاہا وہ مرگیا (ان سب حالتون مین وہ شہید ہی ہوگا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد ہی کی ایک دوسری روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہ جنت مین کون لوگ ہون گے تو آپ نے فرمایا کہ نبی جنت مین ہونگے اور شہید جنت مین ہونگے اور لڑکے (نابالغ) جنت مین ہون گے۔ اور چہوٹے بچے جو زندہ دفن کردیے گئے ہین جنت مین ہونگے

۱۴۔ وَعَنْ اَبِی النَّضْرِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشُھَدَآءِ اُحُدٍ فَقَالَ ھٰؤُلَآءِ اَشْھَدُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَلَسْنَا بِاِخْوَانِھِمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْلَمْنَا کَمَا اَسْلَمُوْا وَجَاھَدْنَا کَمَا جَاھَدُوْا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَّا اَدْرِیْ مَا تُحْدِثُوْنَ بَعْدِیْ فَبَکٰی اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ بَکٰی ثُمَّ قَالَ وَاِنَّا لَکَائِنُوْنَ بَعْدَکَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابونضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے شہیدون کی قبرون پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ان لوگون کا مین گواہ ہون تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم ان کی بہائی نہین ہین۔ ہم نے بہی اسی طرح اسلام قبول کیا جس طرح انہون نے اسلام قبول کیا تہا اور ہم نے بہی اسی طرح جہاد کیا جس طرح انہون نے جہاد کیا تہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہان (ان کے بہائی تو ہو) لیکن مجہے معلوم نہین کہ تم لوگ میرے بعد کیا کیا نئی باتین پیدا کروگے۔ جس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور پہر رونے لگے اسکے بعد انہون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم لوگ آپکے بعد زندہ باقی رہین گے۔ مالک اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِی الْجِھَادِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ وَفِیْہِ خَمْسَۃُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب

جہاد اور اسکے متعلق امور کے بیان مین جس مین پانچ فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ وُجُوْبِہٖ وَالْحَثِّ عَلَیْہِ

پہلی فصل

جہاد کے واجب ہونے اور اسکی جانب رغبت دلانیکے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْجِھَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا اَوْ فَاجِرٍ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوۃُ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد تم پر واجب ہے ہر ایک امیر (حاکم) کے ساتھ عام اس سے کہ وہ امیر نیک ہو یا بدکار ہو۔ اور نماز تم پر واجب ہے ہر ایک مسلمان کے پیچھے عام اس سے کہ وہ مسلمان نیک ہو یا بدکار ہو اور اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔ اور نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے عام اس سے کہ وہ نیک ہو یا بد ہو اور اگرچہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاھِدُوا الْمُشْرِکِیْنَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین سے اپنے مال اور جان اور زبان سے جہاد کرو ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکہ) کے دن فرمایا کہ اب فتح مکہ کے بعد (مکہ سے ہجرت کی ضرورت) باقی نہ رہی لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جب تم کو جہاد کی غرض سے بلایا جاوے تو فورا نکل کھڑے ہوو۔ (اسلیے کہ مکہ دار الاسلام ہوگیا) پانچون اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِّنَ النِّفَاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ

فَذَرِیْ اِنَّ ذٰلِکَ کَانَ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَ النَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَھِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَھْلِہٖ بِخَیْرٍ اَصَابَہُ اللّٰہُ بِقَارِعَۃٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایسی حالت میں مر گیا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد ہی کیا اور نہ کبھی اسکے دل میں جہاد کرنے کا خیال ہی پیدا ہوا تو ایسے شخص کی موت ایسی ہی ہو گی جیسے کسی منافق کی موت ہوتی ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ حدیث خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ابوداؤد کے جو امامہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جس شخص نے نہ کبھی جہاد کیا نہ کسی غازی کے لیے سامان (جہاد) فراہم کر دیا۔ نہ کبھی کسی غازی کی غیبت میں اُس کے پس ماندوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو ایسے شخص کو خدا قیامت سے قبل (دنیا میں) ایک نہایت سخت مصیبت میں مبتلا کرے گا

۵۔ وَعَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ تَلْقٰی فِیْھَا الْعَدُوَّ اِنْتَظَرَ حَتّٰی اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فِیْھِمْ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوالنضر عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن سے مقابلہ کا ارادہ ہوتا تو آپ اتنا انتظار فرماتے تھے تاآنکہ آفتاب ڈھل جائے اسکے بعد آپ (اصحاب میں) کھڑے ہو کر یہ فرماتے کہ اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت کرو۔ اور خدا سے سلامتی مانگو۔ اور جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو اس وقت صبر کرو اور (یہ بات اچھی طرح) سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پھر آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ[1] مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَ مُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ شیخین اور ابوداؤد اس کے

[1] اے اللہ کتاب کے اتارنیوالے۔ بادل کے چلانیوالے۔ دشمن کی جماعت کو بھگا دینے والے۔ انکو بھگا دے۔ اور ہمکو ان پر فتحیاب کر دے

راوی ہین

۵۔ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ نُفَیْلٍ الْکِنْدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ وَیُزِیْغُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَھُمْ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ وَیَرْزُقُھُمْ مِنْھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ وَحَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَھُوَ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنِّیْ مَقْبُوْضٌ غَیْرُ مُلَبَّثٍ وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنِیْ اَلَا فَلَا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِیْنَ الشَّامُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ عُقْرُ الدَّارِ بِضَمِّ الْعَیْنِ الْمُھْمَلَۃِ وَفَتْحِھَا اَصْلُھَا وَاَشَارَ بِذٰلِکَ اِلٰی اَنَّ الشَّامَ تَکُوْنُ عِنْدَ ظُھُوْرِ الْفِتَنِ اٰمِنَۃً وَالْمُسْلِمِیْنَ بِھَا اَسْلَمُ ترجمہ سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق بات پر کشت وخون کرتے رہینگے اور ان کی (مدد کے) لیے خدا تعالے چند قومون کے دل ان کی جانب پھیر دیگا (یعنے ملتفت کردے گا) اور خدا تعالی انہین قومون کے ذریعہ سے اُنہین رزق پہونچائے گا تا آنکہ قیامت آجائیگی اور خدا کا وعدہ آجائیگا اور گھوڑی کی پیشانی سے قیامت تک خیر وبرکت وابستہ رہیگی اور یہ امر مجھے وحی کے ذریعہ سے معلوم ہوا ... ہے کہ میری روح بغیر تاخیر کے قبض کی جائے گی اور تم لوگ متفرق جماعتین ہوکر میری پیروی کروگے اور تم لوگ آپس مین کٹ مروگے اور مسلمانون کا ملجا اور ماوی ملک شام[1] ہوگا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ اٰدَابِہٖ

دوسری فصل

جہاد کے آداب کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد

[1] مطلب یہ ہے کہ جب فتنے برپا ہونگے تو مسلمانون کا ملجا اور ماوی ملک شام ہوگا ۱۲

شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ
ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ ھُوَ وَجُیُوْشُہٗ اِذَا عَلَوُا الثَّنَایَا کَبَّرُوْا وَاِذَا ھَبَطُوْا سَبَّحُوْا فَوُضِعَتِ الصَّلٰوۃُ عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے لشکر کے لوگ جب کسی بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب پستی کی جانب اترتے تو تسبیح پڑھتے پس نماز بھی اسی قاعدہ پر رکھی گئی (اسمین بھی تکبیر اور تسبیح ہے)

۳۔ وَعَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَّرَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ غَزَاۃٍ فَبَیَّتْنَا اُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَتَلْنٰھُمْ فَقَتَلْتُ بِیَدِیْ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ سَبْعَۃً ھُمْ اَھْلُ اَبْیَاتٍ وَکَانَ شِعَارُنَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ (جہاد میں) ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق کو حاکم (سپہ سالار) بنا کر بھیجا اور ہم نے انپر شب خون کیا اور بہت سے مشرکون کو مار ڈالا اور اس رات کو صرف میں نے اپنے ہاتھ سے سات گھر کے مشرکون کو قتل کیا۔ اور ہمارا بہرول منصور امت امت تھا۔ ان دونوں حدیثوں کے ابوداؤد راوی ہیں۔

۴۔ وَعَنِ الْمُھَلَّبِ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ بَیَّتَکُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ مہلب اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دشمن تم پر شب خون ماریں تو تم لوگ حٰمٓ لا ینصرون کہا کرو۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ غَزْوَۃً وَرّٰی بِغَیْرِھَا وَیَقُوْلُ اَلْحَرْبُ خَدْعَۃٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ کعب بن

لہ یا اللہ تو ہی میری قوت بازو ہے۔ اور تو ہی میرا مددگار ہے۔ تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں ۱۲

مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی کسی جہاد کا ارادہ فرماتے تھے اور لوگون سے اور کچھ بطور توریہ کے ظاہر فرماتے تھے۔ اور آپ فرماتے کہ لڑائی داؤ گھات ہے

۶۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ

ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہاد کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جہاد جو محض خدا کی رضامندی کے غرض سے کیا جائے اور امام کی اطاعت کی جائے اور عمدہ سے عمدہ اس مین خرچ کیا جائے اور رفیق اور شریک کے ساتھ نرمی اور محبت سے برتاؤ کیا جائے اور شر و فساد سے احتراز کیا جائے تو اس قسم کے جہاد مین سونا جاگنا سب عبادت ہے اور دوسرا وہ جہاد جو فخر اور ریا اور سنانے کی غرض سے کیا جائے اور افسر کی نافرمانی کیجائے اور روی زمین مین اس سے فساد کرنا منظور ہو تو ایسے جہاد مین (گناہ سے) خالی لوٹ آنا مشکل ہے (ثواب کا تو کیا ذکر) بجز ترمذی کے چارون اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب قتل و قتال کے وقت ہانک پکار کو برا خیال کرتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقِفُ حِيْنَ يَنْتَهِي اِلَى الدَّرْبِ فِي مَمَرِّ النَّاسِ اِلَى الْجِهَادِ فَيُنَادِي نِدَاءً لِيَسْمَعَ النَّاسُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَيَظُنُّ اَنْ اُصِيْبَ فِي وَجْهِهِ هٰذَا الْمُدَّعَى لَهُ وَفَاءً فَلْيَرْجِعْ وَلَا يَتْبَعْنِي فَاِنَّهُ لَا يَعُوْدُ كَفَافًا اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ جہاد کی غرض سے باہر نکلتے تھے تو وہ عین اسی رستہ پر کھڑے ہو جاتے تھے جو عام طور پر لوگون کی گذرگاہ ہوتی اور باآواز بلند جسکو سب لوگ سن لین یہ کہدیا کرتے تھے کہ اے لوگو جس شخص

کے ذمہ کچھ قرضہ ہو اور وہ یہ خیال کرتا ہو کہ وہ اس جہاد میں شہید ہو جائے گا اور اس نے اسقدر جائداد نہ چھوڑی ہو جو اسکے قرضہ کے ادا کرنے کیلئے کافی ہو تو اسکو واپس چلے جانا چاہیے اور اسکو قرضہ سے بے پروا نہ ہونا چاہیے۔ اسلیئے کہ وہ ایسی حالت میں واپس نہیں آئیگا جو ادائے قرضہ کے لیے کافی ہو سکے[1]۔ رزین اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ صِدْقِ النِّیَّۃِ وَالْاِخْلَاصِ

تیسری فصل

نیت کی سچائی اور اخلاص کے بیان میں

۱- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَاتِلُ شَجَاعَۃً وَّیُقَاتِلُ حَمِیَّۃً وَّیُقَاتِلُ رِیَاءً اَیُّ ذٰلِکَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَکُوْنَ کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کی نسبت دریافت کیا گیا جو اپنی بہادری دکھلانے کی غرض سے لڑتا ہے یا اپنی قوم اور کنبہ کی عزت کی غرض سے لڑتا ہے یا لوگون کو بتلانے کی غرض سے لڑتا ہے ان سب میں کونسی لڑائی خدا کی راہ میں متصور ہوگی۔ آپنے فرمایا کہ جو شخص اس غرض سے لڑتا ہے تاکہ خدا کا کلمہ (دین) بلند (غالب) ہو بس یہی لڑائی فی سبیل اللہ متصور ہوگی۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۲- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُّرِیْدُ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَھُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْیَا فَقَالَ لَا اَجْرَ لَہٗ فَاَعَادَ عَلَیْہِ ثَلَاثًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا اَجْرَ لَہٗ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ایک شخص فی سبیل اللہ جہاد کرنے کا تو ارادہ رکھتا ہے لیکن وہ اسکے ذریعہ سے متاع دنیاوی کے بھی حصول کا خواہشمند ہے (کیا ایسا شخص ماجور ہوگا) آپنے فرمایا کہ ایسے شخص کے لیے کچھ ثواب نہیں ہے پھر مکرر سہ کرر آپسے یہی سوال کیا گیا آپ ہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے

[1] یعنے شہید ہونے سے قرضہ معاف نہیں ہو سکتا ۱۲

کہ ایسے شخص کے لیے کچھ ثواب نہین ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ فَاٰمَنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰی بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَكَانَتْ غَزَاةٌ غَنِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا شَیْئًا كَثِیْرًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ فَقَالَ مَا عَلٰی هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰی اَنْ اُرْمٰی اِلٰی هٰهُنَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ یُصَدِّقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِیْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِیَ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَحْمُوْلًا قَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَیْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَّقَهٗ ثُمَّ كُفِّنَ فِیْ جُبَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰی عَلَیْهِ فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِیْ سَبِیْلِكَ فَقُتِلَ شَهِیْدًا اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ایک دیہاتی شخص آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا پہر کہنے لگا کہ مین آپ ہی کے ساتھ ہجرت کرونگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے لیے بعض اصحاب سے وصیت کی جب کہ اُس لڑائی کا زمانہ آیا جسمین بہت سی بکریان آپکو ملی تہین تو آپنے ان بکریون کو (صحابہ پر) تقسیم کردیا اور اس شخص (دیہاتی) کو بہی حصہ دیا اُس نے پوچہا کہ یہ کیا ہے آپنے فرمایا کہ یہ مین نے تجہ کو تیرا حصہ دیا ہے اس نے کہا کہ مین کچہ اس غرض سے آپکا ساتہ نہین اختیار کیا ہے بلکہ مین نے تو اس غرض سے آپ کی پیروی اختیار کی ہے کہ میرے اس مقام پر تیر مارا جائے اور اس نے اپنے حلق کی جانب اشارہ کیا پہر مین مرجاؤن اور بہشت مین داخل ہوجاؤن آپ نے فرمایا کہ اگر تو خدا کو سچا سمجہتا ہے تو خدا ہی تجہے سچا کرے گا[1] اسکے بعد تہوڑی ہی دیر لوگ ٹہیرے تہے کہ پہر لڑائی کی جانب بمقابلہ دشمن سب کے سب جہک پڑے اسکے بعد وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹہا کر لایا گیا اسکو اسی مقام پر تیر لگا تہا جہان اس نے اشارہ سے بتلایا تہا۔ آپنے فرمایا کہ کیا یہ وہی شخص ہے لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے خدا کو سچا سمجہا تو خدا تعالے نے بہی اسکو سچا کیا۔ اسکے بعد

[1] یعنی کہ اسکا خیال رکہین کہ اگر تو خدا کے وعدہ کو سچا باور کرتا ہے تو خدا بہی تیری آرزو پوری کرے گا"

آپنے اپنے جبہ مبارک کا اسکو کفن دیا اور اسکو سامنے رکھکر اس پر آپنے نماز پڑھی جسقدر جملہ آپنے نماز مین ظاہر ہوئے اور سنائی دیے وہ یہ ہین کہ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے تیرے ہی راہ مین ہجرت کرکے نکلا۔ اور شہید مارا گیا مین اس امر کا گواہ ہون نسائی اسکے راوی ہین

۴۔ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُقْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مَوْلًى مِنْ اَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحُدًا فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا الْغُلَامُ الْفَارِسِيُّ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا قُلْتَ وَاَنَا الْغُلَامُ الْاَنْصَارِيُّ اِنَّ ابْنَ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عبد الرحمن بن ابو عقبہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین جو اہل فارس کے مولی (یعنے غلام آزاد کردہ) تھے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (جنگ) احد مین شریک تھا تو مین نے مشرکون مین سے ایک شخص کو مار کر کہا کہ لو اسکو اور مین فارسی لڑکا ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری جانب متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم نے یہ کیون نہین کہا کہ مین انصاری لڑکا ہون حالانکہ جس قوم کا بہانجہ ہو وہ اسی قوم مین شمار کیا جاتا ہے۔ اور جس قوم کا مولی (آزاد کردہ غلام) ہو وہ اسی قوم مین شمار کیا جاتا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ اَحْكَامِ الْقِتَالِ وَالْغَزْوِ

چوتھی فصل

قتال اور لڑائی کے احکام کے بیان مین

۱۔ **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ الْاَمِيْرَ عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ خَاصَّتَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا شَيْخًا فَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِلَالٍ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ

وَاَخْبِرْهُمْ اِنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا
مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْ
يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ اَبَوْا
فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ
لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَفْعَلْ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ
فَاِنَّكُمْ اِنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ تَعَالٰى
وَذِمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ وَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ
عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ
اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص کو کسی بڑے لشکر یا چھوٹے لشکر پر سردار
مقرر فرماتے تھے تو خاصکر اسکو خدا سے ڈرنے کا حکم فرماتے تھے اور اسکے ساتھ والے مسلمانون
کو نیک کام کرنے کا حکم دیتے تھے پھر فرماتے کہ خدا کا نام لیکر خدا کی راہ مین لڑو جو شخص خدا کو نہ مانے اس
سے لڑو ۔ جہاد کرو اور مال غنیمت مین چوری نہ کرو ۔ اور اقرار و عہد کو نہ توڑو ۔ اور مثلہ[1] نہ کرو اور
بہت بچے اور بہت بوڑھون کو نہ مارو ۔ اور جب تم اپنے دشمن مشرکون سے ملو تو انکو تین باتون
کی طرف بلاؤ اگر وہ انکو قبول کرلین تو تم بھی مان جاؤ اور (انکے قتل سے) باز رہو ۔ پہلے
تو تم انکو اسلام کی جانب بلاؤ اگر وہ اسکو مان لین تو تم قبول کرلو اور ان سے باز رہو پھر اس
کے بعد ان کو تم اس جانب بلاؤ کہ وہ اپنا ملک چھوڑ کر مسلمان مہاجرین کے ملک مین چلے
آئین ۔ اور ان کو جتلا دو کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو ان کے لیے وہی ہوگا جو مہاجرین کے لیے
ہے اور ان پر وہی ہوگا جو مہاجرین پر[2] ہے ۔ اگر وہ اس تبدیل وطن سے انکار کرین تو ان کو
جتلا دو کہ وہ دیہاتی مسلمانون کیطرح متصور ہونگے اور ان پر وہی احکام الٰہی جاری ہونگے
جو مسلمانون پر جاری ہوتے ہین ۔ اور تاوقتیکہ وہ مسلمانون کی شرکت مین جہاد نہ کرینگے اس

[1] ہاتھ پاؤن ناک کان نہ کاٹو ۔ [2] یعنے نفع و نقصان مین دونون برابر ہون گے ۔

وقت تک غنیمت اور صلح کے مال مین انکا کوئی حصہ نہ ہوگا اور اگر وہ اس سے بھی انکار کرین تو ان سے جزیہ طلب کرو۔ پس اگر وہ اسکو منظور کرلین تو تم بھی اسکو قبول کرلو اور ان سے باز رہو اور اگر وہ اسکو نامنظور کرین تو پھر تم خدا سے مدد چاہو اور ان سے لڑو اور جب تم کسی قلعہ والون کو گھیر لو اور وہ تم سے یہ خواہش کرین کہ تم انکو خدا یا اُسکے رسول کی پناہ دو تو تم ایسا مت کرو بلکہ تم اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ دو اسلیے کہ اگر تم اپنی اور اپنے اصحاب کی پناہ کو توڑ ڈالو تو یہ زیادہ آسان ہوگا بہ نسبت اسکے کہ تم خدا اور اسکے رسول کی پناہ کو توڑو اور جب تم کسی قلعہ والون کو گھیر لو اور وہ تم سے یہ خواہش کرین کہ تم انکو خدا کے حکم پر باہر نکالدو تو تم خدا کے حکم پر انکو باہر نہ نکالو بلکہ تم ان کو اپنے حکم پر باہر نکالو اسلیے کہ تم کو اس کی خبر نہین ہے کہ تم خدا کے حکم کو ان کے باب مین پورے طور پر ادا کر سکتے ہو یا نہین مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ نَافِعًا اَسْأَلُهُ عَنِ الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَقَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ رض حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوُدَ وَمَعْنٰى غَارُّوْنَ اَيْ غَافِلُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مین نے نافع سے بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ کیا کافرون کو لڑائی سے قبل اسلام کی جانب بلانا ضروری ہے تو اُنھون نے جواب یہ لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام کے زمانہ مین تھا خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا ہے حالانکہ وہ غافل تھے اور انکے جانور پانی پی رہے تھے تو ان مین جو لڑنے والے تھے اُن کو آپنے قتل کیا اور باقی ماندہ اشخاص کو قید کرلیا اور اُسی دن آپنے جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا (بنت حارث) کو پایا۔ اور یہ حدیث مجھ سے عبداللہ بن عمر نے بیان کی جو اس لشکر مین شریک تھے شیخین اور ابوداود اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب

مین سے کسی شخص کو کسی خدمت پر بھیجتے تو آپ اُنکو یہ ہدایت فرماتے تھے کہ دیکھو لوگون کو خوشخبری سناؤ نفرت مت دلاؤ آسان طریقہ بتلاؤ مشکل مین مت ڈالو مسلم اسکے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَبْقُوْا شَرْخَهُمْ يَعْنِيْ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین کے بوڑہونکو مار ڈالو اور لڑکون کو چھوڑ دو یعنے جو لڑکے نابالغ ہون۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وُجِدَتْ اِمْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی لڑائی مین ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتون اور بچون کے قتل سے منع فرمایا۔ بجز نسائی کے چہون اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ فَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَكَ عَنِ الْقِتَالِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ اَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتْ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ قَاتَلَ وَكَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ تَهِيْجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُوا الْمُؤْمِنُوْنَ لِجُيُوْشِهِمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی لڑائیون مین شریک رہا آپ کی یہ عادت تھی کہ آپ صبح ہونے کے بعد لڑائی سے رکے رہتے تا آنکہ آفتاب نہ نکل آئے جب آفتاب طلوع ہوجاتا اُس وقت لڑائی شروع کردیتے تا آنکہ ٹھیک دوپہر ہوجاتی سو وقت آپ لڑائی سے رک جاتے تھے تا آنکہ آفتاب ڈہل نہ جائے پھر جب آفتاب ڈہل جاتا تو آپ لڑنا شروع کردیتے تا آنکہ عصر کا وقت آجاتا پھر آپ لڑائی موقوف کردیتے تا آنکہ آپ عصر کی نماز پڑھ لیتے اسکے بعد پھر لڑائی شروع کردیتے اور آپ فرماتے تھے کہ انہین اوقات مین فتح و نصرت کی ہوا چلتی ہے

اور مسلمان لوگ اپنے نمازون مین اپنے لشکر کی فتح و نصرت کی دعا کرتے ہین - ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین

۷ - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ عِنْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَکَانَ یَسْتَمِعُ فَاِذَا سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ - اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت حملہ کیا کرتے تھے اور سنا کرتے تھے اگر اذان کی آواز سن لیتے تھے تو لڑائی موقوف کر دیتے تھے ورنہ حملہ کرتے تھے مسلم - ابوداؤد - ترمذی اسکے راوی ہین

۸ - وَعَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا اَوْ سَرِیَّۃً یَقُوْلُ لَھُمْ اِذَا رَاَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا - اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی کوئی بڑا یا چھوٹا لشکر روانہ فرماتے تھے تو اُن کو یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب تم کہین کوئی مسجد دیکھو یا کہین موذن کی آواز سنو تو پھر وہان کسی شخص کو نہ مارو - ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۹ - وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمُغَارَ اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ فَسَبَقْتُ اَصْحَابِیْ فَتَلَقَّانِیْ اَھْلُ الْحَیِّ بِالرَّنِیْنِ فَقُلْتُ لَھُمْ قُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تُحْرَزُوْا فَقَالُوْھَا فَلَامَنِیْ اَصْحَابِیْ وَقَالُوْا حَرَمْتَنَا الْغَنِیْمَۃَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْہُ بِالَّذِیْ صَنَعْتُ فَدَعَانِیْ فَحَسَّنَ لِیْ مَا صَنَعْتُ ثُمَّ قَالَ لِیْ اَمَا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ کَتَبَ لَکَ بِکُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْھُمْ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْاَجْرِ وَقَالَ اَمَا اِنِّیْ سَاَکْتُبُ لَکَ بِالْوَصَاۃِ بَعْدِیْ فَفَعَلَ وَخَتَمَ عَلَیْہِ وَدَفَعَہٗ اِلَیَّ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ حارث بن مسلم ابن حارث اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چھوٹے لشکر مین بھیجا جب ہم لوگ حملہ کرنے کے مقام کے قریب پہونچ گئے تو مین نے اپنے گھوڑے کو تیز کر دیا جس کی وجہ سے مین اپنے شریک دوستون سے آگے بڑھ گیا تو قبیلہ[1] والے لوگون نے تہایت

[1] جن پر حملہ مقصود تہا -

درد ناک آواز سے میرا استقبال کیا تو مین نے اُن سے کہا کہ تم لا الہ الا اللہ کہدو محفوظ و مامون رہوگے
سب نے لا الہ الا اللہ کہدیا میرے شریک دوستون نے اس بات پر مجھے برا بہلا کہنا شروع کیا کہ
تم نے ہمکو غنیمت سے محروم کردیا[1] جب ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے
تو انہون نے میرا وہ فعل آپ سے بیان کردیا جو مین نے کیا تہا تو آپ نے مجھے بلایا اور میرے فعل پر
تحسین وآفرین فرمائی پہر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو خدا نے تمہارے واسطے اُن کے ہر ایک
انسان کے بدلے اتنا اتنا ثواب عطا فرمایا۔ اور فرمایا کہ دیکھو مین ابہی تم کو یہ[2] بات (یعنی ثواب) لکھدیتا ہون
تاکہ میرے بعد بطور وصیت کے باقی رہے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا (یعنے لکھدیا) اور اُسپر مہر کرکے میرے
حوالہ فرمایا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۱۰۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ مُكَيْثٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَكُنْتُ فِيهِمْ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشُنُّوا الْغَارَةَ عَلَى بَنِي الْمُلَوَّحِ فَخَرَجْنَا حَتَّى كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحٰرِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَأَخَذْنَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا جِئْتُ أُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَإِنَّمَا خَرَجْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا إِنْ تَكُ مُسْلِمًا فَلَنْ يَضُرَّكَ رَبْطُنَا يَوْمًا وَلَيْلَةً وَإِنْ تَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ جندب بن مکیث رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
چہوٹا لشکر روانہ فرمایا جس مین مین بہی تہا اور ان کو یہ حکم دیا کہ قبیلہ بنی ملوح پر (مقام) کدید
سے کسی جانب سے حملہ کرو۔ ہم لوگ چل نکلے تا آنکہ (مقام) کدید پہونچ گئے وہان حرث بن
برصاء لیثی ہمکو ملا تو ہم نے اسکو پکڑ لیا وہ کہنے لگا کہ مین بارادۂ اسلام آیا ہون اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جانے کے لیے (گہر سے) نکلا ہون ہم نے اُس سے کہا کہ اگر تو مسلمان
ہے تو تجہے ایک دن رات کا بندہا رہنا کوئی نقصان کی بات نہین ہے۔ اور اگر تو مسلمان
نہین ہے تو ہم تجہے بہت مضبوط باندہین گے[3] پہر ہم نے اسکو مضبوط باندہ دیا۔ ابوداود اسکے
راوی ہین

۱۱۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا

---

[1] تم نے کیون ایسا کیا اگر لڑتے تو غنیمت ملتی ۱۲ [2] کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہی اسکو قتل نہ کیا جائے ۱۲ [3] خیال یہ کیا گیا کہ شاید جاسوس ہو

إِلَى بَنِي لِحْيَانَ ثُمَّ قَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قبیلہ) بنی لحیان کی جانب ایک لشکر بھیجا پھر آپنے فرمایا کہ ہر ایک گھر مین سے جس مین دو آدمی ہون ایک آدمی جہاد کے لیے جائے اور ثواب دونون کو ہوگا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ پھر آپنے نہ جانے والے کی نسبت یہ فرمایا کہ جو شخص جہاد مین جانے والے کے اہل وعیال ومال کی اسکے غیبت مین اچھی خبر گیری کرے گا ایسے شخص کو جہاد مین جانے والے کے آدھے ثواب کے برابر ثواب ملیگا۔ مسلم ابو داؤد اسکے راوی ہین

۱۲۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَكُنْتُ فِيمَنْ حَاصَ فَلَمَّا نَفَرْنَا قُلْنَا كَيْفَ نَصْنَعُ وَقَدْ فَرَرْنَا مِنَ الزَّحْفِ وَبُؤْنَا بِالْغَضَبِ فَقُلْنَا نَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَلَا يَرَانَا أَحَدٌ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ قُلْنَا لَوْ عَرَضْنَا أَنْفُسَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لَنَا تَوْبَةٌ أَقَمْنَا وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ ذَهَبْنَا فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا نَحْنُ الْفَرَّارُونَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ لَا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا يَدَهُ فَقَالَ إِنَّا فِئَةُ الْمُسْلِمِينَ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ حَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً أَيْ جَالُوا جَوْلَةً يُرِيدُونَ الْفِرَارَ وَالْعَكَّارُونَ أَيِ الْكَرَّارُونَ إِلَى الْحَرْبِ وَالْعَطَّافُونَ نَحْوَهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ مین ایک لشکر مین شریک تہا تو لوگ بہاگ کہڑے ہوے اور مین بہی بہاگنے والون مین شریک تہا (جو کفار سے لڑنا بہت ہی ۱۲) پہر جب ہم لوگون نے (ایک مقام پر) دم لیا تو ہم نے مشورہ کیا کہ اب ہم کو کیا کرنا چاہیے ہم تو لڑائی سے بہاگ کر غضب الہی کے مستحق ہو چکے (بالآخر یہ صلاح ٹہیری) کہ ہم لوگ مدینہ ہی چلے چلین۔ اور وہین (پوشیدہ) ٹہیرے رہین دوبارہ جب جہاد کا موقعہ پیش آئے تو ایسے پوشیدہ جہاد مین شریک ہوجائین کہ کوئی شخص ہمکو نہ دیکھے جب ہم مدینہ مین پہونچ گئے تو وہان پہونچکر ہم کہنے لگے کہ کاش ہم لوگ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کر دین اسکے بعد اگر ہماری توبہ قبول ہوجائے تو ہم یہین ٹہیرے رہین گے اور اگر اور کچھ

له ایک کو جہاد کا دوسرے کو گھر سنبھالنے کا جو کفار کے مقابلہ سے ۱۲

ہو تو چل کھڑے ہوتے گئے غرضکہ ہم لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ عرض
پیش کی کہ یا رسول اللہ ہم لوگ (لڑائی سے) بھگوڑے مین تو آپ ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ نہین (بھگوڑے
نہین ہو) بلکہ تم لوگ پہر لڑائی کی جانب جانے والے ہو۔ یہ سنکر خوشی کے مارے ہم آپکے قریب چلے گئے
اور آپکے ہاتہ چومے پہر آپنے فرمایا کہ مین مسلمانون کی پناہ کی جگہہ ہون۔ ابوداؤد۔ ترمذی اس کے
راوی ہین۔

۱۳۱۔ وَعَنْ نَجْدَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيِّ اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا
يَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِصَالٍ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ
بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ سَهْمًا وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ
وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا لَمَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ
فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ
وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا سَهْمٌ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ
وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ
مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ فَلَعَمْرِيْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَاِنَّهُ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهِ مِنْ
صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا
نَقُوْلُ هُوَ لَنَا فَاَبٰى لَنَا قَوْمُنَا ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نجدہ
بن عامر حروری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک خط لکھا جس مین اُسنے ان سے
پانچ باتین دریافت کین اما بعد تم مجھے یہ بتلاؤ کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد مین
عورتون کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کچھ حصہ (مال غنیمت سے) دیتے تھے اور کیا آپ بچون کو بھی قتل کرتے تھے
اور یتیم کی مدت یتیمی کب ختم ہوتی ہے۔ اور خمس کا کون مستحق ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ کاش علم کے چھپانے کی کوئی سزا نہ ہوتی تو کبھی مین اسکو جواب نہ دیتا[1]۔ بالآخر ابن عباس نے جواباً اسکو
یہ تحریر فرمایا کہ تم نے مجھ سے بذریعہ تحریر یہ دریافت کیا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتون
کو لڑائی مین ساتھہ رکھتے تھے۔ بیشک آپ انکو ساتھہ رکھتے تھے وہ زخمیون کی دوا کیا کرتی تھین

[1] اسلیے کہ وہ ایک خارجی شخص تھا۔

اور مال غنیمت سے بطور انعام کے اُنکو کچھ ملتا تھا ان کے لیے کوئی معین حصہ نہین لگایا جاتا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچون کو نہین مارتے تھے پس تم بھی بچون کو ست مارا کرو۔ اور تم لکھتے ہو اور مجھ سے پوچھتے ہو کہ یتیم کی مدت یتیمی کب تک ہوتی ہے تو میری عمر کی قسم ہے کہ بعض آدمی تو ایسا ہوتا ہے کہ اسکی ڈاڑھی بھی نکل آتی ہے پھر بھی وہ لین دین کا شعور نہین رکھتا یعنے اپنے نفع ونقصان کو نہین سمجھ سکتا پھر جب وہ اپنے فائدہ کی باتین کرنے لگے اور اپنے نفع ونقصان کو سمجھنے لگے جیسے کہ عام طور پر لوگ کرتے ہین اور سمجھتے ہین تو پھر اسکی یتیمی ختم ہو جاتی ہے۔ اور تم لکھتے ہو اور مجھ سے یہ پوچھتے ہو کہ خمس کس کا حق ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس ہمارا حق ہے لیکن ہماری قوم نے اسکو نہ مانا مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیون مین شریک ہوی مردون کی غرودگاہ مین رہتی تھی اور انکے لیے کھانا پکایا کرتی تھی اور زخمیون کی دوا علاج کرتی تھی اور بیمارون کی تیمار داری کرتی تھی مسلم اسکے راوی ہین

۱۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ فَلَمَّا اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ قَالَ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ۔ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو (لڑائی پر) بھیجا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تم فلان فلان قریش کے دو شخص کو پاؤ تو ان کو آگ سے جلادو جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپنے فرمایا کہ مین نے تم کو یہ حکم دیا تھا کہ فلان فلان شخص کو جلا دینا۔ لیکن آگ سے عذاب دینا تو خدا کا خاص حصہ ہے اور اسیکو سزاوار ہے پس اگر تم ان دونون شخصون کو پاؤ تو انکو قتل کرڈالو بخاری۔ ابوداود۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۶۔ وَعَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ قِيلَ لِأَبِي مُسْهِرٍ أُبْنَى قَالَ نَعَمْ نَحْنُ أَعْلَمُ هِيَ يُبْنَى فِلَسْطِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ أُبْنَى وَيُبْنَى اسْمُ مَوْضِعٍ بَيْنَ عَسْقَلَانَ وَالرَّمْلَةِ مِنْ أَرْضِ فِلَسْطِينَ ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے یہ عہد لیا اور فرمایا کہ صبح کے وقت ابنی کو لوٹ لو اور جلا دو۔ ابو مسہر (راوی) سے دریافت کیا گیا کہ ابنی (اسا ہی) صحیح ہے) انہوں نے کہا کہ ہاں ہم جانتے ہیں اس سے مراد یبنی (نام مقام) ہے جو فلسطین میں (ایک گاؤن) ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ ابنی اور یبنی ایک گاؤن کا نام ہے جو فلسطین میں رملہ اور عسقلان کے درمیان ہے۔

۱۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم لوگ لڑو تو چہرہ سے پرہیز کرو (یعنی چہرہ پر نہ مارو) شیخان اسکے راوی ہیں

۱۸۔ وَعَنْ أَبِي يَعْلَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابویعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک جنگ میں عبد الرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ شریک تھا تو دشمن کی جانب کے چار عجمی اشخاص گرفتار کرکے انکے پاس حاضر کیئے گئے جن کی نسبت انہوں نے حکم دیا اور وہ چاروں باندھکر تیروں سے مارے گئے جب ابوایوب انصاری کو یہ خبر پہونچی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپنے اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میرا دم ہے اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسکو

ف: شرح قتل صبر کا لفظ ہے قتل صبر اسکو کہتے ہیں کہ کسی ذی روح چیز یا شخص کو باندھ کر اسکو تیروں یا بندوق وغیرہ سے ماریں یہ نہایت بیرحمی کا قتل ہے یہی

اس طرح نہ مارتا یہ خبر عبدالرحمن کو پہونچی تو انھوں نے چار غلام آزاد کیے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۹۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعَفُّ النَّاسِ قِتْلَةً اَهْلُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ساب قتل مین سب لوگون سی عفیف تر مسلمان ہین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

۲۰۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبٰى وَالْمُثْلَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غنیمت کے مال مین چوری کرنے سے اور مثلہ سے منع فرماتے تھے بخاری اسکے راوی ہین

۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا مُشْرِكِيْ اَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُ وَمُشْرِكِيْ اَهْلِ عَهْدٍ لَا يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْنَهُ فَكَانَ اِذَا هَاجَرَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتّٰى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ فَاِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَاِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ اِلَيْهِ فَاِنْ هَاجَرَ مِنْهُمْ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ لَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِ ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ لِلْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوْا وَرُدَّتْ اَثْمَانُهُمْ قَالَ وَكَانَتْ قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَكَانَتْ اُمُّ الْحَكَمِ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عام مسلمانون کے نزدیک دو قسم کے مشرکین تھے ایک تو وہ جو اہل حرب تھے ایسے مشرکین کو مسلمان لوگ قتل کرتے تھے اور وہ بھی مسلمانون کو قتل کیا کرتے تھے اور دوسرے وہ مشرکین تھے جن سے عہد نامہ ہو چکے تھے یہ لوگ نہ مسلمانون کو مارتے تھے نہ مسلمان لوگ انکو مارتے تھے۔ اہل حرب کے مشرکون مین سے

ملہ اسلیے کہ کسیکو بیرحمی سے تکلیف دیکر نہین مارتے ۱۲

جب کوئی عورت ہجرت کر کے آتی تھی تو اسوقت تک اسکے ساتھہ نکاح کا پیغام نہ لگایا جاتا تھا جب تک کہ وہ حائضہ ہو کر پاک نہ ہو جائے اور جب وہ پاک ہو جاتی تو پھر اسکے لیے نکاح کرنا جائز ہو جاتا اور اگر ایسی عورت کا شوہر اسکے نکاح سے قبل ہجرت کر کے چلا آتا تو وہ عورت اُسی کو واپس دیدیجاتی تھی اور اگر اُن مشرکون مین سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تھے تو وہ آزاد ہو جاتے تھے اُنکو لیے وہی احکام تھے جو عام طور پر مہاجرین کے لیے تھے۔ پھر راوی نے اُن مشرکین کی نسبت جن سے عہد نامہ ہو چکے تھے مجاہد کی حدیث کے موافق بیان کیا (یعنے ایسے مشرکون مین سے جن سے عہد و پیمان ہو چکے ہین کوئی عورت ہجرت کر کے آئے تو اسکا یہی حکم ہے جو مشرکین اہل حرب کے مہاجرین کی نسبت ابھی مذکور ہوا) اور اگر ایسے مشرکون مین سے جن سے عہد و پیمان ہو چکے ہین کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کر (دار الاسلام مین) آئے تو وہ پھر اُنکو واپس نہین دیے جاتے تھے۔ بلکہ ان کی قیمت ان کو دیجاتی تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ قریبہ بنت ابو امیہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تھین پھر اُنہون نے اُنہین طلاق دیدیا پھر معاویہ بن ابو سفیان نے اُن سے نکاح کر لیا اور مسماۃ ام الحکم عیاض بن غنم فہری کے پاس تھین پھر انہون نے اُنہین طلاق دیدیا اسکے بعد عبد اللہ بن عثمان ثقفی نے ان سے نکاح کر لیا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ اَسْبَابٍ تَتَعَلَّقُ بِالْجِهَادِ

پانچوان باب

اُن اسباب کے بیان مین جو جہاد سے متعلق ہین

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَسْلَمُوْنَ وَیُصِیْبُوْنَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَةٍ اَوْ سَرِیَّةٍ تُخْفِقُ وَتُخَوَّفُ وَتُصَابُ اِلَّا تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَتُخْفِقُ اَیْ لَا تُصِیْبُ شَیْئًا مِنَ الْمَغْنَمِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڑا یا

چھوٹا لشکر خدا کی راہ میں جہاد کرے پھر صحیح و سالم رہے اور مال غنیمت بھی حاصل کرے تو گویا کہ اس نے آخرت کے ثواب میں سے دو ثلث دنیا ہی میں حاصل کر لیے۔ اور جو بڑا یا چھوٹا لشکر خالی ہاتھ واپس آئے اور نقصان اٹھائے تو گویا کہ اس نے اپنا پورا ثواب آخرت میں چھوڑ دیا یعنی ایسے شخص کو آخرت میں پورا ثواب ملیگا مسلم ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہیں۔ سے غنی شخص مال غنیمت کچھ نہ پائے۔

۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ رِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَھُمُ الْعُذْرُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کسی لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا کہ مدینہ میں چند اشخاص ایسے ہیں کہ جب تم کسی راستہ کو چلتے ہو یا کسی گھاٹی کو طے کرتے ہو تو وہ بھی تمہارے ساتھ ہی ساتھ رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکو عذر نے حضوری سے روک دیا بخاری اور مسلم اس کے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد نے انسؓ سے روایت کی ہے

۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ قَوْمٍ یُقَادُوْنَ اِلَی الْجَنَّۃِ بِالسَّلَاسِلِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَا یَعْنِی الْاَسِیْرَ یُوْثَقُ ثُمَّ یُسْلِمُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارا پروردگار ایسی قوم پر تعجب کریگا جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہونگے بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور دونوں بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد وہ قیدی ہے جو بحالت کفر باندھا گیا پھر مسلمان ہو گیا۔

۴۔ وَعَنْہُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ بِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام (بادشاہ) ایک سپر ہے جسکی آڑ (حفاظت و نگرانی و سرپرستی) میں لڑائی کی جاتی ہے بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ فَتًی مِنْ اَسْلَمَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُرِیْدُ

الْغَزْوَ وَلَيْسَ لِي مَالٌ أَتَجَهَّزُ بِهِ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ كَانَ قَدْ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيهِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہی کہ (قبیلہ) اسلم کا ایک جوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مین جہاد کا ارادہ رکہتا ہون لیکن میرے پاس کوئی مال نہین ہے جو مین جہاد کے سامان کی تیاری کرون آپنے فرمایا کہ تم فلان شخص کے پاس جاؤ اُس نے جہاد کی غرض سے سامان مہیا کیا تہا۔ لیکن وہ بیمار ہوگیا اسکے بعد وہ شخص اُسکے پاس جاکر کہنے لگا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو سلام علیک فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ تم مجہے جہاد کا وہ سامان دیدو جو تم نے اپنے لیے تیار کیا تہا۔ اس نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ اے فلانی انکو وہ سب سامان دیدو جو جہاد کی غرض سے مین نے تیار کیا ہے۔ دیکہو اس مین سے کوئی چیز رکہہ مت لو۔ خدا کی قسم اگر کوئی چیز اس مین سے تم رکہہ لوگی تو ہرگز اُس مین تم کو برکت نہ ہوگی مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَمَّى خَيْلَنَا خَيْلَ اللّٰهِ تَعَالَى وَكَانَ يَأْمُرُنَا بِالْجَمَاعَةِ إِذَا فَزِعْنَا وَالصَّبْرِ وَالسَّكِينَةِ إِذَا قَاتَلْنَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اُنہون نے فرمایا کہ اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری جماعت کا خیل اللہ یعنے ”خدا کی جماعت“ نام رکہا تہا۔ اور جب ہم کبہی کسی بات سی گہبراتے تو آپ ہمارے گہبراہٹ کے وقت سب کو اکٹہا ہوجانے کا حکم دیتے تہے اور جب ہم لڑائی شروع کردیتے تو آپ لڑائی کے وقت صبر و تحمل کرنے کی لنسبت ارشاد فرماتے تہے ابوداؤد اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُمِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَنْ تُغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ہیں ہم صحبت اور احباب وہ ہیں جنکی تعداد کم از کم چار ہو۔ اور چھوٹے لشکروں میں سب سے بہتر وہ لشکر ہے جس میں چار سو آدمی ہوں۔ اور بڑے لشکروں میں سب سے بہتر وہ لشکر ہے جس میں چار ہزار آدمی ہوں۔ اور بارہ ہزار آدمی قلت کی وجہ سے ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۸۔ **وَعَنْ** اَبِی طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم پر فتحیاب ہو جاتے تھے تو تین روز تک میدان میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

۹۔ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتْ ثَقِیْفُ حُلَفَاءَ لِبَنِیْ عُقَیْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِیْفُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ وَاَصَابُوْا مَعَہُ الْعَضْبَاءَ فَاَتٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْوَثَاقِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ بِمَ اَخَذْتَنِیْ وَاَخَذْتَ سَابِقَۃَ الْحَاجِّ یَعْنِی الْعَضْبَاءَ قَالَ اَخَذْتُکَ بِجَرِیْرَۃِ حُلَفَائِکَ ثَقِیْفٍ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْہُ فَنَادَاہُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ وَکَانَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیْقًا رَحِیْمًا فَرَجَعَ اِلَیْہِ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِکُ اَمْرَکَ اَفْلَحْتَ کُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْہُ فَنَادَاہُ فَاَتَاہُ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ قَالَ اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ وَظَمْاٰنُ فَاَسْقِنِیْ قَالَ هٰذِہٖ حَاجَتُکَ فَفُدِیَ بِالرَّجُلَیْنِ وَاُسِرَتِ امْرَاَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاُصِیْبَتِ الْعَضْبَاءُ فَکَانَتِ الْمَرْاَۃُ فِی الْوَثَاقِ فَکَانَ الْقَوْمُ یُرِیْحُوْنَ نَعَمَهُمْ بَیْنَ یَدَیْ بُیُوْتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَیْلَۃٍ مِّنَ الْوَثَاقِ فَاَتَتِ الْاِبِلَ فَجَعَلَتْ اِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِیْرِ رَغَا فَتَتْرُکُہُ حَتّٰی انْتَهَتْ اِلَی الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ وَهِیَ نَاقَۃٌ مُنَوَّقَۃٌ اَیْ مُدَرَّبَۃٌ وَرُوِیَ مُدَرَّبَۃٌ وَرُوِیَ مُجَرَّسَۃٌ قَالَ فَقَعَدَتْ فِیْ عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَنَذِرُوْا بِهَا فَطَلَبُوْهَا فَاَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَنَذَرَتْ لِلّٰہِ تَعَالٰی اِنْ نَجَّاهَا اللّٰہُ تَعَالٰی لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِیْنَۃَ رَاٰهَا النَّاسُ فَقَالُوا الْعَضْبَاءُ نَاقَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا نَذَرَتْ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا

فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بِئْسَ مَا جَزَتْہَا نَذَرَتْ
اِنْ نَجَّاہَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہَا لَتَنْحَرَنَّہَا لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ الْعَبْدُ اَخْرَجَہٗ
مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ مِنْہُ طَرَفًا بَیْسَرًا اَلْمُدَرَّبَۃُ اَلْمُخَرَّجَۃُ اَلْمُوَدَّبَۃُ الَّتِیْ اُلِفَتِ
الرُّکُوْبَ وَعُوِّدَتِ الْمَشْیَ فِی الدُّرُوْبِ وَالْمُجَرَّسَۃُ بِالْجِیْمِ وَالسِّیْنِ الْمُہْمَلَۃِ اَلْمُجَرَّبَۃُ الْمُدَرَّبَۃُ
فِی الرُّکُوْبِ وَالسَّیْرِ۔ ترجمہ عمران بن ح[illegible] عنہ سے روایت ہی کہ اُنھون نے بیان کیا کہ
(قبیلہ) ثقیف اور (قبیلہ) بنی عقیل [illegible] قائم تہی تو ثقیف نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب [illegible] یا تہا اور اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عقیل کے ایک [illegible] یا تہا اور عضبا[1] کو بہی ا[illegible]
کے ساتہ ہی پکڑ لیا۔ پہر جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و[illegible]یدی کے پاس تشریف لائے
اور وہ بندہا ہوا تہا تو اُس نے کہا کہ اے محمد آپ نے فرمایا کہ کیون کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ آپ نے
مجہے کیون گرفتار کیا ہے اور حاجیون کی سردار یعنے عضبا کو کیون پکڑا ہے آپ نے فرمایا کہ مین
نے تمہین تمہارے دوست ثقیف کے قصور کے بدلے مین گرفتار کیا ہے۔ پہر آپ وہان سے واپس
ہوئے تو پہر اُس نے آپ کو پکارا کہ یا محمد یا محمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی رقیق
القلب اور رحم دل تہے آپ اُسکے پاس لوٹ کر تشریف لائے اور فرمایا کہ کیون کیا کہتے ہو اس
نے کہا کہ مین مسلمان ہون آپ نے فرمایا کہ کاش تم یہ (بات) اُسوقت کہتے جب تم اپنے کام کے
مختار تہے تو تمکو بالکل نجات ملجاتی۔ پہر آپ وہان سے واپس ہوئے تو پہر اس نے آپکو آواز دی
پہر آپ اُس کے پاس واپس آئے اور فرمایا کہ کیون کیا کہتے ہو تو اُس نے کہا کہ مین بہوکا ہون مجہے
کہانا کہلائیے مین پیاسا ہون مجہے پانی پلائیے آپ نے فرمایا یہ لو تمہاری ضرورت کی چیز۔ اسکے
بعد وہ شخص ان دو شخصون کے بدلے چہوڑ دیا گیا (جن کو ثقیف نے قید کیا تہا) راوی کا بیان
ہے کہ ایک انصاری عورت قید کر لی گئی اور عضبا بہی پکڑ لی گئی وہ عورت قید مین بندہی ہوئی تہی
اور کفار اپنے جانورون کو اپنے گہرون کے سامنے ہی باندہا کرتے تہے ایک رات وہ عورت بندش
سے کہل گئی اور اونٹ کے پاس آئی لیکن وہ جس اونٹ کے پاس جاتی وہ چیخنا چلانا شروع

[1] باخود ہاد دستی پہ معاہدہ ہوا تہا۔ اور معاہدہ حلف کے ساتہ ہوا تہا [2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام ہے

شروع کرتا اور وہ سب کو چھوڑتی جاتی تا آنکہ وہ عضبا کے پاس پہونچی اُس نے کوئی آواز نہین کی وہ ایک بڑی غریب اور شایستہ اور تعلیم یافتہ سدہی ہوئی اونٹنی تہی وہ عورت اسپر سوار ہوگئی اور اُس کو ایک ڈانٹ دی اُس نے نہایت تیز رفتاری سے چلنا شروع کیا۔ کافرون کو اس کی خبر ہوگئی اور انہوں نے (سوار ہو ہوکر) اسکا تعاقب کیا لیکن عضبا نے سب کو تہکا دیا (اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے کسی کے ہاتھ نہ لگی) اور اُس عورت نے خدا کی یہ نذر مانی کہ عضبا کے بدولت اگر اسکو خدا نجات دیگا اور بچا لیجائے گا تو وہ اسکی خدا کی راہ مین قربانی کرے گی۔ جب وہ مدینہ پہونچ گئی اور لوگون نے اس کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ تو عضبا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی ہے اُس عورت نے کہا کہ اُس نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر خدا اسکی بدولت اُسکو بچا لے جائیگا تو وہ اسکی قربانی کرے گی۔ یہ سُنکر وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو آپکے روبرو بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سبحان اللہ اُس نے عضبا کو کیا برا بدلہ دیا جو اس نے ایسی نذر مانی کہ اگر خدا اسکے بدولت اسکو نجات دیگا تو وہ اُسی کی قربانی کرے گی اگر کسی گناہ کے ارتکاب کی نذر مانی جائے تو وہ ہرگز پوری نہ کیجائے۔ اور نہ وہ نذر پوری کیجائے جس کا انسان مالک نہ ہو جیسے کہ وہ عورت اس اونٹنی کی مالک نہ تہی در اصل وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی تہی جسکو کفار پکڑ کر لے گئے تہے) مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اس حدیث کا بہت ہی مختصر حصہ روایت کیا ہے

۱۰ اَور عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ اَرَادُوْا اَنْ یَّشْتَرُوْا جَسَدَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعَہُمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے بیان کیا کہ مشرکین نے یہ ارادہ کیا کہ مشرکین مین سے کسی شخص کا جسد اور جسم خرید کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے ہاتھ بیچنے سے انکار فرمایا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ فُرُوْعِ الْجِھَادِ وَفِیْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

تیسرا باب

جہاد کے فرومات کے بیان میں جس میں چار فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاَمَانِ وَالْهُدْنَةِ

پہلی فصل

پناہ دینے اور صلح کرنے کے بیان میں

۱۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَا ثَقِیْفًا فَلَمَّا سَمِعَ بِذٰلِكَ صَخْرٌ رَكِبَ فِیْ خَیْلٍ یُمِدُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهٗ وَقَدِ انْصَرَفَ وَلَمْ یَفْتَحْ فَجَعَلَ صَخْرٌ حِیْنَئِذٍ عَهْدَ اللّٰهِ وَذِمَّتَهٗ اَنْ لَّا یُفَارِقَ الْقَصْرَ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُفَارِقْهُمْ حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَیْهِ صَخْرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ثَقِیْفًا قَدْ نَزَلُوْا عَلٰی حُكْمِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّیْ مُقْبِلٌ بِهِمْ فِیْ خَیْلٍ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فَدَعَا لِاَحْمَسَ عَشْرَ دَعَوَاتٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَحْمَسَ فِیْ خَیْلِهَا وَرِجَالِهَا وَاَتَاهُ الْقَوْمُ فَكَلَّمَهُ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ صَخْرًا اَخَذَ عَمَّتِیْ وَقَدْ دَخَلَتْ فِیْمَا دَخَلَ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فَدَعَاهُ فَقَالَ یَا صَخْرُ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوْا فَقَدْ اَحْرَزُوْا دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ اِلَی الْمُغِیْرَةِ عَمَّتَهٗ فَدَفَعَهَا اِلَیْهِ وَسَاَلَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَاءً كَانَ لِبَنِیْ سُلَیْمٍ قَدْ هَرَبُوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ الْمَاءَ فَقَالَ اَنْزِلْنِیْهِ اَنَا وَقَوْمِیْ فَاَنْزَلَهٗ وَاَسْلَمُوْا یَعْنِیْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَاَتَوْا صَخْرًا وَسَاَلُوْهُ اَنْ یَّدْفَعَ اِلَیْهِمْ ذٰلِكَ الْمَاءَ فَاَبٰی فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْنَا فَاَتَیْنَا صَخْرًا لِیَدْفَعَ اِلَیْنَا مَاءَنَا فَاَبٰی عَلَیْنَا فَدَعَاهُ فَقَالَ یَا صَخْرُ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا اَسْلَمُوْا اَحْرَزُوْا دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ فَادْفَعْ اِلَیْهِمْ مَاءَهُمْ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَاَیْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ حُمْرَةً حَیَاءً مِّنْ اَخْذِهِ الْجَارِیَةَ وَاَخْذِهِ الْمَاءَ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عثمان بن ابو حازم اپنے باپ اور وہ اپنے دادا صخر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (قبیلہ) ثقیف سے جہاد کرنے کی غرض سے

تشریف لے گیے جب صخر کو خبر پہونچی تو وہ بھی چند سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لیے آئے
انہون نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے ہین اور فتح نہین ہوئے تو اُسوقت صخر
نے خدا سے یہ عہد کیا اور اس بات کا ذمہ لیا کہ مین اُسوقت تک اس قلعہ سے جدا نہ ہونگا جب تک کہ وہ لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مانکر قلعہ کو خالی نہ کردین چنانچہ صخر نے ایسا ہی کیا اور ان لوگون سے
جدا نہ ہوئے جب تک کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو مانکر قلعہ کو خالی نہ کردیا اس کے
بعد صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہا کہ اَمَّا بَعْدُ یا رسول اللہ ثقیف آپ کا حکم مانکر قلعہ سے
اتر آئے اور مین انکے پاس جاتا ہون اور وہ گھوڑے رکھتے ہین (جب آپ کو یہ تحریر پہونچی تو) آپ نے
یہ حکم دیا کہ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ یعنے سب لوگ اکٹھے ہو جاؤ اور جماعت سے نماز پڑھو پھر آپ نے (قبیلہ) احمس[۵]
کے لیے دس دفعہ دعا کی کہ اے اللہ تو احمس کے گھوڑون اور مردون مین برکت عطا کر پھر سب قوم رسول اللہ
کی خدمت مین حاضر ہوئی اُس وقت مغیرہ بن شعبہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صخر نے میری پھوپھی کو گرفتار
کرلیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گئی تھی تو آپنے صخر کو بلا کر یہ کہا کہ اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جاتی
ہے تو اُسکا خون اور مال محفوظ ہو جاتا ہے پس تم مغیرہ کی پھوپھی کو اُسکے حوالہ کردو چنانچہ انہون نے انکے
حوالہ کردیا۔ پھر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ قبیلہ بنی سلیم (کے علاقہ) کا پانی ہے
اور وہ اسلام کے خوف سے بھاگ گئے ہین اور اس پانی[۶] کو چھوڑ دیا ہے تو اے رسول اللہ آپ مجھے اور
میری قوم کو اس پانی پر رہنے دیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو پانی پر رہنے کی اجازت دی
پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہو گئے تو انہون نے صخر کے پاس آکر اپنا وہی پانی طلب کیا تو صخر نے
انکو دینے سے انکار کیا بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کرنے
لگے کہ یا رسول اللہ ہم لوگ مسلمان ہو گئے اور صخر کے پاس اس غرض سے گئے کہ وہ ہمارا پانی واپس کردے
تو انہون نے اس سے انکار کیا آپنے صخر کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جاتی ہے
تو اُسکا خون اور مال محفوظ ہو جاتا ہے۔ تم اُن کا پانی انکے حوالے کردو صخر نے کہا کہ بہت اچھا یا رسول
اللہ صخر کا بیان ہے کہ مین نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا سرخ
ہو گیا اس شرم سے کہ مینے اس سے لونڈی بھی لے لی اور پانی بھی لے لیا ابوداؤد اسکے راوی ہین

۵ یعنے اسی قبیلہ احمس مین سے صخر تھے ۶ یعنی بنی سلیم کا پانی یعنے اس نے اتنا بڑا کام کیا اسکا صلہ دنیا مین نہ ملا ۱۲

٢- **وعن** يزيد بن عبد الله قال كنا بالمربد بالبصرة فاذا رجل اشعث ثائر الرأس بيده
قطعة اديم احمر فقلنا كانك من اهل البادية فقال اجل قلنا ناولنا هذه القطعة الاديم
التي في يدك فناولناها فاذا فيها من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بني زهير
ابن قيس انكم ان شهدتم ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقمتم الصلوة و
اتيتم الزكوة وادّيتم الخمس من المغنم وسهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وسهم الصفي
انتم امنون بامان الله تعالى ورسوله فقلنا من كتب لك هذا قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخرجه ابوداود والنسائي **ترجمہ** یزید بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم مربد میں تھے
جو بصرہ میں ایک گاؤں ہے کہ یکایک ایک ایسا شخص آیا جسکے بال بالکل پریشان تھے اسکے ہاتھ میں
ایک چمڑے کا ٹکڑا سرخ رنگ کا تھا ہم نے اس سے پوچھا کہ شاید تم گاؤں کے رہنے والے ہو اس نے کہا کہ
ہاں ہم نے کہا کہ یہ چمڑے کا ٹکڑا جو تمہارے ہاتھ میں ہے ذرا ہمکو دو اس نے ہم کو دیدیا ہم نے اسکو پڑھا
تو اس میں یہ لکھا تھا کہ محمدؐ کی جانب سے جو خدا کے رسول ہیں (قبیلہ) بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو کہ اگر
تم اس امر کی گواہی دوگے کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد خدا کا رسول ہے اور نماز
پڑھوگے۔ اور زکوۃ دوگے اور غنیمت کے مال سے خمس دیا کروگے اور خدا کے رسول کا حصہ دوگے اور سہم[1]
صفی دوگے تو تمکو پناہ دیجائیگی خدا کی پناہ اور اسکے رسول کی ہم نے اس سے پوچھا کہ یہ کس نے تمکو لکھکر
دیا ہے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

٣- **وعن** عامر بن شهر رضي الله تعالى عنه قال لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت لي همدان هل انت ات هذا الرجل ومرتاد لنا فان رضيت لنا شيئا رضيناه و
ان كرهت شيئا كرهناه قلت نعم فجئت حتى قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فرضيت امره واسلم قومي وكتب لي رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب الى
عمير ذي مران قال وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم مالك بن مرارة الرهاوي الى
اليمن جميعا فاسلم عك ذو خيران قال فقيل لعك انطلق الى رسول الله صلى الله عليه
وسلم وخذ منه الامان على بلدك ومالك فقدم فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بسم الله
الرحمن الرحيم لعك ذي خيران ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة

[1] سہم صفی اسکو کہتے ہیں کہ غنیمت کے مال سے جو مال رسول اللہ صلعم پسند کریں

اللّٰهِ تَعَالیٰ وَذِمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَتَبَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗد

ترجمہ عامر بن شہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے چلے تو (قبیلہ) ہمدان نے مجہ سے یہ کہا کہ کیا یہ تم سے ہو سکتا ہو کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس) اور ہماری جانب سے گفتگو کرو۔ اگر تم کسی بات پر راضی ہو جاؤ گے تو ہم بھی اس پر راضی ہو جاینگے اور جس بات کو تم برا خیال کرو گے مین بھی اسکو برا خیال کرونگا مین نے کہا کہ ہان (مین ایسا کر سکتا ہون۔) مین چل نکلا تا آنکہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچ گیا پس مینے آپکے حکم کو پسند کیا (یعنے مسلمان ہو گیا) اور میری قوم بھی مسلمان ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تحریر عمیر ذی مران کو لکھی راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام یمن والون کے پاس مالک بن مرارہ رہاوی کو اسلام کا پیغام لیکر بھیجا تو ایک شخص عک ذی خیران نامی مسلمان ہوا تو لوگون نے اس سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاؤ اور اپنی بستی والون اور اپنے مال کے لیے امان اور پناہ لیکر آؤ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو یہ لکھ دیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد کی جانب سے جو خدا کے رسول ہین عک ذی خیران کو لکھا جاتا ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو اس کو اسکے ملک اور مال اور غلامون مین امان اور پناہ ہے اور وہ خدا اور اس کے رسول کے ذمہ مین ہے یہ تحریر خالد بن سعید بن عاص نے لکھی تھی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ كَانَ يَهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَرِّضُ عَلَيْهِ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَكَانَ اَهْلُهَا اَخْلَاطًا مِنْهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنْهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ وَمِنْهُمُ الْيَهُوْدُ وَكَانُوْا يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ فَاَمَرَ اللّٰهُ تَعَالیٰ نَبِيَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبْرِ وَالْعَفْوِ فَفِيْهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالیٰ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًی كَثِيْرًا فَاَبٰی كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ اَنْ يَنْزِعَ عَنْ اَذَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ

مُعَاذٍ اَنْ يَبْعَثَ اِلَيْهِ مَنْ يَقْتُلُهُ فَقَتَلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ فَلَمَّا قَتَلَهُ فَزِعَتِ الْيَهُوْدُ وَ الْمُشْرِكُوْنَ فَغَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا طُرِقَ صَاحِبُنَا فَقُتِلَ فَذَكَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَقُوْلُ ثُمَّ دَعَاهُمْ اِلٰى اَنْ يَكْتُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ كِتَابًا يَنْتَهُوْنَ اِلٰى مَا فِيْهِ فَكَتَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً صَحِيْفَةً ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کعب بن اشرف (یہودی شاعر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو آپ کے ساتھ لڑانے کے لیے ابھارتا تھا اور ترغیب دیتا تھا اور جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف فرما ہوئے تھے اُس وقت وہان ہر قسم کے لوگ ملے جلے رہتے تھے بعض تو مسلمان تھے بعض مشرکین تھے جو بت پرستی کرتے تھے اور بعض یہودی تھے اور یہہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصحاب کو بہت تکلیف دیتے تھے تو خدا نے اپنے پیغمبر کو صبر کرنے اور درگزر کرنے کا حکم دیا اور انہین کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا الآيه جب کعب بن اشرف کسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکلیف پہونچانے سے باز نہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ کو یہ حکم دیا کہ کسی ایسے شخص کو اسکے پاس بھیجو جو اسکو قتل کر ڈالے بالآخر محمد بن مسلمہ نے اسکو قتل کر ڈالا جبکہ اس کو محمد بن مسلمہ نے قتل کر ڈالا تو یہود اور مشرکین بہت گھبرائے تو صبح ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہونچے اور کہنے لگے کہ رات کو ہمارا صاحب مارا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیان کیا جو کچھ وہ کہا کرتا تھا (یعنے آپ کی ہجو کیا کرتا تھا) اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اس امر کی تحریک کی کہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک عہد نامہ مرتب کیا جائے جسکے ہم دونو پابند ہون پھر آپنے اپنے اور عام طور پر تمامی مسلمانون کے اور انکے درمیان ایک عہدنامہ لکھدیا ابوداؤد اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ

لہ تم سنوگے ان لوگون سے جو تمہارے پہلے کتاب دیے گئے ہین (یہود اور نصاری) اور ان لوگون سے جو مشرک ہین بہت ہی مصیبت اور تکلیف (کی باتین) ۱۲

نجران علی الفی حلة النصف فی صفر والنصف فی رجب یؤدونها الی المسلمین وعاریة
ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح
یغزون بها والمسلمون ضامنون لها حتی یردوها علیهم علی ان لا تهدم لهم بیعة
ولا یخرج لهم قس ولا یفتنون عن دینهم ما لم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربو۔ اخرجه
ابوداؤد ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے
نصاری سے کپڑے کے دو ہزار جوڑوں پر صلح کی (جس کی ادائی اس طور قرار پائی) کہ نصف (جوڑے) (یعنی ہزار جوڑے)
تو ماہ صفر میں اور نصف رجب میں وہ مسلمانوں کو ادا کیا کریں اور وہ تیس زرہیں اور تیس گھوڑے اور
تیس اونٹ اور تیس تیس ہر قسم کے ایسے ہتیار جو لڑائی میں بکار آمد ہو سکتے ہوں (یعنی قتال) اسوقت مستعار دیا
کریں جب کہ یمن والے کوئی فریب کریں یا غدر مچائیں (اور ان سے لڑائی کرنی پڑے) اس شرط
پر کہ انکا کوئی گرجا نہ گرایا جاوے اور کوئی پادری اُن کا نہ نکالا جائے اور اُن کے دین میں کوئی
دست اندازی نہ کیجائے تا وقتیکہ وہ کوئی نئی بات (دین میں) نہ نکالیں۔ یا سود نہ کھائیں اور
مسلمان لوگ ان اشیاء کے واپسی تک انکے ضامن اور ذمہ دار ہونگے۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

۶۔ وعن زیاد بن حدیر قال قال علی رضی اللہ تعالی عنہ لئن بقیت لنصاری بنی
تغلب لاقتلن المقاتلة ولاسبین الذریة فانی کتبت الکتاب بینهم وبین رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم ان لا ینصروا اولادهم۔ اخرجه رزین ترجمہ زیاد بن حدیر سے روایت ہے
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو نصاری بنی تغلب سے اور ہم سے ضرور سخت
لڑائی ہوگی اور ضرور ان کے بچوں کو میں قید کرونگا اسلیے کہ وہ عہدنامہ جس میں انکے اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ یہ اپنی اولاد کو نصرانی نکریں میںنے اپنے ہاتھ سے
لکھا ہے۔ رزین اسکے راوی ہیں

۷۔ وعن العرباض بن ساریة السلمی رضی اللہ عنہ قال نزلنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قلعة خیبر ومعه من معه من المسلمین وکان صاحب خیبر رجلا ماردا منکرا
فاقبل الی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد الکم ان تذبحوا حمرنا وتاکلوا ثمرنا

لہ ہتیار وغیرہ سامان جنگ اسوقت مستعار دیا کرینگے تہ صاحب کتاب نے صرف رزین کی روایت بیان کی ہے حالانکہ یہ حدیث ابوداؤد نے بھی روایت کیا ہے

وَتَغَيَّرُوا نِسَاءَنَا فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ ارْكَبْ فَرَسَكَ ثُمَّ نَادِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَاَنِ اجْتَمِعُوا لِلصَّلٰوةِ فَاجْتَمَعُوا ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ قَدْ يَظُنُّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا فِي الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَعَظْتُ وَاَمَرْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ خیبر کے قلعہ مین اترے اور آپکے ساتھ اور بہی مسلمان لوگ تہے اور خیبر کا رئیس ایک نہایت شریر اور سرکش آدمی تہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اے محمد کیا تم کو یہ جائز ہے کہ تم ہمارے گدہون کو ذبح کرو اور ہمارے (درختون کے) میوے کہاؤ اور ہماری عورتون کو مارو (یہ سنکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غصے ہوئے اور فرمایا کہ اے ابن عوف تم اپنے گہوڑے پر سوار ہوجاؤ اور (لوگون مین) منادی کرو کہ بہشت خاصکر مسلمانون ہی کے لیے ہے (دوسرے یہ کہ) سب لوگ نماز کے لیے اکٹھے ہوجاؤ۔ غرضکہ سب لوگ جمع ہوگئے آپنے نماز پڑہائی اسکے بعد آپ کہڑے ہوکر یہ فرمانے لگے کہ کیا تم مین سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگائے ہوئے یہ خیال کرتا ہے کہ خدا نے وہی چیزین حرام فرمائی ہین جنکا قرآن مین ذکر ہے آگاہ ہوجاؤ کہ جن چیزون کی نسبت مین نے نصیحت کی ہے اور جن چیزون کے کرنے کا مین نے حکم دیا ہے اور جن چیزون سے مین نے منع کیا ہے وہ بہی مثل قرآن کے ہین یا اُس سے زیادہ ہین خدا نے تمہارے لیے اہل کتاب کے گہرون مین اُن کی اجازت کے بغیر جانے کو جائز نہین قرار دیا ہے اور نہ اُن کی عورتون کو مارنا درست کیا ہے۔ اور نہ انکے (درختون کے) میوہ کہانے کو جائز فرمایا ہے جب تک کہ وہ تمہارا حق جو اُن کے ذمہ واجب الادا ہے ادا کرتے رہینگے (یعنے جزیہ دیتے رہین) ابوداؤد اس کے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا فَتَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ فَيَتَّقُوْنَكُمْ بِاَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَنْفُسِهِمْ وَذَرَارِيْهِمْ فَيُصَالِحُوْنَكُمْ

؀ یعنے جبتک جزیہ ادا کرتے رہین ان سے کوئی چہیڑ چہاڑ نہ کرنی چاہیے

عَلٰی صُلْحٍ فَلَا تُصِیْبُوْا مِنْهُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ لَا یَصْلُحُ لَكُمْ - اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ایک
شخص سے روایت ہے جو قبیلہ جہینہ سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید (آیندہ)
تم لوگ کسی قوم سے لڑوگے اور اسپر فتحیاب ہوگے پھر وہ لوگ تمہین کچھ مال دیکر تم سے اپنی اور
اپنی اولاد کی جانین بچائین گے۔ اس کے بعد وہ لوگ تم سے ایک (معین) مال پر صلح کرلینگے
پس تم انسے (معین مال سے کچھ) زیادہ نہ لو کیونکہ یہ زیادتی تم کو ہرگز جائز نہین ہے۔ ابوداؤد
اسکے راوی ہین۔

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الصُّلْحُ جَائِزٌ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا قَالَ وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی
شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا - اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون
کو صلح کرنا جائز ہے لیکن (ایسی صلح ہرگز جائز نہین ہے) جو کسی حرام شے کو حلال کرنے کی باعث
ہو۔ اور آپ نے فرمایا کہ مسلمانون کو اپنے شروط پر پابند رہنا چاہیے لیکن ایسے شرط کی
(یا کسی حلال شی کو حرام کرنیکی باعث ہو)
پابندی جائز نہین ہے جسکے ذریعہ سے کسی حرام شے کو حلال قرار دیا گیا ہو یا کسی حلال
شے کو حرام قرار دیا گیا ہو۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَهُوْدِ خَیْبَرَ
اُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ الثَّمَرَ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ وَكَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ یَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَیَخْرُصُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَاِنْ
شِئْتُمْ فَلِیْ فَكَانُوْا یَاْخُذُوْنَهٗ - اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے یہودیون سے فرمایا کہ مین اُسوقت تک تم کو یہان رہنے
دونگا جب تک خدا تمہارے لیے کوئی سکونت کا مقام مقرر فرمائے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پھل
تمہارے اور ہمارے درمیان (مساوی) تقسیم ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہر
سال) عبداللہ بن رواحہ کو آنکنے کے لیے روانہ فرمایا کرتے تھے وہ جا کر آنکتے تھے پھر آپ فرماتے تھے کہ
اگر تم چاہتے ہو تو تم لے لو اور (نصف کی قیمت دیدو) اور اگر چاہتے ہو تو مین لے لیتا ہون لو اور

نصف کی قیمت دیدیتا ہون (پھر وہی لوگ (یہود) لے لیا کرتے تھے) اور نصف کی قیمت دیدیتے تھے
مالک اس کے راوی ہین۔

١١- وعن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان اهل خیبر قالوا یا محمد دعنا نكون فى هذه
الارض نصلحها ونقوم عليها فاعطاهم على ان لهم الشطر من كل زرع وشیء ما بدا لرسول
اللہ صلى اللہ علیہ وسلم فكان عبد اللہ بن رواحة رضي اللہ عنه یاتیهم كل عام فیخرصها
عليهم ثم یضمنهم الشطر فشكوا الى رسول اللہ صلى اللہ علیہ وآلہ وسلم شدة خرصه
وارادوا ان یرشوه فقال عبد اللہ تطعمونی السحت واللہ لقد جئتكم من احب الناس
الی ولانتم ابغض الی من عدتكم من القردة والخنازير ولا یحملنی بغضی ایاكم
على ان لا اعدل فیكم فقالوا بهذا قامت السموات والارض وكان رسول اللہ
صلى اللہ علیہ وسلم یعطی كل امرأة من نسائه ثمانین وسقا من تمر كل عام و
عشرین وسقا من شعیر فلما كان زمن عمر رضي اللہ تعالى عنه غشوا المسلمین والقوا
ابن عمر من فوق بیت ففدعوا یدیه ورجلیه فقال عمر رضي اللہ عنه من كان له
سهم بخیبر فلیحضر حتى نقسمها بینهم فقال رئیسهم لا تخرجنا دعنا نكون فيها كما اقرنا
رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم وابو بكر فقال له عمر رضي اللہ عنه اتراه سقط على
قول رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم كیف بك اذا رقصت بك راحلتك نحو الشام یوما
ثم یوما ثم یوما وقسمها عمر بین من كان شهد خیبر من اهل الحدیبیة- اخرجه البخاری
وابو داود۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر والون نے (بعد فتح خیبر) رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ اے محمد آپ ہمکو یہین رہنے دیجیے اور یہ زمین ہم کو دیجیے
ہم اس کو درست کرینگے اور اس پر محنت ومشقت کرینگے تو آپ نے ان کو زمین اس شرط پر دیدی
کہ کھیت اور اسکے سوا اور سب چیزون مین جو پیداوار اور آمدنی ہو اس مین وہ نصف حصہ پائینگے
اور بقیہ نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ کردین پس عبد اللہ بن رواحہ ہر سال جاکر انکا تخمینہ کرتے
تھے اور اس کے نصف حصہ کا انکو ضامن اور ذمہ وار ٹھیرا دیا کرتے تھے تو ان لوگون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے اندازہ کی سختی کی شکایت کی اور انہون نے یہ ارادہ کیا کہ ان کو

ف کہ عبد اللہ بن رواحہ زیادہ آنک دیتے ہین اور اسکا نصف ہمکو لامحالہ دینا ہی پڑتا ہے

رشوت دیکر سمجھا دین عبد اللہ (بن رواحہ) نے ان سے کہا کہ کیون کیا تم مجھے حرام کہلانا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم مین تمہارے پاس ایسے شخص کی جانب سے آیا ہون جو میرے نزدیک تمامی لوگون سے محبوب تر ہے اور تم لوگ میرے نزدیک بندر اور سور سے بھی مبغوض تر ہو۔ اور لیکن میرا تم کو برا سمجھنا ہرگز مجھے اس امر کی اجازت نہین دیتا کہ مین تمہارے ساتھ انصاف نہ کرون وہ کہنے لگے کہ (سچ کہتے ہو) اسی وجہ سے تو آسمان و زمین قائم ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بی بیون مین سے ہر ایک بی بی کو ہر سال اسی وسق کھجور دیتے تھے اور بیس وسق جو دیا کرتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور (یہودیون نے) مسلمانون پر شورش کرنی شروع کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو چھت پر سے ڈھکیل دیا جس کی وجہ سے انکے ہاتھ اور پاؤن مین موچ آگئی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (عام طور پر) یہ حکم دیا کہ جس شخص کا خیبر مین کچھ حصہ ہو اس کو (میرے پاس) حاضر ہو جانا چاہیے۔ تو یہودیون کے رئیس نے کہا کہ آپ ہم کو نہ نکالیے ہمکو یہین رہنے دیجیے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمکو نہ نکالا بلکہ یہین رہنے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو بھول گیا ہون تمہارا اسوقت کیا حال ہوگا جب تم کو تمہارے اونٹ شام کی طرف تین دن تک دوڑے لیئے پھرینگے (یعنے تم یہان سے زبردستی نکال دیے جاؤگے اور تین روز کے سفر کی مسافت تک تمکو پناہ نہ ملیگا) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر ان لوگون پر تقسیم کر دیا جو اہل حدیبیہ تھے اور (جنگ) خیبر مین شریک تھے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ مُعَاھِدًا مُتَعَمِّدًا فِیْ غَیْرِ کُنْہِہٖ حَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ قَوْلُہٗ فِیْ غَیْرِ کُنْہِہٖ اَیْ فِیْ غَیْرِ وَقْتِہٖ اَوْحَالِہِ الَّذِیْ یَجُوْزُ فِیْہِ قَتْلُہٗ ترجمہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی معاہد[1] ذمی کو بے وجہ عمداً مار ڈالے خدا تعالیٰ ایسے شخص پر جنت کو حرام کر دیتا ہے ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

---

[1] جسکے ساتھ عہد ہو چکا ہو جیسے ذمی جو دار الاسلام مین جزیہ دیکر رہتا ہے

۱۳۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ الصَّحَابَةِ عَنْ آبَائِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسِهِ فَأَنَا حَجِيجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ

ترجمہ صفوان بن سلیم متعدد صحابہ کے فرزندون سے جو سب اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص کسی معاہد (ذمی) پر کوئی ظلم کرے یا اسکو نقصان پہونچائے یا اُس کو کوئی ایسی تکلیف دے جو اسکی طاقت سے مافوق ہو (یعنے جس کی وہ برداشت نہ کرسکتا ہو) یا اُس سے کوئی چیز بغیر اسکی رضامندی کے لے لے تو قیامت کے دن مین اسکی جانب سے (بطور وکیل کے) حجت کرونگا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ۔ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ (یا رسول اللہ) کہ مین نے اپنے شوہر کے قرابتدارون مین سے دو شخصون کو پناہ دی ہے (جو مشرکین تھے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے بھی انکو پناہ دی جنکو تم نے پناہ دیا ہے بجز نسائی کے چھون اس کے راوی ہین

۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ بَلَاغًا۔ اَلْخَتْرُ الْغَدْرُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھون نے فرمایا کہ جب کوئی قوم غدر اور عہدشکنی کرے گی تو خدا اسپر دشمن کو مسلط کردیگا۔ مالک اسکے راوی ہین

الْفَصْلُ الثَّانِي فِي الْجِزْيَةِ وَأَحْكَامِهَا

دوسری فصل

جزیہ اور اُسکے احکام کے بیان مین

له یعنے ایسے شخص کو قصوروار ثابت کرونگا خدا کے دربار مین

۱۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَی الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِيْ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (حاکم بناکر) یمن کی جانب بھیجا تو اُن کو یہ حکم دیا کہ وہ ہر ایک بالغ شخص سے ایک دینار (جزیہ) لیا کریں اور اسکے معادل معافری لیا کریں جو یمن میں ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

۲۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ الْمَجُوْسَ فَقَالَ مَا اَدْرِيْ مَا اَصْنَعُ فِيْ اَمْرِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ ترجمہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوس کا ذکر فرمایا اسکے بعد فرمانے لگے کہ میرے خیال میں نہیں آتا کہ میں اُنکے باب میں کیا کارروائی کروں (یعنے ان سے جزیہ لوں یا نہ لوں) تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اُن کی (مجوس کی) اور اہل کتاب کی ایک ہی حالت ہے (یعنے ان سے بھی جزیہ لینا چاہیے)

۳۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ الْبَحْرَيْنِ وَاَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسِ فَارِسٍ وَاَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخَذَهَا مِنَ الْبَرْبَرِ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ ترجمہ ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرین کے مجوس سے جزیہ لیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فارس کے مجوس سے جزیہ لیا ہے اور حضرت عثمانؓ نے (قوم) بربر سے جزیہ لیا ہے ان دونوں حدیث کے مالک راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ اُكَيْدِرِ دُوْمَةَ يَعْنِي الْجِزْيَةَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (شہر) دومہ کے اکیدر (نامی بادشاہ) سے جزیہ لیا ہے

٥۔ وعن حرب بن عبيد الله عن جده ابى امية وانه عمير الثقفى رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما الخراج على اليهود والنصارى وليس على المسلمين خراج وفى رواية عشور اخرجهما ابوداود ترجمہ حرب بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے جنکا نام عمیر ثقفی تھا روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خراج (محصول) یہودیون اور نصرانیون پر واجب الادا ہے مسلمانون پر خراج واجب الادا نہیں ہے اور بعض روایت مین خراج کی جگہہ عشر کا لفظ ہے (یعنے دسوان حصہ یہود و نصارے کے ذمہ واجب الادا رہے مسلمانون پر واجب الادا نہین ہے)

٦۔ وعن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما ان عمر كان ياخذ من النبط من الحنطة والزيت نصف العشر يريد بذلك ان يكثر الحمل الى المدينة وياخذ من القطنية العشر اخرجه مالك ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (قوم) نبط سے گیہون اور زیتون کی تیل مین (جو تجارت کی غرض سے لاتے تھے) نصف عشر (بیسوان حصہ) لیتے تھے اس سے انکی غرض یہ تھی کہ اس قسم کے اموال تجارتی بکثرت مدینہ مین آئین۔ اور دوسری چیزون مین (مثل مسور لوبیا وغیرہ کے) دسوان حصہ لیا کرتے تھے۔ مالک اس کے راوی ہین

٧۔ وعن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا تصلح قبلتان فى ارض واحدة وليس على مسلم جزية قال سفيان رح معناه اذا اسلم الذمى بعد ما وجبت عليه الجزية بطلت عنه اخرجه ابوداود والترمذى ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ملک مین دو قبلہ نہین ہو سکتے اور مسلمان پر جزیہ واجب نہین ہے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی ذمی اسکے بعد مسلمان ہو جائے کہ اسپر جزیہ واجب الادا ہو چکا تھا یعنی سال کے اندر ہی مسلمان ہو جائے) تو جزیہ اس سے ساقط ہو جائیگا (یعنے سال کے ان ایام کا جزیہ اس سے ساقط ہو جائیگا جو اسلام سے قبل گزرے تھے) ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

؎ اس روایت کی تفسیر ہو گئی کہ خراج سے اس موقعہ پر عشر مراد ہے مطلب یہ ہے کہ تجارتی مال مین یہود و نصاری کے دسوان حصہ لیا جائیگا اور مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جائیگا بلکہ چالیسوان حصہ لیا جائیگا لیکن پیداوار مین مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جائیگا ۱۲

۸۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَنْ عَقَدَ الْجِزْيَةَ فِي عُنُقِهٖ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ - وَالْمُرَادُ بِالْجِزْيَةِ هُنَا الْخَرَاجُ اَيْ مَنْ قَرَّرَ الْخَرَاجَ عَلٰى نَفْسِهٖ كَمَا تَقَرَّرُ الْجِزْيَةُ عَلَى الْكِتَابِيِّ ترجمہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس (مسلمان) شخص نے جزیہ کی بخچ اپنے گلے لگالی (یعنے اپنے اوپر جزیہ مقرر کرایا) تو ایسا شخص اس طریقہ سے بری ہوگیا جس طریقہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے (یعنی برا کام کیا) ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اس مقام پر جزیہ سے خراج مراد ہے یعنے اپنے اوپر خراج مقرر کرایا جس طرح اہل کتاب پر جزیہ مقرر کیا جاتا ہے

۹۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِجِزْيَتِهَا فَقَدِ اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارَ كَافِرٍ مِنْ عُنُقِهٖ فَجَعَلَهٗ فِي عُنُقِ نَفْسِهٖ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهٗ قَالَ سِنَانُ بْنُ قَيْسٍ فَسَمِعَ مِنِّي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَشَبِيْبٌ حَدَّثَكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِذَا قَدِمْتَ فَاسْاَلْهُ يَكْتُبُ اِلَيَّ بِهٖ قَالَ فَكَتَبَهٗ لَهٗ فَلَمَّا قَدِمْتُ سَاَلَنِي ابْنُ مَعْدَانَ الْقِرْطَاسَ فَاَعْطَيْتُهٗ فَلَمَّا قَرَاَهٗ تَرَكَ مَا فِي يَدِهٖ مِنَ الْاَرْضِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ - وَمَعْنَى اسْتَقَالَ هِجْرَتَهٗ اَيْ رَجَعَ عَنْهَا وَطَلَبَ الْاِقَالَةَ مِنْهَا ترجمہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی (مسلمان) شخص کسی (خراجی) زمین کو خرید کر جزیہ (خراج) دینا قبول کرے تو (گویا کہ) اس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی۔ اور جس (مسلمان) شخص نے کافر کی ذلت کو (یعنے جزیہ کو) اُسکے گلے سے نکالکر اپنے گلے میں ڈال لی تو (گویا کہ) اس نے اسلام کی جانب سے اپنی پیٹھ پھیر لی سنان بن قیس کہتے ہیں کہ جب خالد بن معدان نے مجھ سے یہ حدیث سُنی تو کہنے لگے کہ کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ جب تم اُن کے پاس جاؤ تو ان سے یہ درخواست کرو کہ وہ یہ حدیث مجھے لکھکر بھیج دیں (جب میں گیا تو) انہوں نے خالد کے لیے (یہی حدیث) لکھدی (اور میرے حوالہ کیا) جب میں واپس آیا تو خالد بن معدان نے وہ کاغذ مانگا (جس میں حدیث لکھی ہوئی تھی) میں نے انہیں دیدیا جب انہوں نے اسکو پڑھ لیا تو جتنی (خراجی) زمین انکے قبضہ میں تھی اُن سب کو انہوں نے چھوڑ دیا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

لہ یعنے خراجی زمین کافر سے خرید کر کے خراج دینا قبول کیا ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الْغَنَائِمِ وَالْفَیْءِ

تیسری فصل

غنیمت اور فئے کے بیان مین

۱۔ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا الْحُدَیْبِیَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا اِذَا النَّاسُ یَهُزُّوْنَ الْاِبِلَ فَقُلْنَا مَا لِلنَّاسِ قَالُوْا اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَرْنَا مَعَ النَّاسِ نُوْجِفُ الْاِبِلَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِکُرَاعِ الْغَمِیْمِ وَاقِفًا عَلٰی رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا اجْتَمَعَ النَّاسُ قَرَءَ عَلَیْنَا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا قَالَ رَجُلٌ اَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنَّهٗ لَفَتْحٌ حَتّٰی بَلَغَ وَعَدَکُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ کَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَکُمْ هٰذِهٖ یَعْنِیْ خَیْبَرَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا غَزَوْنَا خَیْبَرَ فَقُسِمَتْ عَلٰی اَهْلِ الْحُدَیْبِیَةِ وَکَانُوْا اَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ مِنْهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ فَارِسٌ فَقُسِمَتْ عَلٰی ثَمَانِیَةَ عَشَرَ سَهْمًا فَاَعْطَی الْفَارِسَ سَهْمَیْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صلح حدیبیہ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ وہان سے واپس ہوئے تو سب کے سب اپنے اونٹ جلدی جلدی بھگانے لگے تو ہم نے پوچھا کہ کیون لوگ اتنی جلدی اونٹون کو بھگا رہے ہین اُنھون نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے تو ہم نے بھی لوگون کے ساتھ بھاگنا شروع کیا اور اونٹ بھگانے لگے بالآخر ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کراع الغمیم مین (ایک مقام کا نام ہے) اپنی سواری پر کھڑا پایا جب سب لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سبکو سورہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا پڑھ کر سُنایا کسی شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس سے کوئی فتح مراد ہے آپ نے فرمایا کہ ہان اس سے فتح ہی مراد ہے اس سورہ کو آپ نے وَعَدَکُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ کَثِیْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا تک پڑھا چنانچہ جلدی خدا نے وہ فتح نصیب کی یعنے خیبر فتح ہوگیا غرضکہ جب ہم وہان سے واپس آگئے تو خیبر کی لڑائی

ف غنیمت وہ مال ہے جو بعد جنگ کفار سے حاصل ہوا ہو۔ فئی وہ مال جو بغیر جنگ کے کفار سے حاصل ہوا ہو

شروع ہو گئی اور ہم لڑنے لگے (اور فتحیاب ہوئے) اسکے بعد خیبر کو حدیبیہ والوں پر آپ نے تقسیم کر دیا یہ لوگ کل ڈیڑہ ہزار آدمی تہے جن مین تین سو سوار تہے (باقی پیدل تھے) خیبر کے اٹھارہ حصہ کیئے گئے پہر آپ نے سوارون کو دو دو حصہ دیے اور پیدل کو ایک ایک حصہ دیا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهِ وَحَاجَاتِهِ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ۔ ترجمہ سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دو حصہ کیے ایک حصہ تو آپ نے کامون اور ضرورتون کے لیے رکہ لیا۔ اور بقیہ نصف حصہ کے اٹھارہ حصہ کر کے مسلمانون پر تقسیم کر دیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ خَمَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ثُمَّ قَسَمَ سَائِرَهَا عَلَى مَنْ شَهِدَهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا مِنْ اَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر مین سے اول خمس نکال لیا اسکے بعد باقی کو حدیبیہ والون پر تقسیم کر دیا۔ عام اس سے کہ وہ جنگ خیبر مین حاضر تہے یا غیر حاضر تہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعَةَ اَسْهُمٍ سَهْمٌ لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُمِّ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَهْمَانِ لِلْفَرَسِ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال زبیر کو چار حصہ دیے ایک تو خاص زبیر کا حصہ اور ایک حصہ بوجہ قرابت داری کے صفیہ بنت عبد المطلب یعنی زبیر کی مان کا اور دو حصے گہوڑے کے نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ حَشْرَجِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ اَبِيْهِ رض اَنَّهَا خَرَجَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ف یعنے ان چیزون کو جو وہان سے حاصل ہوئی تہین ؎ کسی کی نسبت یہ خیال نہین کیا گیا کہ جنگ خیبر مین حاضر تہے یا نہ تہے یعنے جو حدیبیہ والے جنگ خیبر مین حاضر نہ تہے انکو بہی حصہ دیا گیا ۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةِ خَيْبَرَ سَادِسَةَ سِتِّ نِسْوَةٍ قَالَتْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا فَجِئْنَا فَرَأَيْنَا فِيهِ الْغَضَبَ فَقَالَ مَعَ مَنْ خَرَجْتُنَّ وَبِإِذْنِ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَقُلْنَا خَرَجْنَا نَغْزِلُ الشَّعْرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَنُنَاوِلُ السِّهَامَ وَمَعَنَا دَوَاءٌ لِلْجَرْحَى وَنَسْقِي السَّوِيقَ قَالَ اقْعُدْنَ إِذًا فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالَى خَيْبَرَ أَسْهَمَ لَنَا كَمَا أَسْهَمَ لِلرِّجَالِ قَالَ فَقُلْتُ يَا جَدَّةُ مَا كَانَ ذٰلِكَ قَالَتْ تَمْرًا - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ حشرج بن زیاد اپنی دادی سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر مین وہ بھی نکلین انکے سمیت کل چھ عورتین تھین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہونچی (کہ عورتین بھی آئی ہین) تو آپ نے ہم کو طلب فرمایا ہم (حسب الطلب) گئے تو ہم نے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار پائے آپ فرمانے لگے کہ کیون تم کس کے ساتھ نکلین اور کس کے حکم سے نکلین ہم نے عرض کیا کہ ہم اس غرض سے نکلی ہین کہ ہمکو بالون کی رسی بانٹنا آتی ہے ہم اسکے ذریعہ سے خدا کی راہ مین کچھ مدد کرین گے۔ اور (مجاہدین کو) ہم تیر پہونچائینگی اور ہمارے پاس زخمیون کے لیے دوا بھی ہے اور (مجاہدین کو) ستو گھولکر پلائینگی۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا ٹھیری رہو۔ پھر جب خدا نے خیبر پر فتحیابی نصیب کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسا کہ آپنے مردون کو حصہ دیا حشرج نے کہا کہ مین نے پوچھا کہ دادی وہ کیا چیز تھی (جو تقسیم کی گئی) انہون نے کہا کہ وہ کھجور تھی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

۵۔ **وَعَنْ** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلِّدْتُ سَيْفًا فَأُخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِحَبْسِ بَعْضِهَا وَطَرْحِ بَعْضِهَا - أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ خُرْثِيُّ الْمَتَاعِ أَثَاثُ الْبَيْتِ ترجمہ عمیر مولی ابو اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ خیبر مین مین بھی اپنے مالکون کے ساتھ گیا تو انہون نے میرے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفارش کی (کہ مین بھی شریک جنگ کیا جاؤن) آپنے مجھے (شرکت جنگ کی) اجازت دی تو مین نے ایک تلوار (اپنے کمر مین) لٹکائی۔ پھر آپکو یہ معلوم ہوا کہ مین غلام ہون تو آپنے اثاث البیت مین سے کچھ دینے کے لیے[1] نسبت ارشاد فرمایا اور میرا

[1] یعنے مجھے غنیمت مین سے کچھ حصہ نہ دیا بطور انعام کے گھر کے اسباب مین سے کچھ سامان دیا

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک منتر پڑھکر سنایا جس سے مین دیوانون کو جھاڑتا تھا تو آپ نے اس
مین سے بعض حصہ کے نکالڈالنے کی نسبت حکم دیا اور بعض حصہ کے رجال خود قائم رہنے دین کی نسبت
ارشاد فرمایا۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَسْهَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَاتَلُوْا
مَعَهُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہودیون کو بہی حصہ دیا جو آپکے ساتھ جنگ مین شریک تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بَعْدَ اَنِ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَسَمَ لَنَا وَلَمْ يُسْهِمْ لِاَحَدٍ لَمْ
يَشْهَدِ الْفَتْحَ غَيْرَنَا اِلَّا اَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَّاَصْحَابَهٗ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
ترجمہ ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
اشعریون کی جماعت کے ساتھ حاضر ہوا اسکے بعد کہ خیبر فتح ہوچکا تھا تو آپ نے ہم پر تقسیم کیا
اور سوا ہمارے کسی اور ایسے شخص پر تقسیم نہین کیا جو فتح (خیبر) کے وقت حاضر نہ تھا البتہ آپ
نے ہمارے کشتی والون جعفر اور ان کے ہمراہیون کو حصہ[1] دیا۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَعْنِيْ يَوْمَ
بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اِنِّيْ اُبَايِعُ لَهٗ فَضَرَبَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ
عَنْهُ غَيْرَهٗ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑے ہوئے یعنے (جنگ) بدر کے دن اور فرمانے لگے کہ عثمان خدا اور اسکے رسول
کی ضرورت کے لیے گئے ہین اور مین انکی طرف سے بیعت کرتا ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انکا بہی حصہ لگایا۔ اور بجز انکے کسی اور غائب شخص کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا۔ ابوداؤد
اسکے راوی ہین۔

---

[1] اگرچہ یہ بہی بعد فتح خیبر آئے تھے لیکن انکو حصہ دیا ابوموسی اور جعفر وغیرہ ایک ہی کشتی مین بیٹھکر شرکت جنگ کی غرض سی
حبشہ سے آئے تھے لیکن بسبب پہنچے اسے وقت کہ فتح ہوچکی تھی ۔

۹۔ **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَةٍ اَتَیْتُمُوْهَا اَوْ اَقَمْتُمْ فِیْهَا فَسَهْمُكُمْ فِیْهَا وَاَیُّمَا قَرْیَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَهِیَ لَكُمْ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس گاؤن مین تم جاؤ یا وہان اقامت اختیار کرو تو تم کو اتنا ہی ملیگا جتنا تمہارا حصّہ ہوگا اور جس گاؤن نے خدا اور رسول کی نافرمانی کی ایسے گاؤن مین پانچوان خدا اور اسکے رسول کا نکال لینے کے بعد مابقی تمہارا حصہ ہے مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۰۔ **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجْعَلُ فِیْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِیْرٍ۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم غنیمت کے وقت دس بکریون کو بمنزلہ ایک اونٹ کے قرار دیتے تہے نسائی اسکے راوی ہین

۱۱۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ یَبْعَثُ مِنَ السَّرَایَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰی قِسْمَةِ عَامَّةِ الْجَیْشِ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَالْخُمُسُ فِیْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاجِبٌ۔ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر مین سے جس دستہ فوج کو کسی خاص کام کے لیے بہیجتے انکو علاوہ حصہ کے بطور انعام کے کچہ زیادہ عطا فرماتے اور یہ انعام اُخاص کرانہین کے لیے تہا عام طور پر تمام لشکر کو نہین دیا جاتا تہا۔ اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ خمس ان سب مین واجب ہی تینون اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

۱۲۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَهْلٍ دُوْنَ الَّذِیْ كَانَ قَتَلَهُ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ

لہ جو گاؤن بغیر جنگ تمہارے قبضہ مین آجائے تو تمہاری جانے یا رہنے سے سب گاؤن تمہارا نہین ہوسکتا بلکہ تمہارا حصہ اُسیقدر ہوگا جتنا تم کو امام دیگا کیونکہ اس قسم کے مال مین جو بغیر جنگ کے حاصل ہو امام کو اختیار ہے جتنا جسکو چاہے دے۔ البتہ جو گاؤن لڑائی کے بعد حاصل ہو اسمین خمس نکالکر بقیہ تم لوگون پر تقسیم کردیا جائیگا چنانچہ فقرہ مابعد مین بہی بیان ہے لہ یعنے جو چیز بطور انعام کے دیجاتی

انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر کے دن مجھے ابوجہل کی تلوار بطور انعام کے دی یا سو جب سے کہ انہون نے اسے قتل کیا تہا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۳- وَعَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَصَبْتُ بِاَرْضِ الرُّوْمِ جَرَّةً حَمْرَاءَ فِيْهَا دَنَانِيْرُ فِيْ اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَعَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ فَقَسَمَهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْطَانِيْ مِثْلَ مَا اَعْطٰى رَجُلًا مِّنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَاَعْطَيْتُكَ ثُمَّ اَخَذَ يَعْرِضُ عَلَيَّ مِنْ نَصِيْبِهِ فَاَبَيْتُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوالجویریہ جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے سرزمین روم مین معاویہ کی خلافت مین ایک سرخ رنگ کی ٹھلیا پائی جس مین دینار تھے اور اس زمانہ مین (قبیلہ) بنی سلیم کے ایک شخص جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے ہم پر حاکم تھے (انکے پاس مین لے گیا) تو انہون نے اسکو میرے اور تمام مسلمانون کے مابین تقسیم کردیا۔ اور مجھے اتنا ہی دیا جتنا کہ مسلمانون سے ہر ایک شخص کو انہون نے دیا (کچھ زیادہ نہ دیا) پھر کہنے لگے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے کہ زیادہ حصہ خمس نکالنے کے بعد ہی دیا جاسکتا ہے[1] تو حضور مین تمکو زیادہ حصہ دیتا اس کے بعد وہ اپنا حصہ مجھے دینے لگے مین نے اسکے لینے سے انکار کیا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۴- وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ اَعْجَبُهُمْ اِلَيَّ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلٰثًا فَاَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ خَشْيَةِ اَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو (مال) دیا اور مین وہان

---

[1] مطلب یہ ہے کہ زیادہ حصہ اسی مال مین دیا جاسکتا ہے جس مین خمس نکالا جاتا ہو وہ غنیمت ہے جو لڑائی کے بعد حاصل ہوتا ہے اور چونکہ یہ مال ایسا نہین ہے جس مین خمس نکالنا ضرور ہو اس لیے اسمین کسیکو زیادہ ہی نہین دیا جاسکتا۔ یہ فے ہے جو بغیر لڑائی کے حاصل ہوا ہے اس مین سب کو برابر حصہ دیا جائیگا۔

حصہ

بیٹھا ہوا تھا تو آپنے ان مین سے ایک شخص کو چھوڑ دیا (یعنے مال نہ دیا) حالانکہ وہ شخص میرے نزدیک ان سب لوگون مین بہتر تھا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے (یعنے آپنے اسکو کیون نہ دیا) مین تو اسکو مومن خیال کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا مسلم ہے۔ سعد مکرر سہ کرر تین دفعہ یہی کہتے رہے اور آپ ہر دفعہ یہی جواب دیتے رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ مین ایک شخص کو دیتا ہون حالانکہ دوسرا شخص (جسکو نہین دیتا) مجھے زیادہ تر محبوب ہوتا ہے اور اسکو مین اس خوف سے دیتا ہون کہ کہین ایسا نہو کہ مونہہ کے بل دوزخ مین نہ گرجائے[۱] بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین

١٥- وعن رافع بن خديج رضي الله تعالى عنه قال اعطى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ابا سفيان بن حرب يوم حنين وصفوان بن امية وعيينة بن حصن والاقرع ابن حابس وعلقمة بن علاثة كل انسان منهم مائة من الابل واعطى عباس بن مرداس دون ذلك فقال عباس بن مرداس في ذلك **شعر** اتجعل نهبي ونهب العبيد بين عيينة والاقرع + وما كان حصن ولا حابس + يفوقان مرداس في مجمع + وما كنت دون امرء منهما + ومن تخفض اليوم لا يرفع + فاتم له رسول الله صلى الله عليه وسلم مائة. اخرجه مسلم **ترجمہ** رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن ابو سفیان بن حرب اور صفوان بن امیہ اور عیینہ بن حصن اور اقرع ابن حابس اور علقمہ بن علاثہ کو سو سو اونٹ دیے اور عباس بن مرداس کو کچھ کم دیے تو عباس بن مرداس نے اس سے متعلق یہ اشعار کہے (ترجمہ اشعار) آپ میرے اور میرے گھوڑے کا حصہ جسکا نام عبید ہے + اقرع اور عیینہ کے درمیان مقرر فرماتے ہین حصن اور حابس کسی مجمع مین مرداس سے بڑہ نہین سکتے تھے۔ اور مین ان دونون سے کچھ کم نہین ہون۔ اور جس کی بات آج نیچے ہوگئی وہ پھر بلند نہین ہوسکتی۔ پھر آپ نے انکے سو اونٹ پورے کردیے۔ مسلم اسکے راوی ہین

---

[۱] یعنے جسکا اسلام مضبوط ہوتا ہے باوجودیکہ وہ مجھے محبوب تر ہے لیکن اسکو مین نہین دیتا اور جسکا اسلام مضبوط نہ ہو وہ اگرچہ مجھے زیادہ پیارا نہین ہے لیکن اسکو اس خوف سے بطور تالیف قلوب کے دیتا ہون کہ کہین ایسا نہو کہ مین اسکو مال نہ دون اور وہ دین اسلام سے پھر جائے اور بالاخر جہنم واصل ہو۔

۱۶- وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَهُوَ طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثِ الطَّوِيْلِ سَيَاتِيْ فِي الْغَزَوَاتِ ترجمہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شخص کو مارے اور اسکے گواہ بھی رکھتا ہو تو مقتول کا سامان قاتل کو ملیگا بجز نسائی کے چھوں اسکے راوی ہین۔ اور یہ ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے جو عنقریب غزوات مین بیان کی جائے گی۔

۱۷- وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِيْ سَلَبَهُ۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کی جانب سے ایک جاسوس آیا اور آپ سفر مین تھے پھر وہ آپکے اصحاب کے پاس بیٹھکر باتین بنانے لگا۔ اسکے بعد غائب ہوگیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسکو تلاش کرو اور قتل کرو۔ مین نے اسکو قتل کر ڈالا تو آپ نے اسکا سامان مجھے عنایت فرمایا شیخان اسکے راوی ہین

۱۸- وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ يُخَمِّسِ السَّلَبَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے روایت ہے کہ انھون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقتول کے سامان کی نسبت یہ تصفیہ فرمایا کہ شخص قاتل اسکا مستحق ہے اور آپ نے اس مین سے خمس نہ نکالا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۱۹- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ قَدْرَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین طعام (یعنے غلہ) مین بھی خمس نکالا کرتے تھے انھون نے جواب دیا

کہ جنگ خیبر کے دن ہم لوگوں کو غلہ ملا تو ہر ایک شخص آتا تھا اور اس میں سے اپنی ضرورت کے موافق لیتا تھا اور چلا جاتا تھا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں

۲۰۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَّعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ الْخُمُسُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک لشکر نے غلہ اور شہد لوٹ کر حاصل کیا تو اس سے خمس نہ لیا گیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں

۲۱۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعِيْرٍ مِّنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَخَذَ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ لَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ مِنْ رِوَايَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ بِنَحْوِهٖ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو نماز پڑھائی غنیمت کے اونٹ کی جانب جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اونٹ کے پہلو سے ایک بال نوچ لیا (یعنی اونٹ کو ستر و بنایا تھا) (اور اسکو دکھا کر) فرمانے لگے کہ مجھے تمہاری غنیمت میں سے بجز خمس کے اسکے برابر بھی حلال نہیں ہے۔ اور بالآخر خمس بھی تمہیں لوگوں کی ضرورت کے لیے ہے۔ ابو داؤد اس کے راوی ہیں اور نسائی نے عبادہ بن صامت رض سے ایسی ہی روایت کی ہے

۲۲۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكَلِّمُهٗ فِيْمَا نَقْسِمُ مِنَ الْخُمُسِ فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِي الْمُطَّلِبِ وَلَمْ يُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا وَقَرَابَتُهُمْ وَاحِدَةٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَقْسِمْ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَلَا لِبَنِيْ نَوْفَلٍ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رض يَقْسِمُ الْخُمُسَ نَحْوَ قَسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يُعْطِيْ قُرْبٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْهِمْ وَكَانَ عُمَرُ يُعْطِيْهِمْ مِنْهُ وَعُثْمَانُ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاوُدَ ترجمہ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اور عثمان بن عفان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس امر میں گذارش پیش کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خمس کو بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرما دیا تھا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمارے بھائی بنی المطلب کو تقسیم میں شریک فرمایا اور ہم کو کچھ بھی نہیں دیا حالانکہ آپ سے ہماری اور ان کی قرابت یکساں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی ہاشم اور بنی المطلب ایک ہی شے ہیں^ل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو تقسیم میں شریک نہ فرمایا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی (اپنے زمانہ خلافت میں) خمس کو اسی طرح تقسیم کرتے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقسیم فرمایا کرتے تھے لیکن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قرابت داروں کو نہیں دیتے تھے^{عہ} جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے زمانہ خلافت میں) انکو دیا کرتے تھے۔ اور انکے بعد حضرت عثمان بھی ان کو دیا کرتے تھے۔ بخاری۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں اور یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں

۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰے قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رضہ یَقُوْلُ اِجْتَمَعْتُ اَنَا وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ رَاَیْتَ اَنْ تُوَلِّیَنَا حَقَّنَا مِنْ هٰذَا الْخُمُسِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَقْسِمُهُ فِیْ حَیَاتِكَ کَیْ لَا یُنَازِعَنَا اَحَدٌ بَعْدَكَ فَفَعَلَ فَقَسَمْتُهُ حَیٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَلَایَةَ اَبِیْ بَکْرٍ حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ سِنِیْ عُمَرَ یَعْنِیْ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ مَالٌ کَثِیْرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقُلْتُ بِنَا عَنْهُ الْعَامَ غِنًی وَبِالْمُسْلِمِیْنَ اِلَیْهِ حَاجَةٌ فَارْدُدْهُ عَلَیْهِمْ فَلَقِیْتُ الْعَبَّاسَ بَعْدَ خُرُوْجِیْ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ رضہ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ حَرَمْتَنَا الْغَدَاةَ شَیْئًا لَا یُرَدُّ عَلَیْنَا اَبَدًا وَکَانَ رَجُلًا دَاهِیًا۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ اَلدَّاهِیْ مِنَ الرِّجَالِ اَلْفَطِنُ الْجَیِّدُ الرَّأْیِ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت علیؓ فرماتے تھے کہ میں اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مناسب خیال فرماتے ہیں تو حسب کتاب

ل ان میں باہم خود ہمیشہ بہت ہی اتحاد رہا۔ عہ اسلیے کہ وہ اب محتاج نہیں رہے تھے

اسلیے خمس مین جس قدر ہمارا حق ہی اسکا ہمکو متولی بنا دیجیے اور اختیار دیدیجیے مین اپکی زندگی مین اسکو تقسیم کرتا رہون تاکہ آپ کے بعد کوئی مجہ سے جھگڑا نہ کرے چنانچہ آپنے ایسا ہی کیا اس کے بعد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین تقسیم کرتا رہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ مین بھی مین ہی تقسیم کرتا رہا تاآنکہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آخری سال آگیا اس زمانہ مین انکے پاس بہت سا مال آیا تو اُنہون نے اُس مین سے ہمارا حصہ علیحدہ نکال کے رکہہ چھوڑا اور ہم کو بُلوا بھیجا مینے کہا کہ ہمکو اس سال مال کی ضرورت نہین ہی دوسرے مسلمان لوگ اسکے زیادہ حاجتمند ہین آپ یہ سال انہین کو دیدیجیے اُنہون نے وہ مال تو انہین کو دیدیا پہر عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کسی نے مجہ کو اس طرح مال دینے کے لیے نہ بلایا جب مین عمرؓ کے پاس سے واپس ہوا تو عباسؓ کی مجہ سے ملاقات ہوئی مین نے ان سے یہ واقعہ بیان کردیا کہ مین نے مال نہ لیا انہون نے کہا کہ اے علی تم نے آج سے ہمکو محروم کردیا اب کبہی ہم کو حصہ نہ ملیگا اور وہ ایک نہایت ہی ہشیار شخص تہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۲۴۔ **وَعَنْ** قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا بِنَفْسِهٖ يَكُوْنُ لَهٗ سَهْمٌ صَفِيٌّ يَاْخُذُهٗ مِنْ حَيْثُ شَاءَ عَبْدًا اَوْ اَمَةً اَوْ فَرَسًا اِخْتَارَهٗ قَبْلَ الْخُمُسِ فَكَانَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ ذٰلِكَ السَّهْمِ وَكَانَ اِذَا لَمْ يَغْزُ بِنَفْسِهٖ ضُرِبَ لَهٗ بِسَهْمِهٖ وَلَمْ يُخَيَّرْ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود بالذات کسی لڑائی مین شریک ہوتے تہے تو آپ سہم صفی لیتے تہے یعنی آپ جہان سے جس طرح چاہتے خمس سے قبل کوئی غلام یا لونڈی یا گہوڑا چن لیتے تہے صفیہؓ کو آپنے (باستحقاق) اسی حصہ کے چن لیا تہا۔ اور جب آپ بالذات کسی لڑائی مین شریک ہوتے تہے تو آپ کا حصہ تو لگایا جاتا تہا۔ لیکن آپ کوئی چیز چن کر نہ لیتے تہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۲۵۔ **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَىَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجِئْتُهٗ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرٍ مُفْضِيًا اِلٰى رِمَالِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ يَا مَالِ اِنَّهٗ قَدْ دَفَّ اَهْلُ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِيْ فَقَالَ خُذْهُ يَا مَالِ فَجَاءَ يَرْفَا مَوْلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ نَعَمْ فَاذِنَ لَهُمَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْضِ بَيْنِي
وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِقْضِ بَيْنَهُمْ وَارْحَمْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اِتَّئِدُوا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ
وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَمْ يَخُصَّ بِهَا اَحَدًا
غَيْرَهُ فَقَالَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا
دُونَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ
مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي
بِاِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا
نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ فَقَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ اَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ
ابْنِ اَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَاَتِهِ مِنْ اَبِيهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورِثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ثُمَّ اَنْفَقْتُمَا ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ رض وَاَنَا
وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ اَبِي بَكْرٍ رض فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي اَنْتَ وَهٰذَا
وَاَنْتُمَا جَمِيعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا
عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ اَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا لَا
وَاللّٰهِ لَا اَقْضِي بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ اَخْرَجَهُ
الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ دف يُقَالُ دَفَّ دَافَّةٌ مِنَ الْاَعْرَابِ اِذَا جَاؤُا اِلَى الْمِصْرِ

الرضخ العطاء القليل واتئد والامر بالتأني والتثبت في الامر والرهط الجماعة من الرجال دون العشرة والفئ ما اخذ من كافر بلاقتال والاستيثار الاستبداد بالشئ والانفراد به۔ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا بھیجا میں انکے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر ہی میں ایک تخت پر بیٹھے ہوئے جس پر کچھ فرش نہ تھا اور ایک چمڑے کے تکیہ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے (مجھے دیکھکر) فرمانے لگے کہ اے مالک تمھاری گھرانے کے چند اشخاص پریشان حالت میں میرے پاس آئے تھے میں نے انکی نسبت بہت ہی تھوڑی مال کے لیے حکم دیا ہے پس تم وہ مال اُن میں تقسیم کردو میں نے عرض کیا کہ کاش یہہ خدمت آپ میرے سوا کسی اور کے سپرد فرماتے (تو بہتر تھا) وہ کہنے لگے کہ اے مالک وہ مال لے لو (اور اُن میں تقسیم کردو) کہ اتنے میں یرفا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام عرض کرنے لگا کہ عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیر اور سعدؓ حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اچھا آنے دو وہ لوگ آگئے اسکے بعد ہی پھر وہ (یرفا) آکر کہنے لگا کہ عباسؓ اور علیؓ حاضر ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپنے فرمایا کہ اچھا آنے دو (آتے ہی) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپ میرے اور اس شخص کے (جھگڑے کا) فیصلہ کردیجیئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہاں اے امیرالمومنین آپ ان کا فیصلہ کردیجیئے (یعنی حضرت علیؓ) اور ان کو اس جھگڑے سے نجات دیجیئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (لوگوں سے مخاطب ہوکر) ٹھیر جاؤ میں تمکو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جسکے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تم کو یہ (حدیث) معلوم نہیں ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم پیغمبروں کے متروکہ مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی یعنے ہمارا متروکہ کسی وارث کو نہیں ملتا) جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے سب کے سب کہنے لگے کہ جی ہاں (معلوم ہے) پھر وہ عباسؓ اور علیؓ کی جانب متوجہ ہوکر فرمانے لگے کہ میں تم دونوں کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جسکے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا تم دونوں کو یہ (حدیث) معلوم نہیں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا متروکہ کسی وارث کو نہیں ملتا جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے۔ دونوں نے کہا کہ ہاں (معلوم ہے) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا تعالے نے اپنے رسول کے لیے چند باتیں ایسی مخصوص

فرمائی تھین جو آپکے سوا کسی اور کے لئے مخصوص نہین فرمائین خدا نے فرمایا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی
رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ یعنے خدا نے جو کچھ اپنے رسول کو گاؤن والون کے
مال مین سے دیا ہے وہ خدا اور رسول ہی کے لیے (مخصوص) ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے (قبیلہ بنی النضیر کے اموال تو تم لوگون مین تقسیم کردیے خدا کی قسم آپنے مال کو تم سے
زیادہ نہین سمجھا اور نہ آپنے ایسا کیا کہ خود لے لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو تا آنکہ (صرف) یہی مال تقسیم
سے) باقی رہگیا۔ پس اسی مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سال بھر کا خرچ نکال لیتے تھے
اور باقی کو بیت المال مین شریک کردیتے تھے اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان
وغیرہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ مین تم کو اُس خدا کی قسم دیتا ہون جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم
ہین تم کو یہ معلوم ہے یا نہین سب لوگ کہنے لگے کہ جی ہان (معلوم ہے) پھر اسی طرح قسم دیکر
انہون نے عباس رضہ اور علی رضہ سے دریافت کیا انہون نے بھی کہا کہ جی ہان (معلوم ہے) پھر حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولی ہون اُسوقت تم دونون (اپنا اپنا ترکہ مانگنے
آئے) عباس سے مخاطب ہو کر کہا) تم تو اپنے بھتیجے کا ترکہ مانگتے تھے (اور حضرت علی رضہ کیجانب
اشارہ کرکے کہا) اور یہ اپنی بی بی کا حصہ انکے والد کے مال سے چاہتے تھے۔ تو ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری وراثت نہین جاری ہوتی
جو کچھ ہم چھوڑ جائین وہ سب صدقہ ہے۔ اس کے بعد تم دونون نے اتفاق کرلیا۔ پھر جب حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضہ کا
ولی قرار دیا گیا اُس وقت تم اور یہ دونون میرے پاس آئے اور تم دونون ایک ہی ہو اور تمہارا
حکم بھی ایک ہی ہے۔ تم دونون کہنے لگے کہ یہ مال ہمارے سپرد کردو۔ تو مین نے کہا کہ اچھا
اگر تم چاہتے ہو تو مین تم دونون کے سپرد کیئے دیتا ہون اس شرط سے کہ تم اس مال مین وہی
کرتے رہو گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے تو تم دونون نے (اسی شرط سے)
وہ مال لے لیا کیون ایسا ہی ہے یا نہین دونون کہنے لگے کہ ہان (ایسا ہی ہے) حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب پھر تم دونون میرے پاس اس غرض سے آئے ہو کہ مین تم دونون

کے درمیان تصفیہ کردوں۔ توخدا کی قسم سوا اسکے اور کوئی فیصلہ میں تم دونوں کے باب میں قیامت تک نہیں کرونگا۔ اگر تم اس مال کے انتظام اور بندوبست سے عاجز ہو تو مجھے واپس کردو پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں

٢٦۔ **وعن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بمالٍ من البحرین فقال انثروہ فی المسجد وکان اکثر مالٍ اُتِیَ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی الصلوٰۃ ولم یلتفت الیہ فلما قضی الصلوٰۃ جاء فجلس الیہ فما کان یری احدًا الا اعطاہ فجاء العباس فقال یارسول اللہ اعطنی فانی فادیت نفسی وفادیت عقیلاً فقال خذ فحثی فی ثوبہ ثم ذھب یقلہ فلم یستطع فقال یارسول اللہ مُر بعضھم یرفعہ الیّ فقال لا قال فارفعہ انت علیّ قال لا فنثر منہ ثم ذھب یقلہ فلم یستطع فقال مُر بعضھم یرفعہ الیّ قال لا قال فارفعہ انت علیّ قال لا فنثر منہ ثم احتملہ فالقاہ علی کاھلہ ثم انطلق فما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعہ بصرہ حتی خفی علینا عجبا من حرصہ فما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثمّ منہ درھم اخرجہ البخاری

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بحرین سے مال آیا آپنے فرمایا کہ اس کو مسجد میں ڈال دو۔ اور وہ بہت زیادہ مال تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس سے زیادہ (کبھی) مال نہیں آیا تھا۔ اسکے بعد آپ نماز کے لیے برآمد ہوئے اور اس مال کی جانب آپ نے ذرا التفات تک نہ فرمایا جب آپ نماز سے فارغ ہو چکے تو اس مال کے پاس آکر بیٹھ گئے پھر آپ جس شخص کو دیکھتے اسکو اس میں سے دیتے جاتے تھے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آکر کہنے لگے کہ یارسول اللہ مجھے بھی دیجئے میں نے اپنی اور عقیلؓ کی جان قربان کی ہے آپنے فرمایا کہ لے لو (جتنا جی چاہے) انہوں نے لپوں سے اپنے کپڑے میں بھرنا شروع کیا پھر (جب اٹھا نہ سکے تو) کم کرنے لگے پھر بھی اٹھا نہ سکے تو کہنے لگے کہ یارسول اللہ آپ کسی کو

لہ اب حضرت عباس و علی میں جھگڑا یہ تھا کہ وہ دونوں یہ چاہتے تھے کہ وہ مال جو حضرت عمرؓ نے دیا تھا دونوں میں تقسیم ہو جائے ہر شخص اسمیں مختار ہو جو چاہے کرے اسکو حضرت عمرؓ نے نامنظور کیا۔

حکم دیجیے کہ میرے ساتھ (یہ بوجھ) اٹھا کر (میرے گھر) پہونچا دے آپ نے فرمایا کہ نہیں (ایسا نہیں ہوسکتا) تو انہوں نے کہا کہ اچھا آپ یہ بوجھ مجھے اٹھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ نہیں (یہ بھی نہیں ہوسکتا) تو اور بھی اس میں سے انہوں نے نکال ڈالا۔ پھر (جب نہ اُٹھا سکے تو کم کرنے لگے پھر بھی نہ اٹھا سکے۔ تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ آپ کسی سے ارشاد فرمایئے کہ میرے ساتھ (یہ بوجھ) اُٹھا کر (میرے گھر) پہونچا دے آپ نے فرمایا کہ نہیں (یہ نہیں ہوسکتا) تو انہوں نے کہا کہ اچھا آپ ہی یہ بوجھ (میرے سر) پر اٹھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ نہیں (یہ بھی نہیں ہوسکتا) تو اور بھی انہوں نے اُسمیں سے نکال ڈالا پھر اس (پوٹلی) کو اٹھا کر اپنے کندہے پر ڈال لیا۔ اور چلتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت تک اُنکو ٹکٹکی لگائے دیکھتے ہی رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے غائب نہ ہوگئے۔ آپکو اُن کی حرص پر بہت ہی تعجب معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت وہاں سے برخاست ہوئے جب وہاں ایک درم بھی باقی نہ رہا (یعنے سب مال بانٹ کر اُٹھے) بخاریؒ اسکے راوی ہیں

۲۷۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَظًّا۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاؤُدَ الْأَهِلُ بِالْمَدِّ وَكَسْرِ الْهَاءِ الْمُزَوَّجُ وَهُوَ ضِدُّ الْعَزَبِ ترجمہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فے کا مال آتا تھا تو آپ اُسکو اسی دن بانٹ دیتے تھے بیتاہل شخص کو دو حصہ دیدیتے تھے اور مجرد شخص کو ایک حصہ دیتے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۲۸۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِنْ خَيْبَرَ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَعِشْرِيْنَ مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَهَا حِيْنَ أَجْلَى الْيَهُوْدَ مِنْهَا فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنْ يَقْطَعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ الْأَوْسَاقَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَالْمَاءَ وَمِنْهُنَّ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَاخْتَارَ بَعْضُهُنَّ الْوَسْقَ۔ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (زمین) خیبر سے ہر سال اپنے بی بیوں کو سو وسق (خوراک) دیا کرتے تھے اسّی وسق کھجور دیتے تھے۔ اور بیس وسق جو دیا کرتے تھے جب عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اُس کی تقسیم کردی جس وقت کہ انہوں نے یہود

کو وہان سے جلاوطن کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو یہ اختیار دیا کہ خواہ وہ زمین کا ایک ٹکڑا اور پانی لے لیں[1] یا وہی او ساق انکے لیے جاری رکھے جائیں[2] اُن مین سے بعض بی بیون نے تو پانی اور زمین کا لینا قبول کیا جن مین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ تھین اور بعضون نے وسق لینا قبول کیا شیخین اور ابوداوٗد اسکے راوی ہین

۹۰۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَّلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَّهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا یَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنٰی بُیُوْتًا وَّلَمْ یَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا رَجُلٌ اشْتَرٰی غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَّهُوَ یَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْیَةِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِیْبًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكِ مَاْمُوْرَةٌ وَّاَنَا مَاْمُوْرٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَاْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِیْكُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ فِیْكُمُ الْغُلُوْلَ فَلْیُبَایِعْنِیْ قَبِیْلَتُكَ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِمِثْلِ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ تَعَالٰی لَنَا الْغَنَائِمَ لِمَا رَاٰی عَجْزَنَا وَضُعْفَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (اگلے زمانہ مین) کسی پیغمبر نے جہاد کا قصد کیا (تو روانگی کے وقت) اپنی قوم سے یہ کہا کہ تم لوگون مین سے ایسے اشخاص (جو ذیل مین درج ہین) میرے ساتھ نہ چلین (ایک تو) وہ شخص جس نے نکاح کیا ہو اور ہنوز اپنی بی بی سے صحبت نہ کی ہو اور صحبت کرنے کا اسکا ارادہ ہو[3] (دوسرے) وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز سقف بندی نہ کی ہو (تیسرے) وہ شخص جس نے بکریان یا گابھن اونٹنیان خریدی ہون اور اُن کی ولادت کا منتظر ہو[4] غرضکہ وہ جہاد کے لیے نکل کھڑے ہوے اور اس گاؤن مین (جہان جہاد کرنا مقصود تھا) عصر کے وقت یا عصر کے قریب

---

[1] اس مین کاشت کر کے اپنی گزر کرین [2] جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین انھین سو سو وسق خدا کے ملا کرتا تھے [3] شادی تو ہو گئی ہو لیکن رخصتی ابھی نہ ہوئی ہو جسے ہندؤن مین گونا کہتے ہین۔ چونکہ ہندوستانی مسلمانون مین یہ رواج نہین ہے لہذا اُسکے لیے کوی خاص لفظ مجھے معلوم نہین ۱۲ مترجم [4] اسلیے کہ انکا دل نہیں مین لگا رہیگا اطمینان سے جہاد نہ کرین گے ۱۲

پہونچے تو انہون نے آفتاب سے (مخاطب ہوکر) کہا کہ تو بھی محکوم ہے اور مین بھی محکوم ہون اے اللہ تو
اُسکو تہوڑی دیر کے لیئے ٹہیرا دے آفتاب ٹہیرا رہا تا آنکہ خدا تعالی نے اُن کو فتحیاب کیا اسکے بعد غنیمت کا
سب مال ایک جگہہ اکٹہا کییئے گئے پہر آگ آئی یعنی (آسمان سے) آگ تا کہ اسکو کہا لے لیکن اس نے
(خلاف معمول) اُسکو نہین کہایا پیغمبر نے کہا کہ ضرور تم لوگون مین سے کسی نے چوری کی ہے
(اسی لیے آگ نے اسکو نہ کہایا) پس ہر ایک قبیلہ کے ہر ایک شخص کو مجہ سے بیعت کرنی چاہیے (چنانچہ
ایسا ہی کیا گیا) تو جب ایک شخص کا ہاتہہ پیغمبر کے ہاتہہ سے لگا تو انہون نے کہا کہ تم لوگون مین چوری معلوم
ہوتی ہے تمہاری قبیلہ کو مجہ سے بیعت کرنی چاہیے اُس کے بعد جب پہر دو تین آدمیون کا ہاتہہ پیغمبر
کے ہاتہہ سے لگا تو وہ کہنے لگے کہ ضرور تمہین لوگون نے چوری کی ہے پہر اُن لوگون نے بیل
کے سر کے برابر سونا لا کر دیا اور وہ اسی ڈہیر مین ملا دیا گیا اس کے بعد آگ آئی اور اسکو کہا گئی۔ تو
مال غنیمت ہم سے قبل کسی شخص کے لیے حلال نہ تہا۔ پہر ہماری لیے خدا تعالی نے لوٹ کے مال کو
حلال فرمایا۔ جب خدا تعالے نے ہماری عاجزی اور کمزوری کو ملاحظہ فرمایا تو لوٹ کا مال (اپنے
فضل وکرم سے) ہمارے لیے حلال فرمادیا۔

۳۰۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ حَتَّى قَالَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ فَذَكَرَ جَمِيعَ الْكُرَاعِ وَالْمَتَاعِ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ أَغِثْنِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَخْرَجَهُمَا الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کے مال مین چوری کرنے سے متعلق (وعظ) فرمانے کے
لیے کہڑے ہوئے تو آپنے اُسکو ایک بہت ہی بڑا (گناہ) قرار دیا تا آنکہ آپنے (اُس کی نسبت)
یہ ارشاد فرمایا کہ مجہے ایسا موقعہ پیش نہ آئے کہ قیامت کے دن تم مین سے کسی شخص کو ایسی حالت مین
پاؤن کہ اسکی گردن پر اونٹ سوار ہو اور بڑبڑا رہا ہو اُسی طرح آپنے تمام جاندار (مثل گہوڑے بکریان

لہ یہ ایک بڑی حدیث کا ٹکڑا ہے غرضکہ جو چیز وہ دنیا مین
چرائیگا وہی چیز قیامت مین اسکی گردن پر سوار ہوگی آدمی وہ سوار ہوگا جس کو اس نے دنیا مین بے وجہ قتل کیا تہا پہر وہ شخص اس حالت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد کی درخواست کریگا آپ فرمائینگے کہ مین کچہ نہین کر سکتا پہلے ہی سمجہا چکا ہون ۱۲ مترجم

آدمی) کی نسبت فرمایا کہ وہ بھی اسکی گردن پر سوار ہون) اور نیز آپنے تمام مال و متاع (مثل سونے چاندی
وغیرہ) کی نسبت ارشاد فرمایا (کہ وہ بھی اسکی گردن پر سوار ہون) اور وہ شخص ایسی حالت مین اگر مجھ سے
یہ کہے کہ یا رسول اللہ میری مدد کیجیے اور مین یہ جواب دون کہ خدا کے سامنے مجھے کچھ اختیار نہین ہے
وہ تم کو پہلے ہی (احکام الٰہی) پہونچا چکا ہون (کہ چوری بڑا گناہ ہے پھر تم نے کیون کی) ان
دونون حدیث کو شیخان راوی ہین۔

۳۱۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَمَ غَالًّا فَاِنَّهٗ مِثْلُهٗ ترجمہ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غنیمت کے مال کے چرانیوالے کی چوری کی پردہ داری[1] کرے وہ بھی ایسا ہی[2] ہے

۳۲۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا رض فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَيُقَسِّمُهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا كَانَ فِيْمَا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ فَقَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا يُنَادِيْ ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ كَلَّا اَنْتَ تَجِيْءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غنیمت کا مال آتا تھا (یعنے جہاد کی واپسی کے بعد لوگ مال غنیمت لاتے تھے اور اس کی آپ تقسیم کا ارادہ فرماتے تھے) تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو منادی کرنے کا حکم دیتے تھے (تاکہ باقی لوگ مال غنیمت لیکر آپ پاس حاضر ہوجائین) تو سب لوگ اموال غنیمت لیکر آپکے پاس حاضر ہوجاتے تھے تو آپ اُس مین سے خمس نکال لینے کے بعد اسکو (لوگون مین) تقسیم فرمادیتے تھے تو (ایک دفعہ) ایک شخص منادی کی ایک دن بعد بال (کی رسی) کی باگ ڈور لیکر (آپ پاس) آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ یہ بھی غنیمت کے مال مین سے ہے جو ہمکو (جہاد مین) ملا آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے بلال کی ندا سہ بارہ کو سنا تھا اُس نے کہا کہ جی ہان آپنے فرمایا کہ پھر اُس وقت اُس کے لانے سے تجھے کون امر مانع تھا وہ (اسکے جواب مین) عذر معذرت کرنے لگا آپنے (بطور دھمکی دینے کے) فرمایا کہ اچھا میرا جا تو اسکو (اسی طرح) قیامت کے دن اپنے ساتھ لائیگا اور مین ہرگز

[1] یعنے بادشاہ سے ظاہر کرے ۔ [2] یعنے دونون گناہ مین برابر ہین۔

یہ تجبسے قبول نہ کرون گا انتہی دونون حدیث کو ابوداؤد راوی ہین

۳۳۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ کَانَ عَلٰی ثَقَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ کَرْکَرَۃُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّارِ فَذَھَبُوْا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْہِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَۃً قَدْ غَلَّھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامان کی محافظت پر ایک شخص متعین تہا جسکو کرکرہ کہتے تہے۔ وہ مرگیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے تو لوگ جاکر اسکو دیکھنے لگے (یعنے جامہ تلاشی کرنے لگے) تو اس کے پاس ایک عبا ملی جسکو اس نے غنیمت کے مال سے چورایا تہا۔ بخاری اسکے راوی ہین

۳۴۔ وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ قَدْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَاہُ قَدْ غَلَّ خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَھُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْھَمَیْنِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے ایک شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے انتقال کی خبر کی گئی آپ نے فرمایا کہ تمہین لوگ اس پر نماز پڑہ لو۔ یہ سنکر لوگون کے چہرہ کے رنگ متغیر ہوگئے پہر آپ نے فرمایا کہ تمہارے رفیق نے خدا کی راہ مین چوری کی ہے تب ہم نے اسکے سامان کی جامہ تلاشی شروع کی تو یہود کے نگینون مین سے ایک اسکے سامان سے برآمد ہوا جس کی قیمت دو درم بہی نہ تہی مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین

۳۵۔ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَۃَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ مَسْلَمَۃَ اَرْضَ الرُّوْمِ فَاُتِیَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ فَسَاَلَ سَالِمًا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَلَّ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَہٗ وَاضْرِبُوْہُ قَالَ

سے پہر اسوقت کیفیت معلوم ہوگی لے آپنے وہ باگ ڈور نہ لی اسلیے کہ لوگون کے متفرق ہوجانے کے بعد اسکا تقسیم کرنا آسان نہ تہا اور حقوق سبکے اس سے متعلق تہے تہ مین اسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہونگا کہ آپ کیہان اسپر نماز نہین پڑہتے۔

فوجدنا في متاعه مصحفا فسأل سالما عنه فقال بعه وتصدق بثمنه اخرجه ابوداود والترمذي ترجمہ صالح بن محمد بن زائدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مین مسلمہ کے ساتھ روم کی سرزمین مین گیا تو ان کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جسنے غنیمت کے مال مین چوری کی تھی تو انہوں نے اس کے متعلق حضرت سالم سے دریافت کیا (کہ کیا کرنا چاہیے) تو انہوں نے فرمایا کہ مین نے اپنے والد عبداللہ بن عمر سے سنا ہے کہ وہ بوساطت اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غنیمت کے مال سے چوری کرے اسکا سب سامان جلادو اور خوب پیٹو (راوی کا بیان ہے کہ جب اس کا سامان جلانے لگے) اسکے سامان مین ہمکو ایک قرآن شریف ملا پھر اسکی نسبت بھی انہوں نے حضرت سالم سے دریافت کیا (کہ کیا کرنا چاہیے) انہوں نے فرمایا کہ اسکو بیچڈالو اور اسکی قیمت خیرات کردو۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۳۶۔ وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر رضـ حرقوا متاع الغال وضربوه ومنعوه سهمه ترجمہ عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر نے غنیمت کی مال مین چوری کرنے والون کا سامان جلادیا ہے اور اسکو مارا ہے اور (اسکو غنیمت مین سے) حصہ نہین دیا ہے

۳۷۔ وعن عاصم بن كليب عن ابيه عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاصاب الناس حاجة شديدة وجهد فاصابوا غنما فانتهبوها فان قدورنا لتغلي اذ جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي فاكفأ القدور بقوسه ثم جعل يرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النهبة ليست باحل من الميتة او ان الميتة ليست باحل من النهبة الشك من هناد الراوي اخرجهما ابوداود ترجمہ عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ کسی انصاری شخص سے روایت کرتی ہین کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر کے لیے نکلے تو لوگون کو اس سفر مین کھانے پینے کی بہت ہی تکلیف ہوئی اور لوگون نے بڑی ہی سختی اٹھائی ساتھ

مین انھین بکریان مل گئین انھون نے انکو لوٹ لیا (اور جھٹ پٹ پکانا شروع کر دیا) تو ہماری ہانڈیان انکے گوشت سے ابل رہی تھین اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمان ٹیکتے ہوئے تشریف لائے اور ہانڈیون کو اپنی کمان سے الٹ دیا پھر آپنے بوٹیون کو مٹی مین لتھیڑنا شروع کیا اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ لوٹ کا مال مردار سے زیادہ حلال نہین ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ مردار لوٹ کے مال سے زیادہ حلال نہین ہے[لہ] اور یہ شک ہناد کی جانب سے ہوا ہے جو اس حدیث کے راوی ہین ان دونو حدیث کے ابوداؤد راوی ہین

۳۸۔ وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِرَسُوْلِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيْعَ وَاَنَّ عُمَرَ حَمَى السَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ ترجمہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمنہ خدا اور اُسکے رسول ہی کے لیے ہے۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نقیع کو رمنہ بنایا تھا اور حضرت عمر رض نے سرف اور ربذہ کو رمنہ بنایا تھا[لہ]۔

۳۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ قَسْمٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى مَا قُسِمَ وَكُلُّ قَسْمٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قَسْمِ الْاِسْلَامِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ مَوْقُوْفًا وَلِمَالِكٍ مُرْسَلًا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جو تقسیم جاہلیت کے زمانہ مین ہو چکی ہو وہ اسی حالت پر قائم رکھی جائے گی اور جو تقسیم جاہلیت کے زمانہ مین نہوئی ہو اور اب اسلام کے زمانہ مین اسکی تقسیم منظور ہو تو وہ حسب طریقہ اسلام ہوگی[لہ] اس حدیث کو ابوداؤد نے موقوف اور مالک نے مرسل روایت کیا ہے

لہ مطلب یہ کہ مردار اور لوٹ کا مال دونو برابر ہین جسطرح وہ حرام ہے یہ بھی حرام ہے لیکن لوٹ کا وہ مال حرام ہے جس مین تقسیم نہ کیجاوے چنانچہ یہ بکریان ایسی ہی تھین اسمین تقسیم نہین ہوئی تھی جسکو جتنی بکریان ملین اس نے لوٹ لین اور بغیر تقسیم کے انھین پکانا شروع کر دیا لہ یعنے اگر خدا اور رسول کے لیے کسی زمین کی گھانس اور پانی روک لیا جائے تو کسی کو اس مین دست اندازی کا کوئی حق نہین ہے اور خدا اور رسول کے لیے کسی زمین کے گھانس و پانی روکنے کے یہ معنی ہونگے کہ اسمین وہ جانور چرا کرین جو زکوٰۃ مین آئے ہین یا وہ اونٹ گھوڑے اسمین چرا کرین جو جہاد کی غرض سے رکھے گئے ہین پس جائز ہے کہ کوئی زمین کسی تمام پر اسی غرض سے روک لیجاوے چنانچہ حضرت عمرؓ نے سرف اور ربذہ کو اسی غرض سے روک لیا تھا کہ وہان کے گھانس پر سرکاری جانور چرا کرین لہ مطلب یہ کہ اگر کسی کافر کی جائداد اُسکے کفر ہی کے زمانہ مین تقسیم ہو گئی تھی تو اب بعد اسلام اس تقسیم مین کوئی دست اندازی نہین وہ شخص تنہا اسی جائداد پانے کا مستحق ہوگا جسقدر اسکو کفر کی حالت مین ملی تھی لیکن اگر جائداد کو ہنوز تقسیم نہوئی ہو اور کوئی شخص مسلمان ہو جاوے تو اب یہ تقسیم شرع کے موافق ہوگی اور اسکو اسی حصہ جو اسکے لیے شرعاً مقرر ہے ۱۲ مترجم

۴۰۔ وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ قُسِمَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَيُّمَا دَارٍ أَوْ أَرْضٍ أَدْرَكَهَا الْإِسْلَامُ وَلَمْ تُقْسَمْ فَهِيَ عَلَى قَسْمِ الْإِسْلَامِ ترجمہ ثور بن زید دیلی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس حویلی یا زمین کی جاہلیت کے زمانہ میں تقسیم ہو چکی ہو وہ جاہلیت ہی کی تقسیم پر قائم رہے گی اور جس حویلی یا زمین کو اسلام نے غیر منقسمہ حالت میں پایا ہو وہ حسب طریقہ اسلام تقسیم کی جائے گی۔

۴۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدًا لَهُ أَبَقَ فَلَحِقَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِ وَأَنَّ فَرَسًا لَهُ عَارَ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَرَدَّ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهَذَا لَفْظُهُ وَمَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْفَرَسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْمُوَطَّأِ فِي الْعَبْدِ وَالْفَرَسِ فَرُدَّا عَلَيْهِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُصِيبَهُمَا الْمَقَاسِمُ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي الْعَبْدِ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقْسَمْ وَمَعْنَى عَارَ أَيْ هَرَبَ ترجمہ نافع۔ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا ایک غلام بھاگ کر روم کے ملک میں چلا گیا تھا جب خالد بن ولید نے روم کو فتح کر لیا تو انہوں نے وہ غلام انکو واپس دیدیا اور ان کا ایک گھوڑا (بھی) بھاگ گیا تھا (اور انہیں میں جا ملا تھا) پھر جب ان پر مسلمان فتح یاب ہوئے تو ان کو وہ گھوڑا واپس دیا گیا۔ بخاری۔ مالک۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ ایک گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھاگا تھا۔ اور موطا کی روایت میں ہے کہ گھوڑا اور غلام دونوں بھاگے تھے پھر دونوں انکو واپس دیے گئے اور یہ (واپسی) تقسیم سے قبل ہوگی اور ابوداؤد نے غلام کے متعلق بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو واپس دیا اور اسکو تقسیم نہ کیا

۴۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم لوگ جہاد کو جاتے اور ہمکو شہد اور انگور ملجاتے تو ہم اسکو کھا لیتے تھے (تقسیم کی غرض سے) اٹھا نہیں رکھتے تھے۔ بخاری اسکے راوی ہیں

۴۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَبْيَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ قَالَتْ وَكَانَ اَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ

ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک تھیلی آئی جس مین پوت بھرے ہوئے تھے تو آپنے اس کو بی بیون اور لونڈیون مین تقسیم فرمادیا اور میرے والد بھی اسی طرح) آزاد اور غلام مین تقسیم کرتے تھے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین

۴۴۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ اِلَى الْبَحْرَيْنِ بِجِزْيَتِهَا فَلَمَّا قَدِمَ بِالْمَالِ سَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُوْمِهٖ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوْا لَهٗ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ فَقَالُوْا اَجَلْ فَقَالَ اَبْشِرُوْا وَاَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْا فِيْهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ

ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمرو بن عوف نے انکو یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوعبیدہ کو بحرین کی جانب جزیہ کی تحصیل کے لیے بھیجا جب وہ مال لیکر آئے اور انصار کو ان کی آمد کی خبر ملی تو سب کے سب صبح کی نماز مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آملے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو سب آپکے سامنے سامنے پھرنے لگے تو آپنے مسکرا کر فرمایا کہ مین خیال کرتا ہون کہ تم لوگون نے یہ بات سنی کہ ابوعبیدہ کچھ (مال) لیکر آئے ہین انہون نے کہا کہ جی ہان آپنے فرمایا کہ خوش ہوجاؤ اور خوشی کی باتون کی امید رکھو خدا کی قسم مین فقیری سے تم پر کچھ خوف نہین کرتا۔ لیکن مجھے خوف اسکا ہے کہ کہین دنیا تم پر کشادہ ہوجائے جس طرح کہ تم سے پہلے کے لوگون پر کشادہ ہوئی تھی اور پھر تم باخودہا دنیا مین حسد کرنے لگو جس طرح انہون نے حسد کیا تھا پھر (دنیا) تم کو ہلاک کردے جس طرح سے ان کو ہلاک کیا تھا شیخان۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۴۵۔ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِيْ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ مُرُوْطًا نِسَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَبَقِيَ مِنْهَا مِرْطٌ جَيِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْطِ

سلہ یعنے فقیری تمہارے لیے کوئی خوفناک چیز نہین ہے۔

هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ عِنْدَكَ يُرِيْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِیٍّ فَقَالَ اُمُّ سَلِيْطٍ اَحَقُّ بِهٖ فَاِنَّهَا مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ يَوْمَ اُحُدٍ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ۔ اَلْمِرْطُ كِسَاءٌ مِنْ خَزٍّ اَوْصُوْفٍ تُؤْتَزَرُ بِهٖ وَقَوْلُهٗ تُزْفِرُ الْقِرَبَ اَیْ تَخِيْطُهَا ترجمہ ثعلبہ بن ابومالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ کی عورتوں مین اونی لنگیان تقسیم کین توان مین سے ایک عمدہ لنگی بچ گئی تو بعض اشخاص نے جوان کے پاس بیٹھے تھے یہ کہا کہ اے امیرالمومنین یہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی نواسی کو دیدیجیے جو آپکے نکاح مین ہین۔ ان سے ان کی مراد ام کلثوم تھین جو حضرت علی کی بیٹی تھین انہون نے فرمایا کہ ام سلیط اسکی زیادہ حق دار ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرنے والیون مین سے ہے۔ اور احد کے دن ہماری مشک سیا کرتی تھی بخاری اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الشُّهَدَآءِ

چوتھی فصل

شہیدون کے بیان مین

۱۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَالتِّرْمِذِیِّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ وَزَادَ صَاحِبُ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنْ جَابِرٍ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰی صَحِيْحَةٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ مَاتَتِ الْمَرْاَةُ بِجُمْعٍ اِذَا مَاتَتْ وَوَلَدُهَا فِیْ بَطْنِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ

سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے مین کس کو شہید شمار کرتے ہو
لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ شہید وہی شخص ہے جو خدا کی راہ مین مارا جائے۔ تو آپنے فرمایا کہ پھر تو
میری امت مین بہت ہی کم لوگ شہید ہونگے لوگون نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ پھر کون لوگ شہید
ہونگے آپنے فرمایا کہ جو شخص خدا کی راہ مین قتل کیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص خدا کی راہ مین مرجائے
وہ بھی شہید ہے اور جو شخص طاعون سے مرجائے وہ بھی شہید ہی اور جو شخص دست لگ کر مرجائے وہ بھی
شہید ہے اور جو شخص ڈوب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے۔ مسلم۔ مالک۔ ترمذی اسکے راوی مین اور
مالک اور ترمذی کی روایت مین اس طرح مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ اشخاص
شہید مین اور اتنا زیادہ بیان کیا کہ جو شخص دب کر مرجائے وہ بھی شہید ہے اور ایک روایت مین
جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جو عورت زچگی مین مرجائے وہ بھی شہید ہے اور ایک
دوسری صحیح روایت مین جو عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مال کی
حفاظت مین مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

۲- **وَعَنْ** اُمِّ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْمَائِدُ فِی الْبَحْرِ الَّذِیْ یُصِیْبُہُ الْقَیْءُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدٍ وَالْغَرِیْقُ لَہٗ اَجْرُ شَہِیْدَیْنِ۔ اَخْرَجَہُ
اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس
شخص کو کشتی مین بیٹھنے کی وجہ سے قے ہو (یا دوران سر ہو) اسکو ایک شہید کا ثواب ملیگا اور جو
شخص ڈوب جاوی اس کو دو شہیدون کا ثواب ملیگا۔ ابو داؤد اسکے راوی مین

۳- **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَ
مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِیْنِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَھْلِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ۔ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ
السُّنَنِ **ترجمہ** سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص اپنے مال کے بچاؤ مین مارا جاوے وہ شہید ہی اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت مین مارا جاوے
وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنے دین کی حفاظت مین مارا جاوے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنے

ؔ اس تکلیف کے معاوضہ مین بشرطیکہ حج یا جہاد یا کسی اور خدا کی راہ مین نکلا ہو ۱۲

اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے سب اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ اَبِی سَلَّامٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ قَالَ اَغَرْنَا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَطَلَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَجُلًا مِّنْهُمْ فَضَرَبَهٗ فَاَخْطَاَهٗ فَاَصَابَ نَفْسَهٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَاكُمْ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوْهُ قَدْ مَاتَ فَلَفَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابِهٖ وَدِمَائِهٖ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَدَفَنَهٗ فَقَالُوْا شَهِیْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ نَعَمْ وَاَنَا لَهٗ شَهِیْدٌ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے جہینہ کے قبیلے پر حملہ کیا تو کسی مسلمان شخص نے ان میں سے ایک شخص کو تاک کر تلوار کا وار کیا لیکن اتفاقاً وہ تلوار اوچٹ کر اسی کو لگ گئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں اپنے بھائی کی خبر لو کہ اسکی کیا حالت ہے) لوگ اُس کیطرف جھپٹے تو اسکو مردہ پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے اسی خون بھرے کپڑوں میں لپیٹا اور اسپر نماز پڑہی اور اسکو دفن کر دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ شہید ہوا آپنے فرمایا کہ ہاں (شہید ہوا) اور میں اسکا گواہ ہوں۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِهِمْ اِلٰی رَبِّنَا فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی فُرُشِهِمْ اِخْوَانُنَا مَاتُوْا كَمَا مِتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحِهِمْ فَاِنْ اَشْبَهَتْ جِرَاحُ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَاِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ اَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) خدا کے سامنے شہید لوگ اور وہ لوگ جو اپنے بچھونوں پر مر گئے ہیں باخود ہا ان لوگوں کے لیے لڑینگے جو طاعون سے مر گئے ہیں شہید لوگ تو یہ کہیں گے کہ یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں اسلیے کہ یا اسی طرح مارے گئے ہیں جسطرح کہ ہم مارے گئے ہیں۔ اور اپنے بچھونوں پر مرنے والے یہ کہیں گے کہ یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں اس لیے کہ یہ لوگ اسی طرح مرے ہیں جیسے کہ ہم مرے ہیں خدا فرمائیگا کہ انکے زخموں کو دیکھو جو طاعون سے مرے ہیں) اگر انکے زخم شہیدوں کے زخم سے ملتے جلتے ہیں تو یہ سمجھو کہ یہ لوگ انہیں میں سے

ہین اور اُنہین کے ساتھ رہین گے (جیسے دیکھا) تو ان کے زخم شہیدون کے زخم سے بالکل مشابہ
ملے ہوئے تہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غُسِلَ وَكُفِّنَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ وَكَانَ شَهِيْدًا۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا اور اُن پر جنازہ کی نماز پڑہی گئی حالانکہ وہ شہید تہے مالک اس کے راوی ہین

كِتَابُ الْجِدَالِ وَالْمِرَاءِ

کتاب

جنگ و جدال (بحث مباحثہ کے) بیان مین

۱۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت (دین) پر قائم ہونے کے بعد کوئی قوم اُس وقت تک گمراہ نہین ہوئی جب تک کہ اُنہون نے (دین کے مسائل مین) بحث و مباحثہ نہین شروع کیا۔ اسکے بعد پہر آپ نے یہ آیت پڑہی مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ترمذی اسکے راوی ہین اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُبْطِلٌ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَهُ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِيْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ فِيْ اَعْلَاهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَبَضُ الْجَنَّةِ مُشَبَّهٌ بِرَبَضِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مَا حَوْلَهَا مِنَ الْعِمَارَةِ ترجمہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بحث و مباحثہ کو ترک کر دے حالانکہ وہ بیہودہ اور باطل بحث کر رہا تہا تو ایسے شخص کے لیے بہشت کے اطراف مین مکان بنایا جائیگا۔ اور جو شخص بحث و مباحثہ کو چہوڑ دے حالانکہ وہ حق پر تہا تو ایسے شخص کے لیے جنت کے وسط مین مکان تیار کیا

جائیگا۔ اور جس شخص کے اچھے اور عمدہ اخلاق ہون ایسے شخص کے لیے بہشت کے اعلے درجہ مین مکان بنایا جائیگا۔ ترمذی اُسکے راوی ہین

۳۔ **وَعَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمِرَآءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مین (بیہودہ) بحث و مباحثہ کرنا کفر ہے ابوداود اسکے راوی ہین

۴۔ **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ اَلْاَلَدُّ الشَّدِیْدُ الْخُصُوْمَةِ وَالْخَصِمُ الَّذِیْ یُخَاصِمُ اِخْوَانَهٗ وَیُحَاجُّهُمْ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین اشخاص خدا کے نزدیک وہ لوگ ہین جو کثرت سے جھگڑے بکھیڑے بحث و مباحثہ کیا کرتے ہین۔

۵۔ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِئَ فِیْ وَجْهِهٖ حَبُّ الرُّمَّانِ حُمْرَةً مِّنَ الْغَضَبِ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَثْرَةُ التَّنَازُعِ فِیْ اَمْرِ دِیْنِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِیَآئِهِمْ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ مین جھگڑ رہے تھے تو دیکھکر آپ بہت ہی غصہ مین آئے اور غصہ کے مارے آپ کا چہرہ مبارک ایسا سرخ ہوگیا جیسے کہ انار کے دانہ آپ کے چہرہ پر کوٹ دیے گئے ہون آپنے فرمایا کہ کیا تم لوگون کو یہی حکم دیا گیا ہے یا مین اسی غرض سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہون۔ تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ اسی وجہ سے ہلاک ہوگئے کہ وہ اپنے دینی امور مین کثرت سے بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے اور کثرت سے اپنے انبیا کے ساتھ اختلافات پیش کیا کرتے تھے ایک روایت مین ہے کہ (دیکھو ہین تمکو قسم دیتا ہون مین تمکو قسم دیتا ہون) اسکے بعد تم اس مسئلہ مین بحث مباحثہ مت کیا کرو ترمذی اسکے راوی ہین

۶۔ **وَعَنْ** ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ اَصْحَابِهٖ

إِذْ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ رض فَآذَاهُ فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ فَصَمَتَ عَنْهُ ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَوَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَرْتَ ذَهَبَ الْمَلَكُ وَقَعَدَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ قَعَدَ الشَّيْطَانُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین ایک شخص ابوبکر پر حملہ کرکے آیا اور اپنی بدزبانی سے اُنکو تکلیف دی حضرت ابوبکرؓ چپکے بیٹھے رہے (یعنے اسکو کچھ جواب نہ دیا) پھر دوبارہ اُسنے اُنکو تکلیف دی پھر بھی وہ چپکے بیٹھے رہے پھر جب تیسری بار اُس نے اُنکو تکلیف دی تو حضرت ابوبکرؓ نے اسکو جواب دیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھ پر خفا ہو گئے آپ نے فرمایا کہ نہین (خفا تو نہین ہوا) لیکن آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا وہ شخص جو تمہین (برا بھلا) کہتا تھا تو وہ فرشتہ اسکی تکذیب کرتا جاتا تھا جب کہ تم نے اُس شخص کو جواب دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور (اُس کی جگہہ) شیطان بیٹھ گیا۔ تو اب جب شیطان بیٹھ گیا تو مین نہین بیٹھنے کا۔ ابوداؤد اُسکے راوی ہین۔

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ فَإِنَّ الْمِرَاءَ لَا تُفْهَمُ حِكْمَتُهُ وَلَا تُؤْمَنُ غَائِلَتُهُ وَلَا تَعِدْ وَعْدًا فَتُخْلِفَهُ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے مت جھگڑو اس لیے کہ تم مباحثہ کی حکمت کو نہین سمجھ سکتے اور اسکی برائی سے تم محفوظ نہین رہ سکتے اور نہ تم کوئی ایسا وعدہ کرو جسکو تم پورا نہ کرو۔ رزین اُسکے راوی ہین

حَرْفُ الْحَاءِ وَفِيْهِ سِتُّ كُتُبٍ

حرف حا

جس مین چھہ کتابین ہین

كِتَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (حج اور عمرہ کا بیان) كِتَابُ الْحُدُوْدِ (سزاجرا کا بیان) كِتَابُ الْحِضَانَةِ (پرورش کا بیان) كِتَابُ الْحَسَدِ (کینہ کا بیان) كِتَابُ الْحِرْصِ (لالچ کا بیان) كِتَابُ الْحَيَاءِ شرم کے بیان مین

كِتَابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَفِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ بَابًا

حج اور عمرہ کے بیان مین جس مین پندرہ باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضَائِلِهِمَا

پہلا باب

حج اور عمرہ کی فضیلت کے بیان مین

ا۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَى الْجِهَادَ اَفْضَلَ الْاَعْمَالِ اَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لٰكِنْ اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصُرِ قَالَتْ اَفَلَا اَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ اِذْ سَمِعْتُ هٰذَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِلَّا قَوْلَهُ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصُرِ وَالنَّسَائِيُّ بِطُوْلِهٖ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم تو تمام اعمال مین جہاد ہی کو افضل خیال کرتے ہین۔ کیا ہم جہاد نہ کرین آپنے فرمایا کہ لیکن جہاد کے افضل اور بہتر حج ہے جو مبرور[1] ہو۔ پھر گھر مین بیٹھے رہنا چاہیے حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اس کے سننے کے بعد مینے کبھی

[1] حج مبرور وہ ہے جسمین کوئی گناہ نہ کیا جائے

حج کو نہ چھوڑا۔ بخاری اس کے راوی ہین لیکن (وہ الفاظ) نہین بیان کیے (جنکا ترجمہ یہ ہے) پھر گھر مین بیٹھے رہنا چاہیے اور نسائی نے پوری حدیث بیان کی ہے

۲۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي اِلَّا لَبّٰى مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان تلبیہ[۱] کہتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اسکے داہنے بائین درخت اور پتھر اور کنکر سب تلبیہ کہتے ہین حتی کہ زمین[۱] یہان سے وہان تک ختم ہو جاتی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو اسلیے کہ یہ دونو گناہون کو اس طرح نیست ونابود کردیتے ہین جس طرح کہ بھٹی لوہی کی میل کو نیست ونابود کردیتی ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہون کے لیے جو ان دونون کے درمیان سرزد ہوئی ہون اور حج مبرور کے لیے بجز جنت کے اور کوئی بدلہ نہین ہے بجز ابوداؤد کے چھئون اس کے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

---

[۱] تلبیہ مخصوص الفاظ کا نام ہے جو آیندہ انشاء اللہ مذکور ہونگے کہ جیسے مشرق سے مغرب تک ساری زمین تلبیہ کہتی ہے اسطرح کہ تلبیہ کہنے والے کے ساتھ اسکو داہنے بائین کے پہاڑ پہاڑ تلبیہ کہتے ہین اسکا تلبیہ سنکر اور دوسرے پہاڑ جو اسکے آس پاس ہین اسیطرح سلسلہ وار تمام زمین مشرق سے مغرب تک تلبیہ کہتی ہے

وَالْمَقْصُوْدُ بِذٰلِكَ خَمْسُوْنَ طَوَافًا كَامِلًا دُوْنَ الْاَشْرَاطِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص پچاس مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جائیگا جیسا کہ ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں ۔

۶۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ شَكَّ الرَّاوِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مسجد اقصی (بیت المقدس) سے مسجد حرام (خانہ کعبہ) تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو اسکے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے جائینگے یا اسکے لیے جنت واجب ہو جائیگی۔ راوی کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پچھلے) دو جملوں میں سے کونسا جملہ فرمایا۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا وَكَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ اَرْضًا لَنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيْ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اِلٰى قَوْلِهٖ مَعِيْ وَالنَّسَائِيُّ بِتَمَامِهٖ اَلنَّاضِحُ الْبَعِيْرُ الَّذِيْ يُسْقٰى عَلَيْهِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی انصاری عورت سے فرمایا جسکا نام ام سنان تھا کہ تمکو میرے ساتھ حج کرنے سے کون امر مانع ہوا اس نے کہا کہ میرے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر تو انہوں نے اور ان کے بیٹے سوار ہوکر) حج کرنے گئے اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ سے ہمارے کھیت میں پانی دیا جاتا تھا آپنے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (آپنے فرمایا) کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے جب رمضان آجائے تو تم عمرہ کرو اسلیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے معادل ہے۔ شیخان نے اس حدیث کو معی تک روایت کیا ہے (جسکا ترجمہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے) اور نسائی نے پوری حدیث روایت کی ہے ناضح وہ اونٹ

ہے جسپر پانی لگی پکھال لادی جاتی ہے۔

۸۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ تَجَھَّزْتُ لِلْحَجِّ فَاعْتَرَضَ لِیْ فَقَالَ اعْتَمِرِیْ فِیْ رَمَضَانَ فَاِنَّ عُمْرَۃً فِیْہِ کَحَجَّۃٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوبکر بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی کہ مین نے حج کو جانیکی تیاری توکی تھی لیکن مجھے ایک ایسا موقعہ پیش آگیا کہ مین اب نہین جاسکتی۔ آپنے فرمایا کہ رمضان مین عمرہ کرلو۔ اسلیے کہ رمضان مین عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔ مالک۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ اٰدَمِیٌّ عَمَلًا یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ اِنَّھَا تَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ فِی الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّ لِصَاحِبِ الْاُضْحِیَۃِ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃً ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بقرعید کے دن انسان کا کوئی عمل قربانی کرنے سے زیادہ خدا کے نزدیک پیارا نہین ہے۔ اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگون اور بالون اور کھرون کے ساتھ (مجسم بنکر) آئیگا اور خون زمین پر گرنے سے قبل ہی خدا کے نزدیک مقبول ہوجاتا ہے پس تم لوگ اس بشارت سے اپنا دل خوش کرلو۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ قربانی کرنیوالے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلہ ایک ثواب ملتا ہے۔

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْعَجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِیَۃِ وَالثَّجُّ اِرَاقَۃُ دِمَاءِ الْھَدْیِ وَالضَّحَایَا ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا حج زیادہ بہتر ہے آپنے فرمایا جسمین عج اور ثج ہو ترمذی اسکے راوی ہین عج تو یہ ہے کہ بلند آواز سے تلبیہ کہنا ثج یہ ہے کہ قربانی کی جائے ❖ (۱) مطلب یہ کہ خدا نے اسقدر جلد تمہاری قربانی قبول کرلی ۱۲)

۱۱۔ وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جِھَادُ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْأَۃِ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ ۔ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بچے اور بڈہے اور ناتوان و کمزور اور عورتون کے لئے حج اور عمرہ ہی جہاد ہے نسائی اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّانِی فِیْ وُجُوْبِ الْحَجِّ

دوسرا باب

حج کے فرض ہونے کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَھَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ اِنَّمَا اَھْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَثْرَۃُ سُؤَالِھِمْ وَاخْتِلَافُھُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِاَمْرٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَاجْتَنِبُوْہُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ پڑہکر سنایا (حبر مین آپنے بیان) فرمایا کہ اے لوگو خدا نے تمپر حج فرض کیا ہے پس تم لوگ حج کرو۔ تو ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال حج کرنا چاہیے آپ خاموش رہے تاآنکہ تین دفعہ وہ یہی سوال کرتا رہا اسکے بعد آپنے فرمایا کہ تم لوگ مجھے چھوڑ دو (یعنے مجہ سے مت پوچھو) جب تک مین تمکو چھوڑ دون (یعنے کوئی حکم نہ دون) اگر مین اس وقت ہان کہدیتا تو (ہر سال) فرض ہوجاتا اور تم لوگ کبھی نہین کر سکتے تم سے پہلے جو لوگ تہے وہ اسی وجہ سے ہلاک اور برباد ہوگئے کہ وہ کثرت سے پوچھہ پاچھہ کیا کرتے تہے اور اور بکثرت اپنے پیغمبرون کے سامنے اختلافات کیا کرتے تہے جب مین تمکو کسی کام کے کرنے کا حکم دون تو تم اسکی حتے الامکان تعمیل کیا کرو اور جب مین تمکو کسی کام کے کرنے سے منع کرون تو تم اُس سے احتراز کرو مسلم نسائی اسکے راوی ہین

---

[۱] یعنے مین جیسا حکم دون اسکو اسی حالت پر چھوڑ دو اُس مین پوچھہ پاچھہ مت کیا کرو ۱۲

۲۔ وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَکَ زَادًا وَّ رَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ الْحَرَامِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَّمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِکَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اَلْاٰیَۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو زادراہ اور سواری کی مقدرت ہو جو اُسکو خانہ کعبہ تک پہونچا سکے اور پھر ایسا شخص حج نہ کرے تو خدا کو اُسکی کچھ پروا نہین ہی کہ ایسا شخص یہودی یا نصرانی ہو کر مرے اور یہ اسوجہ سے ہی کہ خدا فرماتا ہے (باوجود قدرت کے) وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ترمذی اسکے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْحَجُّ فِیْ کُلِّ سَنَۃٍ اَوْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَقَالَ بَلْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج ہر سال (فرض) ہوتا ہے یا (عمر بھر مین) ایکدفعہ آپنے فرمایا کہ ہر سال فرض نہین ہوتا بلکہ (عمر بھر مین) ایک ہی مرتبہ (فرض ہے) اور جو شخص ایک سے زیادہ حج کرے وہ نفل ہوگا

۴۔ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَرُوْرَۃَ فِی الْاِسْلَامِ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَہٗ عَنْہُ اَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیَسْتَعْجِلِ الصَّرُوْرَۃُ الَّذِیْ لَمْ یَحُجَّ رَجُلًا کَانَ اَوِ امْرَاَۃً ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام مین صرورت نہین ہی ان دونون حدیث کی ابوداود راوی ہین اور ابوداؤد ہی ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا حج کا ارادہ ہو اُسکو جلدی کرنا چاہیے (ایسا نہ ہو کہ مرجائے یا مفلس ہو جائے) صرورہ ایسے شخص کو کہتے ہین جسنے حج نہین کیا عام اس سے کہ مرد ہو یا عورت ہو

۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرَۃِ اَوَاجِبَۃٌ ھِیَ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرُوْا ھُوَ اَفْضَلُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی نسبت دریافت کیا گیا کہ کیا (عمرہ) واجب ہے آپنے فرمایا کہ نہین (واجب نہین ہے) اگر تم عمرہ کرو تو بہتر اور افضل ہے

ملہ خیال کرو اسطرح ایسے اشخاص پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جو استطاعت رکھتا ان کی مغفرت رکھتے ہین۔

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِيُّ وَمِثْلُهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَكَانَ يَقْرَءُ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اِلَى الْبَيْتِ وَكَانَ يَقُوْلُ لَوْلَا الْحَرَجُ وَاَنِّيْ لَمْ اَسْمَعْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَقُلْتُ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عمرہ وجب ہے۔ ان دونو حدیث کے ترمذی راوی ہین اور اسی کے موافق ابن مسعود سے مروی ہے کہ وہ (ابن مسعود) اس طرح پڑھا کرتے تھے کہ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اِلَى الْبَيْتِ اور یہ فرماتے تھے کہ اگر لوگون کو حرج نہ ہوتا اور اس باب مین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ نہ سنا ہوتا تو مین ضرور یہی کہتا کہ عمرہ[1] وجب ہے رزین اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي الْمِيْقَاتِ وَالْاِحْرَامِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ وَثَلٰثَةُ فُرُوْعٍ

تیسرا باب

میقات[2] اور احرام کے بیان مین جس مین دو فصلین اور تین فروع ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْمِيْقَاتِ

پہلی فصل

میقات کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال اور ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے (ابتدائی) دس روز ہین۔ بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے

۲۔ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ اَقَامَ بِمَكَّةَ تِسْعَ سِنِيْنَ يُهِلُّ بِالْحَجِّ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ وَعُرْوَةُ مَعَهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ترجمہ ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے

---

[1] یعنے حج اور عمرہ دونون کو خانہ کعبہ تک پورا کرو۔ [1] چونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن چکا ہون کہ عمرہ واجب نہین ہے اسلیے مین عمرہ کو واجب نہین قرار دیتا [2] میقات وہ مقام ہے جہان سے حج کا احرام باندھا جاتا ہے ۱۲

کہا کہ عبداللہ بن زبیر نو برس مکہ میں رہے ذی الحجہ کا چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندھتے تھے اور عروہ بھی انکے ساتھ ساتھ ویسے ہی کیا کرتے تھے

۳- وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ مَا شَانُ النَّاسِ يَاتُوْنَ شُعْثًا وَاَنْتُمْ مُدَّهِنُوْنَ اَهِلُّوْا اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ اَلشَّعْثُ الْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِتَسْرِيْحِ الشَّعْرِ وَغُسْلِهٖ ترجمہ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مکہ والوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ اے اہل مکہ لوگوں کو دیکھو کہ وہ ایسی حالت میں آرہے ہیں کہ انکے بال پریشان ہیں۔ اور تم لوگ اپنے بالوں میں تیل ڈالے ہوئے ہو۔ تم لوگ اسی وقت احرام باندھ لیا کرو جب تم (ذی الحجہ کا) چاند دیکھا کرو۔ ان دونوں حدیث کے مالک راوی ہیں۔ (شعث ایسے بالوں کو کہتے ہیں جنکو دھوئے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے بہت ہی زمانہ ہوا ہو)

۴- وَعَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْمُجَاوِرِ مَتٰى يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا اَتٰى مُتَمَتِّعًا يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ اِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً - يَوْمُ التَّرْوِيَةِ هُوَ الثَّامِنُ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَرَوَّوْنَ مِنَ الْمَاءِ فِيْهِ ترجمہ عطار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ مجاور یعنے اہل مکہ کب حج کی غرض سے تلبیہ کہیں (یعنے کب احرام باندھیں) انہوں نے جواب دیا کہ ابن عمر جب تمتع[1] کا ارادہ کر کے آتے تھے تو ترویہ کے دن ظہر پڑھکر اپنی سواری پر سوار ہو جاتے تھے اور حج کا تلبیہ کہتے تھے۔ بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے۔ یوم ترویہ ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ کو کہتے ہیں اسوجہ سے کہ لوگ اسدن پانی کی سبیل جاری کرتے تھے

۵- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً اَيْضًا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ سنت (نبوی) یہی ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینوں[2] ہی میں باندھے بخاری نے ترجمہ باب میں اس کو روایت کیا ہے۔

۶- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ اَهْلُ

۱؎ ایک قسم ہے اقسام حج سے اسکی تفصیل آیندہ مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ۲؎ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ کے اوائل دس روز جیسا کچھ ابھی مذکور ہوا

الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَ
فِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ
الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَفِي اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ مِنْ اَيْنَ يَجُوْزُ لِي اَنْ اَعْتَمِرَ فَقَالَ فَرَضَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ
وَلَمْ يَزِدْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والے ذی الحلیفہ[1]
سے احرام باندہین اور شام والے جحفہ[2] سے احرام باہین اور نجد والے قرن[3] سے احرام باندہین چہیون
اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین مذکور ہے کہ ابن عمر[4] نے فرمایا کہ مجھے یہ حدیث) بیان کی گئی لیکن
مین نے خود (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سنا نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے یلملم[5]
سے احرام باندہین اور بخاری کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ کسی شخص نے ان[6] سے دریافت کیا کہ مجھ کو
کس[7] مقام سے عمرہ کرنا جائز ہے تو انہون[8] نے جواب دیا کہ رسول اللہ نے تو نجد والون کے لیے قرن اور مدینہ
والون کے لیے ذی الحلیفہ اور شام والون کے لیے جحفہ مقرر فرمایا ہے۔ اور اس سے زیادہ[9] بیان نہین کیا

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ
يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ
كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ
مَكَّةَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون کے لیے
میقات مقرر فرمادی ہے پس اہل مدینہ کی (میقات) ذی الحلیفہ ہے اور اہل شام کی جحفہ ہے اور اہل
نجد کی قرن منازل ہے اور اہل یمن کی یلملم ہے یہ (میقات) اُن لوگون کے ہین جو ان مقامات کے
رہنے والے ہون (جنکے لیے یہ میقات ہے) یا جن اشخاص[10] کا ان (میقات) پر گذر ہو (عام اس سے
کہ وہ کہین کے رہنے والے ہون) اور یہ میقات ان لوگون کے لئے ہین جن کا حج اور عمرہ کرنے
کا ارادہ ہو اور جو لوگ میقات سے ادھر ہی رہتے ہین تو ان کو اپنے گھر ہی سے احرام باندہنا چاہیے

---

[1] نام مقام [2] نام مقام [3] نام مقام [4] ابن عمر سے [5] یعنی عمرہ کا احرام کہانسے باندہنا چاہیے [6] ابن عمر [7] نام مقام [8] ابن عمر نے [9] یعنے ابن عمر نے اتنا ہی بیان
کیا ہے [10] مثلاً مدینے کے رہنے والے کو ذی الحلیفہ سے احرام باندہنا چاہیے [11] مثلاً اگر اہل شام کے میقات پر اتفاقاً آجائیں تو انکو وہین سے احرام باندہنا چاہیے علیٰ ہذا القیاس

اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہیگا تا آنکہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندہین گے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جو لوگ (میقات سے) ادہر ہی رہتے ہین وہ حج کو رو انگی کے مقام سے احرام باندہین تا آنکہ اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندہین

۸۔ وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَالطَّرِیْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ الْمَنَازِلِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مقام احرام کی نسبت دریافت کیا گیا (کہ کون کون ہین کن کن کے لیے) انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اہل مدینہ کے لیے مقام احرام ذی الحلیفہ ہے اور اگر دوسرے رستہ سے آئین تو جحفہ ہے اور اہل عراق کے لیے مقام احرام ذات عرق ہے اور اہل نجد کے لیے مقام احرام قرن منازل ہے اور اہل یمن کے لیے مقام احرام یلملم ہے مسلم اس کے راوی ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ اَتَوْا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالُوْا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّ لِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِیْقِنَا وَاِنَّا اِنْ اَرَدْنَا اَنْ نَاْتِیَ قَرْنًا شَقَّ عَلَیْنَا قَالَ فَانْظُرُوْا حَذْوَهَا مِنْ طَرِیْقِکُمْ فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْمِصْرُ اَلْمَدِیْنَةُ وَالْمُرَادُ بِهِمَا هٰهُنَا الْکُوْفَةُ وَالْبَصْرَةُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ جب یہ دونون شہر فتح ہوگئے تو (یہان کے باشندے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اہل نجد کے لیے قرن (مقام احرام) مقرر فرمایا ہے۔ اور ہمارے (مقررہ) رستہ سے وہان جانے مین ہمکو پہیر پڑتا ہے اور اگر ہم قرن کو آنا چاہین تو ہمکو بہت دقت ہوتی ہے۔ تو انہون نے فرمایا کہ اچہا تم اپنے رستہ مین اُسکے مقابل کوئی مقام دیکہو (اور بتلاؤ جو حضرت عمرؓ تمکو آسان ہو اور تمہارے رستہ مین پڑتا ہو) اُسکے بعد انہون نے اُنکے لیے ذات عرق کو (مقام احرام) مقرر فرمادیا بخاری اُسکے راوی ہین مصر سے یہان مطلق شہر مراد ہے اور دونون شہر سے

کوفہ اور بصرہ مراد ہین۔

۱۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِرْقٍ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عراق والون کے لیے ذات عرق میقات مقرر فرمائی۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

۱۱۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مشرق[1] کے لیے عقیق[2] کو میقات مقرر فرمائی ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

[1] یعنے اہل عراق [2] نام مقام

۱۲۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ مِنَ الْجِعْرَانَةِ بِعُمْرَةٍ ترجمہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (مقام) جعرانہ سے عمرہ کے لیے احرام باندہا۔

۱۳۔ وَعَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ مِنْ اِيْلِيَاءَ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ اِيْلِيَاءُ بِالْمَدِّ وَالتَّخْفِيْفِ اِسْمُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ترجمہ اور مالک ایسے شخص سے روایت کرتے ہین جو انکے نزدیک ثقہ تہے کہ ابن عمر نے ایلیا (یعنے بیت المقدس) سے حج کے لیے احرام باندہا۔ ان دونون حدیث کے مالک راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يُحْرِمَ الرَّجُلُ مِنْ خُرَاسَانَ وَكِرْمَانَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (حضرت عثمان) اسکو برا خیال کرتے تہے کہ کوئی شخص خراسان اور کرمان[1] سے احرام باندہے۔ بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو ذکر کیا ہے۔

[1] اسیطرح ہندوستان سے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْاِحْرَامِ وَمَا يَحْرُمُ فِيْهِ

دوسری فصل

احرام اور احرام کی حالت مین جو افعال حرام ہین انکے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ اَلْقُفَّازُ بِضَمِّ الْقَافِ وَتَشْدِيْدِ الْفَاءِ شَيْءٌ يُعْمَلُ لِلْيَدَيْنِ يُحْشٰى بِقُطْنٍ وَتَكُوْنُ لَهُ أَزْرَارٌ يُزَرُّ بِهَا عَلَى السَّاعِدَيْنِ مِنَ الْبَرْدِ تَلْبَسُهُ الْمَرْأَةُ فِيْ يَدَيْهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم (مرد) کو کون کون سے کپڑے پہننے جائز ہیں آپ نے فرمایا کہ محرم نہ کُرتہ پہنے نہ عمامہ باندھے نہ کوٹ پہنے نہ پاجامہ پہنے اور نہ ایسے کپڑے پہنے جو ورس[1] یا زعفران میں رنگے گئے ہوں۔ اور نہ موزے پہنے مگر جب نعلین میسر نہ ہو تو موزے پہنے لیکن) ان دونوں کو اتنا کاٹ ڈالے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں[2]۔ چھیوں اسکے راوی ہیں اور یہ شیخین کے الفاظ ہیں۔ اور بخاری نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے اور دستانہ نہ پہنے

۲۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ فِيْ إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ وَالنِّقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنْ مُعَصْفَرٍ أَوْ خَزٍّ أَوْ حُلِيٍّ أَوْ سَرَاوِيْلَ أَوْ قَمِيْصٍ أَوْ خُفٍّ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ۔

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانہ کے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور سے کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا جو ورس یا زعفران سے رنگے گئے ہوں اسکے سوا جو کپڑے چاہے پہنے (عام اس سے کہ وہ کسم میں رنگے ہوئے ہوں۔ یا ریشمی ہوں۔ یا زرین ہوں یا کرتہ ہو یا موزی ہوں۔ ابوداود اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزی کے پہننے کی اجازت دی ہے

---

[1] ورس ایک خوشبودار گھانس ہے [2] مطلب کہ جوتے کی طرح ہو جائیں منہ انداز نگمانار بالفرع کمی

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَجِدْ اِزَارًا فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْ نَعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسْ خُفَّیْنِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو تہبند میسر نہ ہو وہ پائجامہ پہنے اور جس شخص کو جوتی میسر نہ ہو وہ موزے پہنے۔ پانچون اس کے راوی ہین۔

۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ یَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ رَاٰی عُمَرُ عَلٰی طَلْحَۃَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَھُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ مَغْرَۃٌ اَوْ مَدَرَۃٌ فَقَالَ اِنَّکُمْ اَیُّھَا الرَّھْطُ اَئِمَّۃٌ یَقْتَدِیْ بِکُمُ النَّاسُ فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاھِلًا رَاٰی ھٰذَا لَقَالَ اِنَّ طَلْحَۃَ بْنَ عُبَیْدِ اللہِ کَانَ یَلْبَسُ الثِّیَابَ الْمُصْبَغَۃَ فِی الْاِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوْا اَیُّھَا الرَّھْطُ مِنْ ھٰذِہِ الثِّیَابِ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے اسلم حضرت عمر کے مولی کو ابن عمر سے یہ (حدیث) بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ نے طلحہ (کے جسم) پر ایک رنگین کپڑا دیکھا حالانکہ وہ محرم تھے حضرت عمر نے (طلحہ سے) فرمایا کہ اے طلحہ یہ کیا ہے اُنہون نے کہا کہ یہ مٹی سے رنگا ہوا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے لوگو تم پیشوا ہو اور لوگ تمہاری پیروی کرتے ہین اگر کوئی جاہل شخص دیکھے گا تو یہی کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ احرام کی حالت مین رنگین کپڑے پہنا کرتے تھے۔ اے لوگو تم ایسے رنگین کپڑے مت پہنا کرو۔

۵۔ وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ کَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ وَھِیَ مُحْرِمَۃٌ لَیْسَ فِیْھَا زَعْفَرَانٌ۔ اَخْرَجَھُمَا مَالِکٌ ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا احرام کی حالت مین کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنتی تھین لیکن اُس مین زعفران نہین ہوتا تھا۔ ان دونون حدیث کے مالک راوی ہین۔

۶۔ وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ بِالْجِعْرَانَۃِ قَدْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَّھُوَ مُصْفِرٌ لِحْیَتَہٗ وَرَاْسَہٗ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَۃٍ وَّاَنَا کَمَا تَرٰی فَقَالَ انْزِعْ عَنْکَ الْجُبَّۃَ وَاغْسِلْ عَنْکَ الصُّفْرَۃَ۔ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَھٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَاصْنَعْ فِیْ عُمْرَتِکَ مَا صَنَعْتَ فِیْ حَجَّتِکَ ترجمہ یعلی بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ جعرانہ مین تہے اُس شخص نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور اسکی ڈاڑہی اور سر مین (خوشبو کی) زردی لگی ہوئی تہی۔ اور وہ ایک جبہ پہنے ہوئے تہا تو اُس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے عمرہ کا احرام باندہا ہے اور میری حالت ایسی ہے جیسے آپ ملاحظہ فرما رہے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ جبہ اُتار ڈالو۔ اور زردی دہو ڈالو۔ شیخین اسکے راوی ہین یہ شیخین کے الفاظ ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ تم عمرہ مین وہی افعال کرو جو کچہ تم نے حج مین کیا ہے

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ لُبْسَ الْمِنْطَقَةِ لِلْمُحْرِمِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ محرم کے لئے پیٹی لگانے کو بُرا خیال فرماتے تہے

۸۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْفُرَافِصَةُ بْنُ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيُّ اَنَّهٗ رَاَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُغَطِّي وَجْهَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مجہے فرافصہ بن عمیر حنفی نے یہ خبر دی کہ اُنہون نے حضرت عثمانؓ کو احرام کی حالت مین دیکہا کہ منہ ڈہانپے ہوئے تہے

۹۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَا فَوْقَ الذَّقَنِ مِنَ الرَّاْسِ فَلَا يُخَمِّرْهُ الْمُحْرِمُ۔ اَخْرَجَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ مَالِكٌ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تہے کہ ذقن (ٹہوڑی) کے اوپر جتنی چیزین ہین (یعنے چہرہ) وہ سب سر مین داخل ہین لہٰذا محرم کو ڈہانپنا نہ چاہیئے۔ ان تینون حدیث کے مالک راوی ہین

۱۰۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمَاتٌ فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَاهُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ سوار لوگ ہمارے ساتہہ ساتہہ چلتے تہے اور ہم سب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام کی حالت مین تہے پس جب وہ لوگ ہمارے محاذی اور مقابل آجاتے تہے تو ہم سب عورتین اپنی اپنی اوڑہنیان اپنے اپنے سر سے لیکے اپنے اپنے منہ پر (بطور گہونگٹ کے) ڈال لیتی تہین پہر جب وہ لوگ ہم سے آگے یا پیچہے ہو جاتے تہے تو ہم منہ کہول دیا کرتی تہین۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۱۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ قَالَتْ كُنَّا نُخَمِّرُ وُجُوْهَنَا وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ مَعَ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ

؎ یعنے جس طرح سر نہ ڈہانپنا چاہیے اسیطرح چہرہ نہ ڈہانپنا چاہیے ۱۲

رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهَا ۔ اَخْرَجَہ مَالِكٌ ترجمہ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہوں نے کہا کہ ہم
(عورتیں) اپنا منہ ڈھانپتی تہیں حالانکہ ہم بحالت احرام اسمار بنت ابی بکر کے ساتھ تہیں۔ مالک اسکو راوی ہیں

۱۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ
حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ اَحَلَّ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْہِ مِسْكٌ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ وَفِيْ
رِوَايَةٍ بِذَرِيْرَةٍ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَفِيْ اُخْرٰی قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ وَفِيْ اُخْرٰی بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ
حَتّٰی اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَفِيْ اُخْرٰی كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ فَذَكَرْتُہٗ
لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهٖ حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِيْصِ الطِّيْبِ
الْحَدِيْثَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَذٰلِكَ طِيْبُ اِحْرَامِهٖ وَفِيْ اُخْرٰی سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ
يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا لَاَنْ اَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ
اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُ عَائِشَةَ رض بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ
عِنْدَ اِحْرَامِهٖ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا هٰذِهٖ اَلْفَاظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰی
لِلنَّسَائِيِّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ اَدَّهَنَ بِاَطْيَبِ دُهْنٍ يَّجِدُ حَتّٰی اَرٰی وَبِيْصَهٗ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ وَلَہٗ
فِيْ اُخْرٰی قَالَتْ طَيَّبْتُہٗ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَا رَمَی الْعَقَبَةَ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ
وَفِيْ اُخْرٰی طِيْبًا لَا يُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا يَعْنِيْ طِيْبًا لَيْسَ لَہٗ بَقَاءٌ اَلذَّرِيْرَةُ ضَرْبٌ مِنَ الطِّيْبِ
مَجْمُوْعٌ مِنْ اَخْلَاطٍ وَالْوَبِيْصُ اَلْبَصِيْصُ وَالْبَرِيْقُ وَيَنْضَخُ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ يَفُوْحُ ترجمہ عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہوں نے فرمایا کہ مین نے اپنے انہین دونوں ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو احرام باندہتے وقت خوشبو (عطر) لگایا ہے اور آپکے حلال ہونے کے وقت خانہ کعبہ کے طوف
(یعنی طواف افاضہ) سے قبل خوشبو لگایا ہے۔ اور وہ خوشبو (عطر) ایسا تہا جس مین مشک بہی شریک
تہا۔ جیسوں اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت ہی کہ حجۃ الوداع مین (یعنی آپ کو) ذریرہ لگایا۔
اور ایک روایت مین ہے کہ (یعنی) احرام سے قبل (آپکو خوشبو لگایا) پہر آپنے احرام باندہا۔ اور ایک روایت
مین ہی کہ مین آپکو عمدہ سے عمدہ خوشبو (عطر جو میرے پاس موجود ہوتا) لگاتی) حتے کہ اُس خوشبو کی چمک
مین آپکے سر اور داڑہی مین پاتی اور ایک روایت مین ہے کہ گویا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے مانگ پر خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہون اور آپ محرم ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابن عمرؓ زیتون کا تیل لگایا کرتے تھے[1] تو مین نے ابراہیمؒ سے یہ (کیفیت) بیان کی تو انہون نے کہا کہ تم اُنکے قول کو کیا کرتے ہو مجہکو تو اسود نے بوساطت حضرت عائشہؓ کے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ گویا کہ مین خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہون آخر حدیث تک - اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ یہ آپ کے احرام کی خوشبو تھی اور ایک روایت مین ہے کہ ابن عمرؓ سے ایسے شخص کی نسبت دریافت کیا گیا کہ (رات کو) خوشبو لگائی پھر صبح کو احرام باندہے (یہ کیا ہے) انہون نے کہا کہ مین یہ نہین پسند کرتا کہ صبح کو احرام باندہون اور خوشبو (میرے بالون وغیرہ سے) جہڑ رہا ہو - اور مین ڈامر کا تیل لگانیکو زیادہ پسند کرتا ہون بہ نسبت اس کے کہ مین ایسا کرون (یعنے عطر لگاؤن) اور مین نے حضرت ابن عمرؓ کے اس قول کو حضرت عائشہؓ سے بیان کیا تو انہونؓ نے کہا مینے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو احرام کے وقت خوشبو لگایا ہے اسکے بعد آپنے اپنی تمام بی بیون کے پاس جاکر لگایا ہے اور پہر صبح کو آپنے احرام باندہا ہے اور خوشبو (آپکے بالون وغیرہ سے) جہڑ رہی تہی یہ تو شیخین کے الفاظ ہین - نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم احرام باندہنے کا ارادہ فرماتے تہے تو آپکے پاس کے موجودہ تیلون مین سے جو تیل زیادہ خوشبودار ہوتا وہی آپ لگایا کرتے تہے حتی کہ اسکی چمک آپکے سر مبارک اور داڑہی مین دکہلائی دیتی تہی اور نسائی ہی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے آپ کو آپکے احرام کے لئے اُسوقت خوشبو لگایا جب آپ احرام باندہنے کا ارادہ فرماتے تہے اور آپکے حلال ہونیکے لئے اُسوقت (یعنے آپ کو خوشبو لگایا) جب آپ جمرۃ العقبہ کے کنکر مارنے سے فارغ ہو چکتے لیکن خانہ کعبہ کا ہنوز طواف نہ کرتے اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ایسا خوشبو ہوتا تہا جو تمہارے اس خوشبو سے مشابہ نہ تہا یعنے وہ ایسا خوشبو تہا جو باقی نہین رہتا تہا - ذریرہ ایک خاص قسم کا خوشبو ہے جو بہت سی خوشبو چیزون سی بنایا جاتا ہے

۱۳ - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَنُضَمِّدُ جِبَاهَنَا بِالسُّكِّ الْمُطَيَّبِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَاِذَا عَرِقَتْ اِحْدٰنَا سَالَ عَلٰى وَجْهِهَا فَيَرَاهُ رَسُوْلُ

---

[1] یعنے احرام سے قبل عطر سے احتراز کرتے تہے [2] اس بابمین خود حدیث موجود ہے جو انکے فعل کے منافی ہے [3] جو بروایت مختلف بیان کی گئی ہے [4] جو خوشبو رسول اللہ صلعم کو مین لگاتی تہی وہ تمہاری خوشبو کے مشابہ نہ تہا وہ تو باقی نہین رہتا تہا اور تمہارا یہ خوشبو باقی رہتا ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَمَعْنَى تَضْمِيْدُ تَلْطِخُ وَالسُّكُّ نَوْعٌ مَعْرُوْفٌ مِنَ الطِّيْبِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ انہون نے کہا کہ ہم لوگ (حج کی غرض سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی مکہ کی جانب نکلا کرتے تھے تو ہم احرام باندھتے وقت اپنی پیشانیون کو ایک قسم کی خاص خوشبو سے جسکو سک کہتے ہین لتھیڑ لیتے تھے جب کسی کو پسینہ آتا تو وہ بہکر اُسکے چہرہ پر آجاتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کیفیت کو) ملاحظہ فرماتے تھے لیکن ہمکو (ایسے فعل سے) منع نہین فرماتے تھے۔ سک ایک خاص قسم کی خوشبو کا نام ہے۔

۱۴۱- وَعَنِ الصَّلْتِ بْنِ زُبَيْدٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِهِ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ فَقَالَ مِمَّنْ هٰذَا فَقَالَ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ مِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَأَرَدْتُ أَنْ أَحْلِقَ فَقَالَ عُمَرُ اذْهَبْ إِلَى شَرَبَةٍ مِّنَ الشَّرَبَاتِ فَادْلُكْ رَأْسَكَ حَتَّى تُنَقِّيَهُ فَفَعَلَ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ فَقَالَ مِمَّنْ هٰذَا الطِّيْبُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ مِنِّي يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ مِنْكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّمَا طَيَّبَتْنِي أُمُّ حَبِيْبَةَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْسِلَنَّهُ التَّلْبِيْدُ أَنْ يُسَرِّحَ شَعْرَ رَأْسِهِ وَيَجْعَلَ فِيْهِ شَيْئًا مِّنْ صَمْغٍ لِيَلْتَزِقَ وَلَا يَتَشَعَّثَ فِي الْإِحْرَامِ وَالشَّرَبَةُ بِفَتْحِ الشِّيْنِ وَالرَّاءِ الْمَاءُ الْمُجْتَمِعُ حَوْلَ النَّخْلَةِ كَالْحَوْضِ ترجمہ صلت بن زبید اپنے گھر کے کئی آدمیون سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ نے خوشبو کی بو پائی اور وہ شجرہ مین تھے۔ تو انہون نے فرمایا کہ یہ (بو) کس کے پاس سے آ رہی ہے تو کثیر بن الصلت نے کہا کہ میرے پاس سے (یہ بو) آرہی ہے۔ مین نے اپنے سر (کے بالون کو گوند سے) جمالیا ہے اور میرا ارادہ سر منڈوانے کا ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم کسی چہ بچہ مین جاکر اپنے سر کو خوب دھوڈالو تا آنکہ خوب صاف ہو جائے چنانچہ انہون نے ایسا ہی کیا مالک اسکے راوی ہین اور مالک کی ایک روایت مین جو اسلم حضرت عمرؓ کے مولی سے مروی ہے مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ کو خوشبو کی بو آئی تو انہون نے فرمایا کہ یہ خوشبو کس کے پاس سے آرہی ہے تو معاویہؓ بن ابی سفیان نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے پاس سے آرہی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا تمہارے پاس سے خدا کی بقا کی قسم تو انہون نے کہا کہ اے امیر المومنین ام حبیبہ نے مجھے یہ خوشبو لگادی تھی۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تمکو مین قسم دیتا ہون کہ تم جاکر اس خوشبو کو دھوڈالو تلبید اسکو کہتے ہین کہ سر کے بالون کو درست کرکے اُس مین کوئی

(حاشیہ: حضرت عمرؓ نے — بعد احرام کے ارکان پورے ہونے کے بعد — کثیر بن صلت نے)

ــــــــ

تعجب سے فرمایا کہ تم عالم ہوکر ایسے فعل کرتے ہو ۱۲ — اسکا ترجمہ بال کو جالینا کیا گیا ہے ۱۲

شے گوند جیسی فی الدین تاکہ بال چمٹ جائیں اور احرام کی حالت میں پریشان نہ ہوں شبریہ فتح شین اور رے
اسکا ترجمہ پیچھے کیا گیا ہے ۱۲
سے بڑہا پانی ہے جو کہجور کے درخت کے آس پاس حوض کیطرح جمع ہوجاتا ہے ۔

۱۵ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ كَفَّنَ ابْنَهُ وَاقِدًا وَمَاتَ بِالْجُحْفَةِ مُحْرِمًا وَخَمَّرَ رَاْسَهُ وَوَجْهَهُ وَقَالَ لَوْلَا اِنَّا حُرُمٌ لَطَيَّبْنَاهُ ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو جسکا نام واقد تہا کفن پہنایا جو جحفہ میں احرام کی حالت میں مر گئے تہے اور انکے سر اور منہ کو ڈہانپ دیا اور یہ کہا کہ اگر میں احرام باندہے نہ ہوتا تو اسکو خوشبو بھی لگاتا ۔ مالک اس کے راوی ہیں ۔

۱۶ - وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَيْسَتْ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ثُمَّ يَاْتِيْ مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْكَبُ فَاِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً اَحْرَمَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ كَانَ يَدَّهِنُ بِدُهْنٍ غَيْرِ مُقَتَّتٍ يَعْنِيْ غَيْرَ مُطَيَّبٍ اَلْقَتُّ تَطْيِيْبُ الدُّهْنِ بِالرَّيْحَانِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ کی جانب روانہ ہوتے تہے تو ایسا تیل لگاتے تہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی تہی پہر ذی الحلیفہ کی مسجد میں آکر نماز پڑہتے اور سوار ہوجاتے جب انکی سواری پورے طور پر کہڑی ہوجاتی تو اسوقت احرام باندہتے پہر یہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکہا ہے بخاری اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ ایسا تیل لگاتے تہے جس میں خوشبو تو نہیں ہوتی تہی لیکن وہ ریحان (پہول ۱۲) میں بسا ہوتا تہا ۔ قت یہ ہے کہ تیل ریحان سے بسایا جاوے

۱۷ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَشُمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْاٰةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَاْكُلُ الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ محرم کو پہول سونگہنا جائز ہے اور آئینہ دیکہنا جائز ہے اور ایسی چیزوں سے دوا کرنا جائز ہے جسکو کہ محرم کہاتا ہے (جیسے) زیتون کا تیل اور گہی بخاری نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے ۔

۱۸ - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اِخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ فَقَالَ

ش ۱۵ اسلئے کہ اونٹ کو بٹہا کر سوار ہوتے ہیں

ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رض فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ فَقَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ فَحَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ زَادَ فِي رِوَايَةٍ غَيْرِ مَالِكٍ قَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا فَرَنَا الْبِئْرَ عِصَادَتَاهَا الَّتِي تُجْعَلُ عَلَيْهَا الْبَكَرَةُ وَالْمُمَارَاةُ الْمُجَادَلَةُ ترجمہ عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما دونوں میں بمقام ابواء اختلاف واقع ہوا۔ ابن عباسؓ کہتے تھے کہ احرام والے کو سر دہونا درست ہے اور مسور کہتے تھے کہ محرم کو سر دہونا جائز نہیں ہے اور ابن عباسؓ نے مجھے ابوایوب انصاری کے پاس بہیجا۔ تو مین انہیں کنوئین کی دو لکڑیون کے مابین نہاتے ہوئے پایا اور وہ ایک کپڑے کا پردہ ڈالے ہوئے تھے مین نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین تو مین نے کہا کہ مین عبداللہ بن حنین ہون ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپکے پاس بہیجا ہے اور وہ آپ سے یہ دریافت کرتے ہین کہ رسول اللہ احرام کے حالت مین کسطرح سر دہویا کرتے تھے تو ابوایوب نے اُس کپڑے کے پردہ کو اپنے ہاتہ سے اتنا نیچا کر دیا کہ اُنکا سر مجھے دکہلائی دینے لگا پھر اُنہون نے اس آدمی سے کہا جو اُنپر پانی ڈال رہا تہا کہ پانی ڈالو۔ تو اُس (آدمی) نے اُنکے سر پر پانی ڈالا تو اُنہون نے اپنے دونون ہاتہون سے اپنے سر کو ہلایا۔ اور پہر دونون ہاتہ سے سر کے سامنے کے حصہ کو دہویا اور پہر سر کے پچھلے حصہ کو دہویا اور فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین بجز مالک کے (اتنا زیادہ) مذکور ہے کہ مسور نے ابن عباسؓ سے کہا کہ مین اب کبہی آپ سے بحث نہ کرونگا

۱۹۔ وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَذَكَرَ رَزِينٌ رِوَايَةً أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ لِإِحْرَامِهِ وَلِطَوَافِهِ بِالْبَيْتِ وَلِوُقُوفِهِ بِعَرَفَةَ ترجمہ خارجہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے احرام باندھتے وقت اپنے کپڑے نکالے اور غسل فرمایا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور رزین کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھتے وقت غسل فرمایا اور خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے لئے غسل فرمایا۔ اور عرفات مین کھڑے ہوتے غسل فرمایا۔

۲۰۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْتَسِلُ لِلْإِحْرَامِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ وَلِدُخُوْلِهٖ مَكَّةَ وَلِوُقُوْفِهٖ بِعَرَفَةَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَكَانَ اِذَا اَحْرَمَ لَا يَغْسِلُ رَاْسَهٗ اِلَّا مِنَ الْاِحْتِلَامِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر احرام باندھتے وقت احرام باندھنے سے قبل غسل فرمایا کرتے تھے اور مکہ مین داخل ہونے کے لیے غسل فرماتے تھے۔ اور عرفات مین کھڑے ہونے کے لیے غسل فرماتے تھے۔ مالک اسکو راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب احرام باندھ لیتے تھے تو بجز حالت احتلام کے کبھی سر نہین دھوتے تھے۔

۲۱۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّدَ رَاْسَهٗ بِالْغُسْلِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَهٗ سَمِعْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر (کے بالون) کو سر دھونے کی چیزون سے جما لیا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین اور نسائی کی روایت مین یون مذکور ہے کہ مینے (ابن عمر نے) آپ کو لبیک کہتے ہوئے سنا ایسی حالت مین کہ آپکے سر کے بال جمے ہوئے تھے

۲۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ محرم کو حمام مین داخل ہونا جائز نہین ہے۔ بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے

۲۳۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ اُخْرٰى وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى احْتَجَمَ فِيْ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهٖ وَفِيْ اُخْرٰى مِنْ شَقِيْقَةٍ كَانَتْ بِهٖ بِمَاءٍ يُقَالُ لَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فِيْ وَسَطِ رَاْسِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی حالانکہ آپ احرام کی حالت مین تھے۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور بخاری نے اتنا ایک روایت مین زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے پچھنی لگائی حالانکہ آپ روزہ دار

ملہ کھڑے ہونے سے قبل غسل فرمایا پھر کھڑے ہوئے

تھے اور بخاری کی ایک روایت میں یہ مذکور ہے کہ آپؐ اپنے سر میں پچھنی لگائی حالانکہ آپ محرم تھے اس وجہ سے کہ آپ کے سر میں درد تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے درد شقیقہ کی وجہ سے اپنے وسط سر میں مکہ کی راہ میں پانی کے کنارہ (بمقام لحی جمل) پچھنی لگائی۔

۲۴۔ وعن انس قال احتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو محرم علی ظھر القدم من وجع کان بہ اخرجہ ابوداود والنسائی وعندہ من وثی کان بہ الوثی ھو ان یصیب العظم وصم لایبلغ الکسر ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاؤں پر بوجہ درد کے پچھنی لگائی ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بوجہ موچ کے جو آپ کے قدم میں آگئی تھی۔ وثی۔ یہ ہے کہ ہڈی کو تکلیف تو ہو گئی لیکن ٹوٹے نہیں۔

۲۵۔ وعن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنھما قال لا یحتجم المحرم الا ان یکون مضطرا الیہ مما لابد منہ۔ اخرجہ مالک ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ محرم کو پچھنی لگانی جائز نہیں ہیں تاوقتیکہ اضطراری حالت نہ ہو جائے اور یہی علاج ضروری خیال کیا گیا ہو۔ مالک اس کے راوی ہیں۔

۲۶۔ وعن نبیہ بن وھب ان عمر بن عبید اللہ بن معمر اشتکی عینیہ وھو محرم واراد ان یکحلھما فنھاہ ابان بن عثمان وامرہ ان یضمدھما بالصبر وحدثہ عن عثمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یفعلہ اخرجہ الخمسۃ الا البخاری زاد ابوداود وکان ابان امیر الموسم ترجمہ نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دُکھنی آئیں حالانکہ وہ احرام کی حالت میں تھے تو اُنھوں نے سرمہ لگانیکا ارادہ کیا۔ لیکن ابان بن عثمان نے اُنھیں اس سے منع فرمایا اور انھیں ایلوے کے لیپ لگانے کے لیے ارشاد فرمایا اور بواسطہ حضرت عثمانؓ کے اُنکو یہ حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایساہی کیا کرتے تھے[1]۔ بجز بخاری کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ابان حج کے سردار تھے (یعنے حاجیوں کے مہتمم تھے)

۲۷۔ وعن ابن عمر رض انہ نظر فی مراۃ لشکوی بعینیہ وھو محرم۔ اخرجہ مالک ترجمہ

؎ یعنے اگر کسی کی آنکھیں دُکھنی آئیں تو آپ ایلوا کے لیپ لگانے کے لیے ارشاد فرماتے تھے ؎ جسکا ترجمہ موچ کیا گیا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ اُنھون نے آنکھون مین کھٹک ہونیکی وجہ سے آئینہ زمین اپنا منہ دیکھا حالانکہ وہ محرم تھے مالک سکے راوی ہین

۲۸ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ زَادَ الْبُخَارِيُّ فِي أُخْرٰى فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَقَالَ أَبُوْدَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَهِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي تَزْوِيْجِ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي أُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَيْمُوْنَةَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے نکاح کیا حالانکہ آپ محرم تھے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور بخاری نے ایک روایت مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ آپنے عمرہ کی قضا رکے زمانہ مین (بحالت احرام اُن سے نکاح کیا) اور آپکے حلال ہونے کے بعد اُنکی رخصتی ہوئی اور وہ سرف[1] مین مر گئین۔ اور ابوداؤد کہتے ہین کہ ابن مسیب نے بیان کیا کہ ابن عباس کو یہ شبہ ہو گیا کہ آپنے حضرت میمونہؓ کے ساتھ بحالت احرام نکاح کیا۔ اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا حالانکہ آپ محرم تھے اور میمونہ کا نام نہین لیا۔

۲۹ - وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ بَنَى الرَّجُلُ بِزَوْجَتِهٖ دَخَلَ بِهَا وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ لَا يُقَالُ بَنٰى بِهَا بَلْ بَنٰى عَلَيْهَا ترجمہ ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اُنھون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے حلال ہونیکی حالت مین نکاح کیا ہے۔ اور رخصتی بھی حلال ہونے کی حالت مین ہوئی ہے مین ہی تو اُن دونو کے درمیان قاصد تھا۔ ترمذیؒ اسکے راوی ہین

۳۰ - وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بِسَرِفَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ قَالَ الرَّاوِيُّ وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ وَكَانَتْ خَالَتِي وَخَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِي الظُّلَّةِ الَّتِي بَنٰى بِهَا فِيْهَا سَرِفُ بِوَزْنِ كَتِفٍ

[1] یعنے درحقیقت ایسا نہین ہے آپنے احرام کے بعد اُن سے نکاح کیا ہے ۱۲ [2] ابن عمران رضی اللہ تعالی عنہ

جَبَلٌ یَطَّئِي الْمَدِیْنَۃِ ترجمہ میمونہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرف مین مجہ سے نکاح کیا
ایسی حالت مین کہ ہم دونون حلال تہے مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ اس کے راوی ہین۔ اور یہ ابوداؤد کے الفاظ
ہین۔ اور مسلم کے الفاظ یہ ہین کہ آپنے اُن سے بحالت حلال ہونیکے نکاح کیا راوی نے کہا ہو یزید بن اصم
ہین کہ وہؓ میزی اور ابن عباسؓ کی خالہ تہین اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آپنے بحالت حلال
ہونیکے انکے ساتہ شب زفاف مین بسر کی۔ اور وہ سرف مین مر گئین اور ہم نے انکو اُسی دالان مین دفن کیا
جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتہ شب زفاف بسر کی تہی۔ سرف بروزن کتف مدینہ کے
رستہ مین ایک پہاڑ ہے

۳۱۔ وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَیْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ابو رافع اپنے مولی کو اور کسی انصاری شخص کو بہیجا تو اُنہوں نے آپکا نکاح میمونہ بنت حارث کے
ساتہ کر دیا۔ اور آپ مدینہ ہی مین تشریف رکہتے تہے۔ روانگیؓ سے قبل مالک اسکے راوی ہین

۳۲۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے نہ نکاح کا پیغام
بہیجے۔ بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین

۳۳۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْكِحُ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَلَا عَلٰی غَیْرِهٖ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ محرم نہ خود نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے
اور نہ اپنے نکاح کا پیغام بہیجے نہ کسی دوسرے کے نکاح کا پیغام بہیجے۔

۳۴۔ وَعَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ اَنَّ اَبَاهُ طَرِیْفًا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّ عُمَرُ نِكَاحَهٗ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ ترجمہ ابو غطفان مری سے روایت ہی کہ اُنکے والد نے جنکا نام طریف تہا کسی عورت سے
حالتِ احرام مین نکاح کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اُن کے نکاح کو فسخ کر دیا۔ ان دونون
حدیثون کے مالک راوی ہین۔

لہ میمونہ سے مراد سرف میمونہ مراد سے یعنی نکاح، روانگی حج سے قبل ہوا ۱۲

۵۳ - وعن ابي قتادة قال كنت يوما جالسا مع رجال من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزل في طريق مكة ورسول الله صلى الله عليه وسلم امامنا والقوم محرمون وانا غير محرم عام الحديبية فابصروا حمارا وحشيا وانا مشغول اخصف نعلي فلم يؤذنوني واحبوا لو اني ابصرته فالتفت فابصرته فقمت الى الفرس فاسرجته ثم ركبت ونسيت السوط والرمح فقلت لهم ناولوني السوط والرمح فقالوا لا والله لا نعينك عليه فغضبت فنزلت فاخذتهما ثم ركبت فشددت على الحمار فعقرته ثم جئت به وقد مات فوقعوا فيه ياكلونه ثم انهم شكوا في اكلهم اياه وهم حرم فرحنا وخبات العضد معي فادركنا النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه عن ذلك فقال هل معكم منه شيء فقلت نعم فناولته العضد فاكلها وهو محرم وقال انما هي طعمة اطعمكموها الله - اخرجه الستة زاد في رواية لهم هو حلال فكلوا وفي اخرى فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم امنكم احد امره ان يحمل عليها او اشار اليها قالوا لا قال فكلوا وفي اخرى قال اشرتم او اعنتم او اصطدتم ترجمہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں حدیبیہ کے سال میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ کے رستہ کی ایک منزل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے آگے بڑھ گئے تھے اور سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے میں ہی صرف غیر محرم تھا۔ تو لوگوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور میں اپنی چپل کو ٹانکنے میں مصروف تھا انہوں نے مجھے اسکی خبر نہیں کی (کہ انہوں نے شکار دیکھا ہے) لیکن انکی مرضی یہ تھی کہ میں اسکو دیکھ لوں اس اثنا میں جو سر اٹھا کر دیکھا تو اسکو دیکھ لیا۔ اور فوراً میں نے گھوڑے کو زین کی اور (جھٹ) سوار ہی ہوگیا لیکن (اس گڑبڑ میں) میں اپنا کوڑہ اور نیزہ ہی (لینا) بھول گیا۔ میں نے ان لوگوں سے کہا کہ میرا کوڑا اور نیزہ مجھے دیدو۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم کبھی تمہاری اس امر میں اعانت نہ کریں گے مجھے غصہ آگیا اور فوراً گھوڑے پر سے اتر کر وہ دونوں چیزیں لے لیں اور پھر سوار ہوگیا اسکے بعد میں نے اس جنگلی گدھے پر حملہ کیا اور اسکو شکار کر لیا پھر میں اسکو اپنے یاروں میں لیکر آیا اور اسکا کام تمام ہو چکا تھا سب لوگ اسکے کھانے کے لیے ٹوٹ پڑے پھر بعض اشخاص نے بحالت احرام ایسے شکار کے کھانے میں شک کیا تو ہم وہاں سے چلدیے اور میں نے اسکا ایک بازو اپنے ساتھ چھپا رکھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سے ملاقات ہوئی تو ہمنے اسکے (کھانے سے) متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا تو آپنے

فرمایا کہ اُس (شکار) مین سے تمہارے پاس کچہ باقی ہے مینے عرض کیا کہ جی ہان (ہے) اور اُسکے بعد مینے وہ بازو آپکے حوالہ کیا۔ تو آپنے اُسکو کہایا حالانکہ آپ محرم تہے اور آپنے فرمایا کہ یہ ایک ایسی خوراک ہے جو خدا نے تمکو کہلائی۔ چہیون اسکے راوی ہین۔ اور اُنہین کی ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا گیا ہو کہ وہ (شکار) حلال ہے تم لوگ کہاؤ۔ اور ایک روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن لوگون سے دریافت فرمایا کہ کیا تم مین سے کسی نے اُسکو یہ حکم دیا تہا کہ وہ اُس پر حملہ کرے یا اُسکی جانب اشارہ کیا تہا اُنہون نے کہا کہ نہین تو آپ نے فرمایا کہ پس پہر کہاؤ اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے فرمایا کہ کیا تم مین سے کسی نے اشارہ کیا تہا۔ یا اُسکی اعانت کی تہی یا شکار کیا تہا

۳۶۔ **وَعَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔ وَالْمُرَادُ بِرِجْلِ الْحِمَارِ هٰهُنَا فَخِذُهٗ ترجمہ صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنگلی گدہا (شکار کیا ہوا) بطور تحفہ کے لائے اور آپ ابواء مین تہے۔ یا ودان مین تہے آپنے اُسکو واپس دیا (تحفہ قبول نہ کیا) جب اُنکے چہرہ پر آپنے ملال دیکہا تو آپنے فرمایا کہ ہم کبہی (تمہارا تحفہ) واپس نہ کرتے لیکن (کیا کرین کہ) ہم احرام باندہے ہوئے ہین۔ بجز ابوداؤد کے چہیون اسکے راوی ہین اور نسائی کی ایک روایت مین جو ابن عباسؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ صعب بن جثامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنگلی گدہے کی ران بطور تحفہ کے لائے جس مین خون ٹپک رہا تہا اور آپ احرام کی حالت مین تہے اور آپ قدید مین تہے تو آپنے اُسکو وہ واپس دیدیا

۳۷۔ **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خشکی کا شکار تمہارے لیے حلال ہے جب تک تم خود شکار نہ کرو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا جائے۔ سب صحاب سنن اسکے راوی ہین۔

---

۱ یعنی شکار کو تہا دور سے بتلایا تہا کہ یہہ ہے ۱۲ ۲ یعنی ہم مین سے نہ کسی نے اُسکو اُبہارا نہ کسی نے اشارہ کرکے بتلایا ۱۲ ۳ اسی وجہ سے تمہارا تحفہ لے نہین سکتے ۱۲

٣٨- وعن عبد الرحمن بن عثمان قال كنا مع طلحة ونحن حرم فاهدي لنا طير وطلحة راقد فمنا من اكل منه ومنا من تورع فلم ياكل فاستيقظ طلحة ووفق من اكله وقال اكلناه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرجه مسلم والنسائي وفق من اكله اى صوب رايه ترجمہ عبد الرحمن بن عثمان سے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم طلحہ کے ساتھ تھے اور سب کے سب احرام باندھے ہوئے تھے تو ہم کو ایک پرند جانور (شکار کردہ) بطور تحفہ کے دیا گیا۔ اور طلحہ سو رہے تھے تو ہم مین سے بعض لوگون نے اُس مین سے کھایا اور بعض لوگون نے پرہیز کیا اور نہین کھایا۔ پھر جب طلحہ بیدار ہوئے تو اُنہون نے کھانے والون کی موافقت کی اور فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین وفق من اکلہ یعنے اُنکی رای کو صواب سمجھا۔

٣٩- وعن عبد الله بن عامر بن ربيعة قال اتي عثمان رضي الله عنه بلحم صيد وهو بالعرج فقال لاصحابه كلوا فقالوا اولا تاكل انت قال اني لست كهيئتكم انما صيد من اجلي- اخرجه مالك ترجمہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے پاس شکار کا گوشت آیا اور وہ عرج مین تھے تو انہون نے اپنے رفیقون سے کہا کہ تم لوگ کھالو۔ تو اُنہون نے کہا کہ کیا آپ نہ کھائیے گا اُنہون نے کہا کہ میری حالت تمہاری جیسی نہین ہے۔ یہ تو میرے ہی لیے شکار کیا گیا ہے (لہذا مین نہین کھا سکتا) مالک اسکے راوی ہین

٤٠- وعن عروة ان عائشة قالت له وقد سالها عن لحم صيد لم يصد من اجله يا ابن اختي انما هي عشر ليال فان تخلج في نفسك صدرك شئ فدعه اخرجه مالك ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جبکہ اُنہون نے اُن سے ایسے شکار کی نسبت دریافت کیا جو اُسکے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو (یعنے محرم اُسکو کھا سکتا ہے یا نہین) کہ اے میرے بھانجے (احرام کی) کل دس راتین ہین۔ اگر تمہارے دل مین کچھ شبہ ہو تو اسکو چھوڑ دو۔ مالک اسکے راوی ہین

٤١- وعن البهزي رضي الله عنه واسمه زيد بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يريد مكة وهو محرم حتى اذا كان بالروحاء اذا حمار وحش عقير فذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوه فانه يوشك ان ياتي صاحبه فجاء البهزي وهو صاحبه

جسکا ترجمہ کیا گیا ہے کہ اُنہون نے کھانیوالون کی موافقت کی یعنے شبہ نکال ڈالو اور بے شبہ ایسا گوشت کھاؤ

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَأْنَكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَقْسِمُهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ لَا يَرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ الْحَاقِفُ الَّذِي انْحَنٰى وَتَثَنّٰى فِي نَوْمِهِ ترجمہ بہزی سے روایت ہے جنکا نام زید بن کعب تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ جانے کے ارادہ سے نکلے اور آپ محرم تہے جب وحا رہین پہونچے تو دیکہا ایک زخمی گورخر (پڑا ہوا) ملا لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپنے فرمایا کہ اُسکو ویسے ہی چہوڑ دو عنقریب اُسکا مالک آجائیگا اتنے مین بہزی آگیا اور وہی اُسکا مالک تہا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگا کہ یارسول اللہ اس گورخر کو آپ جو چاہیے کیجئے آپنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اُسکو سب ہمراہیون مین تقسیم کردین اسکے بعد وہان سے آگے بڑہے جب اثایہ مین پہونچے جو رویثہ اور عرج کے درمیان ایک مقام ہے تو وہان یکایک ایک ایسا ہرن نظر پڑا جو سایہ مین اپنے پاؤن مین سر لپیٹے ہوئے سو رہا ہے اور اُسکو ایک تیر بہی لگا ہوا ہے تو بہزی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ وہ اُسکے پاس اُسوقت تک کہڑا رہے جب تک کہ سب لوگ اُسکے پاس سے گزر جائین تاکہ کوئی شخص اُسکو چہیڑے نہین۔ مالک اور نسائی اسکے راوی ہین

۴۲۔ وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَتَزَوَّدُ صَفِيفَ قَدِيدِ الظِّبَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلصَّفِيفُ وَالْقَدِيدُ اللَّحْمُ الْمَمْلُوحُ الْمُجَفَّفُ فِي الشَّمْسِ سُمِّيَ صَفِيفًا لِأَنَّهُ يُصَفُّ فِي الشَّمْسِ لِيَجِفَّ ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زبیر رضی اللہ عنہ احرام کی حالت ہرن کا خشک کیا ہوا گوشت زاد راہ کے لیئے لیتے تہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔ صفیف اور قدید دونوں اُسی گوشت کو کہتے ہین جو نمک لگاکر دہوپ مین خشک کیا جاتا ہے

۴۳۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِسِيَاطِنَا وَقِسِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلرِّجْلُ مِنَ الْجَرَادِ بِكَسْرِ الرَّاءِ وَسُكُونِ الْجِيمِ الْقِطْعَةُ مِنْهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلے تو ٹڈیون کی ایک ٹکڑی ہمارے سامنے آئی تو ہم نے اُسکو اپنے کوڑون اور لکڑیون سے مارنا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو کھاؤ اسلئے کہ یہ دریائی شکار ہے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ رجل الجراد بکسر راء و سکون جیم اُسکی ایک ٹکڑی ہے

۴۴۔ وَعَنْ كَعْبٍ قَالَ اِنَّ الْجَرَادَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ مَالِكٌ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ وَمَا يُدْرِيكَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنْ هِيَ اِلَّا نَثْرَةُ حُوْتٍ يَنْثُرُهٗ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ اَلنَّثْرَةُ لِلدَّوَابِّ بِالنُّوْنِ شِدَّةُ الْعَطْسَةِ يُقَالُ نَثَرَتِ الشَّاةُ اِذَا طَرَحَتْ اَنْفَهَا مِنَ الْاَذٰى ترجمہ کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا ٹڈی دریائی شکار ہے مالک اور ابو داود اسکے راوی ہین۔ اور مالک نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا کہ یہ تمکو کس طرح معلوم ہوا کہ ٹڈی دریائی شکار ہے؟ اُنھون نے کہا کہ اے امیر المومنین قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میرا دم ہے کہ ٹڈی بجز اسکے اور کوئی چیز نہین ہے کہ یہ مچھلی کی ناک کا ریٹ ہے جسکو وہ (مچھلی) سال مین دو دفعہ اپنے ناک سے جھکتی ہے۔

۴۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نُفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَاْمُرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ نُفِسَتِ الْمَرْاَةُ بِضَمِّ النُّوْنِ وَفَتْحِهَا اِذَا وَلَدَتْ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسمار بنت عمیس محمد ابن ابو بکر کی پیدائش کی وجہ سے (بمقام) شجرہ نفاس والی ہوگئین۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ اُنکو یہ حکم دین کہ وہ نہا ڈالین اور تلبیہ کہین مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہین

۴۶۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رض اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدًا بِالْبَيْدَاءِ وَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَمَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ زَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اُخْرٰى ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ اَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ ثُمَّ اَهِلِّيْ اِسْتَثْفَرَتِ الْحَائِضُ اِذَا شَدَّتْ عَلٰى فَرْجِهَا خِرْقَةً وَعَلَّقَتْ طَرَفَيْهَا اِلَى شَيْءٍ مَشْدُوْدٍ فِيْ وَسَطِهَا مِنْ مُقَدَّمِهَا وَمُؤَخَّرِهَا مَاْخُوْذٌ مِنْ ثَفَرِ الدَّابَّةِ وَهُوَ مَا يَكُوْنُ تَحْتَ ذَنَبِهَا ترجمہ اسمار بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنکو محمد بن ابو بکر بیدار مین پیدا ہوئے اُسکے بعد وہی

بیان کیا جیسا ابھی اوپر گذرا کہ نہا کر تلبیہ کہین مالک اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور مالک کی روایت مین ہے کہ ذی الحلیفہ مین پیدا ہوئے) تو ابوبکرؓ نے انکو یہ حکم دیا کہ وہ نہا ڈالین پہر تلبیہ کہین اور نسائی کی ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ پہر حج کے لئے تلبیہ کہین اور تمام افعال ویسے ہی کرین جیسے اور لوگ کرتے ہین بجز اسکے کہ خانہ کعبہ کا طواف نہ کرین اور یہ واقعہ حجۃ الوداع[1] مین ہوا اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ انہونے[2] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بہیجا کہ مین کیا کرون آپنے فرمایا کہ تم نہا کر لنگوٹ باندہ لو اسکے بعد تلبیہ کہو۔

۴۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ الَّتِيْ تَهِلُّ بِالْحَجِّ اَوْ بِالْعُمْرَةِ اِنَّهَا تَهِلُّ بِحَجِّهَا اَوْ عُمْرَتِهَا اِذَا اَرَادَتْ وَلٰكِنْ لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَتَشْهَدُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا مَعَ النَّاسِ وَلَا تَقْرَبُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى تَطْهُرَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے ایسی عورتون کی نسبت جو حائضہ ہون اور حج یا عمرہ کے لئے تلبیہ کرنا چاہین یہ فرمایا کہ وہ جب چاہین حج یا عمرہ کے لئے تلبیہ کہین لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کرین اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان (دوڑین) غرضکہ لوگون کے ساتھ حج کے تمام افعال کرین صرف مسجد کے قریب اسوقت تک جائین جب تک پاک نہ ہو جائین۔ مالک اسکے راوی ہین

۴۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ اِذَا اَتَيَا عَلَى الْمِيْقَاتِ تَغْتَسِلَانِ وَتُحْرِمَانِ وَتَقْضِيَانِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیض اور نفاس والی عورتین جب احرام باندہنے کے مقام پر پہونچین تو دونون نہا ڈالین اور احرام باندہلین۔ اور بجز خانہ کعبہ کے طواف کے اور تمام افعال ادا کرین ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۴۹۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنِ الْخُدْرِيِّ وَالسَّبُعُ الْعَادِيْ وَالْمُرَادُ بِهِ الَّذِيْ يَعْدُوْ عَلَى الْاِنْسَانِ

[1] آپکا آخری حج ۱۲ [2] اسماءؓ نے ۱۲

فَيَفْتَرِسُهُ وَسَيَجِيْءُ لِمَا يَجُوْزُ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ بَابٌ فِيْ كِتَابِ الْقَتْلِ مِنْ حَرْفِ الْقَافِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہین جن کا مار ڈالنا محرم کے لئے کوئی گناہ نہین ہے۔ کوا۔ اور چیل۔ اور بچھو۔ اور چوہا۔ اور وہ کتا جو کاٹتا ہو۔ بخاری ترمذی کے چھیون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اگر کوئی شخص ان جانورون کو حرم[1] مین بحالت احرام مار ڈالے تو اسپر کوئی گناہ نہین ہے اور ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت مین جو ابوسعید خدری سے مروی ہے مذکور ہے کہ ہر ایک درندہ حملہ کرنے والا۔ اور اس سے وہی جانور مراد ہین جو انسان پر حملہ کرکے اس پر چڑھ بیٹھتے ہین عنقریب وہ باب جس مین جن جانورون کا قتل جائز ہے مذکور ہے کتاب القتل مین آئیگا جو حرف قاف مین ہے انشاء اللہ تعالی

۵۰۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُسْأَلُ عَنِ الْمُحْرِمِ يَحُكُّ جَسَدَهُ قَالَتْ نَعَمْ فَلْيَحْكُكْهُ أَوْ لِيَشْدُدْهُ ثُمَّ قَالَتْ لَوْ رُبِطَتْ يَدَايَ وَلَمْ أَجِدْ إِلَّا رِجْلَيَّ لَحَكَكْتُ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جبکہ اُن سے یہ مسئلہ دریافت کیا جا رہا تھا کہ محرم کو اپنا جسم کھجلانا جائز ہے انہون نے فرمایا کہ ہان جائز ہے خواہ آہستہ سے کھجلائے یا بہت زور سے کھجلائے پھر انہون نے فرمایا کہ اگر میرے دونون ہاتھ باندھ ڈالے جائین اور بجز پاؤن کے اور کوئی چیز کھجلانے کی میرے پاس نہ ہو تو مین اپنے پاؤن ہی سے کھجلاؤن مالک اسکے راوی ہین

۵۱۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلْنَا فَجَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَتْ زِمَالَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِمَالَةُ أَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لِأَبِيْ بَكْرٍ فَجَلَسَ أَبُوْ بَكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فَطَلَعَ وَلَيْسَ مَعَهُ بَعِيْرُهُ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَيْنَ بَعِيْرُكَ فَقَالَ أَضْلَلْتُهُ الْبَارِحَةَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعِيْرٌ وَاحِدٌ تُضِلُّهُ وَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ وَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَتَبَسَّمُ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ

---

[1] یعنے مکہ کا خاص مقام جہانکی گھاس تک لینا جائز نہیں ۔ [2] یعنے اسکا قتل بھی ہر حالت مین ہر مقام پر جائز ہے جیسے پانچ چیزون کی نسبت گذرا ۱۲

حج کرنے کی غرض سے روانہ ہوئے جب ہم عرج پر پہونچے تو وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) اترے اور ہم لوگ بھی اُترے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں بیٹھیں۔ اور میں حضرت ابوبکر کے پہلو میں بیٹھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توشہ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا توشہ ایک ہی جگہہ تھا جو ابوبکر رضہ کے ایک غلام کے پاس تھا جو علیحدہ ایک اونٹ پر سوار تھا) ابوبکر بیٹھ کر اس غلام کے آنیکا انتظار کر رہے تھے کہ اتنے میں وہ آہی گیا لیکن اُسکے ساتھ وہ اونٹ نہ تھا جس پر وہ سوار تھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیوں تمہارا اونٹ کدھر گیا اُس نے کہا کہ وہ کل کی رات مجھ سے کھو گیا۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک ہی تو اونٹ تھا اسکو بھی تو نے کھو دیا یہ کہہ کر اسکو مارنا شروع کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا کر یہ فرما رہے تھے کہ اس محرم کو دیکھو کہ یہ کیا کر رہا ہے اس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کہتے تھے اور آپ مسکرا رہے تھے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۵۲۔ وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَرِّدُ بَعِیْرًا لَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ ربیعہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ کی جوئیں چن رہے تھے حالانکہ وہ احرام کی حالت میں تھے

۵۳۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَكْرَهُ اَنْ یَّنْزِعَ الْمُحْرِمُ حَلَمَةً اَوْ قُرَادًا مِّنْ بَعِیْرِهٖ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ وَمَعْنٰی یُقَرِّدُ اَیْ یَنْزِعُ عَنْهُ الْقُرَادَ اِنْ جَمْعَ قُرَادٍ وَهُوَ دُوَیْبَةٌ مَعْرُوْفَةٌ وَالْحَلَمَةُ جَمْعُهَا حَلَمٌ وَهِیَ مَا عَظُمَ مِنَ الْقُرَادِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اسکو برا خیال کرتے تھے کہ کوئی محرم شخص اپنے اونٹ کے بڑی یا چھوٹی جوں چنے۔ ان دونوں حدیث کو مالک راوی ہیں

فَرْعٌ فِی التَّلْبِیَةِ

پہلی فرع

تلبیہ کے بیان میں

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَیْدَاءُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ

نوٹ نام مقام ہے کہ تاکہ ناشتہ وغیرہ کریں ۱۲ کہ جسمیں کھانے پینے کا سامان تھا ۱۲ کہ وہ آئے تو کھانا وانا کھائیں ۱۲

ذِی الْحُلَیْفَةِ اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ وَفِی رِوَایَةٍ مَا اَھَلَّ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِیْنَ قَامَ بِہٖ بَعِیْرُہٗ وَفِی اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُکَ تُھِلُّ اِذَا اسْتَوَتْ بِکَ رَاحِلَتُکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُہٗ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ تمہارا بیداء یہی ہے جسکی نسبت تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹا الزام قائم کرتے ہو (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں سے تلبیہ کہنا شروع کیا) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کے پاس سے تلبیہ کہنا شروع کیا یعنی مسجد ذی الحلیفہ کے پاس سے چھئوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے شجرہ کے پاس سے تلبیہ کہنا شروع کیا جبکہ آپ کی اونٹنی آپ کو سیدہی لیکر کھڑی ہوگئی۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ میں آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ تلبیہ اُسوقت کہتے ہیں جب کہ آپ کی اونٹنی آپ کو لیکر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے

۲۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ فَلَمَّا عَلَا عَلٰی جَبَلِ الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِی اُخْرٰی وَاَھَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِیْنَ صَلَّی الظُّھْرَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑہی پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوگئے جب آپ بیداء کی پہاڑی پر چڑہے تو آپنے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب آپنے ظہر کی نماز پڑہی تو حج اور عمرہ (دونوں) کا تلبیہ کہنا شروع کیا

۳۔ **وَعَنْ** ابْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اِھْلَالِہٖ حِیْنَ اَوْجَبَ فَقَالَ اِنِّی لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِکَ اِنَّھَا اِنَّمَا کَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمِنْ ھُنَالِکَ اخْتَلَفُوْا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَلَمَّا صَلّٰی فِی مَسْجِدِ ذِی الْحُلَیْفَةِ رَکْعَتَیْہِ اَوْجَبَہٗ فِی مَجْلِسِہٖ فَاَھَلَّ بِالْحَجِّ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ رَکْعَتَیْہِ فَسَمِعَ ذٰلِکَ مِنْہُ اَقْوَامٌ فَحَفِظْتُہٗ عَنْہُ ثُمَّ رَکِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِہٖ نَاقَتُہٗ اَھَلَّ وَاَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْہُ اَقْوَامٌ ذٰلِکَ

ـــــ نام مقام ۲ـــــ درخت

إِنَّ النَّاسَ إِنَّمَا كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالًا فَسَمِعُوهُ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ ثُمَّ مَضَى فَلَمَّا عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ وَأَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَقَالُوا إِنَّمَا أَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَايْمُ اللهِ لَقَدْ أَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلَا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَمَنْ أَخَذَ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ إِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحاب نے آپکے احرام باندھنے مین کہ کب آپنے احرام باندھا کیون اس قدر اختلاف کیا[1] ہے۔ تو انہون[2] نے فرمایا کہ مین اس بات کو سب سے زیادہ جانتا ہون۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی حج کیا ہے بعد نبوت کے جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین اسی وجہ سے لوگون نے اختلاف کیا ہے (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کے ارادہ سے (مدینہ سے) نکلے جب ذی الحلیفہ کے مسجد مین دو رکعت نماز پڑہے وہین آپ نے اُسی مجلس مین تلبیہ کہا[3] آپنے حج کا جب دو رکعت نماز سے فارغ ہو چکے۔ تو بعض لوگون نے اُسکو سُنا اور مین نے اُسکو یاد رکہا اسکے بعد آپ سوار ہو گئے پہر جب آپ کا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کہڑا ہوا تو (اُس وقت) پہر آپنے تلبیہ کہا تو بعض لوگون نے اُسوقت سُنا اس وجہ سے کہ لوگ ایک ایک ٹکڑی ہو کر چلے آتے تہے۔ تو ان لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسی وقت تلبیہ کہتے ہوئے سُنا جبکہ آپ کا اونٹ آپ کو لیکر سیدہا کہڑا ہوا تو وہ لوگ یہی سمجہے کہ آپنے اُسی وقت تلبیہ کہا جب آپکا اونٹ آپ کو لیکر سیدہا کہڑا ہوا۔ اسکے بعد آپ تشریف لیچلے۔ پہر جب آپ بیدا کی بلندی پر پہنچے تو پہر آپ نے تلبیہ کہا تو بعض لوگون نے اُس وقت آپ کو تلبیہ کہتے ہوئے سُنا تو وہ لوگ یہی سمجہے کہ آپنے اسی وقت تلبیہ کہا جب آپ بیدا کی بلندی پر چڑہے اور قسم ہے خدا کی کہ آپنے اُسی مقام پر احرام باندہا جہان آپنے نماز پڑہی اور پہر آپنے اُسوقت تلبیہ کہا جب آپ کا اونٹ آپکو لیکر سیدہا کہڑا ہوا اور پہر آپنے اُس وقت تلبیہ کہا جب آپ بیدا کی بلندی پر چڑہے۔ سعید بن جبیر کہتے ہین کہ جس شخص نے ابن عباس کے قول پر عمل کیا اُس نے دو رکعتون سے فارغ ہونے کے بعد اُسی مقام پر احرام[4] باندہا جہان اُس نے نماز پڑہی۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

---

[1] کوئی کہین سے باندھنا بیان کرتا ہے کوئی کہین سے ۱۲ [2] ابن عباس نے ۱۲ [3] یعنے احرام باندھا ۱۲ [4] یعنے تلبیہ کہا ۱۲

۴۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى وَيُصَلِّي بِهَا الصُّبْحَ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر جب حرم کے قریب پہونچ جاتے تھے تو تلبیہ موقوف کر دیتے تھے۔ پھر ذی طوی میں رات کو ٹھیرتے تھے اور صبح کی نماز وہیں پڑھتے تھے۔ پھر غسل کرتے تھے۔ اور یہ حدیث بیان کرتے تھے۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ تینوں اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي الْمُقِيمُ أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهُ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ کرنے والا حجر (اسود) کا بوسہ لینے کے بعد تلبیہ موقوف کرے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ترمذی نے یوں بیان کیا ہے کہ آپ عمرہ میں تلبیہ اُس وقت موقوف فرماتے تھے جب حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّيًا وَفِي رِوَايَةٍ مُلَبِّدًا يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ۔ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي أُخْرٰى عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ وَالنَّاسُ يَزِيدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلَامِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ وَلَا يَقُولُ شَيْئًا وَمَعْنٰى ذَا الْمَعَارِجِ أَيْ صَاحِبِ مَصَاعِدِ السَّمَاءِ وَمَرَاقِيهَا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا کہ آپ تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ بال جمائے ہوئے (احرام باندھے ہوئے) اور آپ فرماتے تھے لَبَّيْكَ[1] اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ

[1] میں حاضر ہوں تیری خدمت میں یا اللہ میں حاضر ہوں تیری خدمت میں میں حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور سب ملک تیرا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے +

وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ان کلمات پر آپ (کوئی کلمہ نہیں بڑہاتے تہے (اسی قدر فرماتے تہے) جہنیون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین اتنا اور زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احرام کی طرح انہی کلمات کے ساتھہ احرام باندہتے تہے اور فرماتے تہے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ اور ابو داؤد نے ایک روایت مین جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق بیان کیا ہے صرف اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ انہون نے کہا کہ لوگ ذی المعارج اور اسی قسم کے اور الفاظ بڑہاتے جاتے تہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے تہے لیکن کچہ نہین فرماتے تہے۔ یعنے منع نہین فرماتے تہے

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ مین (یہ جملہ بہی) تہا کہ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ۔ نسائی اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ اَصْحَابِيْ اَوْ مَنْ مَعِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ اَوْ بِالْاِهْلَالِ۔ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ ترجمہ سائب بن خلاد انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے میرے پاس آکر مجہے (منجانب اللہ) یہ حکم دیا کہ مین اپنے اصحاب یا اپنے ساتہہ والون کو یہ حکم دون کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہا کرین۔ چارون اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ قَدْ قَدْ بِمَعْنٰى حَسْبُ وَتَكْرَارُهَا لِتَاكِيْدِ الْاَمْرِ وَيَعْنُوْنَ بِالشَّرِيْكِ الصَّنَمَ وَبِمَا مَلَكَ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ عِنْدَهُ وَحَوْلَهُ

---

[۱] مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ مین حاضر ہون تیری خدمت مین۔ مین حاضر ہون۔ بہلائی تیری ہی جانب سے ہے۔ اور بہلائی تیرے ہی اختیار مین ہے مین حاضر ہون تیری خدمت مین تیری ہی طرف رغبت ہے اے اللہ تیری ہی واسطے عمل ہے [۲] یعنی لوگ خدا کی تعریف مین الفاظ بڑہاتے تہے اور خدا کی تعریف جتنی کی جاوے وہ بہتر ہے [۳] مین حاضر ہون تیری [illegible]

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مشرکین کہا کرتے تھے کہ لبیک لا شریک لک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خرابی ہو تم پر بس بس رہین تک ہنسے وہ آگے کچھ مت کہو لیکن اسکے آگے پھر وہ کہتے تھے الا شریکا ھو لک تملکہ وما ملک یہ کہتے جاتے تھے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے جاتے تھے مسلم اسکے راوی ہیں۔ قد کے معنے بس کے ہیں۔ دو قد تاکید کے لئے ہیں۔ اور شریک سے مراد بت ہے اور جس چیز کا وہ مالک ہے اس سے مراد وہ اشیاء ہیں جو اُسکے نزدیک اور آس پاس ہیں

فَرْعٌ فِيْمَنْ اَفْسَدَ اِحْرَامَهٗ

دوسری فرع

اُس شخص کے بیان میں جو اپنے احرام کو توڑ ڈالے

۱۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا وَّاَبَا هُرَيْرَةَ سُئِلُوْا عَنْ رَجُلٍ اَصَابَ اَهْلَهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ فَقَالُوْا يَنْفُذَانِ لِوَجْهِهِمَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ثُمَّ عَلَيْهِمَا حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِذَا اَهَلَّا بِالْحَجِّ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ تَفَرَّقَا حَتّٰى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ترجمہ مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایسے شخص کی نسبت دریافت کیا گیا کہ جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ ہم بستر ہو جائے حالانکہ وہ حج کا احرام باندھے ہو تو اُن تینوں نے یہ جواب دیا کہ وہ دونوں اپنے حج کے افعال کو جاری رکھیں (یعنے باقی افعال کو پورا کریں) تا آنکہ وہ دونوں اپنے حج کو پورا کریں۔ پھر سال آئندہ اُن دونوں پر حج اور ہدی[1] واجب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سال آئندہ وہ دونوں حج کا احرام باندھیں تو دونوں باوجود جدا جدا ہو جائیں[2] تا آنکہ وہ دونوں اپنے حج کو پورا کر لیں

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَّقَعَ بِاَهْلِهٖ وَهُوَ بِمِنًى قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْحَرَ بَدَنَةً وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الَّذِيْ يُصِيْبُ اَهْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّفِيْضَ يَعْتَمِرُ وَيُهْدِيْ۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُن سے ایسے شخص کی نسبت

لے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں کوئی تیرا شریک نہیں ہے مگر ایک شریک جو تیرا ہے تو ہے اُس کا اور جس چیز کا وہ مالک ہے۔ مالک ہے [1] اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہے [2] کہیں ایسا نہو کہ سال گذشتہ کی حرکت کریں

دریافت کیا گیا جو اپنی بی بی کے ساتھ جماع کر بیٹھے منی مین قبل اسکے کہ طواف افاضہ کرے تو انہون نے
فرمایا کہ ایسے شخص پر بدنہ[2] واجب ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص طواف افاضہ سے قبل اپنی بی بی سے
ہم بستر[3] ہو جائے اسکو اس حج کے افعال کو مثل عمرہ کے خیال کرنا چاہیے۔ اور ہدی دینا چاہیے ان دونون
حدیث کے مالک راوی ہین۔

فَرْعٌ فِي جَزَاءِ الصَّيْدِ

تیسری فرع

شکار کی جزا اور بدلہ کے بیان مین

۱ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ قَضَى عُمَرُ فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ وَفِي الْغَزَالِ بِعَنْزٍ وَفِي الْأَرْنَبِ بِعَنَاقٍ وَفِي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَلَهُ مُرْسَلًا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى فِي الْجَرَادِ أَنَّ مَنْ عَقَرَهُ عَلَيْهِ جَزَاؤُهُ بِحُكْمِ حَكَمَيْنِ لِمَا رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أَصَبْتُ جَرَادَةً بِسَوْطِي وَأَنَا مُحْرِمٌ فَقَالَ لَهُ أَطْعِمْ قَبْضَةً مِنْ طَعَامٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ عَنْ جَرَادَةٍ قَتَلَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ لِكَعْبٍ تَعَالَ حَتَّى نَحْكُمَ فَقَالَ كَعْبٌ دِرْهَمٌ فَقَالَ عُمَرُ رض إِنَّكَ لَتَجِدُ الدَّرَاهِمَ لَتَمْرَةٌ خَيْرٌ مِنْ جَرَادَةٍ

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کفتار[1] کے شکار مین ایک بہیٹر قربانی
کرنے کے لیے فیصلہ کیا۔ اور ایک ہرن مین ایک بکری اور ایک خرگوش مین ایک بکری کا بچہ (جو تولد کے
قریب ہو) اور ایک جنگلی چوہے مین ایک بکری کا بچہ (جو چالیس روز کا ہو) مالک اسکے راوی ہین۔ اور مالک
ہی نے ابو الزبیر سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ٹڈی کی نسبت یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ جو شخص اسکو
ماریگا اُس کو ضرور اُسکا بدلہ دینا پڑے گا۔ اور اس باب مین حضرت عمر سے دو حکم مروی ہین (ایک تو یہ کہ) زید
ابن اسلم سے روایت ہی کہ کسی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے امیر المومنین مین نے
ٹڈی کو اپنے کوڑے سے مارا ہے حالانکہ مین محرم تہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک مٹھی کہانا کہلادو (دوسری
یہ کہ) زید بن اسلم سے روایت ہی کہ کسی شخص نے حضرت عمرؓ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا جس کو اس نے

---

[1] یعنے اگر کوئی ایک کفتار مار ڈالے تو اسکو ایک بہیٹر دینی چاہیے اور ہرن کے شکار کرنے مین ایک بکری اسیطرح آخر تک ۱۲
[2] اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہے ۱۲ [3] گھوسنس ۱۲

مارا تہا حالانکہ وہ محرم تہا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب سے فرمایا کہ آؤ ہم دونوں فیصلہ کرین تو کعب نے کہا کہ ایک درہم دینا چاہیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے پاس تو درہم ہین البتہ ایک کہجور ایک ٹڈی سے بہتر ہے

۲۔ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْرَيْتُ وَصَاحِبٌ لِّي فَرَسَيْنِ نَسْتَبِقُ اِلٰى ثُغْرَةِ ثَنِيَّةٍ فَاَصَبْنَا ظَبْيًا وَنَحْنُ مُحْرِمَانِ فَمَا تَرٰى فَقَالَ عُمَرُ رض لِرَجُلٍ اِلٰى جَنْبِهٖ تَعَالَ لِنَحْكُمَ قَالَ فَحَكَمَا عَلَيْهِ بِعَنْزٍ فَوَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّحْكُمَ فِيْ ظَبْيٍ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا فَدَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ هَلْ تَقْرَأُ الْمَائِدَةَ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَعْرِفُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ لَا قَالَ لَوْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّكَ تَقْرَؤُهَا لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فِيْ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ

ترجمہ ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین اور میرے ساتہہ میرا ایک دوست دونو قدم بقدم اپنے اپنے گہوڑے کو پہاڑ کی بلندی کی جانب لیے جاتے تہے اتنے مین ہم دونون نے ایک ہرن کو شکار کیا۔ حالانکہ ہم دونون احرام باندہے ہوئے تہے پس آپ کیا حکم صادر فرماتے ہین تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا جو انکے پہلو مین بیٹہے ہوئے تہے کہ آؤ ہم دونون اسکا فیصلہ کرین پس دونون نے یہ فیصلہ کیا کہ اس شخص پر ایک بکری واجب ہے اسکے بعد وہ شخص یہ کہتا ہوا واپس چلا کہ یا امیر المومنین ہین جو بغیر مدد دوسرے شخص کے ایک ہرن کی نسبت بہی فیصلہ نہین کر سکتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو بلا کر پوچہا کہ کیا تو سورہ مائدہ پڑہتا ہے۔ تو اس نے کہا کہ نہین۔ تو آپ نے پوچہا کہ تو اس شخص کو پہچانتا ہے اس نے کہا کہ نہین تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تو اگر یہ بیان کرتا کہ تو سورہ مائدہ پڑہتا ہے تو مین تجہ کو مار کر تکلیف پہونچاتا۔ پہر آپنے فرمایا کہ خدا تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہے یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ الخ اور یہ جن سے مین نے مدد لی عبد الرحمن بن عوف ہین جو ایک جلیل القدر صحابی ہین۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ نَّسِيَ شَيْئًا مِّنْ نُّسُكِهٖ اَوْ تَرَكَهٗ مِمَّا بَعْدَ الْفَرَائِضِ

ؔ جن سے مین نے مدد لی ۱۲

ؔ اسلیے ایک درم دینا تمکو بار نہین معلوم ہوتا ؔ غرض کہ جو شخص ٹڈی کو مارے وہ یا تو ایک مٹہی کہانا دیدے یا ایک کہجور دیدے ؔ حکم دین اسکا تم مین سے صاحبان عدل لوگ یہ آیت سورہ مائدہ مین ہے اگر وہ سورہ مذکورہ پڑہا ہوتا تو کبہی حضرت عمر کے اس فعل پر اعتراض نکرتا اولہ یایہا الذین امنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم واخرہ واللہ عزیز ذو انتقام

فليهرق دما اخرج احاديث هذا الفرع كلها مالك ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جو شخص حج کے افعال مین سے فرائض کے بعد کوئی فعل بھول جائے یا عمدا چھوڑ دے تو اسکو ایک خون دینا چاہیے اس فرع کی کل حدیثون کے مالک راوی ہین

الباب الرابع في الافراد والقران والتمتع وفيه ثلث فصول

چوتہا باب

افراد۔ اور۔ قران۔ اور۔ تمتع۔ کے بیان مین۔ اسمین تین فصلین ہین

الفصل الاول في الافراد

پہلی فصل

افراد کے بیان مین

۱۔ عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم افرد الحج اخرجه الستة الا البخاري ومثله عن ابن عمر رضي الله تعالى عنه۔ اخرجه مسلم والترمذي ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف حج ہی کیا (یعنے آپنے افراد کیا) بجز بخاری کے چہیون اسکے راوی ہین۔ اور اسی کے موافق ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بہی مروی ہے جس کے راوی مسلم اور ترمذی ہین

۲۔ وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال افصلوا بين حجكم وعمرتكم فان ذلك اتم لحج احدكم واتم لعمرته ان يعتمر في غير اشهر الحج اخرجه مالك ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے حج اور عمرہ کے درمیان فصل کیا کرو اسلیے کہ ایسا کرنے مین تمہارے حج کے افعال پورے طور پر ادا ہو سکتے ہین اور تمہاری

---

[۱] صرف حج کی نیت سے احرام باندہنے کو افراد کہتے ہین [۲] اگر حج اور عمرہ دونون کی نیت سے احرام باندہے تو اسکو قران کہتے ہین [۳] اگر عمرہ کی نیت سے احرام باندہے پہر مکہ مین جا کر عمرہ کو پورا کرکے پہر حج کا احرام باندہکر حج کو پورا کرے تو اسکو تمتع کہتے ہین [۴] ترجمہ مین افراد اور قران اور تمتع ہی الفاظ بعینہ استعمال کیے جائینگے فلیفہم وتدبر ۱۲ مترجم

عمرہ کے افعال بہی اِسی طرح پوری ہو سکتے ہین یعنے حج کے مہینون کے سوا اور مہینون مین عمرہ کیا کرو (مطلب یہ کہ قران اور تمتع مت کیا کرو۔ افراد کیا کرو) مالک اسکو راوی ہین

۳- وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كَذَا وَكَذَا وَعَنْ رُكُوْبِ جُلُوْدِ النِّمَارِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَفَتَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالُوْا اَمَّا هٰذَا فَلَا قَالَ اَمَا اِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلٰكِنَّكُمْ نَسِيْتُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے (اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہوکر) کہا کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فلان فلان کام کے کرنے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے چیتے کی کہال پر[1] سوار ہونے سے منع فرمایا انہون نے کہا کہ ہان (آپنے بیشک منع فرمایا ہے) پہر انہون نے کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ آپنے حج اور عمرہ کے درمیان قران کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انہون نے کہا کہ اسکی نسبت تو آپنے منع نہین فرمایا۔ انہون نے (معاویہ نے) کہا کہ یہ (یعنے قران) بہی انہین (اشیاء ممنوعہ) کے ساتہ ہے (یعنے اس سے بہی آپنے منع فرمایا ہے) لیکن تم لوگ بہول گئے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۴- وَعَنْ جَابِرٍ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونون نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہ مکہ کیجانب حج کی غرض سے) آئے۔ اور ہم سب حج کے لیے بلند آواز سے پکارتے تہے (یعنے صرف حج کا احرام باندہا۔ اور بلند آواز سے لبیک پکارا) مسلم اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْقِرَانِ

دوسری فصل

قران کے بیان مین

[1] یعنی گھوڑے کی زین پر اسکو بچھا کر کوئی شخص سوار ہو یا اسکو بچھا کر اسپر بیٹھے [2] فیہ نظر سب لوگ بہول جائین اور انہین کو نہ یاد ہو ایک تعجب خیز بات ہے

۱۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَحْدَهٗ قَالَ فَلَقِيْتُ اَنَسًا فَحَدَّثْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَا اِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ ترجمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج اور عمرہ دونو کے لیے اکٹھے لبیک کہتے ہوئے سُنا (یعنے آپنے قران کیا) بکر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہین کہ مین نے یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی تو انہون نے کہا کہ آپنے فقط حج ہی کا تلبیہ کہا (یعنے آپنے افراد کیا) بکر کہتے ہین کہ پھر جب میری انس سے ملاقات ہوئی تو مین نے انسے یہ حدیث بیان کی تو انہون نے کہا کہ تم ہمے کیا بچہ ہی سمجھتے ہو۔ مینے اچھی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لبیک بعمرۃ وحج۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ وَاَتَيْتُ رَجُلًا مِّنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهٗ هُذَيْمُ بْنُ ثُرْمُلَةَ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ اِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَكَيْفَ لِيْ بِاَنْ اَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ اجْمَعْهُمَا وَاذْبَحْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا مَعًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهٖ قَالَ فَكَاَنَّمَا اُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَقَالَ عُمَرُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنٰى يَا هَنَاهُ يَا هٰذَا اقر ترجمہ ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صبی ابن معبد نے کہا کہ مین ایک دیہاتی نصرانی آدمی تھا اسکے بعد مین مسلمان ہوگیا اور اپنے خاندان کے ایک شخص کے پاس آیا جس کا نام ہذیم بن ثرملہ تھا۔ مینے اس سے کہا کہ اے فلان شخص مجھے جہاد کرنے کی بہت ہی بڑی آرزو ہے۔ لیکن حج اور عمرہ دونون مجھ پر فرض ثابت ہوئے پس میرے واسطے کوئی ایسی صورت ہے کہ مین دونون کو اکٹھے (ادا) کرلون انہون نے کہا کہ دونون کو اکٹھے ادا کر لو (یعنے

لے یعنے ابھی غرضیت کے شرائط مجھ مین موجود ہین ۱۲ ؎ مین حاضر ہون تیری خدمت مین حج اور عمرہ کے لیے ۱۲

؎ ابن عمر نے بیان کی تھی ۱۲

قران کرو) اور جس جانور کی قربانی کرنے کی تمہیں مقدرت ہو اُسکی قربانی کرو۔ پس میں نے دونوں کے لیے احرام باندھ لیا جب میں عذیب میں پہونچا تو وہاں سلمہ بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے مجھ سے ملاقات ہوئی اور میں دونو کے لیے اکٹھی لبیک پکارتا تھا[1] تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ یہ شخص اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھدار نہیں[2] ہے (اس بات کے سننے سے) گویا کہ پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے چین نہ پڑی حتی کہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور اُن سے یہ تمام واقعات بیان کیے۔ اور میں حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک پکارتا جاتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی جانب رہنمائی کی گئی[3] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

۳۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ دَخَلَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض بِالسُّقْيَا وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهٗ دَقِيْقًا وَخَبَطًا فَقَالَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَنْهٰى اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَخَرَجَ عَلِيٌّ وَعَلٰى يَدَيْهِ اَثَرُ الدَّقِيْقِ وَالْخَبَطِ فَمَا اَنْسٰى اَثَرَ الْخَبَطِ وَالدَّقِيْقِ عَلٰى ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ فَقَالَ اَنْتَ تَنْهٰى اَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عُثْمَانُ ذٰلِكَ رَاْيِيْ فَخَرَجَ عَلِيٌّ مُغْضَبًا وَهُوَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ مَعًا۔ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ۔ يَنْجَعُ اَيْ يَعْلِفُهَا النَّجِيْعَ وَهُوَ خَبَطٌ يُضْرَبُ بِالدَّقِيْقِ وَالْمَاءِ وَيُوْجَرُ الْجَمَلَ وَالْخَبَطُ وَرَقٌ يَتَنَاثَرُ مِنَ الشَّجَرَةِ اِذَا ضُرِبَتْ بِالْعَصٰى وَهُوَ مِنْ عَلَفِ الدَّوَابِّ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مقداد بن اسود سقیا (نام مقام) میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس آئے۔ اور وہ اپنے اونٹ کے بچوں کو پتے اور آٹے کی سانی کہلا رہے تھے۔ تو وہ کہنے لگے کہ یہ عثمان بن عفان حج اور عمرہ میں قران کرنے سے منع کرتے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ ویسے ہی نکل کھڑے ہوئے اور اُنکے ہاتھ میں آٹے اور پتوں کے نشان موجود تھے۔ میں انکے دونوں پہونچوں پر پتے اور آٹے کے نشان کو نہیں بھولا ہوں۔ تا آنکہ وہ (حضرت علی) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچے اور کہنے لگے کہ کیا آپ حج اور عمرہ میں قران کرنے سے منع کرتے ہیں۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں یہ میری رائے ہے (یہ سنتے ہی) حضرت علی علیہ السلام وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے نکلے۔ اور وہ یہ کہتے تھے

---

[1] یعنے لبیک بعمرۃ وحج کہتا تھا ۱۲ [2] یعنے جانور کی طرح نا سمجھ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کے لیے اکٹھی لبیک پکارتا ہے [3] یعنے قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۱۲

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مثلاً لبیک اسکا راوی ہین فَيَنْجُمُ یعنے انکو سانی کھلارہے تہے - اور وہ یہ ہے بہونکو
آٹے اور پانی کے ساتہہ ملا کر اونٹ کو کھلاتے ہین خَبَطٌ پتے ہین جو درخت پر لکڑی مارنے سے جہڑتے ہیں
اور یہ جانورون کا چارہ ہے -

۴- وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج اور عمرہ مین قران کیا اور ان دونون کے لیے ایک ہی طواف کیا ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا - أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَسَعْيٌ وَّاحِدٌ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تہے کہ جو شخص حج اور عمرہ دونون کو جمع کرے (یعنے قران کرے) اسکو ایک ہی طواف کافی ہے اور وہ حلال نہین ہو سکتا[۲] تاوقتیکہ دونون سے حلال نہ ہو جاے[۳] بجز ابو داؤد کے پانچون اسکے راوی ہین - اور بخاری کے الفاظ ہین اور ترمذی نے یون بیان کیا ہے - کہ جو شخص حج اور عمرہ کا ایک ہی ساتہہ احرام باندہے اسکو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی دونون کے لیے کافی ہے حتی کہ وہ دونون سے ایک ہی ساتہہ حلال (فارغ) ہوگا

۶- وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِيْ حَجَّةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةً وَحَجَّةً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے اور آپ وادی عقیق (مدینہ سے قریب) مین تہے کہ رات کو ایک شخص خدا کی جانب سے میرے پاس آکر کہنے لگا کہ اس مبارک وادی مین نماز پڑہو اور کہدو کہ عمرہ حج مین ہے (یعنے قران جائز ہے ۱۲) اور ایک روایت مین ہے کہ کہدو کہ عمرہ اور

---

[۱] یعنے مین حاضر ہون تیری خدمت مین یا اللہ حج اور عمرہ دونون کے لیے ۱۲ [۲] یعنی احرام سے باہر نہین ہو سکتا ۱۲
[۳] یعنی تاوقتیکہ دونون کے افعال پورے نہ ہو جاوین ۱۲

حج تھے۔ بخاری اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض
حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَكُوْنَ
بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ
كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَالَتْ قُرَيْشٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ
اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ
قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ
بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
الْحَجِّ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ
لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ وَطَافَ
بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يُحْلِلْ
مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَاٰى اَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَ
الْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَقَالَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ
وَاَهْدٰى (اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ) ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عبد اللہ
اور سالم بن عبد اللہ دونون[۲] نے عبد اللہ بن عمر سے اُس سال جس سال حجاج ابن زبیرؓ سے لڑنے کے لیے آیا تھا
یہ کہا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کیجیے گا تو کوئی مضائقہ نہین ہے اسلیے کہ ہمکو یہ خوف ہی کہ کہین ایسا نہو کہ
لوگون مین لڑائی ہو جو آپکے خانہ کعبہ تک پہونچنے کے لیے مانع ہو اُنہون نے کہا کہ اگر میرے اور خانہ کعبہ کے
درمیان کوئی شے حائل اور مانع ہوگی تو مین بھی ویسے ہی کرون گا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُسوقت کیا تھا جب کہ قریش[۳] آپکے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل ہوئے تھے۔ تم گواہ رہو کہ مین
نے اپنے پر عمرہ واجب[۴] کر لیا اور چل کھڑے ہوئے جب ذی الحلیفہ پہونچے تو انہون نے عمرہ[۵] کا تلبیہ کہا پھر یہ
کہا کہ اگر میرا رستہ کھل گیا تو مین عمرہ کو پورا کرونگا اور اگر کوئی شے میرے اور خانہ کعبہ کے درمیان حائل
ہوگئی تو مین ویسے ہی کرونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر یہ آیت پڑھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ

[۱] یعنی دونوں اکٹھے جائز ہیں ۱۲ [۲] یہ دونوں عبد اللہ بن عمر کے فرزند ارجمند تھے ۱۲ [۳] کفار قریش ۱۲ [۴] یعنی عمرہ کا احرام باندھ لیا [۵] یعنی صرف لبیک بعمرہ کہا

فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ پھر وہان سے روانہ ہوئے جب بیدا کی بلندی پر پہونچے تو کہنے لگے کہ حج
اور عمرہ دونون کا تو ایک ہی حکم ہے اگر میرے اور میرے عمرہ (کے ادا) کے درمیان کوئی شے حائل ہوگی
تو میرے اور میرے حج (کے ادا) کے درمیان بھی کوئی شئے حائل ہوگی تم گواہ رہو کہ مینے اپنے عمرہ کے ساتھ
حج بھی واجب کر لیا پھر وہان سے روانہ ہوئے جب قدید مین پہونچے تو وہان قربانی کے لیے جانور خرید
کیے۔ پھر دونون کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک روایت مین (یون) مذکور ہے کہ پھر وہان سے
روانہ ہوئے دونون کے لیے اکٹھے لبیک پکارتے تھے۔ جب مکہ مین پہونچے تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور
صفا اور مروہ کا طواف کیا اور اس سے زیادہ کوئی کلام نہ کیا۔ نہ قربانی کی نہ سر منڈایا نہ بال کترائے غرض
کہ کسی شے کو حلال نہین کیا جو احرام کی وجہ سے انپر حرام تھی جب قربانی کا روز آیا تو قربانی کی۔ اور سر
منڈایا اور یہ خیال کیا کہ پہلے جو انہون نے طواف کیا تھا وہی طواف حج اور عمرہ دونون کے لیے
کافی تھا۔ اور یہہ فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا (جیسا مین نے کیا) اور ایک
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ ہدی کو ذبح کیا۔ تینون اور نسائی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی التَّمَتُّعِ وَفَسْخِ الْحَجِّ

تیسری فصل

تمتع اور حج کے فسخ کرنے کے بیان مین

۱۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَنْہٰی عَنِ الْمُتْعَۃِ وَکَانَ عَلِیٌّ یَأْمُرُ
بِھَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَلِمَۃً فَقَالَ عَلِیٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنَّا کُنَّا خَائِفِیْنَ۔ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن
شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تھے اور حضرت علیؓ اسکے کرنے کا حکم دیتے تھے تو
حضرت عثمانؓ نے حضرت علی سے کوئی بات کہی تو حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ جانتے ہین کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ ہان (مجھے معلوم ہے) مگر ہم اُس زمانہ مین
خوفناک[1] تھے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہین

---

[1] کہ کہین کفار ہم کو مکہ نہین جانے دین اسوجہ سے حج کے مہینون مین عمرہ سے فارغ ہوکر پھر حج کرلیتے تھے اور واپس چلے آتے تھے ایک ہی سفر مین دونون ہوجاتے تھے
پھر کہیون مین حج کا بھی احرام نہ باندھ لون اسواسطے یعنی دونون کا احرام باندھ لیا اسواسطے یعنی ذیحجہ کی دسوین تاریخ آئی ۱۲

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَنْ نَّهٰی عَنْهَا مُعَاوِیَةُ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ۔ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عثمان نے تمتع کیا اور اول جس شخص نے تمتع سے منع کیا وہ معاویہ ہین۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا یَعْنِیْ مُعَاوِیَةَ کَافِرٌ بِالْعُرُشِ یَعْنِیْ بِالْعُرُشِ بُیُوْتَ مَکَّةَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ۔ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا ہے اور یہ یعنے معاویہ اُس زمانہ عرش یعنے مکہ کے گھرون مین کافر[1] تھے۔ مسلم۔ مالک۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہین

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَاَهْدٰی فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْیَ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَبَدَاَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَکَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰی وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ یُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ کَانَ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَاِنَّهُ لَا یَحِلُّ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقْضِیَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ مِنْکُمْ اَهْدٰی فَلْیَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْیُقَصِّرْ وَلْیَحْلِلْ ثُمَّ لِیُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْیُهْدِ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ هَدْیًا فَلْیَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَهْلِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ۔ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع مین عمرہ کے ساتھ حج کو ملاکر تمتع کیا[2] اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ ذی الحلیفہ سے لیکر گئے پہلے تو آپ نے عمرہ کا تلبیہ کہا پھر آپ نے حج کا تلبیہ کہا اور اسیطرح لوگون نے آپکے ساتھ عمرہ کے ساتھ حج[3] کا تمتع کیا۔ اُن مین بعض لوگ تو ایسے تھے جن کے پاس قربانی کے جانور تھے اور بعض لوگون کے پاس نہین تھے جب آپ مکہ پہونچے تو آپنے لوگون سے کہا کہ تم مین سے جس شخص کے پاس قربانی کے جانور ہین انکو

---

[1] اُسوقت تک مسلمان ہی نہین ہوئے تھے ۱۲ [2] یعنی قران کیا ۱۲ [3] یعنی لوگون نے بھی قران کیا ۱۲

کسی ایسی چیز سے حلال نہ ہونا چاہیے جو بحالت احرام حرام تہی تاوقتیکہ وہ اپنے حج کے ادا سے فارغ نہو جائے اور جس شخص کے پاس قربانی کے جانور نہ ہون وہ خانہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ مین سعی کرنے کے بعد بال کترو ڈالے اور احرام کہول ڈالے اسکے بعد پہر وہ حج کا احرام باندہے اور قربانی کرے جسکو قربانی کرنے کی مقدرت نہو وہ تین روزے حج کے ایام مین رکہے اور سات روزہ گھر مین واپس آنے کے بعد رکہے بخاری مسلم کی یہ حدیث ہے اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ اَهَلَّ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ وَاَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاَهْلَلْنَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا اِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً اِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَقَالَ مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ثُمَّ اَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ اَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ فَاِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ الْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ترجمہ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے حج مین تمتع کرنے کی نسبت دریافت کیا گیا تو اونہون نے کہا کہ تمام مہاجرین اور انصار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون نے حجۃ الوداع مین احرام باندہا اور ہم نے بہی احرام باندہا جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہونچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بجز ایسے اشخاص کے جنکے پاس ہدی موجود ہو تم سب لوگ اپنے اس احرام کو جو حج کے لیے باندہا ہے عمرہ کر ڈالو[1] پہر ہمنے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اسکے بعد ہم عورتون کے پاس آئے اور کپڑے (سیئے ہوئے) پہنے[2] اور آپنے ایسے اشخاص کی نسبت جنکے پاس ہدی ہو یہ ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ احرام نہ کہولین تاوقتیکہ انکی ہدی اپنے مقام پر نہ پہونچ جائے پہر آپنے ہمکو (ذی حجہ کی آٹھوین تاریخ) ترویہ کے دن یہ ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ حج کا احرام باندہ لین (ہمنے احرام باندہکر) جب حج کے تمام کامون سے فارغ ہو چکے تو ہم نے آکر کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اسکے بعد ہمارا حج پورا ہو گیا اب ہمپر قربانی کرنا باقی رہا جیسا کہ خدا نے فرمایا فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ[3] الْاٰيَةَ بخاری نے تعلیقا اسکو روایت کیا ہے

[1] یعنی حج کو فسخ کرکے عمرہ کر ڈالا اور بعد طواف احرام کہولکر حلال ہو گئے اور عورتون سے صحبت کی اور کپڑے وغیرہ پہنے [2] یعنی منی مین قربانی کرکے
[3] جو جانور قربانی کا میسر ہو اوسکی قربانی کرین اگر قدرت نہو تو تین روزے ایام حج مین رکہین اور سات روزے گھر مین واپس آنے کے بعد رکہین

۶۔ وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَۃُ فِی الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاؤُدَ کَانَ اَبُوْذَرٍّ یَقُوْلُ فِیْمَنْ حَجَّ ثُمَّ فَسَخَھَا عُمْرَۃً لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ اِلَّا لِلرَّکْبِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاصَّۃً ترجمہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حج کا تمتع کرنا خاص کر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے تھا مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔ اور ابوداؤد نے یوں روایت کیا ہے کہ ابوذر یہ فرماتے تھے کہ جس شخص نے حج کی نیت سے احرام باندھا پھر اسکو فسخ کرکے عمرہ کر ڈالا تو یہ امر درست نہ ہوگا بلکہ یہ فعل انہی لوگوں کے واسطے مخصوص تھا جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے[۱]۔

۷۔ وَعَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ الْمُتْعَۃِ فَاَمَرَنِیْ بِھَا وَسَاَلْتُہٗ عَنِ الْھَدْیِ فَقَالَ فِیْھَا جَزُوْرٌ اَوْ بَقَرَۃٌ اَوْ شَاۃٌ اَوْ شِرْکٌ فِیْ دَمٍ قَالَ وَکَانَ نَاسٌ کَرِھُوْھَا فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ قَائِلًا یَقُوْلُ عُمْرَۃٌ مُتَقَبَّلَۃٌ وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ فَاَتَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ سُنَّۃُ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوجمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کرنے کی نسبت دریافت کیا (کہ کرنا چاہیے یا نہیں) تو انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں نے ان سے ہدی کے متعلق دریافت کیا (کہ کس جانور کی قربانی کرنی چاہیے) تو انہوں نے کہا کہ اونٹ ہو یا گائے یا بکری یا کسی کے ساتھ قربانی میں شریک ہو جاؤ[۲] اور لوگ اسکو برا خیال کرتے تھے (جب گھر جاکر) میں سو گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ عمرہ بھی مقبول ہوا۔ اور حج بھی مقبول ہوا۔ تو میں نے ابن عباس رض کی خدمت میں آکر اپنا خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ اکبر یہ تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے (پھر کیونکر مقبول نہ ہو) شیخین اسکے راوی ہیں

---

[۱] کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم کے حکم سے حج کے احرام کو فسخ کرکے عمرہ کر ڈالا مطلب یہ ہوا کہ ابوذر کو اس طریقہ سے تمتع کرنے سے انکار تھا مطلق تمتع کرنے سے انکار نہیں تھا ۱۲ [۲] غرض کہ جو مقدرت ہو قربانی کرو شرکت سے یہ مراد ہے کہ اونٹ اور گائے کی سات آدمیوں کیجانب سے قربانی ہو سکتی ہے یعنے اگر مستقل طور سے ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بکری کی قربانی نہیں کرسکتے تو اس میں سے کوئی حصہ خرید لو اور اس طرح قربانی میں شریک ہو جاؤ ۱۲

۸- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ مَنِ اعْتَمَرَ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْحَجُّ فَهُوَ مُتَمَتِّعٌ اِنْ حَجَّ وَعَلَيْهِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ - اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَقَالَ وَذٰلِكَ اِذَا اَقَامَ حَتّٰى اَتَى الْحَجَّ ثُمَّ حَجَّ وَلَهُ فِي اُخْرٰى قَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَاَهْدِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص حج کے مہینوں مین عمرہ کرے پہر مکہ ہی مین حج کے زمانہ تک ٹھیرا رہے اور حج کرے تو ایسا شخص تمتع کرنے والا ہوگا۔ اور اُس پر حسب المقدور قربانی واجب ہوگی اگر قربانی کرنے کی مقدرت نہ ہو تو تین روزے حج کے ایام مین رکہے اور سات روزے گھر مین واپسی کے بعد رکہے مالک اسکے راوی ہین اور انہون نے کہا کہ یہ یعنے قربانی اُس وقت واجب ہے جب کہ مکہ مین حج کے زمانہ تک ٹھیرا رہے پہر حج بھی کرے۔ اور مالک کی ایک روایت مین ہے کہ انہون نے فرمایا کہ خدا کی قسم اگر مین حج سے قبل عمرہ کرون اور قربانی کرون یہ بات مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت اسکے کہ مین ذی الحجہ ہی مین حج کے بعد عمرہ کرون

۹- وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَعْتَمِرُ قَبْلَ اَنْ اَحُجَّ قَالَ نَعَمْ قَدِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّحُجَّ ترجمہ عبدالرحمن ابن حرملہ اسلمی سے روایت ہی کہ ایک شخص نے سعید بن المسیب سے دریافت کیا کہ کیا مین حج سے قبل عمرہ کرون انہون نے کہا کہ ہان (کرو) خود جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج سے قبل عمرہ کیا ہے

۱۰- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ اِسْتَاْذَنَ عُمَرَ اَنْ يَّعْتَمِرَ فِيْ شَوَّالٍ فَاَذِنَ لَهٗ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ قَفَلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَلَمْ يَحُجَّ ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہی کہ عمر بن ابو سلمہ نے حضرت عمر سے شوال مین عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو انہون نے انکو اجازت دیدی تو انہون نے عمرہ کیا اور اپنے گھر واپس چلے آئے اور حج نہین کیا

حضرت عمر نے ۱۲

۱۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا مَا بَيْنَ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ عَرَفَةَ فَاِنْ لَّمْ يَصُمْ صَامَ اَيَّامَ مِنًى وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَ هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ مَالِكٌ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ انہون نے فرمایا کہ روزہ اس شخص پر واجب ہے جو حج کا زمانہ آنے تک عمرہ کے ساتھ تمتع کرے اور ایسے شخص

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۲

پر (روزہ) واجب ہے جسکو حج کا احرام باندھنے کے روز سے عرفہ کے دن تک کوئی جانور قربانی کے لیے میسر
نہ ہوا ہو پس اگر اُس نے ان ایام حج مین روزے نہ رکھے ہون تو ایام منیٰ مین روزہ رکھے[1] اور ابن عمر
بھی ایسے ہی فرماتے تھے (جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا) ان تینون حدیث کو مالک راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ
بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ سِوَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ
مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهٗ هَدْيٌ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَّيَطُوْفُوْا وَيُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا اِلَّا مَنْ كَانَ
مَعَهٗ هَدْيٌ فَقَالُوْا نَنْطَلِقُ اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُ اَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ
وَحَاضَتْ عَائِشَةُ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ اَنْ لَّمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ
وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْطَلِقُوْنَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَّاَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ
اَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَهٰذَا
لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ قَالَ لَهُمْ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ
بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَّقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ فَلَوْلَا
اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ وَلٰكِنْ لَّا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا وَفِيْ اُخْرٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَنَا
اَنْ نَّحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِيْ شَيْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَاءِ اَمْ شَيْءٌ مِّنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا
النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيْ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ
وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَ
فِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَقْبَلْنَا مُهِلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُّفْرَدٍ وَّاَهَلَّتْ عَائِشَةُ
بِعُمْرَةٍ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰى اِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا
اَنْ يَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ هَدْيٌ قُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ

[1] تین روز تک ۱۲

وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحِلَّ وَلَمْ أَطُفْ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ الْآنَ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ كُلَّهَا حَتّٰى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حِينَ حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوِيَتْ شَيْئًا تَابَعَهَا عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الصَّحَابَةُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْأَوَّلَ وَعِنْدَ أَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ مُتْعَتَنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ فَقَالَ بَلْ هِيَ لِلْأَبَدِ وَلِلْخَمْسَةِ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرُ وَعَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ عَفَا الْوَبَرُ بَدَلَ الْأَثَرِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ وَقَالَ وَدَخَلَ صَفَرٌ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ أَيْ دَخَلَ عَمَلُهَا فِي عَمَلِ الْحَجِّ لِلْقَارِنِ وَمَعْنَى بَرَأَ الدَّبَرُ انْدَمَلَ الْعَقْرُ الَّذِي يَكُونُ فِي ظَهْرِ الْبَعِيرِ وَشُفِيَ وَمَعْنَى عَفَا الْأَثَرُ أَيِ انْدَرَسَ لِعَكْمِ الذَّهَابِ وَالْمَجِيءِ فِي الطُّرُقِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور اُن میں سے بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور طلحہ کے اور کسی شخص کے ساتھ قربانی کے جانور نہ تھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن سے آگئے اور انکے ساتھ قربانی کے جانور تھے تو انہوں نے کہا کہ میں نے اسی نیت سے احرام باندھا ہے جس نیت سے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے اس (حج کے) احرام کو عمرہ کر ڈالین اور طواف کرین اور بال کتروائین
اور حلال ہو جائین (یعنے احرام کھول ڈالین) لیکن ایسے اشخاص جنکے ساتھہ قربانی کے جانور ہون (وہ
ایسا نہ کرین) تو لوگون نے یہ کہنا شروع کیا کہ کیا ہم لوگ ایسی حالت مین منٰی کی طرف جائین کہ ہمارے
ذکر سے منی ٹپکتی ہو یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اگر پہلے ہی سے مجھے یہ بات معلوم
ہوتی جو اب بعد کو معلوم ہوئی ہے تو مین قربانی کے جانور ساتھہ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھہ قربانی کے جانور
نہ ہوتے تو مین (بھی) احرام کھول ڈالتا (اسی اثنا مین) حضرت عائشہ صدیقہ کو حیض آگیا لیکن انھون نے
(اسی حالت حیض مین) حج کے تمام افعال ادا کیے بجز اسکے کہ انہون نے بیت اللہ کا طواف نہین کیا
جب پاک ہو گئین تو انہون نے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور کہنے لگین کہ یا رسول اللہ سب لوگ حج اور
عمرہ دونون (کا ثواب) لیجائینگے اور مین صرف حج کا ثواب لیجاؤنگی تب آپنے عبدالرحمن بن ابوبکر
کو انکے ساتھہ تنعیم[1] جانے کے لیے ارشاد فرمایا تو انہون نے حج کے بعد عمرہ کیا۔ بجز ترمذی کے پانچون اس
کے راوی ہین۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہین اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ آپنے ان سے کہا
کہ تم اپنے احرام سے حلال ہو جاؤ اور تم نے جو پہلے احرام باندھا ہے اسکو تمتع (عمرہ) کر ڈالو[2] وہ کہنے لگے
کہ اسکو مین تمتع (عمرہ) کیونکر کر سکتا ہون حالانکہ ہمنے حج کے نام سے احرام باندھا ہے آپنے فرمایا کہ میرا
جو تم سے کہتا ہون تم وہی کرو اگر مین اپنے ساتھہ قربانی کے جانور نہ لایا ہوتا تو مین بھی ویسے ہی
کرتا جسطرح تمکو حکم دے رہا ہون لیکن مین اسوقت[3] تک احرام نہین کھول سکتا جب تک ہدی اپنے
مقام پر نہ پہونچ جائے۔ چنانچہ سب لوگون نے ایسا ہی کیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ہم لوگ۔۔۔۔
ذی الحجہ کے چوتھی تاریخ مکہ مین پہونچے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے ہمکو یہ حکم دیا کہ ہم احرام کھول
ڈالین اور اسکو عمرہ کر ڈالین۔ تو ہم پر یہ بات بہت ہی گران گزری اور ہمارے دل مین یہ بات کھٹکنے
لگی۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی۔ ہمکو معلوم نہین کہ آپ کو یہ خبر آسمان کے ذریعہ سے
پہونچی یا ہم لوگون مین سے کسی شخص کے ذریعہ سے آپ کو یہ خبر پہونچی (غرضکہ یہ سنکر) آپنے فرمایا کہ
اے لوگو تم لوگ احرام کھول ڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو مین بھی ویسے ہی کرتا جیسا کہ تم کرتے ہو تب
ہم لوگون نے احرام کھول ڈالے حتے کہ ہم لوگون نے اپنی عورتون کے ساتھہ صحبت کی۔ اور وہ سب کلام سنی

[1] نام مقام ۱۲ [2] یعنے کہ اسے فسخ کرنے سے تمتع کی صورت پیدا ہوگی ۱۲ [3] یعنی مین احرام کھول ڈالتا ۱۲ اسکو یعنی حج فسخ کرکے عمرہ کر ڈالتا۔

جو حلال شخص کرتا ہے جب آٹھوین تاریخ آئی تو ہم نے مکہ سے منہ ہوڑا اور حج کا احرام باندہا۔ اور مسلم کی ایک روایت
مین ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج ہی کا احرام باندہکر آئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے عمرہ کا احرام باندہا تہا جب ہم لوگ سرف مین پہونچے تو وہ حائضہ ہو گئین پہر جب ہم مکہ مین پہونچے تو ہمنے
بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اسکے بعد ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ہم مین سے جس شخص
کے پاس قربانی کے جانور نہ ہون وہ حلال ہوجائے ہم نے کہا کہ حلال ہونا کیا۔ آپنے فرمایا کہ بالکل حلال ہوجائے
اسکے بعد ہم لوگ اپنی عورتون مین پڑ گئے اور خوشبو لگانے لگے اور (سیئے ہوئے) کپڑے پہننے لگے۔ اور
ہم مین اور عرفہ مین چار ہی راتین باقی رہ گئین اسکے بعد ہم نے ذی الحجہ کی آٹھوین تاریخ کو حج کا احرام
باندہا۔ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس آئے تو وہ رو رہی تہین آپنے فرمایا کہ کیون
تمہارا کیا حال ہے انہون نے کہا کہ مجہے حیض آگیا اور سب لوگ احرام کہول چکے اور مین نے احرام کہولا نہ بیت
اللہ کا طواف کیا اور اب سب لوگ حج کرنے چلے جا رہے آپنے فرمایا کہ یہ تو ایک ایسی چیز ہے جس کو خدا نے آدم
علیہ السلام کی تمام لڑکیون کے لیے مقرر کر دیا ہے اچہا تم نہا کر حج کا احرام باندہ لو چنانچہ انہون نے ویسا ہی
کیا اور کہڑے ہونیکے تمام مقامات پر کہڑی ہوئین (یعنے حج کے تمام افعال ادا کیے) پہر جب پاک ہو گئین تو
بیت اللہ کا طواف کیا آپنے فرمایا کہ بس تم اب اپنے حج اور عمرہ دونون سے حلال ہو گئین (یعنے دونو
پورے ہو گئے) انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات میرے دل مین کہٹکتی ہے کہ مینے اُسوقت تک بیت
اللہ کا طواف نہ کیا جب تک مین اپنے حج سے فارغ ہو چکی تو آپنے (عبد الرحمن بن ابو بکر سے کہا) کہ اے
عبد الرحمن تم انہین لیجا کر تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ اور یہ اُس رات کا واقعہ ہے جس رات آپ محصب مین ٹہیرے
تہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نرم دل شخص تہے جب وہ آپ سے کوئی فرمایش کرتے تہین تو آپ اُسکو
پوری کر دیتے تہے اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ
ہم مین سے سات سات آدمی اونٹ اور گائے مین شریک ہوجائین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ رسول
اللہ اور آپکے اصحاب نے بجز اسی ایک طواف کے جو پہلے کیا تہا صفا اور مروہ کے درمیان دوبارہ طواف نہیں
کیا۔ اور ابو داؤد اور نسائی کی روایت مین مذکور ہے کہ سراقہ بن مالک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو مطلع
فرمایئے کہ یہ تمتع خاصکر اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے۔ آپنے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے اور بجز

سلہ یعنی منٹے کو چلے ہر۔
سلہ یعنی یہ جو ہم سے کرنا ہمیشہ کے لیے ہے یعنی حج کے احرام کو فسخ کرکے عمرہ کا احرام کر دالنا اسی سال کے لیے مخصوص ہتا جیسا کہ ابو ذر کی حدیث اس سے قبل مذکور ہو چکی ہے

ترمذی کے پانچوین کی سعایت مین جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے کہ لوگ جاہلیت کی زمانہ مین حج کے مہینوں مین عمرہ کرنے کو ایک بہت ہی بڑا گناہ خیال کرتے تھے[۱] اور محرّم کو صفر کے نام سے[۲] پکارتے تھے اِذَا بَرَءَ الدَّبَرَ۔ وَعَفَا الْاَثَرُ۔ وَانْسَلَخَ صَفَرُ۔ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ[۳] غرضکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے اصحاب کے چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندہے ہوئے آئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین یہ حکم دیا کہ وہ اس احرام کو (جو حج کے لیے باندہا ہے) عمرہ کرڈالین تو انکو یہ ایک بہت ہی بڑی بات معلوم ہوئی کہنے لگے یارسول اللہ ہم کیسے حلال ہوجائین آپنے فرمایا کہ پوری طور پر حلال ہوجاؤ۔ اور نسائی کی روایت مین عفا الوبر ہے۔ بجای عفا الاثر کے اور انسلخ صفر کے بعد یہ عبارت زیادہ بیان کی گئی یا راوی نے کہا۔ دخل صفر مسلم اور ترمذی کی روایت مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمرہ حج مین قیامت تک داخل ہوگیا یعنے قران کرنیوالے کے لیے عمرہ کے افعال حج کے افعال مین داخل ہوگئے (جیسے ایکہی طواف دونو کے لیے کافی ہے اسی طرح اور افعال) بَرَءَ الدَّبَرُ کے معنی ہین کہ اونٹ کی پیٹھ پر جو زخم ہے وہ مندمل ہوکر اچھا ہوجائے۔ عفا الاثر کے یہ معنے ہین کہ آمدرفت نہ ہونیکی وجہ سے رستہ کے آمدورفت کے نشانات مٹ جائین۔

١٣۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِ الْحَجِّ وَنَزَلْنَا بِسَرِفَ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ وَاَحَبَّ اَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ اَصْحَابِهٖ وَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَكَانُوْا اَهْلَ قُوَّةٍ وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلَى الْعُمْرَةِ قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ يَا هَنْتَاهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِاَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ فَقَالَ وَمَا شَاْنُكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ لَا يَضُرُّكِ اِنَّمَا اَنْتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَكِهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِيْ

---

[۱] یہی وجہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کے دل سے اسکی برائی دفع کرنیکی غرض سے حج کا احرام فسخ کراکے عمرہ کروایا۔

[۲] یعنی محرم کے مہینہ کو صفر کا مہینہ کردیتے تھے اسلیے کہ ذیقعد۔ ذی الحجہ محرم یہ تین ماہ حرام کے خیال کیے جاتے تھے۔ ان مہینوں مین لڑائی لوٹ مار سب ناجائز خیال کرتے تھے اسلیے لوٹ مار کرنیکے لیے محرم کے مہینہ کو اڑا دیتے تھے اور اسکو صفر کردیتے تھے اور صفر کے مہینہ کو ماہ محرم کی طرح تعظیم کرتے تھے [۳] یعنی اونٹ کی زخمی پیٹھ اچھی ہوجائیگی اور رستہ کی آمد و رفت کے نشانات مٹ جائینگے اور صفر کا مہینہ ختم ہوجائے تب عمرہ کرنا جائز ہے جو شخص عمرہ کرنا چاہے [illegible] اسلیے کہ ایک نئی بات تھی۔

أُخرى فلم أزل حائضا حتى كان يوم عرفة ولم أهلل إلا بعمرة وطهرت فأمرني أن أنقض رأسي وأمتشط وأهل بالحج وأترك العمرة ففعلت حتى قضيت حجي وفي رواية قالت فخرجنا معه حتى قدمنا منى يوم النحر وطهرت ثم خرجت معه في النفر الآخر حتى نزل المحصب فدعا عبد الرحمن فقال اخرج بأختك من الحرم فلتهل بعمرة ثم افرغا ثم ائتيا ههنا فإني أنظركما حتى تأتيا فخرجت حتى إذا فرغت من الطواف جئته بسحر فأذن بالرحيل فارتحل الناس فمر متوجها إلى المدينة وفي رواية فمر بالبيت فطاف به قبل صلوة الصبح ثم خرج إلى المدينة وفي أخرى خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحج وعمرة ومنا من أهل بحج وأهل النبي صلى الله عليه وسلم بالحج فأما من أهل بعمرة فحل وأما من أهل بحج أو جمع الحج والعمرة فلم يحلوا حتى كان يوم النحر وعند أبي داود قال صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن أردف أختك فأعمرها من التنعيم فإذا هبطت بها من الأكمة فلتحرم فإنها عمرة متقبلة۔ ترجمہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے مہینے مین حج کے مقام مین حج کی راتون مین نکلے مدینے سے اور سرف مین آکر اترے تو آپنے فرمایا کہ جس شخص کے ساتھ ہدی (قربانی) نہو اور اسکو یہ پسند ہو کہ اپنے اس احرام کو عمرہ کر ڈالے تو وہ عمرہ کر ڈالے اور جس کے ساتھ ہدی (قربانی کے لیے جانور) ہو تو وہ ایسا نہ کرے پس آپکے اصحاب مین سے بعض لوگون نے آپکے اس حکم کی تعمیل کی اور بعض لوگون نے نہین کی[1]۔ اور رسول اللہ اور آپکے بعض اصحاب جو اہل استطاعت تھے انکے ساتھ ہدی (قربانی) تھی[2] اسلیے وہ عمرہ نہ کرسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مین رو رہی تھی آپنے فرمایا کہ تم کیون رو رہی ہو مینے عرض کیا کہ مینے آپکے اس حکم کو سنا جو آپنے اپنے اصحاب کو دیا ہے[3] اور مین عمرہ کرنے سے ممنوع ہون[4] آپنے فرمایا کہ کیون تمہاری کیا حالت ہے، مینے کہا کہ مین نماز نہین پڑہتی آپنے فرمایا کہ کچھ مضائقہ کی بات نہین۔ تم بھی بنی آدم سے ایک عورت ہو خدا نے جس طرح آدم کی۔ اور لڑکیون پر یہ لکھدیا ہے ویسے ہی تمپر بھی لکھدیا ہے تم حج مین شریک رہو۔ خدا سے امید ہے کہ وہ تم کو

---

[1] لیکن اسکے بعد جب رسول اللہ صلعم نے حتمی طور پر حکم دیا تو بالآخر سب لوگون کو جنکے ساتھ ہدی نہ تھی حج کا احرام فسخ کرکے عمرہ ہی کرنا پڑا
[2] اسلیے وہ قربانی کرنے تک حج کا احرام نہین کھول سکتے تھے [3] کہ وہ حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالین [4] یعنے عمرہ کی ادا مین حیض میرا مانع ہے

تفصیل[1] کریگا بخبر ترمذی کے جیہون اسکے راوی ہین ۔ اور ایک روایت مین ہی کہ مین عرفہ کے دن تک حیض ہی کی حالت مین رہی اور مینے عمرہ ہی کا احرام باندہا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم دیا کہ مین اپنی چوٹی کہول ڈالون اور کنگہی کرون اور حج کا احرام باندہ لون ۔ اور عمرہ کو چہوڑ دون چنانچہ مینے ایسا ہی کیا تا آنکہ مینے اپنے حج کو پورا کر لیا ۔ اور ایک روایت مین ہو کہ ہم حج کے لیے آپکے ساتہ روانہ ہوئے ۔ تو نحر کے دن ہم منے مین پہونچ گئے اور مین (حیض سے) پاک ہوگئی ۔ پہر منے سے واپس ہوئے اور بیت اللہ کا طواف (افاضہ) کیا ۔ پہر مین آپکے ساتہ دوسرے دن روانہ ہوئی اور آپ محصب مین آکر اترے اور عبد الرحمن کو بلایا اور پہر فرمایا کہ تم اپنی بہن کو حرم سے باہر لیجاؤ تاکہ وہ عمرہ کا احرام باندہ لین ۔ پہر تم دونون فارغ ہوکر یہین چلے آؤ مین تمہارے آنے تک یہین تمہارا انتظار کرونگا مین روانہ ہوئی اور جب طواف سے فارغ ہو چکی تو بہت ہی تڑکے آپکی خدمت مین پہونچ گئی ۔ تو آپنے کوچ کا حکم دیا لوگون نے کوچ کی تیاری کردی اور آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ بیت اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور صبح کی نماز سے قبل طواف کیا اسکے بعد مدینہ کی طرف روانہ ہوئے ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ہم (بارادہ حج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ روانہ ہوئے تو ہم مین بعض لوگ تو ایسے تہے جنہون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور بعض ایسے تہے جنہون نے حج اور عمرہ دونون کا احرام باندہا تہا ۔ اور بعض ایسے تہے جنہون نے صرف حج ہی کا احرام باندہا تہا ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا احرام باندہا تہا ۔ تو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا ۔ انہون نے تو احرام کہول ڈالا ۔ اور جن لوگون نے صرف حج یا حج اور عمرہ دونون کا اکٹہے احرام باندہا تہا وہ لوگ نحر کے دن تک حلال نہین ہوئے[2] ۔ اور ابوداؤد کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد الرحمن تم اپنی بہن کو اپنے پیچہے بیٹہا کر تنعیم سے عمرہ کرالاؤ ۔ دیکہو[3] جب ٹیلون پر چڑہ کر تنعیم مین اترو تو اسی وقت احرام باندہ لینا اسلیے کہ وہ عمرہ مقبول ہوگا

۱۴ ۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُنِیْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَ اَھْلَلْتَ فَقُلْتُ بِاِھْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ سُقْتَ الْھَدْیَ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَیْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَیْتُ

---

[1] یعنی تمہارے حج کو پورا کریگا ۱۲ [2] یعنی نحر کے دن بعد قربانی کرنے کے انہون نے احرام کہولا [3] حضرت عائشہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ۱۲

اَمْرَاَۃٌ مِنْ اَھْلِیْ فَمَشَطَتْنِیْ وَغَسَلَتْ رَاْسِیْ فَکُنْتُ اُفْتِیْ بِذٰلِکَ النَّاسَ فِیْ اِمَارَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ فَلَمَّا مَاتَ وَکَانَ عُمَرُ اِنِّیْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَآءَنِیْ رَجُلٌ فَقَالَ اِتَّئِدْ فِیْ فُتْیَاکَ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا یُحْدِثُ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ فَقُلْتُ یَا اَیُّھَا النَّاسُ مَنْ کُنَّا اَفْتَیْنَاہُ بِشَیْءٍ فَلْیَتَّئِدْ فَھٰذَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ قَادِمٌ عَلَیْکُمْ فِیْهِ فَائْتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ بَلَغَنِیْ اَحْدَثْتَ فِیْ شَاْنِ النُّسُکِ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰهِ وَاِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَحِلَّ حَتّٰی نَحَرَ الْهَدْیَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَآئِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ وَالنَّسَآئِیِّ اِنَّ اَبَا مُوْسٰی کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَۃِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ وَاَصْحَابُهٗ وَلٰکِنْ کَرِهْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا مُعْرِسِیْنَ بِهِنَّ فِی الْاَرَاکِ ثُمَّ یَرُوْحُوْنَ فِی الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ قَوْلُهٗ فَلْیَتَّئِدْ اَمْرٌ بِالتُّؤَدَۃِ وَھِیَ التَّاَنِّیْ فِی الْاَمْرِ وَالتَّثَبُّتِ ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ بطحا[1] مکہ مین تشریف فرما تھے آپنے فرمایا کہ تم نے کاہے کا احرام باندہا ہے مینے عرض کیا کہ رسول اللہ کے موافق مینے بہی احرام باندہی[2] آپنے فرمایا کیا تم ہدی ساتھ لائے ہو مینے عرض کیا کہ جی نہین تو آپنے فرمایا کہ اچھا تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرکے تم احرام کہول ڈالو مینے ایسا ہی کیا پہر مین اپنے خاندان کی ایک عورت کے پاس آیا اسنے میرے سر مین کنگہی کردی اور میرا سر دہو دیا۔ تو مین لوگون کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک یہی فتویٰ دیتا تہا جب انکا انتقال ہوگیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو مین (حج کے) موسم مین (ایک جگہہ) کہڑا ہوا تہا کہ اتنے مین ایک شخص نے آکر مجہسے کہا کہ تم اپنے فتویٰ کو روک لو تمکو معلوم نہین ہے جو امیر المومنین نے حج کے افعال مین کوئی نئی بات نکالی ہے تو مین نے کہا کہ اے لوگو اگر مین نے کسی کو کچہ فتویٰ دیا ہے تو وہ اسپر (کی تعمیل) مین (ابہی) تامل کرے اسلیے کہ اسی حج کے موسم مین امیر المومنین تمہارے پاس آنیوالے ہین جب وہ آگئے تو مینے ان سے دریافت کیا کہ اے امیر المومنین وہ کونسی بات ہے جسکی نسبت مجہے یہ خبر پہونچی ہے کہ آپنے حج کے باب مین نئی[3] نکالی ہے تو انہون نے فرمایا کہ اگر ہم خدا کی کتاب پر عمل کرین تو خدا فرماتا ہے

---

[1] مکہ کی پتریلی زمین پر اونٹ بٹہائے ہوئی تہے [2] یہ لفظی ترجمہ ہے یعنے جس چیز کا آپنے احرام باندہا ہے مینے بہی اسی کا احرام باندہا ہے یعنے احرام باندہتے وقت مینے یہی نیت کی ہے [3] کہ حج کو فسخ کرکے عمرہ کرڈالین اگرچہ ہدی نہ ہو جس طرح رسول

أَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ حج کے افعال میری ہی طرح کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُس وقت
تک احرام نہیں کھولا جب تک آپ نے قربانی نہ کرلی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم اور نسائی
کی ایک روایت میں ہو کہ ابوموسیٰ تمتع کرنے کے لیے فتوی دیا کرتے تھے تو حضرت عمرؓ نے اُن سے کہا کہ تم
جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ نے ایسا کیا ہے لیکن میں اسکو برا خیال کرتا ہوں
کہ لوگ اپنی عورتوں کے ساتھ پیلو کے درخت کے نیچے رات کاٹیں پھر صبح حج کرنے عرفات میں جائیں اور
ان کے سر سے (پانی کے) قطرے ٹپکتے ہوں فلیتدل امر ہے جسکا مصدر تودہ ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ
کسی کام کے کرنے میں ڈھیل تامل تاخیر کیجائے۔

۱۵- وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِيْنَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْيَمَنِ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فَاطِمَةَ قَدْ
نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ فَغَضِبَ فَقَالَتْ مَالَكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ
أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ
لِي انْحَرْ مِنَ الْبُدْنِ سَبْعًا وَسِتِّيْنَ أَوْ سِتًّا وَسِتِّيْنَ وَأَمْسِكْ لِنَفْسِكَ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ أَوْ
أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَأَمْسِكْ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مِنْهَا بِضْعَةً أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ النَّضُوحُ
بِخَاءٍ مُعْجَمَةٍ ضَرْبٌ مِنَ الطِّيبِ ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکو اہل یمن پر حاکم بناکر بھیجا تھا وہاں مجھے کئی اوقیہ (چاندی) ملی جب وہ رسول
اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں تو انہوں نے فاطمہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے تمام گھر میں خوشبو پھیلا رکھی
تھی تو وہ خفا ہوئے۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ کیوں خفا ہوتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے تمام
اصحاب کو احرام کھول ڈالنے کا حکم دیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے
مجھے فرمایا کہ تمنے کیا کیا ہے میں نے عرض کیا کہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کی طرح احرام باندھا
ہے آپ نے فرمایا کہ میں تو قربانی کے جانور ساتھ لایا ہوں۔ اور میں نے قران کیا ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ

لہ پورا کرو حج اور عمرہ کو خدا کے واسطے یعنے اسمیں منہم کا ذکر نہیں ہو ۔ لہ یعنی جو آپ کی نیت وہ میری نیت ہے ۔ لہ یعنی ان کو جمع کر لیا
اور ۔ مجھ ۔ اونٹ ۔ ۹۶ ۔ اوقیہ ۔ علی ۔ بیان ۔ ۱۷

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں ستسٹھ یا چھیاسٹھ اونٹ ذبح کروں اور تیتیس یا چونتیس اونٹ اپنے واسطے رکھ لوں اور آپ نے فرمایا کہ ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا میں آپ کے واسطے رکھ چھوڑوں ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں لفظ خارمعجمہ سے ایک قسم کا خوشبو ہے

۱۶۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ اَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً اَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَخْرَجَ مِنْهُ النَّسَائِيُّ فَسْخَ الْحَجِّ فَقَطْ وَفَسْخُ الْحَجِّ هُوَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ نَوَى الْحَجَّ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ عُمْرَةً وَيَحِلُّ ثُمَّ يَعُوْدُ يُحْرِمُ بِهٖ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں رات بسر کی جب صبح ہوئی تو آپ سوار ہوئے پھر جب آپ کی سواری بیدا کی بلندی پر پہونچی تو آپنے خدا کی تعریف کی اور تسبیح کی۔ اور تکبیر کہی پھر آپنے حج اور عمرہ کے لیے لبیک پکارا اور لوگوں نے بھی اندونوں کے لیے لبیک کہا پھر جب آپ (مکہ کے قریب) تشریف لائے تو آپنے لوگوں کو حکم دیا تو سبنے احرام کھول ڈالا جب ترویہ کا دن آیا تو پھر سب لوگوں نے حج کا احرام باندھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حج پورا کر چکے تو آپنے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کیے۔ اور ایک روایت میں جو بلال بن حارث سے مروی ہے مذکور ہے کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ حج کا فسخ کرنا ہمارے ہی لیے مخصوص تھا۔ یا ہمارے بعد کے لوگوں کے لیے بھی ہے آپنے فرمایا کہ نہیں (دوسروں کے لیے نہیں ہے) بلکہ تمہارے ہی واسطے مخصوص ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی نے صرف فسخ حج سے متعلق روایت کیا ہے۔ حج کے فسخ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کسی نے بہ نیت حج احرام باندھا ہو اسکے بعد وہ اسی حج کے احرام کو عمرہ کر ڈالے۔ اور احرام کھول ڈالے اور پھر از سر نو حج کے لیے احرام باندھے۔

۱۷۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهٗ بِحَجٍّ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ کے صحابہ نے حج کا احرام باندھا۔ ابوداود اس کے

راوی ہین۔

۱۸- وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَجِّ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَلَهُ فِي اُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ يُخْبِرُ النَّاسَ بِمَنَاسِكِهِمْ وَيُبَلِّغُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَوْا عَرَفَةَ مِنْ قِبَلِ ذِي الْمَجَازِ فَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلٰكِنْ شَمَّرَ اِلٰى ذِي الْمَجَازِ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا اِسْتَمْتَعُوْا بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ ترجمہ عکرمہ بن خالد مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے ابن عمر سے حج سے قبل عمرہ کرنے کی نسبت دریافت کیا تو انہون نے فرمایا کہ کوئی مضائقہ نہین خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج سے قبل عمرہ کیا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ اور بخاری کی ایک روایت مین مذکور ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو حج پر امیر بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگون کو حج کے احکام بتلائین۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام لوگون کو پہونچائین تا آنکہ لوگ ذی المجاز کی جانب سے عرفہ مین داخل ہون پس وہ بیت اللہ کے قریب سے نہین گئے بلکہ ذی المجاز کی جانب متوجہ ہوئے اور یہ اس وجہ سے کہ ان لوگون نے عمرہ کو حج کے ساتھ تمتع نہین کیا تھا۔

۱۹- وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عُمَرَ فَشَهِدَ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص نے حضرت عمر کے پاس آکر یہ شہادت دی کہ اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپنے اُس بیماری کی حالت مین جس مین آپنے انتقال فرمایا حج سے قبل عمرہ کرنے کو منع فرمایا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہین

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

پانچوان باب

طواف اور سعی کے بیان مین جس مین تین فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ كَيْفِيَّتِهِمَا

پہلی فصل

دونوں کی کیفیت کے بیان میں

١عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰی يَثْرِبَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمّٰی وَلَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا يَلِی الْحِجْرَ وَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلٰثَةَ اَشْوَاطٍ وَيَمْشُوْا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَی الْمُشْرِكُوْنَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰی قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ رِوَايَةٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِیْ اسْتَاْمَنَ فِيْهِ قَالَ ارْمُلُوْا لِيَرَی الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَالْمُشْرِكُوْنَ مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ وَفِیْ اُخْرٰی اِنَّمَا سَعٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَی الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُمْ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاوٗدَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَبَعَ فَاسْتَلَمَ وَكَبَّرَ ثُمَّ رَمَلَ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ فَكَانُوْا اِذَا بَلَغُوا الرُّكْنَ الْيَمَانِیَّ وَتَغَيَّبُوْا عَنْ قُرَيْشٍ مَشَوْا ثُمَّ يَطَّلِعُوْنَ عَلَيْهِمْ يَرْمُلُوْنَ فَتَقُوْلُ قُرَيْشٌ كَاَنَّهُمُ الْغِزْلَانُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَكَانَتْ سُنَّةً وَمَعْنٰی وَهَنَتْهُمْ اَضْعَفَتْهُمْ وَالْاَشْوَاطُ جَمْعُ شَوْطٍ وَّ الْمُرَادُ بِهِ الْمَرَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالرَّمَلُ سُرْعَةُ الْمَشْیِ وَالْهَرْوَلَةُ وَالْاِضْطِبَاعُ فِی الطَّوَافِ اَنْ يُّدْخِلَ الرَّجُلُ الرِّدَاءَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ الْاَيْمَنِ وَيَجْمَعُ طَرَفَيْهِ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ فَيُبْدُوْ مَنْكِبُهُ الْاَيْمَنُ وَيُغَطِّی الْاَيْسَرَ سُمِّیَ بِذٰلِكَ لِاِبْدَاءِ الضَّبْعَيْنِ وَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْاِبِطِ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اپنے اصحاب کے مکہ میں تشریف فرما ہوئے اور انکو مدینہ کے بخار نے بالکل ضعیف و ناتوان کردیا تھا تو مشرکین نے کہا کہ کل تمہارے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جسکو بخار نے بہت ہی نحیف کردیا ہے اور جسکی وجہ سے وہ بہت ہی کمزور ہوگئے ہیں۔ تو بہ مشرکین اس مقام کے قریب بیٹھے جو حجر (اسود) سے قریب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے

اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ تین شوط (چکر) میں رمل کریں اور دونوں رکنوں کے مابین اپنی معمولی چال سے چلیں۔ تاکہ مشرکین اُنکی طاقت اور تیزی کو دیکھیں تو مشرکین نے کہا کہ (کیا) یہ لوگ وہی ہیں جنکی بنسبت تمہارا خیال تھا کہ اُنکو بخار نے نحیف و ناتوان کردیا ہے۔ یہ لوگ تو فلان فلان چیز سے زیادہ تیز و توانا ہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حکم کے دینے کے لیے کہ (اصحاب) تمام چکروں میں رمل کریں کوئی امر مانع نہ تھا بجز اسکے کہ آپ (رحم دل تھے) آپنے اُنپر رحم فرمایا۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور بخاری نے ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس سال (مکہ میں) تشریف لائے جس سال کی بابت مشرکین سے معاہدہ ہوا تھا۔ تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ رمل کرو تاکہ مشرکین تمہاری قوت دیکھیں اور مشرکین قعیقعان کی طرف سے دیکھ رہے تھے) اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اور انکے اصحاب) نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کی درمیان اس وجہ سے سعی کی تاکہ مشرکین انکی قوت کو دیکھیں۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اضطباع کیا پھر بوسہ دیا اور تکبیر کہی۔ پھر تین چکروں میں آپنے رمل کیا جب یہ لوگ رکن یمانی کے پاس پہونچ جاتے تھے اور (کفار) قریش کی نظروں سے غائب ہوجاتے تھے تو اپنی معمولی چال سے چلتے تھے۔ پھر جب انکی سامنے نمودار ہوجاتے تھے تو رمل کرتے تھے (بالآخر) کفار) قریش کہنے لگے کہ یہ لوگ تو گویا ہرن ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اسکے بعد یہ (رمل) سنت ہوگیا وَهَنَتْهُمْ کے معنے یہ ہیں کہ انکو ضعیف و ناتوان کردیا اشواط جمع ہے شوط کی اس سے مراد پورا ایک چکر ہے جو بیت اللہ کے اطراف لگایا جاتا ہے[1]۔ رمل کے معنے جھپٹ کر چلنے کے ہیں۔ اور طواف میں پہرولہ اور اضطباع کرنے کے یہ معنے ہیں کہ چادر کو داہنی بغل سے نکالکر اسکے دونوں پلوں کو بائیں کندھے پر ڈالدیں۔ اور داہان کندھا بالکل ظاہر ہوجائے اور بایان کندھا بالکل ڈھک جائے۔ اور اضطباع کو اضطباع اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس طریق عمل سے دونوں بغل کے نیچے کے گوشت نمایاں ہوجاتے ہیں

۲۔ وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَرَاَیْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَیْتِ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَالْمَشْیَ اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ سُنَّةٌ فَقَالَ صَدَقُوْا وَکَذَبُوْا فَقُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَکَذَبُوْا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

[1] اسیمیں سات چکر لگائے جاتے ہیں جسکو طواف کہتے ہیں جہان سے شروع کیا جاتا ہی سمقام پر آکر ایک چکر پورا ہوتا ہے اسی طرح ایک پورے چکر کو شوط کہتے ہیں
— [illegible] نام مقام ۱۲ — یعنی ہرن کی طرح کودتے ہیں ۔ ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَطُوفُوا
بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُلُوا ثَلٰثًا وَيَمْشُوا اَرْبَعًا فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي الطَّوَافَ
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ
مَا صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هٰذَا مُحَمَّدٌ
حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا
كَثُرُوا رَكِبَ وَالْمَشْيُ فِي السَّعْيِ اَفْضَلُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ وَاَبُوْدَاؤُدَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ اَنَّ قُرَيْشًا
قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوتُونَ مَوْتَ النَّغَفِ
فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلٰى اَنْ يَجِيئُوا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُشْرِكُونَ
مِنْ قِبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ اُرْمُلُوا بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَلَيْسَ بِسُنَّةٍ
وَقَالَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِثْلَ مُسْلِمٍ وَزَادَ فَطَافَ عَلٰى بَعِيرٍ لِيَسْمَعُوا كَلَامَهُ وَلِيَرَوْا مَكَانَهُ
وَلَا تَنَالُهُ اَيْدِيهِمُ النَّغَفُ دُوْدٌ يَكُونُ فِي اُنُوفِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ ترجمہ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ مینے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمکو اس سے مطلع فرمایے کہ جو بیت اللہ کے (ابتدائی) تین طواف
(حکمہ) مین رمل کرتے ہین اور باقی چار طواف مین اپنی معمولی چال سے چلتے ہین کیا یہ (فعل) سنت ہے آپکے قوم کے
لوگ تو اسکو سنت کہتے ہین تو اُنہون نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہین اور جھوٹے بھی ہین تو مینے کہا کہ آپکے اس
قول کا کیا مطلب کہ وہ سچے بھی ہین اور جھوٹے بھی ہین تو انہون نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مین
تشریف فرما ہوئے تو مشرکین یہ کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب ضعف اور ناتوانی کی وجہ سے بیت اللہ
کا طواف نہ کرسکینگے اور وہ لوگ آپ پر حسد کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ حکم دیا کہ وہ تین
(ابتدائی) طواف مین رمل کرین اور (بقیہ) چار طواف اپنی معمولی چال سے پورا کرین پھر مینے کہا کہ اچھا اب مجھ
کو اس سے مطلع فرمایے کہ کیا صفا و مروہ کے درمیان سوار ہو کر طواف کرنا سنت ہے آپ کی قوم کے لوگ تو اسکو سنت
کہتے ہین تو انہون نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہین اور جھوٹے بھی ہین مینے عرض کیا کہ انہون نے کونسی بات سچ کہی اور
کونسی جھوٹ کہی تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم (جب مکہ تشریف لائے تو آپ) پر کثرت سے
لوگون کا اژدحام اور ہجوم ہو گیا حتی کہ کنواری عورتین بھی اپنے گھرون سے باہر نکل آئین اور سب کہنے لگے کہ

آپکو دیکھنے کو ۱۲

ملہ قوم کے لوگ اسکو سنت بحکم کہ ضرور یہ خیال کرتے تھے یہ جھوٹ تھا۔ اور سنت سمجھنا یہ سچ تھا ۱۲ ملہ یعنی جو اسباب مین ہوکر آپنے سوار ہوکر سعی
کی اور جو اسباب مین کرسوار ہو کر ہی طواف کرنا سنت ہے حالانکہ پیدل سعی افضل ہے ۱۲

یہ محمد ہین یہ محمد ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارک تہی کہ لوگ آپکے سامنے سے مارکر ہٹائے نہین جاتے تہے[1]) پہر جب لوگون کی زیادہ بہیڑ بہاڑ ہوگئی تو آپ سوار ہوگئے ۔ ورنہ پیدل سعی کرنا زیادہ بہتر اور افضل ہے مسلم اسکے راوی ہین اور یہ مسلم ہی کے الفاظ ہین اور ابوداود نے اسی کے موافق روایت کی ہے اور اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ حدیبیہ کے زمانہ مین (کفار) قریش نے یہ کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب کو آنے دو حتے کہ وہ اونٹ کی موت مرجاوینگے[2] پہر جب آپ نے اور اُن سے اس امر پر مصالحت ہوگئی کہ آپ سال آیندہ مع تمام مسلمانون کے مکہ مین) آئین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے اور مشرکین قعیقعان کیطرف سے دیکہ رہے تہے تو آپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کے (ابتدائی) تین طواف مین رمل کرین۔ اور یہ سنت نہین ہے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کی نسبت ویسے ہی بیان کیا جس طرح مسلم نے بیان کیا ہے ۔ صرف اتنا زیادہ بیان کیا کہ آپنے اونٹ پر سوار ہوکر اس غرض سے طواف کیا تا کہ لوگ آپ کی بات سن سکین اور آپ کو اچہی طرح دیکہ سکین اور آپ تک انکے ہاتہہ نہ پہونچ سکین ۔ نغف ایک کیڑا ہے جو اونٹ اور بکری کے ناک مین پیدا ہوتا ہے ۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ ۔ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يَعْنِي بَعْدَ الطَّوَافِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَلْخَبَبُ ضَرْبٌ مِنَ السَّيْرِ سَرِيْعٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا کہ جب آپ حجر اسود کو چہوتے تو منجملہ سات طواف (چکر) کے تین ابتدائی طواف (چکر) جہپٹ کر کرتے ۔ بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ جب آپ صفا و مروہ کے درمیان طواف کر چکتے تو بطن مسیل مین سعی کرتے تہے ۔ اور شیخین کی روایت مین مذکور ہے کہ آپنے حجر اسود سے حجر اسود تک (ابتدائی) تین (چکر) مین رمل کیا اور (باقی) چار طواف اپنی معمولی رفتار سے

---

[1] یعنے کوئی چوبدار یا چپڑاسی آپکے سامنے سے نہین ہٹاتا تہا آپ اسکو ناپسند فرماتے تہے بوجہ رحم دلی کے ۱۲
[2] یعنے یہان آکر بہوک کے مارے اس طرح مرجاوینگے جیسے اونٹ کی ناک مین کیڑا پڑ جاتا ہے اور وہ مرجاتا ہے ۱۲

گئی پہر آپ نے دو رکعت نماز پڑہی یعنے طواف کے بعد آپ نے صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا حج اور عمرہ دونوں مین آپ ایسا ہی کرتے تہے خبب اس قسم کی رفتار ہے جو جہپٹ کر چلی جاتی ہے

۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو مسجد مین داخل ہوئے پہر آپ نے حجر اسود کو چہوا پہر آپ اپنے داہنے چلے تو آپ نے تین طواف مین رمل کیا اور چار طواف معمولی رفتار سے کیا پہر آپ مقام ابراہیم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى اور وہان آپ نے دو رکعت نماز پڑہی (اس طرح کہ) مقام آپکے اور بیت اللہ کے درمیان مین تہا دو رکعتین پڑہنے کے بعد پہر آپ حجر اسود کے پاس آئے اور اسکو چہوا اسکے بعد آپ صفا کی جانب تشریف لے گئے مین خیال کرتا ہون کہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ مسلم۔ مالک۔ ترمذی نسائی اسکے راوی مین۔

۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِمْ ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندہا تو بیت اللہ کے طواف کے وقت رمل کیا اور اپنی چادرون کو اپنی بغلون کے نیچے سو نکالکر اپنے بائین کندہون پر ڈال دیا۔ ابوداود اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَحْرَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بِعُمْرَةٍ مِّنَ التَّنْعِيْمِ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يَسْعٰى حَوْلَ الْبَيْتِ الْاَشْوَاطَ الثَّلٰثَةَ ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندہا پہر مینے انکو دیکہا کہ وہ بیت اللہ کی اطراف کے تین چکرون مین دوڑتے تہے۔

۷۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَّكَّةَ لَمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ مِنْ مِّنًى وَكَانَ لَا يَرْمُلُ اِذَا طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ اِذَا اَحْرَمَ مِنْ مَّكَّةَ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جب وہ مکہ سے احرام باندہتے تہے تو بیت اللہ کا طواف کرتے تہے صفا ومروہ کے درمیان طواف کرتے تہے تا آنکہ وہ منی سے واپس آجاتے تہے اور جب مکہ سے احرام باندہتے تہے تو بیت اللہ کے اطراف جب طواف کرتے تو رمل نہین کرتے تہے ان دونو حدیث کی مالک راوی ہین

۸۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي اَفَاضَ فِيهِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے ساتون چکر مین (سے کسی مین) رمل نہین کیا۔

۹۔ وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ فِيْمَا الرَّمَلَانِ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ اَطَّا اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَاَهْلَهُ لٰكِنْ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ اَطَّا مِثْلُ قَطَّا مَعْنَاهُ ثَبَتَ وَمَهَّدَ ترجمہ اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ اب رمل کرنے اور مونڈہے کہولنے کی کیا ضرورت ہے جب کہ خدا نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور کفر اور کافرون کو نیست و نابود کر دیا لیکن باوجود اسکے ہم ان کامون مین سے کسی کام کو نہین چھوڑتے جنکو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین کیا کرتے تہے ان دونو حدیث کی ابوداؤد راوی ہین۔ اطا کے معنے قائم ہونے اور پہیل جانے کے ہین

۱۰۔ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهُ بِبُرْدٍ اَخْضَرَ ترجمہ یعلی بن امیہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر سے اضطباع کر کے طواف کیا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے سبز[1] چادر بیان کیا ہے

۱۱۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْكَعْبَةِ هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَقَدِ اسْتَلَمُوا الْبَيْتَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الْحَطِيْمِ وَوَضَعُوْا خُدُوْدَهُمْ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطُهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبد الرحمن بن صفوان سے روایت ہی کہ مینے دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے اصحاب کعبہ کے اندر سے نکلے اور سب لوگ کعبے کے دروازہ سے لیکر حطیم تک اسکو لپٹے ہوئے تہے اور اپنی گال اسپر رکہے ہوئے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب کے بیچ مین تہے۔ ابوداود اسکے راوی ہین

[1] یعنی سبز کا لفظ زیادہ بیان کیا ۱۲

فرعٌ في الاستلام وغيره

فرع

(حجر اسود) کے چھونے وغیرہ کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَلٰكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَذْكُرْ يُقَبِّلُكَ لَحَفِيُّ الْمُبَالِغُ فِي الْإِكْرَامِ وَالْعِنَايَةِ ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہو کہ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ مین خوب جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان پہونچا سکتا ہے اگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو مین کبھی تجھ کو بوسہ نہ دیتا جیسوں لے سکے راوی ہین اور مسلم اور نسائی کی ایک روایت مین اتنا زیادہ مذکور ہے لیکن مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تیری بہت ہی تعظیم کرتے تھے۔ اور یہ نہین بیان کیا کہ آپ تجھ کو بوسہ دیتے تھے حفی کے معنے غایت درجہ کی تعظیم و تکریم کو

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا وَفِي أُخْرَى لِلشَّيْخَيْنِ قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ يُقَبِّلُ يَدَهُ وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافِهِ وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ وَمَعْنَى اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ أَيِ اجْعَلْ سُؤَالَكَ هٰذَا وَاعْتِرَاضَكَ بَعِيدًا عَنْكَ حَتّٰى كَأَنَّهُ بِالْيَمَنِ وَأَنْتَ مَوْضِعُكَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ مینے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز دونوں رکن یمانی کے بیت اللہ کے اور کسی رکن (کونہ) کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بجز ترمذی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کبھی ان دونوں رکن رکن یمانی اور حجر اسود کے چھونے کو نہ کسی تکلیف میں نہ آرام میں چھوڑا جب سے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کو چھوتے تھے۔ اور شیخین کی ایک روایت میں ہے کہ نافع نے کہا کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لیتے تھے۔ اور ابو داؤد اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کے ہر ایک چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو ضرور ہاتھ لگاتے تھے۔ اور بخاری اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کے چھونے سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے (ابن عمر نے) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکو ہاتھ لگاتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے تو اس شخص نے کہا کہ یہ فرمایئے کہ اگر بہت ہی بھیڑ بھاڑ ہو۔ یہ فرمایئے کہ اگر میں اس بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے عاجز ہو جاؤں۔ تو ابن عمر نے فرمایا کہ تم اپنی ارایت کو یمن ہی میں رہنے دو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکو چھوتے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے تم اپنی ارایت یمن ہی میں رہنے[1] دو اسکا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے اس سوال اور اعتراض کو اپنے سے دور سمجھو یہ سمجھو کہ وہ یمن میں ہے اور تم یہاں ہو۔

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ طُفْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ اَبَاهُ فَلَمَّا جِئْنَا دُبُرَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ اَلَا تَتَعَوَّذُ قَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ فَاَقَامَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ وَوَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَكَفَّيْهِ هٰكَذَا وَبَسَطَهُمَا بَسْطًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں عبد اللہ کے ساتھ طواف کیا یعنے اپنے والد کے ساتھ جب ہم کعبہ کے پیچھے آئے تو میں نے کہا کہ آپ پناہ نہیں مانگتے تو انہوں نے کہا کہ ہم پناہ

[1] کعبہ ایک مربع مستطیل مکان ہے اسکے دو رکن یمن کی جانب جو واقع ہیں۔ وہ رکنین یمانیین یعنے منسوب بیمن کہلاتے ہیں ان دونوں رکن میں سے ایک کو حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرا رکن یمانی کہلاتا ہے۔ دوسرے دو رکن جو شام کی جانب واقع ہیں رکنین شامیین یعنے منسوب بشام کہلاتے ہیں انکو نہ چھوتے ہیں نہ بوسہ دیتے ہیں۔ یہ شخص یمن کا رہنے والا تھا ارایت ارایت کرکے سوالات کرتا تھا جسکا ترجمہ (بھلا بتایئے) کہا گیا ہے مطلب یہ کہ تمہاری اگر مگر یمن ہی میں رہنے دو یہاں اگر مگر کی گنجایش نہیں ہے۔

مانگتے ہین دوزخ کی آگ سے پہر روانہ ہوئے اور حجر اسود کو جاکر ہاتھ لگایا پہر (کعبے کے) رکن (حجر اسود) اور دروازہ کے درمیان کہڑے ہو گئے اور اپنا سینہ اور چہرہ اور اپنے دونون بازو اور دونون ہتھیلیان اس طرح کمیز اور بہت ہی اچھی طرح پہیلا دیا۔ پہر فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکہا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وَمُعَاوِیَۃُ لَا یَمُرُّ بِرُکْنٍ اِلَّا اِسْتَلَمَہٗ فَقَالَ لَہٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّکْنَ الْیَمَانِیَ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ لَیْسَ شَیْءٌ مِّنَ الْبَیْتِ مَھْجُوْرٌ وَکَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ یَسْتَلِمُھُنَّ کُلَّھُنَّ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین ابن عباس کے ساتھ تہا اور معاویہ (جب طواف کیوقت کعبے کے) کسی رکن (کونہ) پر گذرتے تہے تو اُسکو ہاتھ لگاتے تہے تو ابن عباس نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو ہاتھ لگاتے تہے تو معاویہ نے کہا کہ کعبہ کا کوئی حصہ متروک نہین ہے۔ اور ابن زبیر سب کنون (کونون) کو ہاتھ لگاتے تہے شیخان اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ حَنْظَلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ طَاوُسًا یَمُرُّ بِالرُّکْنِ فَاِنْ وَجَدَ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ یُزَاحِمْ وَاِنْ رَاٰہُ خَالِیًا قَبَّلَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ عُمَرَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقَالَ عُمَرُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِکَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مینے طاؤس کو دیکہا کہ جب وہ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تہے اور وہان لوگون کی بہیڑ بہاڑ دیکہتے تہے تو چلے جاتے تہے اور لوگون کی مزاحمت نکرتے تہے اور جب اسکو لوگون سے خالی پاتے تہے تو تین دفعہ اُسکو چومتے تہے پہر فرماتے کہ مینے ابن عباس کو ایسا ہی کرتے دیکہا ہے اور ابن عباس کہتے ہین کہ مینے حضرت عمر کو ایسا ہی کرتے دیکہا ہے۔ اور حضرت عمر کہتے ہین کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا ہے۔ نسائی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَوْفٍ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ کَیْفَ صَنَعْتَ فِی اسْتِلَامِ الرُّکْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اِسْتَلَمْتُ وَتَرَکْتُ قَالَ اَصَبْتَ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عوف سے کہ اے ابو محمد تمنے رکن

اسود کے چھونے مین کونسا طریقہ اختیار کیا انہون نے کہا کبھی مینے اسکو ہاتھہ لگایا ہے اور کبھی ہاتھہ لگانا چھوڑ دیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ بہت اچھا کیا ہے۔ مالک اس کے راوی ہین

۷۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اُخْبِرَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ اَنَّ الْحِجْرَ بَعْضُهُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَظُنُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ اِلَّا اَنَّهُمَا لَيْسَا عَلٰى قَوَاعِدِ الْبَيْتِ وَلَا طَافَ النَّاسُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ اِلَّا لِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جب انکو حضرت عائشہ کے اس قول کی خبر ہوئی کہ حطیم کا بعض حصہ کعبہ مین داخل ہے[1] تو انہون نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ضرور یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کنون کو ہاتھہ نہین لگایا کہ وہ اپنے اصلی مقام پر نہین ہین۔ اور اسی وجہ سے لوگ حطیم کے اوپر سے طواف کرتے تھے۔ ابوداود اسکے راوی ہین

۸۔ **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُهُ اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ لَا يَرْفَعُ قَدَمًا وَلَا يَضَعُ قَدَمًا اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَلْاُسْبُوْعُ سَبْعُ مَرَّاتٍ وَمِنْهُ اُسْبُوْعُ الْاَيَّامِ لِاشْتِمَالِهٖ عَلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابن عمر دونون رکنون کے قریب بھیڑ بھاڑ مین گھس پیٹھہ کے جاتے تھے (اور ہاتھہ لگاتے تھے) تو مین نے کہا کہ ای ابوعبدالرحمن کہ آپ ان دونون رکنون کے پاس بھیڑ بھاڑ مین گھس پیٹھہ کرکے کیون جاتے ہین مینے تو اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین سے کسی شخص کو ایسی مزاحمت کرتے ہوئے نہین دیکھا ہے تو انہون نے کہا کہ مین کیون ایسا نہ کرون مین نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ ان دونون

---

[1] نقشہ دیکھنے سے یہ باتین بخوبی سمجھ مین آسکتی ہین عہ یعنے حطیم کو بھی طواف مین شریک کرتے ہین اگر حطیم کو چھوڑ کر طواف کرین تو جائز نہ ہوگا۔ اسلیے کہ چونکہ حطیم کا کچھہ حصہ کعبہ مین داخل ہے تب گویا کہ اسنے کعبہ کے بعض حصہ کو چھوڑ دیا۔

رکنون کا چھونا گناہون کا کفارہ ہی۔ اور مین نے آپ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص اس گھر کا سات طواف گن کر کریگا اسکو ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ اور مین نے آپ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص طواف کریگا تو جو قدم اوپر اٹھائیگا اور جو قدم نیچے رکھیگا ہر قدم کے بدلے خدا تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرمائیگا اور ہر قدم کے بدلے ایک بھلائی لکھیگا۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اسبوع یعنے سات مرتبہ اور ایک ہفتہ کو بھی اسبوع کہتے ہین اس وجہ سے کہ ایک ہفتہ مین سات دن ہوتے ہین

۹۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ الْمُلْتَزَمُ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ وہ فرماتے تھے کہ رکن (اسود) اور (کعبہ کے) دروازہ کے ما بین ملتزم[1] ہے۔ مالک اسکے راوی ہین

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا اَبَا حَفْصٍ اِنَّ فِيْكَ فَضْلَ قُوَّةٍ فَلَا تُؤْذِ الضَّعِيْفَ اِذَا رَاَيْتَ الرُّكْنَ خَلْوًا فَاسْتَلِمْ وَاِلَّا فَكَبِّرْ وَامْضِ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ لَا تُؤْذِ النَّاسَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابن عوف سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ مینے ایک شخص سے سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے کہا کہ اے ابو حفص اگر تم مین زیادہ طاقت ہی تو تم کسی کمزور کو مت ستاؤ جب تم رکن الحجر اسود کے پاس اسکو خالی پاؤ تو اسکو ہاتھہ لگاؤ ورنہ (دور ہی سے) تکبیر کہو اور چلے جاؤ۔ پھر مینے حضرت عمر کو سُنا کہ ایک شخص سے فرما رہے تھے کہ تم اپنی زیادہ قوت سے لوگون کو تکلیف مت دو۔ رزین اسکے راوی ہین

۱۱۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ لِكُلِّ اُسْبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ایک سات مرتبہ طواف کے لیے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ بخاری نے تعلیقاً اسکو روایت کیا ہے

۱۲۔ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْرِنُ بَيْنَ الْاَسَابِيْعِ وَلَيُسْرِعُ الْمَشْيَ وَيَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَفْعَلُهُ ثُمَّ تُصَلِّيْ لِكُلِّ اُسْبُوْعٍ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهُ كَانَ يَطُوْفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ اِذَا طَافَ يُسْرِعُ الْمَشْيَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ

---

[1] یعنے وہ مقام ہے جہان کعبہ کی دیوار سے لپٹنا چاہیے[2] بھیڑ بھاڑ مین کھسنے سے کمزور آدمی کو تکلیف ہوتی ہے ایسا مت کرو
[3] یعنے اگر چہ وہ مرتبہ طواف کرتے تو چار رکعت نماز پڑھتے

ترجمہ عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ابن زبیر کئی سات سات مرتبہ طوافون کو ایک ہی جگہہ ملا دیا کرتے تہے اور طواف مین بہت جلد جلد چلتے تہے اور یہ بیان کرتے تہے کہ حضرت عائشہ ایسا ہی کیا کرتی تہین۔ پہر ہر ایک سات مرتبہ طواف کے لیے دو دو رکعت نماز پڑہتے تہے اور ایک روایت مین ہے کہ وہ فجر کے بعد طواف کرتے تہے اور دو رکعت نماز پڑہتے تہے اور طواف مین بہت جہپٹ کر چلتے تہے۔ رزین اس کے راوی ہین۔

۱۳۔ وَعَنِ امْرَأَةٍ كَانَتْ تَخْدِمُ عَائِشَةَ أَنَّهَا طَافَتْ مَعَهَا أَرْبَعَةَ أَسَابِيعَ مَقْرُونَةً ثُمَّ رَكَعَتْ لِكُلِّ أُسْبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَيَسْتَحِبُّ اسْتِلَامَ الرُّكْنِ فِي كُلِّ وِتْرٍ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ تہی کہ اُس نے حضرت عائشہ رضہ کے ساتہ چار۔ سات سات مرتبہ طواف ملا کر کیے اسکے بعد ہر ایک سات مرتبہ طواف کے لیے دو دو رکعت نماز پڑہی اور اس نے کہا کہ ہر ایک طاق چکر مین رکن (حجر اسود) کا چہونا مستحب ہے۔ رزین اسکے راوی ہین

۱۴۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ طَافَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى عُمَرُ طَوَافَهُ نَظَرَ وَلَمْ يَرَ الشَّمْسَ فَرَكِبَ حَتّٰى أَنَاخَ بِذِي طُوًى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد القاری سے روایت ہے کہ انہون نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتہ صبح کی نماز کے بعد طواف کیا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا طواف پورا کر چکے تو انہون نے آفتاب کو دیکہا تو دکہلائی نہ دیا تو وہ سوار ہو گئے اور ذی طویٰ مین اگر اترے اور وہان دو رکعت نماز پڑہی۔ مالک اسکے راوی ہین

لہ یعنے اکٹہے چودہ مرتبہ طواف کر لیتے تہے یا اکیس مرتبہ یا اٹہائیس مرتبہ علی ہذا تہ یعنے سب طوافون کے لیے نماز اس حساب سے پڑہتے تہے۔ اگر چودہ مرتبہ طواف کرتے تو چار رکعت پڑہتے علی ہذا تہ یعنے ایک طواف سات مرتبہ چکر لگانے سے پورا ہوتا ہے تو ایسے چار طواف ایک ہی دفعہ کیے جس کے اٹہائیس چکر ہوئے اسکے بعد بحساب فی سات چکر دو رکعت نماز کے آٹہ رکعت نماز پڑہی یعنے سب طواف ایکہی دفعہ کر لیا پہر سب نمازین اکٹہی پڑہ لین۔ ایسا نہ کیا کہ سات چکر کرکے دو رکعت نماز پڑہی اور پہر طواف کیا۔ اس حدیث اور احادیث ماقبل کا یہی مطلب ہے۔ مترجم

تہ نماز اس وجہ سے نہین پڑہی کہ صبح کی نماز کے بعد قبل طلوع آفتاب کے کوئی نماز جائز نہین ہے۔

ھہ یعنی ہنوز آفتاب نہ نکلا تہا۔

۱۵۔ وَعَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِلزُّھْرِیِّ اَنَّ عَطَآءً یَقُوْلُ تُجْزِیْہِ الْمَکْتُوْبَۃُ مِنْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ فَقَالَ اِتِّبَاعُ السُّنَّۃِ اَفْضَلُ لَمْ یَطُفْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطُّ اُسْبُوْعًا اِلَّا صَلّٰی لَہٗ رَکْعَتَیْنِ۔ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا ترجمہ اسمعیل بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے زہری سے کہا کہ عطا یہ کہتے ہین کہ طواف کی دو رکعت نماز کے لیے فرض نماز[1] کافی ہے۔ توانھون نے کہا کہ سنت کی اتباع زیادہ بہتر[2] اور افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو کبھی طواف کے سات چکر ایسے نہین کیے جسکے لیے آپنے دو رکعت نماز نہ پڑہی ہو۔ بخاری نے تعلیقاً اسکو روایت کیا ہے۔

۱۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَیِ الْاِخْلَاصِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طواف کی دو رکعت نماز مین یہ دونون سورتین پڑہین قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۷۔ وَعَنْ کَثِیْرِ بْنِ جُمْھَانَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی فَقُلْتُ اَتَمْشِیْ فِی الْمَسْعٰی فَقَالَ لَئِنْ سَعَیْتُ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ کثیر بن جمہان سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ مینے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ سعی کے مقام پر اپنی معمولی چال سے چلتے تھے تو مینے کہا کہ آپ سعی کرنے کے مقام پر معمولی رفتار سے چلتے ہین تو انھون نے کہا کہ اگر مین دوڑون (تو دوڑ سکتا ہون اسلیے کہ) مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر مین معمولی چال سے چلون تو چل سکتا ہون اسلیے کہ) مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معمولی چال سے چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ علاوہ اس کے مین تو ایک بوڑہا ضعیف[3] آدمی ہون۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

۱۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰی حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ اَخْرَجَہُ مَالِکٌ وَالنَّسَائِیُّ وَمَعْنٰی انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ اِنْحَدَرَتْ فِی الْمَسْعٰی ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

---

[1] یعنے صبح کی دو رکعت نماز فرض پڑہ لینا طواف کی دو رکعت کے لیے کافی ہے [2] یعنی طواف کی دو رکعت سنت ہی لیکن جسطور پر سنت ہی اسطور پر ادا کرنا ...
[3] اس لیے دوڑ نہین سکتا ۱۲

اللہ علیہ وسلم جب صفا سے نیچے اترتے تھے تو اپنی معمولی چال سے چلتے تھے پھر جب آپ کے قدم بطن وادی[1]
(نالہ) میں اتر جاتے تھے تو آپ اس میں سے نکلنے تک دوڑتے تھے مالک اور نسائی اسکے راوی ہیں۔
انصبت قدماہ کے معنے ہیں کہ آپ کے قدم سعی کے مقام میں اتر جاتے

۱۹۔ **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الصَّفَا حَيْثُ يَنْظُرُ اِلَى الْبَيْتِ رَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى مَا شَآءَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس وقت سنا جب آپ نے مسجد سے نکلکر صفا کی جانب جانیکا قصد فرمایا آپ نے یہ فرمایا کہ ہم بھی اسی سے شروع کرتے ہیں جس سے خدا تعالی نے شروع کیا[2] ہے۔ پھر آپ نے صفا سے شروع کیا۔ مالک ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے اُس روایت میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ صفا پر اتنا چڑھ گئے کہ وہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور ذکر الہی میں مصروف ہوگئے

۲۰۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً اِنَّمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَا نُجِيْزُ الْبَطْحَاءَ اِلَّا شَدًّا۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلشَّدُّ الْعَدْوُ وَالْمُرَادُ بِالْبَطْحَاءِ هٰهُنَا بَطْنُ الْمَسْعٰى ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس بطن وادی (نالہ) میں جو صفا اور مروہ کے درمیان ہے سعی کرنا سنت نہیں ہے۔ کیونکہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ وہاں دوڑتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اس زمین کو ہم دوڑ ہی کر طے کرینگے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔ شد کے معنے دوڑنے کے ہیں بطحاء سے یہاں وہ مقام مراد ہے جو دوڑنے کا مقام ہے

۲۱۔ **وَعَنْ** صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ اِلَّا شَدًّا۔ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] وہ پست مقام جو صفا مروہ کے درمیان ہے [2] ان الصفا والمروہ میں خدا نے پہلے صفا کا ذکر فرمایا ہے

بطن مسیل[1] (نالہ) مین دوڑتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ فرماتے تھے کہ ہم اس وادی (نالہ) کو دوڑ ہی کر طے کرینگے نسائی اسکے راوی ہین۔

۲۲۔ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَمَا أُرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ آپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں کے بیچ مین تھے۔ لوگوں نے تو رمل کیا تھا پس مین نہین خیال کرتا کہ لوگوں نے بجز آپ کے رمل کرنے کے (خود بخود) رمل کیا ہو نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي أَحْكَامِ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

دوسری فصل

طواف اور سعی کے احکام کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي أُخْرَى لِلنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي صَلٰوةٍ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے اطراف طواف کرنا مثل نماز ہے صرف فرق اتنا ہے کہ تم طواف مین بات چیت کرتے ہو پس جو شخص اثناء طواف مین کوئی بات کرے تو اسکو اچھی بات کے سوا اور کسی قسم کی بات چیت نہین کرنی چاہیے۔ نسائی اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین جو ابن عمر سے

---

[1] بطن مسیل اور بطن وادی دونون وہی پست مقام مثل نالہ کے ہین جو صفا و مروہ کے درمیان ہین اب وہ حالت باقی نہین ہے ایک حد قائم کردی گئی ہے اسی تک اندر لوگ دوڑتے ہین۔ [2] یعنے لوگوں نے رمل کیا تو ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی رمل کیا ہوگا اسلیئے کہ لوگ خود بخود کوئی کام نہین کرتے تھے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے نہ دیکھتے تھے یا آپ اسکا حکم نہ دیتے تھے

مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ طواف کرتے وقت بہت ہی کم بات چیت کیا کرو۔ اسلیے کہ گویا کہ تم نماز میں ہو۔

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَفِي رِوَايَةٍ كُلَّمَا اَتَى الرُّكْنَ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهٖ وَفِي اُخْرٰى لِاَبِي دَاوٗدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ كُلَّمَا اَتٰى عَلَى الرُّكْنِ اِسْتَلَمَهٗ بِمِحْجَنٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهٖ اَنَاخَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ رکن (حجر اسود) چھڑی سے چھوتے تھے۔ پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اس کی جانب اس شی سے اشارہ کرتے جو آپکے ہاتھ میں تھی۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ بیمار تھے اس وجہ سے آپ نے سوار ہو کر طواف کیا جب آپ رکن (حجر اسود) کے پاس آتے تو اسکو چھڑی (کے ذریعہ) سے چھوتے تھے پھر جب آپ طواف سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اونٹ سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی۔

۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ النَّاسُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَلِمُسْلِمٍ وَاَبِي دَاوٗدَ فِي اُخْرٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ كَانَ مَعَهٗ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ كَالصَّوْلَجَانِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار ہو کر طواف کیا اس خیال سے کہ لوگ آپکے سامنے سے ہٹائے نہ جائیں جسکو آپ برا خیال فرماتے تھے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم اور ابوداود کی ایک روایت میں جو ابن عباس سے مروی ہے مذکور ہے کہ رکن (حجر اسود) کو چھڑی (کے ذریعہ سے) چھوتے تھے جو آپکے پاس تھی پھر چھڑی کو چوم لیتے تھے محجن کے معنے چھڑی کے ہیں جسکا سر ٹیڑھا ہو

۴۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں رہیدل طواف

نہیں کر سکتے) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو میں نے ایسا ہی طواف کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کی ایک جانب نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۂ والطور وکتاب مسطور پڑھ رہے تھے بجز ترمذی کے جمیعوں اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ وَبْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اَيَصْلُحُ لِيْ اَنْ اَطُوْفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اٰتِيَ الْمَوْقِفَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ نَاْخُذَ اَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ وبرہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا مجھے یہ درست ہے کہ عرفات میں جانے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کروں انہوں نے کہا کہ ہاں (درست ہے) اُس شخص نے کہا کہ ابن عباسؓ تو کہتے ہیں کہ خانہ کعبہ کا اس وقت تک طواف نہ کیا جائے جب تک عرفات نہ جا چکے (یعنے عرفات سے واپسی کے بعد طواف کرے) تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو عرفات میں جانے سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پس اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے یا ابن عباس کا قول اگر تم سچے ہو[1] مسلم نسائی اسکے راوی ہیں

۶۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو آپ نے خانہ کعبہ کا طواف[2] کیا۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی پھر اس طواف کے بعد آپ خانہ کعبہ کے پاس نہیں گئے تا آنکہ آپ عرفات سے واپس تشریف نہ لائے بخاری اسکے راوی ہیں

۷۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اٰيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد مناف کی اولاد تم کسی

---

[1] یعنے اگر سچ کہتے ہو کہ ابن عباس عرفات میں جانے سے پہلے طواف کرنے کو منع کرتے ہیں [1] غرضکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول زیادہ پیروی کے قابل ہے آپکے قول کے سامنے کسیکا قول معتبر اور واجب العمل نہیں ہو سکتا [2] یہ طواف قدوم کہلاتا ہے جو کہ مکہ میں داخل ہونے ہی کیا جاتا ہے ۔۔

شخص کو اس گھر کے طواف کرنے سے اور یہاں نماز پڑھنے سے مت روکو جس وقت چاہے طواف کرے یا نماز پڑھے
رات ہو یا دن ہو۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۸۔ وَعَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَطُوْفُ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اُسْبُوْعًا ثُمَّ یَدْخُلُ حُجْرَتَہٗ فَلَا نَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ قَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْبَیْتَ یَخْلُوْا بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَا یَطُوْفُ بِہٖ اَحَدٌ حَتّٰی عِنْدَ الْغُرُوْبِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابو الزبیر مکی سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز کے بعد طواف کرتے تھے کئی سات سات چکر اس کے بعد وہ اپنے حجرہ میں چلے جاتے تھے پھر مجھے معلوم نہیں کہ (وہاں) کیا کرتے تھے۔ اور میں نے خانہ کعبہ کو صبح کی نماز کے بعد سے آفتاب کے طلوع ہونے تک (لوگوں سے) خالی دیکھا۔ اور عصر کی نماز کے بعد (بھی) کوئی شخص طواف نہیں کرتا تھا تا آنکہ آفتاب غروب نہ ہو جائے مالک اسکے راوی ہیں

فِیْ طَوَافِ الزِّیَارَۃِ

طواف زیارت کا بیان

۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ یَوْمِ النَّحْرِ اِلَی اللَّیْلِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ ترجمہ ابن عباس۔ اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن کے طواف میں رات تک تاخیر کی ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے طواف زیارت میں تاخیر کی رات تک

۲۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَاضَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّی الظُّهْرَ بِمِنًی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤٗدَ ترجمہ نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن طواف افاضہ کیا پھر آپ (مکہ سے) واپس ہوئے اور ظہر کی نماز منا میں پڑھی شیخان اور ابوداود اسکے راوی ہیں

---

۱ یعنے اس وقت کوئی شخص طواف نہیں کرتا تھا ۲ بقرعید کے دن کے طواف یعنے طواف زیارت میں
۳ یعنے رات کو طواف کیا۔ نحر کے دن کا طواف طواف زیارت کہلاتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں صاف طواف زیارت کا لفظ موجود ہے ۱۲

فِي طَوَافِ الْوَدَاعِ

طواف وداع کا بیان

١۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرُ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي مُوَطَّا مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ آخِرُ النُّسُكِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَفِيهِ أَنَّهُ رَدَّ رَجُلًا مِنْ مَرِّ الظَّهْرَانِ لَمْ يَكُنْ وَدَّعَ الْبَيْتَ حَتّٰى وَدَّعَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ ہر طرف سے (مکہ سے) روانگی کی تیاری کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص (مکہ سے) اسوقت تک روانہ نہ ہو جب تک آخری کام اسکا خانہ کعبہ کا طواف نہ ہو۔ مسلم ابوداود اسکے راوی ہیں۔ اور موطا امام مالک میں مذکور ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ حج کے افعال کا آخری فعل خانہ کعبہ کا طواف ہے اور اسی میں مذکور ہے کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو مرظہران سے اس وجہ سے واپس کیا (مکہ کی جانب) کہ اُس نے طواف وداع نہیں کیا تھا تاکہ طواف وداع کر کے واپس آوے

٢۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا حَاضَتْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حائضہ عورت کو بغیر طواف وداع کے مکہ سے چلے جانے کی اجازت ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ سب لوگوں کو حکم دیا گیا کہ آخری کام انکا خانہ کعبہ کا طواف ہو۔ لیکن حائضہ عورت کے لیے آسانی کر دی گئی

٣۔ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقَالُوا إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ قَالَ فَلَا إِذًا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ صفیہ بنت حیی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی حائضہ ہو گئیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ کہیں مجھے روک نہ دے۔ تو لوگوں نے کہا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تو پھر کچھ مضائقہ نہیں

ف اب ہم جاسکتے ہیں وہ ہم کو روک نہیں سکتی غرضکہ آپ نے طواف وداع کو اُن سے ساقط کر دیا۔

جیون اسکے راوی ہین اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

۴۔ وَعَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ اِذَا حَجَّتْ وَمَعَهَا نِسَاءٌ تَخَافُ اَنْ يَحِضْنَ قَدَّمَتْهُنَّ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَفَضْنَ فَاِنْ حِضْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ تَنْتَظِرْهُنَّ تَنْفِرُ بِهِنَّ وَهُنَّ حُيَّضٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ

ترجمہ عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب حج کرنے کو جاتین اور انکے ساتھ عورتین ہوتین تو ان کو یہ خوف ہوتا کہ کہین یہ عورتین حائضہ نہ ہوجائین تو نحر کے دن سب کامون سے پہلے انکو طواف افاضہ کا حکم دیتی تہین جب وہ طواف افاضہ کر چکتین تو پہر اس کے بعد اگر ان کو حیض آجاتا تو (روانگی کے لیے) ان کا انتظار نہین کرتی تہین۔ بلکہ ان کو حیض ہی کی حالت مین روانگی کا حکم دیتی تہین[1]۔ امام مالکؒ اسکے راوی ہین۔

فِيْ طَوَافِ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

عورتون کے ساتھ مردون کے طواف کرنیکے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ قُلْتُ اَبَعْدَ الْحِجَابِ اَمْ قَبْلَهٗ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُهٗ قَبْلَ الْحِجَابِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ انْطَلِقِيْ نَسْتَلِمْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتِ انْطَلِقِيْ عَنْكِ وَاَبَتْ وَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ حَجْرَةً بِفَتْحِ الْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَسُكُوْنِ الْجِيْمِ بَيْنَهُمَا اَيْ نَاحِيَةً مُنْفَرِدَةً

ترجمہ ابن جریج سے روایت ہے کہ عطا نے مجھے خبر دی جبکہ ابن ہشام نے عورتون کو مردون کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تہا کہ کوئی شخص کسطرح عورتون کو منع کرسکتا ہے جبکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون نے مردون کے ساتھ طواف کیا ہے۔ راوی نے کہا کہ مینے کہا کہ پردہ[2] کے بعد یا پردہ سے پہلے تو انہون نے کہا کہ مینے (ابن جریج نے کہا) تو پردہ کے بعد ہی انکو طواف کرتے ہوئے پایا پہر مینے کہا کسطرح عورتین مردونکے ساتھ خلط ملط ہوجاتی تہین تو انہونے کہا کہ وہ مردونکے ساتھ خلط ملط نہین ہوجاتی تہین حضرت عائشہ

[1] یعنے طواف وداع کو ضروری نہین خیال کرتی تہین [2] یعنے عورتین مردونکے ساتھ پردہ کا حکم ہونے کے بعد طواف کرتی تہین یا پہلے ۱۲

تو وہ وہان سے ہٹ کر ایک کونہ میں طواف کرتی تھین مردون کے ساتھہ خلط ملط نہین جاتی تھین ایک عورت نے
کہا کہ اے ام المومنین چلیے (حجر اسود کو) ہاتھہ لگا آئین تو انہون نے کہا تم جاتی ہو تو جاؤ مین تو نہین جاتی
اور عورتین رات کو چھپ چھپا کر نکلتی تھین۔ حجرہ بفتح حا اور اور سکون جیم یعنے اکیلا کونہ

فِي الطَّوَافِ وَرَآءَ الْحِجْرِ

حجر (حطیم) کے ادہر سے طواف کرنیکا بیان

ا۔ عَنْ اَبِي السَّفَرِ سَعِيدِ بْنِ يُحْمِدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا مِنِّي مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وَاَسْمِعُوْنِي مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَذْهَبُوْا فَتَقُوْلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَآءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُوْلُوْا الْحَطِيْمُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابو السفر سعید بن یحمد سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مینے ابن عباس کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو تم میری بات سنو اور تم لوگ جو کہتے ہو وہ مجھکو سناؤ اور تم میری بات بھول مت جاؤ پھر[1] کہنے لگو کہ ابن عباس نے ایسا کہا۔ جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے اسکو حجر (حطیم[2]) کے ادہر سے طواف کرنا چاہیے اور (حجر کو) حطیم مت کہو۔ بخاری اسکے راوی ہین

فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے (دوڑنے) کا بیان

ا۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بجز اسی ایک طواف کے جو پہلی دفعہ آپنے کیا تھا پھر دوبارہ نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا نہ آپکے اصحاب نے۔ ابو داؤد و نسائی[3]

---

[1] یعنے تم میری بات کو بھول جاؤ اور کہتے لگو کہ ابن عباس نے ایسا کہا ہے حالانکہ مین نے وہ بات نہ کہی ہو اس طرح تم مجھ پر جھوٹا الزام لگاؤ [2] حجر و حطیم دونو ایک ہی چیز ہے حطیم کے کہنے سے جو منع کیا کہ جاہلیت کے زمانہ مین لوگ اسکو اسی نام سے پکارتے تھے اور قسم و حلف کا دارومدار اسی سے متعلق تھا [3] صفا و مروہ کے درمیان کرر سعی کرنیکی ضرورت نہین ہے

راوی ہین

۲۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَطُوْفُ بِالْکَعْبَۃِ بِزِمَامٍ اَوْغَیْرِہٖ فَقَطَعَہٗ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقُوْدُ اِنْسَانًا بِخِزَامَۃٍ فِیْ اَنْفِہٖ فَقَطَعَہَا ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَقُوْدَ بِیَدِہٖ اَلْخِزَامَۃُ مَا یُجْعَلُ فِیْ اَنْفِ الْبَعِیْرِ مِنْ شَعْرٍ کَالْحَلْقَۃِ لِیُقَادَ بِہٖ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کی نکیل یا کسی اور چیز کے ساتھ طواف کر رہا ہے تو آپ نے اسکو کاٹ ڈالا بخاری۔ ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ ایک شخص کے ناک مین نکیل پڑی ہوئی تھی اور دوسرا آدمی اسکو کھینچے ہوئے لیے جاتا تھا تو آپ نے اسکو کاٹ ڈالا پھر آپ نے اسکو فرمایا کہ اسکا ہاتھ پکڑ کر لیجاؤ۔ خزامہ کو معنے نکیل کے ہین۔

۳۔ وَعَنْ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِامْرَاَۃٍ مَجْذُوْمَۃٍ تَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَقَالَ یَا اَمَۃَ اللّٰہِ لَا تُؤْذِی النَّاسَ لَوْ جَلَسْتِ فِیْ بَیْتِکِ لَکَانَ خَیْرًا لَّکِ فَجَلَسَتْ فِیْ بَیْتِہَا فَمَرَّ بِہَا رَجُلٌ بَعْدَ مَا مَاتَ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِیْ نَہَاکِ قَدْ مَاتَ فَاخْرُجِیْ فَقَالَتْ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ لِاُطِیْعَہٗ حَیًّا وَاَعْصِیَہٗ مَیِّتًا اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کا ایک جذامی عورت پر گذر ہوا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے خدا کی باندی تو لوگون کو تکلیف مت دے اگر اپنے گھر ہی مین بیٹھی رہے تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہے اسکے بعد وہ عورت اپنے گھر ہی مین بیٹھ رہی پھر بعد انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی شخص کا اس عورت پر گذر ہوا تو اس شخص نے اس سے کہا کہ جس شخص نے تمکو (باہر نکلنے سے) منع کیا تھا ان کا انتقال ہوگیا۔ اب تم باہر نکلو تو اس عورت نے کہا کہ خدا کی قسم مین ایسی نہین ہون کہ جسکے حکم کو اسکی زندگی کی حالت مین تعمیل کرون اسکے مرنے کے بعد اسکی نافرمانی کرون۔ مالک اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَیُقِیْمُہٗ عِنْدَ الشُّقَّۃِ الثَّالِثَۃِ

لہ دراصل اس شخص نے یہ نذر کی تہی کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف اس طرح کرے گا کہ نکیل اسکے ناک مین ہوگی اور دوسرا آدمی اسکو پکڑ کر لیے جائیگا جب آپ نے یہ کیفیت دیکھی تو نکیل کاٹ ڈالی اور جو نکیل پکڑے لیے جاتا تہا اس سے کہا کہ اسکا ہاتہ پکڑ کر لے جاؤ۔ اسطرح ہی چلنے سے نذر پوری ہوجائیگی

مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أُنْبِئْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هٰهُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُصَلِّي أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہی کہ وہ ابن عباسؓ کو پکڑ کرکے چلتے تھے تو وہ اُن کو (خانہ کعبہ کے) تیسرے بازو پہلے جاکر کھڑا کردیتے تھے جو اُس رکن (کونہ) سے قریب ہے جہان حجر اسود ہے اور (کعبہ کے) دروازہ کے متصل ہی پھر ابن عباس انسے یہ دریافت کرتے تھے کہ کیا تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہان نماز پڑہتے تھے تو وہ کہتے کہ جی ہان تو ابن عباسؓ ہان نماز پڑہتے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ إِذَا دَخَلَ مَكَّةَ مُرَاهِقًا خَرَجَ إِلَى عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَطُوفُ بَعْدَ أَنْ يَرْجِعَ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِ مُرَاهِقًا أَيْ قَدْ ضَاقَ عَلَيْهِ الْوَقْتُ حَتّٰى خَافَ فَوْتَ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ ترجمہ مالک روایت ہی کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ سعد بن ابی وقاص جب تنگ وقت مین مکہ مین آتے تھے تو خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کے مابین طواف کرنے سے قبل عرفات مین چلے جاتے تھے پھر عرفات سے واپسی کے بعد طواف کرتے تھے۔ مراہق سے یہ مراد ہے کہ وقت مین کوئی گنجایش باقی نہین رہتی تھی حتے کہ یہہ خوف لگا رہتا تھا کہ کہین عرفات مین جاکر کھڑا ہونا فوت نہ ہوجائے

۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا اور کنکریان مارنا یہ سب ذکر الٰہی کے قیام کی غرض سے مقرر کیا گیا ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

الدُّعَاءُ فِي الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

طواف اور سعی مین دعا کرنے کا بیان

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الطَّوَافِ

---

[1] خاتمہ پر گذارش ہے کہ صفا و مروہ کے سرخی قائم کرکے جتنی حدیثین لکھی گئی ہین اکثر غیر متعلق ہین ۱۲ واللہ اعلم بمراد المؤلف مترجم ۱۲
[2] جب وہ بہت ہی ضعیف ہو گئے اور انکی بصارت زائل ہوچکی تہی ۱۲

مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ

ترجمہ عبداللہ بن سائب سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ جب آپ طواف کرتے تو دونون رکنون کے درمیان تو یہ فرماتے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ابوداود اسکے راوی ہین

۲۔ **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ عَلَى الصَّفَا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّيْ اَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهُ مِنِّيْ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِيْنٌ وَكَانَ يُكَبِّرُ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَصْنَعُ فِي الْمَرْوَةِ كَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ شَوْطٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِرَزِيْنٍ وَذٰلِكَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَسَبْعٌ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَيَدْعُوْ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَيَهْبِطُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ سَعٰى حَتّٰى يَظْهَرَ مِنْهُ ثُمَّ يَمْشِيْ حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى الْمَرْوَةِ فَيَرْتَقِيْ عَلَيْهَا فَيَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعَ عَلَى الصَّفَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ سَعْيِهٖ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ انہون نے ابن عمر رض کو سُنا کہ وہ صفا پر یہ کہتے تھے کہ یا اللہ تو نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگو مین قبول کرونگا اور تو اپنے وعدہ کے خلاف نہین کرتا۔ اور مین تجھ سے یہ دعا کرتا ہون کہ جس طرح تو نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہے تو اسکو مجھ سے چھین نہ لے حتی کہ تو اسلام کی حالت مین مجھے دنیا سے اٹھالے۔ مالک اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ تین دفعہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتے تھے اور یہ کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[2] اسی طرح سات مرتبہ کرتے تھے اور مروہ پر بھی ہر ایک چکر مین ویسے ہی کرتے تھے۔ اور رزین کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ یہ (کل) اکیس[21] تکبیرین ہوئین اور سات تہلیل (لا الہ الا اللہ) ہوئین اور اسی اثنا مین خدا سے دعا کرتے تھے اور خدا سے التجا کرتے تھے پھر صفا سے نیچے اتر کر جب بطن مسیل (نالہ) مین پہونچ جاتے تو وہان سعی کرتے جب اسکو طے کر لیتے

---

[1] اے ہمارے پروردگار تو دین و دنیا کی بھلائی ہمکو نصیب کر اور ہم کو دوزخ سے محفوظ رکھ ۱۲

[2] بجز خدا کے کوئی معبود نہین ہے جو اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین سب ملک اسیکا ہے سب تعریف اسیکے لیے ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے[3] یعنے لا الہ الا اللہ ساتون چکرون مین ایک ایک مرتبہ ایسلیے اسکی تعداد سات ہوئی اور چونکہ اسکو شروع کرنے سے تین دفعہ تکبیر کہتے تھے اسلیے ساتون چکرون مین فی چکر تین تکبیر کے حساب سے اکیس تکبیرین ہوئین

تو اپنی معمولی چال چل کر مروہ کی جانب آتے اور اسکے اوپر چڑھ جاتے اور اسپر اسی طرح وہی افعال کرتے جس طرح جو افعال صفا پر کیا تہا اسی طرح سات دفعہ کرتے حتے کہ صفا و مروہ کی سعی سے فارغ ہو جاتے۔

۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کہڑے ہوتے تہے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور پہر یہ پڑہتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تین دفعہ اسکو پڑہتے تہے اور اسیطرح مروہ پر دعا مانگتے اور سب افعال وہی کرتے جو صفا پر کرتے تہے

۴۔ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يُلَبِّي وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ أَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی کہ ابن عمر خانہ کعبہ کے طواف کے وقت لبیک نہیں کہتے تہے ان دونوں حدیث کے مالک راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ دُخُوْلِ الْبَيْتِ

تیسری فصل

کعبہ کے اندر جانے کے بیان مین

۱۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ ثُمَّ رَجَعَ وَهُوَ كَئِيْبٌ فَقَالَ إِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا دَخَلْتُهَا إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ شَقَقْتُ عَلٰى أُمَّتِيْ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَهُ وَدِدْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ أَتْعَبْتُ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے خوش خوش باہر تشریف لے گئے اسکے بعد جب آپ واپس تشریف لائے تو مغموم تہے۔ آپنے فرمایا کہ مین کعبہ کے اندر گیا تہا اگر مین پہلے سے اس بات کو جانتا جو اب بعد کو معلوم ہوئی ہے تو مین کبھی کعبہ کے اندر نہ جاتا مجہے خوف اس بات کا ہے کہ مینے اپنی امت کو تکلیف میں ڈالدیا۔ ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی کے الفاظ یہ ہین کہ کیا

ملہ اس لیے کہ لوگ اس فعل کو میری سنت سمجھکر کرینگے اور کعبہ مین داخل ہونیکے وقت لوگون کے ہجوم کی وجہ سے ایک پر ایک گرینگے جس کی وجہ سے انہین تکلیف ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا

اچھی بات ہوتی اگر میں ایسا نہ کیا ہوتا مجھے اسکا خوف ہے کہ میں نے اپنی امت کو اپنے بعد تکلیف میں ڈالدیا

۲۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحُوا الْبَيْتَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَذَهَبَ عَنِّيْ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَنْ يَسَارِكَ اِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ وَهُوَ مُرْدِفٌ اُسَامَةَ وَفِيْ اُخْرٰى عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهِ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهُ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَاءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ وَقَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِيْ قِبَلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِيْ فَقَامَ عِنْدَ كُلِّ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَسَبَّحَ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ دَخَلَ فَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الْاُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابَ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى اَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَاَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَسْاَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْبَيْتِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ الْقُصْوٰى الَّتِيْ قَطَعَ

طرفَ اُذُنَيهَا وَلَمْ تَكُنْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا كَانَ لَقَبًا لَهَا ترجمہ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ بن زید اور بلال اور عثمان بن طلحہ کعبے کے اندر گئے اسکے بعد دروازہ بند کر دیا گیا پھر جب انہون نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے مین ہی اندر گیا تو بلال سے میری ملاقات ہوئی مینے اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین نماز پڑہی انہون نے کہا کہ ہان (پڑہی) دو یمانی کھمون کے بیچ مین (آپنے نماز پڑہی) اور مین ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعتین پڑہی چہیون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مینے بلال سے پوچھا جس وقت وہ باہر نکل آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا تو انہون نے کہا کہ آپنے دو ستون کو اپنی داہنی جانب کیا اور ایک ستون کو اپنی بائین طرف کیا اور تین ستون کو اپنے پیچھے چھوڑ دیے۔ اور کعبہ اُس زمانہ مین چھ کھمون پر تھا پھر آپنے نماز پڑہی اور ایک روایت مین ہے کہ آپنے دو رکعت نماز ان دونون ستون کے بیچ مین پڑہی جب تم کعبے کے اندر جاؤ تو جاتے وقت تمہاری بائین جانب پڑتے ہین اسکے بعد آپ باہر تشریف لائے اور کعبہ کے سواجہہ مین آپنے دو رکعت نماز پڑہی اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال اپنے اونٹنی پر سوار ہو کر جسکا نام قصوی تھا تشریف لائے اور اسامہ آپکے پیچھے سوار تھے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ اسامہ کی اونٹنی پر سوار تھے (غرضکہ) آپنے اونٹنی کو کعبہ کے صحن مین بٹھایا اور آپ اُتر گئے) پھر آپنے عثمان بن طلحہ کو بلوا کر کہا کہ کنجی مجھے لا کر دو وہ اپنی مان کے پاس کنجی مانگنے گئے ان کی مان نے اُنہین کنجی دینے سے انکار کیا تو انہون نے کہا کہ خدا کی قسم تم مجھے کنجی دیدو ورنہ یہ تلوار میری پیٹھ سے پار ہو جائیگی تو انہون نے فوراً کنجی دیدی۔ انہون نے کنجی لا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دی۔ پھر آپنے (کعبہ کا) دروازہ کھولا اسکے آگے وہی مضمون بیان کیا ہے اور مسلم کی ایک روایت مین جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مذکور ہے کہ اُنہون نے کہا کہ تمکو خانہ کعبہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اسکے اندر جانے کا حکم نہین دیا گیا ہے۔ اور اُنہون نے کہا کہ مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے تو آپ نے اسکی ہر جانب مین دعا کی لیکن اس مین نماز نہ پڑہی جب آپ باہر نکلے تو آپنے خانہ کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑہی اور آپنے فرمایا کہ یہی قبلہ ہے اور بخاری کی ایک روایت مین ہے کہ آپ کعبہ کے

ـــــ یعنی وہ دونون ستون [illegible] اسکے بائین جانب پڑتے ہین [illegible]

اندر گئے اور اس مین چہ ستون تہی تو آپنے ہر ایک ستون کے پاس کہڑے ہوکر دعا کی - اور نسائی کی روایت مین ہی کہ آپ کعبہ مین داخل ہوئے تو آپنے اسکے اطراف مین تسبیح کہی اور آپنے اس مین نماز نہ پڑہی حتے کہ آپ باہر تشریف لائے مقام ابراہیم کے پیچہے دو رکعت نماز پڑہی - اور نسائی کی ایک روایت مین ہے کہ آپ کعبہ مین داخل ہوئے تو سیدہے چلے گئے جب آپ ان دونون ستونون کے پاس پہونچے جو کعبہ کے دروازہ سے قریب ہین تو آپ وہان بیٹہہ گئے اور خدا کی حمد وثنا کی اور دعا مانگی اور مغفرت چاہی اسکے بعد آپ کہڑے ہوگئے حتی کہ آپ کعبہ کی پشت پر جو (اسوقت) سامنے[1] تہی پہونچے تو آپنے اسپر اپنا چہرہ اور رخسارہ مبارک رکہدیا اور خدا کی حمد وثنا کی اور دعا مانگی اور مغفرت چاہی پہر جب وہان سے فارغ ہوچکے تو کعبہ کے ہر ایک رکن (کونہ) کیطرف گئے - اور ہر ایک رکن کے پاس آپ نے تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کہی اور خدا کی ثنا کی اور دعا مانگی اور مغفرت چاہی اس کے بعد آپ باہر نکل آئے اور پہر آپنے کعبہ کی طرف متوجہ ہوکر دو رکعت نماز پڑہی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپنے فرمایا کہ قبلہ یہی ہے - قصوی وہ اونٹنی ہے جسکے کان کا کچہ حصہ کٹا ہوا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ایسی نہ تہی یہ اسکا خاص لقب تہا

۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبٰى اَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيْهِ الْاٰلِهَةُ فَاَمَرَ بِهَا فَاُخْرِجَتْ وَاَخْرَجُوْا صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِيْ اَيْدِيْهِمَا الْاَزْلَامُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِيْ نَوَاحِيْهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْاَزْلَامُ اَلْقِدَاحُ الَّتِيْ كَانُوْا يَسْتَقْسِمُوْنَ بِهَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے تو آپنے کعبہ کے اندر جانے سے اس وجہ سے انکار فرمایا کہ اس مین کفار کے بت تہے (جنکو وہ) اپنا معبود سمجہتے تہے - تو آپنے حکم دیا تو حسب الحکم آپکے وہ تمام بت نکال کے پہینک دیے گئے - اور حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی تصویرین بہی نکال دی گئی جنکے ہاتہہ مین تین[2] لکڑی کے تختے تہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ان

[1] یعنے وہ دیوار اخیر جو کعبہ کی پشت تہی اسکے سامنے آپ آئے [2] یعنے لکڑی کے لمبے تین تختے تہے بطور پانسے کے ایک مین (فعل کرو) لکہا ہوا تہا - ایک مین لا تفعل (مت کرو) لکہا ہوا تہا اور ایک مین لا شئے کچہ نہین لکہا ہوا تہا جب کوئی کسی کام کے ارادہ سے وہان فال دیکہنے آتا تہا اگر افعل لکہا ہوا تختہ نکلتا تو وہ اس کام کو کرتا اور لا تفعل نکلتا تو نہین کرتا اور لا شئے نکلتا تو پہر دیکہتا تا آنکہ افعل یا لا تفعل مین سے کوئی تختہ نکلتا

الکفار) کو برباد اور تباہ کرے خدا کی قسم انکو یہ خوب اچھی طرح سے معلوم ہے کہ ان دونون نے کبھی ان تختون کے ذریعہ سے کوئی بات دریافت نہین کی اسکے بعد آپ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور اسکی ہر ایک جانب مین آپ نے تکبیر کہی اور آپ نے اسمین نماز نہین پڑہی بخاری مسلم اسکے راوی ہین ازلام کے معنے لکڑی کے پانسے کے ہین جسکے ذریعہ سے کفار کسی کام کا کرنا یا نہ کرنا دریافت کرتے تھے

۴۔ وَعَنِ الْاَسْلَمِیَّةِ قَالَتْ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَاكَ قَالَ قَالَ لِيْ اِنِّيْ نَسِيْتُ اَنْ اٰمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقَرْنَيْنِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَّشْغَلُ الْمُصَلِّيَ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلتَّخْمِيْرُ اَلتَّغْطِيَةُ ترجمہ سلمیہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے عثمان بن طلحہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو بلا کر کیا کہا۔ انہون نے کہا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ مین تم سے یہ کہنا بھول گیا کہ تم ان سینگون[1] کو چھپا دو[2] اسلیے کہ خانہ کعبہ مین کوئی ایسی شے نہ رہنی چاہیے جو نماز پڑہنے والے کو اپنی جانب مشغول کرے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ تخمیر کے معنے ڈہانپنے کے ہین

۵۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ وَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِيْ فِي الْحِجْرِ فَقَالَ صَلِّيْ فِيْهِ اِنْ اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنْهُ وَاِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ عَنِ الْبَيْتِ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَفِيْ اُخْرٰى لِلنَّسَائِيِّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ اُدْخُلِي الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَيْتِ ترجمہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین چاہتی تھی کہ کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حجر (حطیم) کے اندر کر دیا اور آپ نے فرمایا کہ اگر تمکو کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑہنے کی آرزو ہے تو تم اسی کے اندر نماز پڑہ لو اسلیے کہ اسکا بعض حصہ کعبہ مین داخل ہے اسلیے کہ تمہاری قوم نے جسوقت کعبہ کو بنایا اونہون نے

---

[1] یعنے انہون نے کبھی ایسا فعل نہین کیا در اصل اسکا بانی عمرو بن لحیے تھا اور یہی انکو اچھی طرح معلوم تھا۔

[2] وہ سینگ اسی مینڈہے کے تھے جو جبرئیلؑ حضرت اسمعیلؑ کے ذبح کے قائم مقامی کے لیے ابراہیمؑ کے پاس لائے تھے اور ابراہیمؑ نے اسکو ذبح کیا تھا یہ سینگ کعبہ مین دہرے ہوئے تھے آپ نے انکے ڈہانپنے کے لیے اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ نمازی کا خیال انکی طرف متوجہ ہو جائے اور اس طرح اسکے خشوع اور خضوع مین فرق آجائے ۱۲

بہت ہی کوتاہی کی۔ اور اسکو کعبہ کے باہر کردیا چاروں اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی کی ایک روایت میں ہی کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں کعبہ کے اندر نہ جاؤں تو آپ نے فرمایا کہ حجر (حطیم) کے اندر چلی جاؤ۔ اس لیے کہ وہ بھی کعبہ میں داخل ہے۔

۲۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ يَمْشِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ حِيْنَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ ظَهْرِهٖ وَيَمْشِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِيْ قِبَلَ وَجْهِهٖ قَرِيْبًا مِنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ فَيُصَلِّيْ يَتَوَخّٰى الْمَكَانَ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ بِلَالٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهِ قَالَ وَلَيْسَ عَلٰى اَحَدٍ بَاْسٌ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ اَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلتَّوَخِّي الْقَصْدُ وَالْاِعْتِمَادُ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کعبہ کے اندر جاتے تھے تو اندر جاتے وقت اپنے سامنے سیدہے چلے جاتے تھے اور (کعبہ کے) دروازہ اپنے پیٹھ کے پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور چلے جاتے تھے تا آنکہ انکے اور اس دیوار کے درمیان جو انکے سامنے تھی تین ہاتھ کا فاصلہ رہجاتا تھا تو وہیں نماز پڑھتے تھے۔ اسی جگہہ کو ڈھونڈھ کر نماز پڑہتے تھے جسکی نسبت حضرت بلال نے انکو یہ خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہان نماز پڑھی ہے۔ اور انھوں نے (ابن عمر نے) کہا کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے کعبہ کے جس طرف اور جس گوشہ میں جو شخص چاہے نماز پڑہے (یعنے کعبہ کے کسی طرف یا کسی گوشہ میں نماز پڑھنا کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے) بخاری اسکے راوی ہیں توخی کے معنے قصد اور ارادہ کے ہیں جسکا ترجمہ (ڈھونڈھ کر) کیا گیا ہے

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِي الْوُقُوْفِ وَالْاِفَاضَةِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

باب چھٹا

وقوف اور افاضہ کے بیان میں جس میں تین فصلیں ہیں

(نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے کو وقوف اور عرفات سے واپسی کو افاضہ کہتے ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْوُقُوْفِ وَاَحْكَامِهٖ

پہلی فصل

وقوف اور اسکے احکام کے بیان میں

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كانت قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة
وكان يسمون الحمس وكان سائر العرب يقفون بعرفة فلما جاء الاسلام امر الله تعالى
نبيه صلى الله عليه وسلم ان ياتي عرفة فيقف بها ثم يفيض منها وذلك قوله تعالى
ثم افيضوا من حيث افاض الناس اخرجه الخمسة وفي رواية قالت عائشة رضي الله عنها
الحمس هم الذين انزل الله تعالى فيهم ثم افيضوا من حيث افاض الناس قالت وكان
الناس يفيضون من عرفات والحمس من المزدلفة يقولون لا نفيض الا من الحرم فلما
نزلت ثم افيضوا من حيث افاض الناس رجعوا الى عرفات وذكر رزين رواية قالت
كانت قريش ومن دان دينها وهم الحمس يقفون بالمزدلفة ويقولون نحن قطين الله
تعالى اي جيران بيت الله تعالى فلا نخرج من حرمه وكان يدفع بالعرب ابو سيارة على
حمار عري من عرفة الحمس قريش سميت بذلك لشجاعتها وشدتها ترجمہ عائشہ رضی
اللہ عنہا سے روایت ہی کہ قریش اور جو لوگ انکے دین پر چلتے تھے وہ مزدلفہ مین کھڑے ہوتے تھے اور انکو
حمس کہتے تھے (اور قریش کے سوا) عرب کے باقی اور لوگ عرفات مین کھڑے ہوتے تھے جب اسلام
(کا زمانہ) آیا تو خدا نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا کہ وہ عرفات مین آکر کھڑے ہون۔ اور وہین
سے واپس ہون اور خدا کے اس قول کا یہی مطلب ہے ثم افیضوا من حیث افاض الناس پانچون
اسکے راوی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حمس وہی لوگ ہین جنکے شان مین
خدا تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ثم افیضوا من حیث افاض الناس تمام لوگ تو عرفات سے واپس ہوتے
تھے اور حمس مزدلفہ سے واپس ہوتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ ہم حرم ہی سے واپس ہونگے جب یہ آیت نازل
ہوئی کہ ثم افیضوا من حیث افاض الناس تو پھر یہ لوگ عرفات مین آنے لگے اور عرفات ہی سے واپس
ہونے لگے۔ اور رزین نے ایک روایت بیان کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قریش
اور جو لوگ انکے دین پر چلتے تھے حمس کہے جاتے تھے۔ یہ لوگ مزدلفہ مین کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے
کہ ہم بیت اللہ کے ہمسایہ ہین پس ہم حرم سے باہر نہین جائینگے اور عرب کے لوگون کو عرفات سے ابو سیارہ

ملہ پھر تم واپس ہو جس جگہ سے کہ لوگ واپس ہوتے ہین یعنی جس طرح عرب کے لوگ جو قریش کے سوا ہین عرفات مین ٹھیر کر وہان سے واپس ہوتے ہین تم بھی
ایسا ہی کرو تم بیٹھے رہو حمس تم بھی وہین سے واپس ہو جہان سے لوگ واپس ہوتے ہین یعنی عرفات سے

ایک تنگی بیٹھے گئے ہے یہ سوال ہے کہ کر لوٹا لاتا تھا حمس سے مراد قریش ہین۔ اور حمس اسلیے انکو کہتے تھے کہ وہ بڑے بہادر تھے اور اپنے دین مین سخت تھے۔

۲۔ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِي فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میرا اونٹ گم ہوگیا تھا تو مین اسکے تلاش کے لیے عرفہ کے دن نکلا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اور لوگون کے ساتھ عرفات مین کھڑے ہین تو مینے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو حمس سے ہین پھر یہ یہان کیون کھڑے ہین۔ اور قریش حمس مین شمار کیے جاتے تھے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین[1]

۳۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ الْاَزْدِيِّ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ عَمْرٌو فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ الْمَشَاعِرُ جَمْعُ مَشْعَرٍ وَهُوَ الْمَعْلَمُ وَالْمُرَادُ بِهَا مَعَالِمُ الْحَجِّ ترجمہ عمرو بن عبداللہ بن صفوان یزید بن شیبان ازدی سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ ہمارے پاس ابن مربع انصاری آئے اور ہم عرفات مین ایسی جگہہ پر کھڑے تھے جسکو عمرو دور خیال کرتے تھے تو انہون نے کہا کہ مین تمہارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا آیا ہون آپ فرماتے ہین کہ تم لوگ اپنی نشانیون پر ٹھیرے رہو۔ کیونکہ ابراہیم کے تم بھی وارث ہو۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین مشعر کے معنے نشان کے ہین۔ اور یہان حج کے علامات اور نشانیان مراد ہین

۴۔ وَعَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاقِفًا عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ يَخْطُبُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ترجمہ نبیط بن شریط شجعی سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ سرخ اونٹ پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی روایت مین نماز کے بعد کا لفظ زیادہ ہے۔

---

[1] کیونکہ حمس تو مزدلفہ ہین کھڑے ہوتے تھے پھر انکو بھی وہین کھڑے ہونا چاہیے

٥- وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ الْعَامِرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ ترجمہ عداء بن خالد بن هوذہ عامری سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا کہ آپ عرفہ کے دن اونٹ پر سوار اور اُس کے دونون رکابون مین کہڑے ہوئے لوگون کو خطبہ پڑہ کر سُنا رہے تہے۔

٦- وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ ضَمْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِعَرَفَةَ ترجمہ زید بن اسلم ایک شخص سے روایت کرتے ہین جو قبیلہ بنی ضمرہ سے تہے اور وہ اپنے والد یا چچا سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ عرفات مین ممبر پر (خطبہ پڑہ رہے تہے)۔

٧- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِّنًى حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ صَبِيْحَةَ يَوْمِ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهُوَ مَنْزِلُ الْاِمَامِ الَّذِيْ يَنْزِلُ فِيْهِ بِعَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ رَاحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهَجِّرًا فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ اَخْرَجَ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتَّهْجِيْرُ هٰهُنَا السَّيْرُ عِنْدَ الْهَاجِرَةِ وَهِيَ شِدَّةُ الْحَرِّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روز صبح کی نماز منی مین پڑہ کر وہان سے صبح ہی کو روانہ ہوئے (عرفات کی جانب) جب آپ عرفات مین پہونچے تو نمرہ مین اترے اور امامون کے اترنے کی یہی جگہہ ہے عرفات مین جب ظہر کا وقت آیا تو آپ وہان سے بہت ہی سویرے روانہ ہوئے پہر آپ نے ظہر اور عصر کی نماز اکہٹا کرکے پڑہی پہر آپنے لوگون کو خطبہ پڑہ کر سنایا پہر آپ روانہ ہوئے اور عرفات مین آکر آپنے توقف کیا۔ ان تینون احادیث کے ابوداؤد راوی ہین تہجیر سے اس موقعہ پر دوپہر کا وقت مراد ہے جو سخت گرمی کا وقت ہوتا ہے

٨- وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى ثُمَّ يَغْدُوْ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلٰى عَرَفَةَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر

ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نمازین منے مین پڑہتے تہے پہر (وہان) سے صبح کو آفتاب کے طلوع ہونیکے بعد عرفات کی جانب روانہ ہوتے تہے۔ مالک اس کے راوی ہین

٩۔ **وعن** ابن عباس قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ثم غدا الى عرفات اخرجه ابو داود والترمذى وعند ابى داود صلى الظهر يوم التروية والفجر يوم عرفة بمنى ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منے مین ہمکو ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی نمازین پڑہائین پہر آپ (وہان سے) صبح کے وقت عرفات کی جانب روانہ ہوگئے ابو داود اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ابو داود نے اس طرح روایت کیا ہے کہ آپنے ترویہ کے دن ظہر کی نماز منی مین پڑہائی اور عرفہ کے دن صبح کی نماز منی مین پڑہائی[1]

١٠۔ **وعن** عروة بن مضرس الطائى قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمزدلفة حين اقام الصلوة فقلت يا رسول الله انى جئت من جبل طى اكللت راحلتى واتعبت نفسى والله يا رسول الله ما تركت من جبل الا وقفت عليه فهل لى من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى معنا صلوتنا هذه ههنا ثم اقام معنا وقد وقف قبل ذلك بعرفة ليلا او نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه اخرجه اصحاب السنن

ترجمہ عروہ بن مضرس طائی سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین مزدلفہ مین اسوقت حاضر ہوا جب کہ آپنے نماز کے لیئے تکبیر کا حکم دیدیا تہا تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طے کے پہاڑون[2] سے چلا آرہا ہون مین نے اپنی سواری کو تہکا دیا ہے۔ اور مین بہی بہت ہی تہک گیا ہون خدا کی قسم یا رسول اللہ مینے کوی پہاڑ ایسا نہین چہوڑا جسکے پاس مین کہڑا نہ ہوا ہون تو کیا میرا حج پورا ہوگیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میرے ساتہ اس مقام پر یہ نماز پڑہے پہر ہمارے ساتہ ٹہیرا رہے (بشرطیکہ) اس سے قبل وہ دن یا رات کو کسیوقت عرفات مین کہڑا رہچکا ہو تو ایسے شخص کا حج پورا ہوگیا۔ اور وہ میل کچیل سے[3] صاف ہوگیا

١١۔ **وعن** عبد الرحمن بن يعمر الديلى ان النبى صلى الله عليه وسلم امر مناديه

---

[1] پہر آپ عرفات میں تشریف لیگئے [2] مطلب پہاڑون کا ایک بستی ہے [3] یعنے اب اسکو احرام کہولنے مین کوئی کسر باقی نہین رہی حرف کنکہاں مارکر قربانی کرکے پاک صاف ہوجایئے

وَهُوَ بِعَرَفَةَ اَنْ يُنَادِيَ اَلْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منادی کو یہ حکم دیا اور آپ عرفات میں تھے کہ وہ اس مضمون کی منادی کر دیں کہ حج عرفات میں ٹھیرنے کا نام ہے جو شخص مزدلفہ کی رات کو (یعنے دسوین رات کو) صبح صادق سے پہلے بھی آجائے (اور عرفات میں آکر کھڑا ہو جائے) تو گویا کہ اُس نے حج کو پالیا۔ منے میں رہنے کے تین دن ہیں۔ پس جو شخص دو ہی دن ٹھیر کر جلدی چلا جائے تو اُسپر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو شخص (تین دن سے زیادہ) دیر کر کے جائے اُس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

۱۲۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قُزَحَ فَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهٗ مَوْقِفٌ وَنَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جبل) قزح کے پاس کھڑے ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ قزح ہے اور یہی ٹھیرنے کی جگہہ ہے۔ اور مزدلفہ سب کا سب ٹھیرنے کی جگہہ ہے۔ اور مین نے یہان نحر کیا ہے اور منی سب کا سب نحر اور ذبح کی جگہہ ہے۔ پس تم لوگ اپنے اپنے قیام گاہ مین نحر کرو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۱۳۔ وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ وَالْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ ان کو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفات سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہہ ہے لیکن بطن عرنہ سے کنارہ رہو[1]۔ اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہہ ہے لیکن بطن محسر سے الگ رہو[2]

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْاِفَاضَةِ

دوسری فصل

افاضہ (عرفات سے واپسی) کے بیان مین

[1] یعنی بطن عرنہ کھڑے رہنے کی جگہہ نہیں اس علیحدہ رہنا چاہیے۔ [2] یعنی بطن محسر کھڑا رہنے کی جگہہ نہیں ۱۲

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَسَمِعَ وَرَاءَہٗ زَجْرًا شَدِیْدًا وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ فَاَشَارَ اِلَیْھِمْ بِسَوْطِہٖ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَةِ فَاِنَّ الْبِرَّ لَیْسَ بِالْاِیْضَاعِ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ۔ اَلْاِیْضَاعُ اَلْاِسْرَاعُ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لے چلے تو آپ نے اپنے پیچھے سخت جھڑکی اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی تو آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی جانب اشارہ کیا (کہ ٹھیر جاؤ) پھر آپ نے فرمایا کہ اے لوگو تم پر نرمی اور آہستگی لازم ہے کچھ جلدی دوڑانے مین نیکی[1] اور بھلائی نہین ہے بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ الیضاع کے معنے جلدی کے ہین

۲۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حِیْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ یُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَکَ فَرَکِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ کُلُّ اِنْسَانٍ بَعِیْرَہٗ ثُمَّ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّی الْعِشَاءَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَھُمَا شَیْئًا اَخْرَجَہُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِیْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِیْنَ دَفَعَ فَقَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ ھِشَامٌ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے وقت عرفات سے واپس تشریف لیچلے حتے کہ جب آپ گھاٹی کے پاس پہونچے تو آپ اترے اور آپنے پیشاب کیا پھر آپ نے وضو کیا لیکن پورے طور پر وضو نہین کیا (صرف ہاتھہ پاون دھولیا) مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ نماز (یعنے نماز نہین پڑہتے۔ یا نماز کا وقت ہوچکاہے) آپنے فرمایا کہ نماز تمھارے آگے[2] ہے۔ اسکے بعد آپ سوار ہوگئے جب آپ مزدلفہ مین پہونچے تو آپ اترے اور آپنے وضو کیا اور اچھی طرح سے وضو کیا۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور آپنے مغرب کی نماز پڑہائی پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو وہین بیٹھے[3] رہنے دیا پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ نے عشا کی نماز پڑہائی اور ان دونون (نمازون) کے درمیان مین کچھ نہ پڑہا۔ بجز

---

[1] یعنی لوگ اپنی اپنی سواری کو خوب اونٹ ڈپٹ کر اور مار پیٹ کر جلدی جلدی ہنکا رہے تھے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا۔ [2] بلکہ جلدی دوڑا کر چلانے مین برائی ہے ہجوم مین لوگون کو تکلیف ہوگی کسیکو چپیٹ لگ جائیگی یا خود چپیٹ کھا کر گرجائیگا۔ یعنی آگے چل کر نماز پڑہینگے [3] یعنی کسی کو کچ کی تیاری نہین کی ... دونون نمازون کے درمیان مین کوئی سنت وغیرہ آپنے نہین پڑہا۔

ترمذی کے چہون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین جو عروہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ اسامہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع مین جب کہ آپ عرفات سے واپس تشریف لے چلے تو کس چال سے چلتے تھے (آہستہ یا جلدی) تو انہون نے کہا کہ آپ اوسط درجہ کی چال چلتے تھے اور جب کہین صاف کہلی ہوئی جگہ دیکہتے تھے تو وہان تیز کر دیتے تھے ہشام نے کہا کہ نص وہ چال ہے جو عنق سے زیادہ ہو

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین ان لوگون مین تہا جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگون مین سے ضعیف اور کمزور سمجہکر مزدلفہ کی رات کو پہلے ہی روانہ فرما دیا تہا۔ پانچون اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ وَكَانَتِ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاَذِنَ لَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْتَ لِيْ كُنْتُ اِسْتَاْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيْضُ اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ثَبِطَةٌ اَيْ بَطِيْئَةٌ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ سودہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی اجازت چاہی کہ وہ رات ہی کو مزدلفہ سے (منی) چلی جائینگی۔ اور وہ ایک موٹی عورت تہین جن مین (موٹاپے کی وجہ سے) سستی اور چالاکی نہ تہی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اجازت مرحمت فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ کاش مین بہی آپسے اجازت حاصل کر لیتی جس طرح کہ انہون نے آپسے اجازت حاصل کر لی تہی۔ اور حضرت عائشہ کی عادت تہی کہ وہ امام کے ساتہ ہی (مزدلفہ سے) واپس ہوتی تہین شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔ ثبطہ وہ عورت ہے جس مین موٹاپے کی وجہ سے سستی اور چالاکی نہ ہو ۔

لہ یعنے آپ اپنی سواری نہ زیادہ آہستہ چلاتے تہے نہ زیادہ دوڑاتے تہے بلکہ اوسط درجہ کی چال چلاتے تہے اور جب کبہی ایسی جگہ انکو ملجاتی تہی جہان ہجوم نہو تا تہا تو آپ ذرا سواری کو تیز کر دیتے تہے ٭ لہ یعنے مین نے ایسا ہی کرتی تہین اسلیے کہ اول شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہی گئی تہین پہر پہر جب جمع کو جاتین تو امام ہی کے ساتہ مزدلفہ سے منی کو جاتین ۱۲ ٭ زوجہ مطہرہ رسول اللہ ۱۲

۵۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَۃَ لَیْلَۃَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَۃَ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو دسوین شب کو (مزدلفہ سے منے) روانہ کردیا تو انہون نے صبح ہونے سے پہلے کنکریان مارلین۔ پہر (مکہ) چلی گئین اور طواف افاضہ کر (کے واپس چلی) آئین ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ قَالَتْ کَانَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ تَاْمُرُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ لَھَا وَلِاَصْحَابِھَا الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَۃِ اَنْ یُّصَلِّیَ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ تَرْکَبُ فَتَسِیْرُ اِلٰی مِنًی وَلَا تَقِفُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس شخص سے جو اُن کو اور ان کے ہمراہیون کو مزدلفہ مین صبح کی نماز پڑہاتا تہا (یعنے امامت کرتا تہا) یہ فرماتی تہین کہ صبح کی نماز اسوقت پڑہائین جب کہ صبح صادق ہوجائے پہر (نماز صبح پڑہ کر) وہ سوار ہوجاتی تہین۔ اور منی کی جانب روانہ ہوجاتی تہین اور (کہین) ٹہیرتی نہ تہین۔ امام مالک اسکو راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی التَّلْبِیَۃِ بِعَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃِ

تیسری فصل

عرفات اور مزدلفہ مین لبیک کہنے کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ کَانَ اُسَامَۃُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَۃَ اِلَی الْمُزْدَلِفَۃِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ مُّزْدَلِفَۃَ اِلٰی مِنًی فَکِلَاھُمَا قَالَا لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ عرفات سے مزدلفہ تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے سواری پر اسامہ بیٹہے ہوئے تہے اور پہر مزدلفہ سے منی تک آپ نے فضل کو اپنے پیچہے سواری پر بیٹہا لیا ان دونون کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک تلبیہ کہتے رہے جب تک آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَۃَ فَقَالَ مَالِیْ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ یُلَبُّوْنَ

قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ مِنْ فُسْطَاطِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ عَنْ بُغْضِ عَلِيٍّ رض أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہو کہ مین ابن عباس کے ساتھ عرفات مین تہا تو انہون نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مین لوگون کو تلبیہ کہتے ہوئے نہین سنتا ہون تو مین نے کہا کہ لوگ معاویہ سے ڈرتے ہین یہ سنکر وہ فوراً اپنے خیمہ سے باہر نکل آئے اور کہنے لگے لبیک اللہم لبیک لبیک (افسوس کہ) لوگون نے حضرت علی کی عداوت مین سنت کو چھوڑ دیا نسائی اس کے راوی ہین

۳- وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُهَلِّلُ الْمُهَلِّلُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُ أَحَدٌ عَلَى صَاحِبِهِ أَخْرَجَهُ الثَّلَاثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ محمد بن ابو بکر ثقفی سے روایت ہو کہ مین نے انس بن مالک سے تلبیہ کی نسبت دریافت کیا اور ہم دونو منے سے عرفات کو جا رہے تہے کہ آپ لوگ (آج کے دن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تہے (تلبیہ کہتے تہے یا نہین) تو انہون نے کہا کہ ہم مین سے کوئی لبیک پکارتا تہا تو کوئی شخص اسکو منع نہین کرتا تہا۔ اور کوئی شخص تکبیر کہتا تہا تو کوئی شخص اسکو منع نہین کرتا تہا۔ اور کوئی شخص تہلیل کہتا تہا تو اسکو کوئی منع نہین کرتا تہا۔ اور ایک شخص دوسرے پر اعتراض نہین کرتا تہا۔ تینون اور نسائی اسکے راوی ہین

۴- وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُلَبِّي بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ - زَاغَتِ الشَّمْسُ إِذَا زَالَتْ ترجمہ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ حضرت علیؓ عرفہ کے دن آفتاب ڈہلنے تک تلبیہ کہتے تہے اسکے بعد پہر تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے تہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

۵- وَعَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ

ا۔ اسوجہ سے کہ معاویہ نے انکو تلبیہ کہنے سے منع کر دیا ہے ۲۔ یعنے لوگون نے حضرت علیؓ سے عداوت جتلانے اور معاویہ کو محبت بتلانے کے واسطے سنت نبوی کو ترک کر دیا ۳۔ جسکا کچھ جا ہتا تہا ہر طرح ذکر الٰہی کرتا تہا ۴۔ یعنے عرفہ کے دن آفتاب کے ڈہلنے کے بعد سے تلبیہ کہنا موقوف کر دیتے تہے۔

يدعو فمالت به ناقته فسقط خطامها فتناول الخطام باحدى يديه وهو رافع يده الاخرى۔ اخرجه النسائي ۔ ترجمہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگ رہے تھے اتنے میں اونٹنی جو بڑی تو اسکی مہار آپکے ہاتھ مبارک سے چھوٹ گئی پھر آپنے ایک ہاتھ سے مہار پکڑلی اور دوسرا ہاتھ اٹھائے ہوئے (دعا مانگتے) رہے۔ نسائی اسکے راوی ہیں

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِي الرَّمْيِ وَفِيهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

ساتواں باب

رمی (کنکریاں مارنے) کے بیان میں جس میں چار فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي كَيْفِيَّتِهِ

پہلی فصل

اسکی کیفیت کے بیان میں

۱۔ عَنْ عبد الرحمن بن يزيد قال رمى ابن مسعود جمرة العقبة من بطن الوادي بسبع حصيات يكبر مع كل حصاة وجعل البيت عن يساره ومنى عن يمينه فقيل له ان ناسا يرمونها من فوقها فقال هذا والذي لا اله غيره مقام الذي انزلت عليه سورة البقرة۔ اخرجه الخمسة وهذا لفظ الشيخين وعند الترمذي والنسائي اتى جمرة العقبة فاستبطن الوادي واستقبل الكعبة وجعل يرمي الجمرة على حاجبه الايمن وذكر نحوه

ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جمرہ عقبہ کو نالہ میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے (اس طرح نالہ میں کھڑے تھے کہ خانہ کعبہ انکے بائیں جانب تھا اور منی انکے داہنی جانب تھا۔ تو ان سے لوگوں نے کہا کہ لوگ تو اسکو اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے یہ مقام اس شخص کا ہے

ف جمرہ عقبہ کو اوپر سے کنکریاں مارنے میں آپنے نالے میں کنکریاں کیوں ماریں ؟

جب سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور یہ شیخین کے الفاظ ہین۔ اور ترمذی اور نسائی نے اس طرح روایت کیا ہے کہ جب وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو نالے کے بیچ مین کہڑے ہوگئے اور کعبے کی جانب متوجہ ہوئے اور اپنے داہنے ابرو کے مقابل سے جمرہ کو کنکریان مارنی شروع کین اسکے بعد ویسا ہی بیان کیا ہے

۲- وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ بِسِتٍّ وَلَا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ترجمہ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ ہم لوگ حج کرکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ واپس ہوئے تو ہم مین سے بعض اشخاص کہتے تہے کہ مین نے سات کنکریان ماری ہین۔ اور بعض لوگ کہتے تہے کہ مینے چہہ کنکریان ماری ہین اور ایک دوسرے پر اعتراض نہین کرتا تہا

۳- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ مِنْ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ اَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ حَصَى الْخَذْفِ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کنکری مارنے کے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے ارشاد فرمایا اور آپ سوار تہے کہ مجہے کنکریان چن کردو تو مین نے آپ کو چہوٹی چہوٹی ٹہیکریون کی جیسی کنکریان چن کردین جب وہ کنکریان مینے آپکے ہاتہہ مین رکہدین تو آپنے فرمایا کہ ہان بس ایسی ہی کنکریان ہونی چاہیے۔ اور تم لوگ دین مین سختی کرنے سے بچتے رہو اسلیے کہ تم سے پہلے جو لوگ تہے وہ دین مین سختی کرنے کی وجہسے تباہ اور برباد ہوگئے۔ ان دونون حدیث کو نسائی راوی ہین

لہ یعنے خود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ کہڑے ہوکر کنکریان مارتے تہے یہ اولیٰ ہین کہڑے ہونے کی جگہ ہے اور سورہ بقر کی تخصیص اس وجہ سے کہ اکثر اہم مسائل حج کے اسی سورہ مین مذکور ہین خاص کر رمی کے متعلق مسائل تو اسی سورہ مین ہین ۔ کہ یعنے دین کی باتون مین تختی اور افراط مت کیا کرو۔ مثلاً چہوٹی چہوٹی کنکریان مارنی چاہئین اور تم لوگ بڑی بڑے پتہر مارنے لگو تو یہ بہی ایک قسم کی سختی ہے۔ حالانکہ دین سے بڑہکر زیادہ آسان کوئی چیز نہین ہے۔

الفصل الثانی فی وقت الرمی

دوسری فصل

رمی کے وقت کے بیان مین

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بقر عید کے دن پہر دن چڑہے کنکریان مارتے تہے اور اسکے بعد آفتاب کے ڈہلنے کے بعد[1] بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَةَ اَخٍ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اِمْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نُفِسَتْ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَتَخَلَّفَتْ هِيَ وَصَفِيَّةُ حَتّٰى اَتَتَا مِنًى بَعْدَ اَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَرَهُمَا ابْنُ عُمَرَ اَنْ تَرْمِيَا حِيْنَ قَدِمَتَا وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِمَا بَاْسًا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ صفیہ بنت ابو عبید عبد اللہ بن عمر کی بی بی کی بہتیجی کو مزدلفہ مین بچہ پیدا ہوا جس کی وجہ سے وہ اور صفیہ وہین ٹہیر گئین اور بقر عید کے دن غروب آفتاب کے بعد وہ دونون منی مین آئین تو عبد اللہ بن عمر نے دونون کو یہ ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم آئی ہو اسی وقت جاکر کنکریان مار لو۔ اور اونہون نے اس مین[2] ان دونون کے لیے کوئی مضائقہ نہین خیال کیا۔ مالک اسکے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ عَنْ مِنًى يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ اَخْرَجَهُ الْاَرْبَعَةُ وَقَالَ مَالِكٌ تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ فِيْمَا نُرٰى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَاِذَا مَضَى الْيَوْمُ الَّذِيْ يَلِيْهِ رَمَوْا مِنَ الْغَدِ وَذٰلِكَ يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ يَرْمُوْنَ لِلْيَوْمِ الَّذِيْ مَضٰى ثُمَّ يَرْمُوْنَ لِيَوْمِهِمْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَا يَقْضِيْ اَحَدٌ شَيْئًا حَتّٰى يَجِبَ عَلَيْهِ فَاِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ وَمَضٰى كَانَ الْقَضَاءُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِنْ بَدَا لَهُمْ فِي النَّفْرِ فَقَدْ فَرَغُوْا فَاِنْ اَقَامُوْا اِلَى الْغَدِ رَمَوْا مَعَ النَّاسِ يَوْمَ النَّفْرِ الْاٰخِرِ وَنَفَرُوْا

---

[1] یعنے دسوین ذی الحجہ کے بعد گیارہوین اور بارہوین ذی الحجہ کو آفتاب کے ڈہلنے کے بعد کنکریان مارتے تہے [3] اور سب کی عمر ہو آئی

[2] یعنی غروب آفتاب کے بعد کنکریان مارنے مین۔

ترجمہ ابو البداح ابن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے چرانے والون کو رات کو منٰے مین رہنے کی اجازت دی وہ لوگ بقرعید کے دن کنکریان مارلین اسکے بعد پھر دوسرے دن یا تیسرے دن دو دن کی کنکریان مارلین پھر اگر رہین تو روانگی کے دن جو چوتھے دن ہی کنکریان مارلین چاہین اسکو راوی ہین مالک نے کہا اسکی تفسیر ہمارے خیال مین تو یہ ہے آیندہ خدا زیادہ عالم ہے یہ لوگ بقرعید کے دن کنکریان مارین جب پھر بقرعید کا دوسرا دن[1] گذر جائے تو تیسرے[2] دن پھر کنکریان مارین اور یہی کوچ کا پہلا دن ہے اس دن پہلے تو گذشتہ دن کی بابت کنکریان مارین پھر اِسی دن کی بابت کنکریان مارین اسلیے کہ کوئی شخص کسی شے کی اُس وقت تک قضا نہین کر سکتا جب تک وہ شے اسپر واجب ہوئی ہو جب وہ دن گذر جائے تو اس کے بعد قضا واجب ہوگی[3] پھر اگر وہ اب چاہین تو چلے جائین اسلیے کہ وہ رمی سے[4] فارغ ہو چکے اور اگر چوتھے دن بھی اُنہون نے قیام کیا تو اُسدن بھی لوگون کے ساتھ کنکریان مارین اور کوچ کردین۔ اور یہ کوچ کا دوسرا دن ہے۔

۳۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا كَانَ يَقُوْلُ مَنْ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ مِنْ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَهُوَ بِمِنًى فَلَا يَنْفِرَنَّ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجِمَارَ مِنَ الْغَدِ اَخْرَجَہٗ مَالِكٌ ح

ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ ایام تشریق مین جو شخص منے مین غروب آفتاب تک رہے اُسکو اُسوقت تک کوچ نہ کرنا چاہیے جب تک کہ وہ دن نکلنے کے بعد جمرون کو کنکریان نہ مارے۔ مالک اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الرَّمْیِ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا

تیسری فصل

پیدل اور سوار ہو کر کنکریان مارنیکے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَی الْجِمَارَ

---

[1] گیارہوین تاریخ ذی الحجہ ۱۲ [2] بارہوین تاریخ ذی الحجہ ۱۲

[3] یعنے بقرعید کے دوسرے دن اُسدن اور تیسرے دن کی بابت کنکریان نہین مار سکتا اسلیے کہ تیسرے دن کی کنکریان ہنوز قبل از وقت ہونیکی وجہ سے واجب ہی نہین ہوئین [4] مطلب یہ کہ ایسے شخص کو رات بھر منٰی ہی مین رہنا چاہیے جب دن نکل آئے تو کنکریان مارنے کے بعد کوچ کر دینا چاہیے۔

مَشْیٌ اِلَیْھَا ذَاھِبًا وَرَاجِعًا۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرون کو کنکریان مارتے تھے تو پیدل ہی چل کر وہان آتے تھے اور پیدل ہی وہان سے واپس ہوتے تھے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ کَانَ النَّاسُ اِذَا رَمُوا الْجِمَارَ مَشَوْا ذَاھِبِیْنَ وَرَاجِعِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ رَکِبَ مُعَاوِیَۃُ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ لوگ جب جمرون کو کنکریان مارنے تھے تو پیدل ہی جاتے تھے اور پیدل ہی واپس آتے تھے اور اول جو شخص سوار ہوا وہ معاویہؓ ہین۔ مالک اس کے راوی ہین۔

۳۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ یَرْمِیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ خُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِیْ ھٰذِہٖ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ بقرعید کے دن سوار ہو کر کنکریان مار رہے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ مجھ سے حج کے افعال سیکھ لو اسلیے کہ مین نہین جانتا شاید مین اس حج کے بعد اور کوئی حج نہ کرون مسلم اور ابوداود و نسائی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ

چوتھی فصل

(اسی سے متعلق متفرق حدیثون کے بیان مین)

۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَرَمْیُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ اَلتَّوُّ اَلْوِتْرُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استنجے کے ڈھیلے طاق ہین۔ اور جمرون کو کنکریان مارنا طاق ہین۔ اور صفا و مروہ

ؔ یعنے معاویہ نے ہی سوار ہو کر کنکریان مارنیکی ابتدا کی ؔ یعنی دوسرا حج کرنیکا مجھے یقین نہین ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسرے سال آپنے وفات پائی اور یہی حج آپکا حجۃ الوداع ہو گیا ؔ یعنے عدد مین طاق ڈھیلے لینے چاہیین جیسے تین یا پانچ ؔ اسلیے کہ سات کنکریان مارنی

کے درمیان سعی کرنا طاق ہے اور طواف طاق ہے جب کوئی شخص استنجے کرے تو ڈھیلے سے تو اسکو طاق ڈھیلے لینے چاہئیں مسلم اسکے راوی ہیں۔ تو کے معنے وتر یعنے طاق کے ہیں

۲۔ وعن ابن عباس قال لولا ما یرفع الذی یتقبل من الجمار کان اعظم من ثبیر اخرجہ رزینؒ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جمروں کے سامنے جو کنکریاں اکر پڑتی ہیں اگر یہ اٹھا نہ لیجاتیں تو ان کنکریوں کا ثبیر سے کہیں بڑا پہاڑ ہو جاتا۔ زرین اسکے راوی ہیں
ان کنکریوں کو فرشتے اٹھا لیتے ہیں ہم ایک پہاڑ کا نام ہے مکہ میں

الباب الثامن فی الحلق و التقصیر

آٹھواں باب

سر منڈوانے اور بال کتروانے کے بیان میں

۱۔ عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اتی الجمرۃ فرماھا ثم اتی منزلہ بمنیٰ ونحر ثم قال للحلاق خذ و اشار الی جانبہ الایمن ثم الایسر ثم جعل یعطیہ الناس و فی روایۃ اعطی الجانب الایمن لمن یلیہ والایسر لام سلیم و فی روایۃ انہ دفع الایسر الی ابی طلحۃ وقال لہ اقسمہ بین الناس اخرجہ الخمسۃ الا النسائیؒ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکریاں ماریں۔ پھر منے میں اپنی فرودگاہ میں تشریف لائے اور قربانی کی۔ پھر آپنے حجام سے کہا کہ لو (مونڈو) اور آپنے سر کے دائیں حصہ کی جانب اشارہ کیا پھر سر کے بائیں حصہ کو منڈوایا اسکے بعد آپنے موی مبارک لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے دائیں جانب کے بال تو ان لوگوں کو عطا فرمائے جو لوگ آپ سے قریب تھے اور بائیں جانب کے بال ام سلیم کو عطا فرمائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپنے بائیں جانب کے بال ابو طلحہ کو مرحمت فرمائے۔ اور ان سے فرمایا کہ اسکو سب لوگوں میں تقسیم کر دو۔ بجز نسائی کے پانچوں اس کے راوی ہیں

۲۔ وعن علی قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تحلق المرأۃ راسھا اخرجہ الترمذیؒ وزاد رزینؒ فی الحج والعمرۃ وقال انما علیھا التقصیر ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈوانے سے منع فرمایا

ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ حج اور عمرہ مین (یعنے حج اور عمرہ دونون مین عورت کو سر منڈوانے سے آپنے منع فرمایا) عورت کو صرف بال کترانا چاہیے۔

۳۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ۔ وَلِلشَّيْخَيْنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ سر منڈوانے والون پر رحم کر۔ تو لوگون نے عرض کیا کہ اور بال کتروانے والون پر (یعنے ان کے لیے بھی دعا فرمایے) یا رسول اللہ۔ پھر آپنے فرمایا کہ اے اللہ سر منڈوانے والون پر رحم کر تو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بال کتروانے والون پر تو آپنے فرمایا کہ بال کترنے والون پر (یعنے بال کترنے والون پر بھی یا اللہ رحم کر) بجز نسائی کے چھپون اسکے راوی ہین۔ اور شیخین کی ایک روایت مین جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ تو سر منڈوانے والون پر رحم کر۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور بال کتروانے والون پر پھر آپنے فرمایا کہ اے اللہ سر منڈوانے والون پر رحم کر تو پھر لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور بال کتروانے والون پر پھر آپنے فرمایا کہ یا اللہ تو سر منڈوانے والون پر رحم کر تو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور بال کتروانے والون پر تو آپنے فرمایا کہ اور بال کترنے والون پر (رحم کر) اور مسلم کی ایک روایت مین جو ام الحصین سے مروی ہے مذکور ہے کہ انہون نے کہا کہ مینے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین سر منڈوانے والون کے لیے تین دفعہ دعا کی اور بال کتروانے والون کے لیے ایک ہی دفعہ دعا کی

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِى التَّحْلِيْلِ۔ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

نوان باب

حلال ہونے (احرام کھولنے) کے بیان میں حسین و فضلیین ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ تَقْدِیْمِ بَعْضِ اَسْبَابِہٖ عَلٰی بَعْضٍ

پہلی فصل

حلال ہونیکے بعض اسباب کا بعض اسباب پر مقدم ہونے کے بیان میں

۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْاَلُوْنَہٗ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَجَآءَہٗ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منے میں اس غرض سے کھڑے ہوئے کہ لوگ آپ سے (حج سے متعلق) مسائل دریافت کریں تو ایک شخص نے اگر آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میںنے ناواقفیت سے قربانی کرنے سے قبل سر منڈوالیا آپنے فرمایا کہ اب قربانی کر لو کوئی حرج کی بات نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اگر آپ سے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ میںنے لاعلمی کی وجہ سے کنکریاں مارنے سے قبل قربانی کر لی آپنے فرمایا کہ اب کنکریاں مار لو کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے۔ پس اُس روز جس شے کی تقدیم اور تاخیر سے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے ہر ایک کے جواب میں یہی فرمایا کہ اب کر لو کچھ مضائقہ نہیں ہے بجز نسائی کے چھیوں اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاجًّا فَکَانَ النَّاسُ یَاْتُوْنَہٗ فَمِنْ قَائِلٍ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعَیْتُ قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ وَاَخَّرْتُ شَیْئًا اَوْ قَدَّمْتُہٗ فَکَانَ یَقُوْلُ لَا حَرَجَ اِلَّا عَلٰی رَجُلٍ اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَھُوَ ظَالِمٌ فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرِجَ وَھَلَکَ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔ اَلْحَرَجُ الْاِثْمُ وَالضِّیْقُ وَمَعْنٰی اِقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ اِغْتَابَہٗ شَبَّہَ ذٰلِکَ بِالْقَطْعِ بِالْمِقْرَاضِ ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی غرض سے نکلا تو لوگ آپ کے پاس آتے تھے (اور آپ سے حج کے مسائل پوچھتے تھے) تو کوئی شخص کہتا تھا کہ یا رسول اللہ طواف کرنے سے قبل میں نے صفا و

مروہ کے درمیان سعی کرلی یا کسی کام کو بعد کرلیا جسکو پہلے کرنا چاہیے تہا آپ ہر شخص کو یہی جواب دیتے
تہے کہ کوئی مضائقہ نہین ہی البتہ حرج ایسے شخص کے لیے ہے جو ظلما کسی مسلمان کا سامان غائب کردے اور
ایسا شخص حرج مین پڑگیا اور برباد ہوگیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ حرج کے معنے گناہ اور مضائقہ کے
ہین۔ اقترض عرض مسلم یعنے کسی مسلمان کا سامان غائب کردے۔ اسکو مقراض سے کترنے کے ساتہ تشبیہ
دی گئی

۳۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ اَفَاضَ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ جَهِلَ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ فَيَحْلِقَ اَوْ يُقَصِّرَ ثُمَّ يَرْجِعَ اِلَى الْبَيْتِ فَيُفِيْضَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر کو ایک ایسے شخص سے ملنے کا اتفاق ہوا جس نے طواف افاضہ کرلیا تہا لیکن نہ سر ہی منڈوایا تہا نہ بال ہی کترواے تہے۔ اور یہ اس نے ناواقفیت کی وجہ سے کیا تہا۔ تو عبد اللہ بن عمر نے انہین یہ ارشاد فرمایا کہ وہ واپس جائین اور سر منڈوائین یا بال کتروائین پہر خانہ کعبہ مین واپس جا کر طواف افاضہ کرین۔ مالک اس کے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ وَقْتِ التَّحَلُّلِ وَجَوَازِهٖ

دوسری فصل

حلال ہونے کے وقت اور اسکے جائز ہونے کے بیان مین

۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ رَمَى الْجَمْرَةَ ثُمَّ حَلَقَ اَوْ قَصَّرَ وَنَحَرَ هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَهٗ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جو شخص جمرہ کو کنکریان مار چکے۔ پہر سر منڈائے یا بال کتروائے اور اس کے ساتہ اگر ہدی ہو تو اس کی قربانی کرے تو ایسے شخص کے لیے ایسی تمام چیزین حلال ہوگئین جو اسپر بحالت احرام حرام تہین بجز عورت اور خوشبو کے تا آنکہ خانہ کعبہ کا طواف کرلے۔ مالک اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ يَعْنِيْ جَمْرَةَ

ملہ خانہ کعبہ کے طواف کرلینے کے بعد البتہ وہ چیزین بہی حلال ہو جاتی ہین یعنے عورت سے جماع کرنا اور خوشبو لگانا

یا کسی کام کو پیچہے کرلیا جسکو پیشتر کرنا چاہئے تہا

العقبة فقد حل له كل شيء حرم عليه الا النساء قيل فالطيب فقال اما انا فقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتضمخ بالمسك او طيب هو اخرجه النسائي ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب جمرہ یعنے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار چکو تو ایسے شخص کے لیے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو اس کو بحالت احرام حرام تہیں بجز عورت کے (یعنے عورت سے جماع کرنا درست نہیں ہوتا) تو ان سے خوشبو کی نسبت دریافت کیا گیا (ان کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں) تو انہوں نے کہا میں نے تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ مشک لتہیڑ رہے تہے کیا وہ خوشبو ہے یا کوئی اور چیز ہے نسائی اسکے راوی ہیں

٣- **وعن** ام سلمة رضي الله تعالى عنها قالت كانت ليلتي التي يصير الي فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم مساء يوم النحر فصار الي فدخل علي وهب بن زمعة ومعه اخر من ال ابي امية متقمصين فقال صلى الله عليه وسلم لوهب هل افضت قال لا قال فانزع عنك القميص فنزعه من راسه ونزع صاحبه قميصه من راسه ثم قال ولم يا رسول الله قال ان هذا يوم قد رخص لكم اذا انتم رميتم الجمرة ان تحلوا يعني من كل شيء الا النساء فاذا امسيتم قبل ان تطوفوا بهذا البيت صرتم حرما كهيئتكم قبل ان ترموا حتى تطوفوا به اخرجه ابوداود ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس تشریف لانے کی وہی رات تہی جس کی شام اتفاق سے) بقر عید کے دن واقع ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اتنے میں وہب بن زمعہ اور ان کے ساتہہ ایک اور شخص جو ابو امیہ کی اولاد تہے آئے اور یہ دونوں کرتے پہنے ہوئے تہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہب سے فرمایا کہ کیا تم طواف افاضہ کر چکے انہوں نے کہا کہ نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پہر تم کرتہ اتار ڈالو تو انہوں نے اپنے سر سے کرتہ اتار ڈالا اور انکے ساتہی نے بہی اپنے سر پر سے کرتہ اتار ڈالا۔ پہر اونہوں نے کہا کہ یہ کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ آج کا وہ دن ہے جس نے تمکو اس امر کی اجازت دیدی تہی کہ جب تم جمرہ کو کنکریاں مار کر فارغ ہو جاتے تو تمہارے لیے بجز عورت کے وہ تمام چیزیں جو بہ حالت احرام تم پر حرام

ا مطلب یہ کہ خوشبو لگانا درست ہے ١٢ ۵ یعنے آپ نے کرتہ اتارنے کا کیوں حکم دیا ١٢

تہیں حلال ہوجاتیں۔ پھر جب تمنے شام کردی اور خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا تو پھر تم ویسے ہی احرام کی
حالت میں ہوگئے جیسے کہ تم پہلے کنکریاں مارنے سے قبل احرام کے حالت میں تھے تا آنکہ خانہ کعبہ کا
طواف کرو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا
حَلَّ قِيلَ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ تَقُولُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ
قِيلَ فَإِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ
يَأْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ أَمْرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْمُعَرَّفُ اسْمٌ لِلْوُقُوفِ أَيْ بَعْدَ الْوُقُوفِ بِالْمُعَرَّفِ ترجمہ ابن عباسؓ سے
روایت ہے کہ اونہوں نے کہا کہ جس شخص نے خانہ کعبہ کا طواف (مکہ میں آتے ہی) کرلیا وہ حلال ہوگیا
عام اس سے کہ (طواف) حج کے ارادہ سے ہو یا غیر حج (یعنے عمرہ) کے ارادہ سے تو عطا سے دریافت
کیا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ مسئلہ کہاں سے فرماتے تھے تو اونہوں نے کہا کہ خدا
کے اس قول سے کہ ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ پھر اس قربانی کے پہونچنے کی جگہہ بیت اللہ تک
ہے تو ان سے کہا گیا کہ یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما فرماتے تہے کہ (قربانی کا محل بیت اللہ ہے عام اس سے کہ عرفات کے بعد ہو یا قبل ہو) اور وہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے بہی استدلال کرتے تہے جب کہ آپؐ نے اپنے اصحاب کو حجۃ
الوداع میں یہ حکم دیا تہا کہ وہ حلال ہوجائیں۔ شیخین اسکے راوی ہیں۔ معرف کہڑے ہونے کی
جگہہ کا نام ہے (یعنے عرفات) یعنے معرف (عرفات) میں کہڑے ہونے کے بعد

۱؎ یعنے آج بقرعید کے دن تمکو طواف کرنا چاہیے ۲؎ یعنے خانہ کعبہ کے طواف کی ... ۳؎ بعد تم حلال ہوجاؤگے ۴؎
یعنے اسپر سب چیزیں حلال ہوجاتی ہیں حضرت ابن عباسؓ کا یہی مذہب تہا لیکن عام طور پر یہ مذہب نہیں ہے ۵؎ یعنے
اسکی اصل کیا ہے کوئی آیت قرآنی ہے یا حدیث نبوی ہے ۶؎ یہ تو نص قرآنی ہوا اب حدیث بیان کیجاتی ہے ۷؎ تو
یہ لوگ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہی حلال ہوگئے تہے لہذا معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کے طواف کرنے کے بعد انسان کو سب
چیزیں حلال ہوجاتی ہیں حالانکہ یہ استدلال انکا جمہور علما کے خلاف ہے دراصل آپؐ نے جو اصحاب کو حلال ہوجانیکا
حکم دیا تہا اسکی وجہ ہی اور تہی جیسا کہ تفصیلاً معلوم ہوچکا ہے اور جس طواف کے بعد انسان کو سب چیزیں حلال ہو
جاتی ہیں وہ طواف افاضہ ہے نہ کہ یہ طواف جو مکہ میں آتے ہی کیا جاتا ہے ۱۲ مترجم

٥۔ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَہٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قُلْتُ فَمَا یَمْنَعُکَ اَنْ تَحِلَّ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ ھَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ ھَدْیِیْ۔ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ حجۃ الوداع مین آپنے بی بیون کو یہ حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائین (یعنے احرام کہولڈالین) تو مین نے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپکے حلال ہونے مین کونسا امر مانع ہے تو آپنے فرمایا کہ مینے اپنے سر کے بالون کو جمالیا ہے۔ اور اپنی قربانی کے جانور کے گلے مین ہار ڈال دیا ہے مین تو اسوقت تک حلال نہین ہو سکتا جب تک مین اپنی قربانی کے جانور کی قربانی نہ کرلون۔ بجز ترمذی کے چہیون اسکے راوی ہین

٦۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَھَلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَۃٍ وَاَھَلَّ اَصْحَابُہٗ بِحَجٍّ فَلَمْ یَحِلَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْھَدْیَ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَحَلَّ بَقِیَّتُھُمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس رضے اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ[1] کا احرام باندہا تہا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے وہ اصحاب جن کے ساتہ ہدی تہی وہ تو حلال نہین ہوئے اور باقی سب لوگون نے احرام کہول ڈالا مسلم اسکے راوی ہین

٧۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا یَقُوْلُ الْمَرْاَۃُ الْمُحْرِمَۃُ اِذَا حَلَّتْ لَمْ تَمْتَشِطْ حَتّٰی تَاْخُذَ مِنْ قُرُوْنِ رَاْسِھَا وَاِنْ کَانَ لَھَا ھَدْیٌ لَمْ تَاْخُذْ مِنْ شَعْرِھَا حَتّٰی یُنْحَرَ ھَدْیُھَا۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ وَقُرُوْنُ الرَّاْسِ ھِیَ الضَّفَائِرُ مِنَ الشَّعْرِ ترجمہ نافع سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہما فرماتے تہے کہ احرام والی عورت جب حلال ہو جاے تو اُس وقت تک سر مین کنگھی نہ کرے جب تک وہ اپنی چوٹیون مین سے تہوڑے سے بال نہ کترواے اور اگر

---

[1] یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا خیال ہے ورنہ آپنے قران کیا تہا۔ جیسا کہ اس سے قبل تفصیلاً مذکور ہو چکا ہے ۱۲

اس کے پاس ہدی ہو تو اس وقت تک اپنے بال ذرا بھی نہ کترواے جب تک اُس کو ذبح نہ کرلے۔ مالک اس کے راوی ہین۔ قرون راس سے بالون کی چوٹیان مراد ہین

ہزار ہزار شکر کہ تیسیر الوصول کے ایک ربع حصّہ کا ترجمہ ختم ہوا خدا کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آیندہ وہ بہت جلد بقیہ کتاب کے چھاپنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ آمین اَللّٰہُمَّ آمین *

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ فِی الْھَدْیِ وَالْاَضَاحِیْ وَفِیْہِ اِثْنٰی عَشَرَ فَصْلًا

(دسواں باب ہدی اور قربانیوں کے بیان میں ۔ جس میں بارہ فصلیں ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ اِیْجَابِھَا وَاَسْبَابِھَا

(پہلی فصل اسکے واجب ہونے اور اسباب کے بیان میں)

(۱) عَنْ مُخْنَفِ بْنِ سُلَیْمٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ بَیْتٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّۃً وَّعَتِیْرَۃً ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَۃُ ھِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَھَا الرَّجَبِیَّۃَ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَالْمُرَادُ بِالْعَتِیْرَۃِ ھٰھُنَا شَاۃٌ تُذْبَحُ فِیْ رَجَبٍ ترجمہ مخنف بن سلیم رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو ہر گھر والے پر ہر سال قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا ۔ آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ عتیرہ کیا چیز ہے عتیرہ وہی ہے جسکو تم لوگ رجبیہ کہتے ہو ۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں ۔ اور عتیرہ سے مراد یہاں (قول مولف) ایک بکری ہے جو ماہ رجب میں ذبح کی جائے[ا]۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِھَا قَالَ لَا وَلٰکِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِکَ وَاَظْفَارِکَ وَتَقُصُّ شَارِبَکَ وَتَحْلِقُ عَانَتَکَ فَذٰلِکَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اضحٰے کے دن (یعنی بقرعید کا حکم ہوا ہے) یعنے دسویں ذی الحجہ کو عید کروں ۔ خدا نے اس امت کے لیئے اس دن کو عید بنایا ہے ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمایئے کہ اگر میرے پاس بجز ایک دودھ دینے والے جانور کے اور کوئی جانور نہ ہو تو کیا میں اسکی قربانی کروں آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن تم اپنے بال کترواؤ ناخون کترواؤ اور اپنی مونچھ کے بال کترواؤ ۔ اور زیر ناف کے بال مونڈ ڈالو ۔ بس خدا کے نزدیک یہی تمہاری پوری عید[۲] ہے ۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں

[ا] در اصل یہ حدیث کا حکم قربانی منسوخ العمل ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے عتیرہ ایام جاہلیت میں کرتے تھے ابتداء اسلام تک جائز بتلایا گیا بعد آپنے منع فرمایا کہ لا فرع ولا عتیرۃ ۔ مترجم [۲] یعنے جس شخص کو قربانی کی مقدرت نہ ہو یا دودھ والا ایک ہی جانور ہو تو اسپر قربانی واجب نہیں ہے وہ بیچارہ ہو کر پوری عید چاہتا ہو اگر حوائج ضروریہ سے میسر نہیں ہے تو خدا کے نزدیک ایسے غریب آدمی کیلئے یہی پوری عید ہے ۔ مترجم پوری عید سے مراد یہ ہے کہ قربانی نہ کرنے کی وجہ سے اسکی عید میں کوئی نقص نہ آیا جبکہ اسکو مقدرت نہیں ہے ۔ مترجم

(٣) وعن نافع ان ابن عمر لم يكن يضحي عما في بطن المرأة اخرجه مالك ترجمه نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض پیٹ کے بچے کی طرف سے قربانی نہیں کرتے تھے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

الفصل الثاني في الكمية والمقدار

(دوسری فصل کمیت اور مقدار کے بیان مین)

(٤) عن جابر قال كنا نتمتع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة فنذبح البقرة عن سبعة نشترك فيها والبدنة عن سبعة اخرجه الستة الا البخاري ترجمه جابر رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تمتع کیا تھا تو ہم ایک گائے سات آدمی کی طرف سے ذبح کرتے تھے ساتون آدمی اُس قربانی مین شریک ہوتے تھے اور ایک اونٹ سات آدمی کی طرف سے ذبح کرتے تھے۔ بجز بخاری کے چھہون اسکے راوی ہین۔

(٥) وعن ابن عباس رض قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة اخرجه الترمذي والنسائي ترجمه ابن عباس سے روایت ہے کہ ہم کسی سفر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے اتنے مین بقرعید آگئی تو ہم سات آدمی ایک گائے مین شریک ہوگئے اور ایک اونٹ مین دس آدمی شریک ہوگئے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(٦) وعن حجية بن عدي قال قال علي رض البقرة عن سبعة قيل فان ولدت قال اذبح ولدها معها قيل فالعرجاء قال اذا بلغت المنسك قيل فمكسورة القرن قال لا بأس امرنا ان نستشرف العينين والاذنين اخرجه الترمذي ومعنى الاستشراف اختيار العين والاذن فنتأمل سلامتهما من كل آفة تكون بهما ترجمه حجیہ بن عدی رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے فرمایا کہ ایک گائے سات آدمی کی طرف سے کافی ہے تو اُنسے دریافت کیا گیا کہ اگر وہ جنے[1] تو انہون نے کہا اُس (بچہ) کو بھی اسکے ساتھہ ہی ذبح کر ڈالو۔ پھر دریافت کیا کہ اگر لنگڑی[2] ہو تو اُنہون نے جواب دیا کہ جب قربانی کے مقام تک پہونچ سکے تو جائز ہے) پھر دریافت کیا گیا کہ اگر اُس کے سینگ ٹوٹے ہون تو انہون نے جواب دیا کہ اُسکا کچھہ مضائقہ نہین۔ ہمکو یہ حکم ہے کہ ہم اُسکے دونو آنکھون اور دونو کانون کو خوب غور سے دیکھہ لیا کرین[3]۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ استشراف کے معنے یہ ہین

---

[1] بعد قربانی کرنے کے یا بعد خرید کرنے کے قربانی کے لیئے یا بعد قربانی کے لیئے مقرر کرنے کے۔ [2] یعنے بالکل لنگڑی نہ ہو بلکہ ایک قدم چل سکے۔ [3] تاکہ کانی یا اندھی یا کان کٹی یا کان پھٹی نہ ہو۔

اسکی آنکھہ اور کان اچھے ہوں پس ہمکو خوب غور سے دیکھنا چاہیئے تاکہ آنکھہ یا کان کے تمامی عیوب سے وہ پاک ہو

(۷) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ فِي الضَّحَايَا وَالْبُدْنِ الثَّنِيُّ فَمَا فَوْقَهُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلثَّنِيُّ مِنْ ذَوَاتِ الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَمِنْ ذَوَاتِ الْخُفِّ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ **ترجمہ** نافع رضہ سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن عمر رضہ فرماتے تہی کہ تمہیں عید کی قربانی اور حج کی ہدی کے لیے ضرور ہے کہ ثنی یا اُس سے مافوق (عمر کے) ہوں ثنی۔ چیری ہوئے کہر والے جانوروں میں (جیسے گائے وغیرہ) اور بغیر چیرے ہوئے کہر والوں میں جسکو حافر کہتے ہیں (جیسے گہوڑا وغیرہ) اسکو کہتے ہیں جس نے (دو سال پورے کرکے) تیسرے سال میں قدم رکہا ہو۔ اور اونٹ میں اُسکو کہتے ہیں جسنے (پانچسال پورے کرکے) چہٹے سال میں قدم رکہا ہو۔

(۸) وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رضہ قَالَ مَا كُنَّا نُضَحِّي اِلَّا بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ يَذْبَحُهَا الرَّجُلُ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ ثُمَّ تَبَاهَى النَّاسُ بَعْدُ فَصَارَتْ مُبَاهَاةً اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو ایوب رضہ سے روایت ہی کہ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ صرف ایک ہی بکری کی قربانی کرتے تہی جسکو ایک شخص اپنی اور اپنے گہر والوں کی طرف سے ذبح کرتا تہا۔ پہر اُسکے بعد لوگ فخر کرنے لگے[1] پہ تو قربانی کرنا فخر ہی کی بات ہوگئی[2]۔ مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اِبْنِ شِهَابٍ رضہ قَالَ مَا نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلَّا بَدَنَةً وَاحِدَةً اَوْ بَقَرَةً وَاحِدَةً اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن شہاب رضہ سے روایت ہی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے اور اپنے اہل بیت کی طرف سے صرف ایک ہی اونٹ کی قربانی کی تہی یا صرف ایک ہی گائے قربانی کی تہی مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تُذْبَحُ الْبَقَرَةُ اِلَّا عَنْ اِنْسَانٍ وَاحِدٍ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ فرمایا کرتے تہی کہ ایک گائے ایک ہی شخص کی طرف سے ذبح کی جانی چاہیئے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رضہ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا تُذْبَحُ الْبَقَرَةُ اِلَّا عَنْ اِنْسَانٍ وَاحِدٍ وَلَا الشَّاةُ اِلَّا عَنْ اِنْسَانٍ وَاحِدٍ وَلَا الْبَدَنَةُ اِلَّا عَنْ اِنْسَانٍ وَاحِدٍ وَقَالَ لَا يَشْتَرِكُ فِي النُّسُكِ

---

[1] یعنے دس دس بکریاں وغیرہ قربانی کرنے لگے۔ [2] یعنے فخریہ زیادہ جانوروں کی قربانی کرنے لگے۔

اَلْجَمَاعَةَ اِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ اَهْلِ الْبَيْتِ الْوَاحِدِ فَقَطْ[1] اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہ وہ فرماتے ہتو کہ ایک گائی ایک ہی شخص کی طرف سے ذبح ہونی چاہیئے اور ایک بکری ایک ہی آدمی کی طرف سے ذبح ہونی چاہیئے اور ایک اونٹ ایک ہی آدمی کی طرف سے ذبح ہونا چاہیئے ایک قربانی مین ایک جماعت کا شریک ہونا درست نہین ہی۔ یہ طریقہ صرف اہل بیت کیلیے مخصوص ہے۔ رزین اسکو راوی ہین۔

(۱۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رضہ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ بُدْنَاتٍ بِيَدِهٖ قِيَامًا وَضَحّٰى فِي الْمَدِيْنَةِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَذْبَحُ وَيُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَيَضَعُ رِجْلَهٗ عَلٰى صَفْحَتِهِمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْاَمْلَحُ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَيَاضُهٗ اَكْثَرَ مِنْ سَوَادِهٖ **ترجمہ** انس رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹ اپنے ہاتہ سے کہڑے کرکے ذبح کیے اور آپنے مدینہ مین دو مینڈہے سینگدار سیاہ سفید رنگ والون کی قربانی کی آپ ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللهِ اَكْبَرْ کہتے ہتو اور اسکے بازو پر گردن کی قریب آپ قدم مبارک رکہی ہوئے ہتو۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ املح وہ ہے جسمین بہ نسبت سفیدی کے سیاہی زیادہ ہو۔

(۱۳) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رضہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَّيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَالْمُرَادُ اخْتِيَارُ الْفَحْلِ عَلَى الْخَصِيِّ وَالنَّعْجَةِ وَاخْتِيَارُ نُبْلِهٖ وَعِظَمِ خَلْقِهٖ **ترجمہ** ابو سعید رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے مینڈہی کی قربانی کرتے ہتو جو سینگ والا اور نر ہوتا تہا (یعنے خصی نہ ہوتا تہا) جو سیاہی مین دیکہتا تہا اور سیاہی مین چلتا تہا اور سیاہی مین کہاتا تہا[2]۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور اس سے مراد یہ ہے کہ نر جانور بہ نسبت خصی اور مادہ کے زیادہ بہتر ہے اور بڑا اور چوڑی ہڈی کا جانور زیادہ مناسب ہے۔

(۱۴) **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ مِنْ رِوَايَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضہ بِنَحْوِهٖ **ترجمہ** ابو امامہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر

---

[1] یعنے ایک شخص قربانی کرے اور اپنے اہل بیت کو اسمین شریک کرلے بجز اپنے اہل بیت کو کسی غیر کی شرکت جائز نہیں یہ حضرت ابن عمر رضہ کی رای ہے ۱۲ مترجم [2] تاکہ زیادہ نہ تلپے ۱۲ [3] سیاہی مین دیکہنے سے یہ مراد ہے کہ اسکی آنکہون کے حلقے سیاہ تہے اور سیاہی مین چلنے سے یہ مراد ہی کہ اسکے پاؤن سیاہ تہے اور سیاہی مین کہانے سے یہ مراد ہی کہ اسکا پیٹ سیاہ تہا باقی سب سفید ۱۲

قربانیوں مین مینڈہا ہے اور بہتر ین کفن حلہ ہے - ترمذی اسکے راوی ہین - اور ابوداؤد نے بہی عبادہ بن صامت رضی سے ایسا ہی روایت کیا ہے -

(١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ نَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین آل محمد کی طرف سے ایک گائی ذبح کی - ابوداؤد اسکے راوی ہین -

(١٦) وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رض ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ وَقَالَ اَحَدُهُمَا عَنِّيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَمَرَنِيْ بِذٰلِكَ اَوْ قَالَ اَوْصَانِيْ بِهٖ فَلَا اَدَعُهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ حنش رض سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ مینے حضرت علی رض کو دیکہا کہ انہون نے دو مینڈہے قربانی کیئے اور یہ فرمایا کہ اُن مین سے ایک تو میری طرف سی ہے اور دوسرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے - آپنے مجہے یہ حکم دیا تہا یا آپ نے مجہے یہ وصیت کی تہی لہذا مین اسکو ترک نہین کرسکتا - ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین -

(١٧) وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِبَنِيْهِ يَا بَنِيَّ لَا يُهْدِيَنَّ اَحَدُكُمْ لِلّٰهِ شَيْئًا يَسْتَحْيِيْ اَنْ يُّهْدِيَهٗ لِكَرِيْمَةٍ فَاِنَّ اللهَ اَكْرَمُ الْكُرَمَاءِ وَاَحَقُّ مَنِ اخْتِيْرَ لَهٗ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عروہ رض سے روایت ہے کہ وہ اپنے لڑکون سے کہتے تہے کہ ای میرے لڑکو تم مین سے کوئی شخص خدا کے واسطے ایسی ہدی نہ بہیجے جسکو وہ اپنے کسی دوست عزیز کے ہان بہیجنے سی شرماتا ہو اسلیئے کہ خدا سب عزیزون سے بڑہکر عزیز ہے پس وہی اُسکا زیادہ مستحق ہے کہ اسکے واسطے بہترین جانور بطور ہدی کے بہیجے جائین - مالک اسکے راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يُجْزِيْ مِنْهَا

(تیسری فصل اُن جانورونکے بیان مین جو قربانی کے لیئے کافی ہین)

(١٨) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ تَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْمُسِنَّةُ الَّتِيْ لَهَا سِنُوْنَ وَالْمُرَادُ الْكَبِيْرَةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ مِنَ الصِّغَارِ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ

حلہ یعنی جامہ بن جو ایک ہی طرح کی ہو تو ان کو حلہ کہتے ہین ۲ ؎ یعنی بالکل وبلا - اندہا کانا لنگڑا وغیرہ ہو ۳ ؎ یعنے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال مین قدم رکہا ہو ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بجز مسنہ کے اور (اس سے کم عمر کے) جانور کی قربانی مت کیا کرو لیکن جب اسکی دستیابی مشکل ہو تو دنبہ کا جذعہ[1] ذبح کیا کرو۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ مسنہ وہ ہے جسکے دانت نکل آئے ہون۔ مطلب یہ ہے کہ بڑا جانور ہو بچہ نہ ہو۔

(۱۹) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَادَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَلْعَتُوْدُ مِنْ اَوْلَادِ الْمَعْزِ مَا رَعٰى وَقَوِيَ وَاَتٰى عَلَيْهِ حَوْلٌ وَالْجَذَعُ مِنَ الشَّاءِ مَا دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْحَافِرِ مَا دَخَلَ فِي الثَّالِثَةِ وَمِنَ الْاِبِلِ مَا دَخَلَ فِي الْخَامِسَةِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین اس غرض سے بکریان دین تا کہ وہ آپ کے اصحاب مین (قربانی کے لیے) تقسیم کردین (چنانچہ انہون نے سب بکریان تقسیم کردین صرف بعد تقسیم) ایک عتود باقی رہگیا تو انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کردیا (کہ ایک بچہ بچ رہا ہے) تو آپ نے فرمایا اسکی تم قربانی کرلو۔ بجز ابوداؤد کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہر کہ جذع باقی بچ گیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اسکی قربانی کرلو۔ عتود بکری کا ایک سالہ بچہ ہے جو چر کر قوی اور توانا ہو گیا ہو اور بکری کے بچون مین جذع وہ ہے جو (ایک سال کا ہو کر) دوسرے سال مین قدم رکھے۔ اور گائے اور ایسے جانورون کے بچون مین جنکے کھر شگافدار نہین ہوتے جیسے گھوڑے کے سم۔ انمین وہ ہے جو (دو سال کا ہو کر) تیسرے سال مین قدم رکھے۔ اور اونٹ مین وہ ہے جو (چار برس پورے کر کے پانچوین) سال مین قدم رکھے۔

(۲۰) وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُجَاشِعِ السُّلَمِيِّ الصَّحَابِيِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور وہ مجاشع سلمی صحابی رض سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنبہ کا جذعہ ثنی[2] کے قائم مقام ہے۔ ابوداود۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

---

[1] جو چھ مہینے کا ہو کر ساتوین مہینہ مین قدم رکھے ۱۲ [2] بکری کا وہ بچہ جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال مین قدم رکھے ۱۲

الفصل الرابع فیما لا یجزی منہا

(چوتھی فصل ان جانورون کے بیان مین جو قربانی کیلئے کافی نہین ہین)

(۲۱) عن علی رض قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستشرف العین والاذن وان لا نضحی بمقابلۃ ولا مدابرۃ ولا شرقاء ولا خرقاء اخرجہ اصحاب السنن المقابلۃ التی قطع من مقدم اذنہا قطعۃ وترکت معلقۃ فیہا کانہا زنمۃ والمدابرۃ التی فعل بہا ذلک من مؤخر اذنہا واسم الجلدۃ فیہما الاقبالۃ والادبارۃ والشرقاء التی شقت اذنہا فہی شاۃ شرقاء والخرقاء من الغنم التی فی اذنہا خرق وہو ثقب مستدیر ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا کہ ہم آنکھ اور کان کو خوب غور سے دیکھ لیا کرین ۔ اور مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء کی ہم قربانی نہ کرین ۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین ۔ مقابلہ وہ ہے جسکے کان کے سامنے کا حصہ کاٹ کرکے ویسے ہی لٹکتا ہوا چھوڑ دیا جائے جیسا کہ آویزہ لٹکتا ہو ۔ مدابرہ وہ ہے جس کے کان کے پیچھے کا حصہ اسی طرح کاٹ کر چھوڑ دیا جائے ۔ شرقاء وہ ہے جس بکری کا کان چرا ہو ۔ خرقاء وہ ہے جس بکری کے کان مین گول سوراخ ہو ۔

(۲۲) وعن عبید بن فیروز عن البراء رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز فی الاضاحی العوراء بین عورہا والمریضۃ بین مرضہا والعرجاء بین عرجہا والعجفاء التی لا تنقی اخرجہ الاربعۃ العجف الہزال والضعف والنقی المخ ترجمہ براء ابن عازب رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے جانور کی قربانی جائز نہین ہے (ایک تو وہ) جو کانا ہو اور جسکا کانا پن صاف معلوم ہوتا ہو (دوسرے وہ) جو بیمار ہو اور جسکی بیماری صاف ظاہر ہو ۔ (تیسرے وہ) جو لنگڑا ہو جسکا لنگڑا پن صاف نمایان ہو ۔ (چوتھے وہ) جو ایسا ضعیف اور لاغر ہو جسکی ہڈی مین مغز تک باقی نہ رہا ہو ۔ چارون اسکے راوی ہین ۔ عجف کے معنے ضعیف و لاغر ۔ نقی بمعنے مغز

(۲۳) وعن یزید ذی مصر قال اتیت عتبۃ بن عبد السلمی فقلت یا ابا الولید انی خرجت التمس الضحایا فلم اجد شیئا یعجبنی غیر ثرماء فکرہتہا قال افلا جئتنی بہا قلت سبحان اللہ تجوز عنک ولا تجوز عنی قال نعم انک تشک وانا لا اشک

إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَةِ وَالْمُسْتَأْصَلَةِ وَالْبَخْقَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَالْكَسْرَاءِ فَالْمُصْفَرَةُ الَّتِي تُسْتَأْصَلُ أُذُنُهَا حَتَّى يَبْدُوَ صِمَاخُهَا وَالْمُسْتَأْصَلَةُ الَّتِي يُسْتَأْصَلُ قَرْنُهَا مِنْ أَصْلِهِ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِي تُبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرَةُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ یزید ذی مصر رض سے روایت ہے کہ مینے عتبہ بن عبد سلمی رض کے پاس آکر یہ کہا کہ اے ابو الولید مین قربانی کا جانور ڈھونڈنے کی غرض سے نکلا تھا تو مجھکو کوئی جانور ایسا نہین ملا جو مجھے پسند ہوتا بجز ایک بکری کے جسکے سامنے کے دو دانت گر گئے ہین اس وجہ سے مینے اسکو پسند نہین کیا[1] تو انہون نے کہا کہ تم اُسے میرے پاس کیون نہ لائے (یعنے سب دبلے پتلے تھے)۔ مین نے کہا کہ سبحان اللہ آپکے لیے جائز ہے اور میرے لیے درست نہین ہے انہون نے کہا کہ ہان اسکے[2] میرے لیے جائز ہے اس وجہ سے کہ تمکو شک ہے اور مجھے شک نہین ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو مصفرہ اور مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔ مصفرہ تو وہ ہے جسکے کان اتنے کٹے ہون کہ کان کا سوراخ صاف نمایان ہو۔ اور مستاصلہ وہ ہے جسکا سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو اور بخقاء وہ ہے جسکی آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہو۔ اور مشیعہ وہ ہے جو لاغری اور ضعف کی وجہ سے بکریون (کے لنڈی) کے ساتھ چل نہ سکتی ہو۔ اور کسراء وہ ہے جسکا ہاتھ پاؤن ٹوٹ گیا ہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِي الْإِشْعَارِ وَالتَّقْلِيدِ

(پانچوین فصل اشعار اور تقلید کے بیان مین)

(۲۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا الْبُخَارِيَّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْخَمْسَةِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا الْإِشْعَارُ تَعْلِيمُ الْهَدْيِ بِشَيْءٍ يُعْرَفُ بِهِ أَنَّهُ هَدْيٌ وَكَانُوا يَشُقُّونَ أَسْنِمَةَ الْهَدْيِ وَيُرْسِلُونَهُ وَالدَّمُ يَسِيلُ مِنْهُ

---

[1] یعنے سب بائین ٹھیک ہین صرف معمولی تازگی ہے صرف اسی عیب کی وجہ سے مینے اسکو پسند نہین کیا ۱۲ [2] مطلب یہ کہ ان جانورون کے سوا باقی سب جانورون کی قربانی جائز ہے پس دانت ٹوٹا ہوا جانور چونکہ اسمین شریک نہین ہے لہذا اسکی قربانی جائز ہے

فیعرف انه هدی فلا یتعرض له وقوله وسلت الدم ای مسحه ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ذو الحلیفہ مین ظہر کی نماز پڑہی پہر آپ نے اپنی اونٹنی کو منگایا اور اُسکی کوہان کی داہنی جانب اشعار کیا (یعنے ایک زخم لگا دیا) اور اُسکے خون کو پونچہہ ڈالا۔ اور اُسکے گلے مین دو جوتون کا ہار ڈال دیا۔ اسکے بعد آپ اپنی سواری پر سوار ہوگئے اور جب بیدا کی بلندی پر پہونچے تو آپ نے حج کا لبیک پکارا۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور مسلم اور ابو داؤد کے الفاظ ہین۔ اور پانچون کی ایک اور روایت مین جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) بکریان بطور ہدی کے بہیجین (بیت اللہ کو) تو اُنکے گلے مین ہار ڈال دیا۔ اشعار کے یہ معنے ہین کہ ہدی مین کسی شے سے کوئی ایسی علامت اور نشان کر دین جس سے یہ پہچان لیا جائے کہ یہ (جانور) ہدی ہے۔ اور لوگ ہدی کے اونٹون کی کوہانون کو چیر ڈالتے تہے اور اُسکو (خانہ کعبہ کی جانب) روانہ کردیتے تہے اور خون اُس سے بہتا جاتا تہا جس سے یہ پہچان لیا جاتا تہا کہ یہ (جانور) ہدی ہے پہر کوئی شخص اُس سے تعرض نہین کرتا تہا۔ وسلت الدم۔ کے یہ معنے ہین کہ آپ نے خون کو پونچہہ ڈالا۔

(۲۵) وعن وکیع انه قال اشعار البدن وتقلیدها سنة فقال له رجل من اهل الرأی روی عن النخعی انه قال مثلة نغضب وقال اقول لک اشعر رسول الله صلی الله علیه وسلم بدنة وهو سنة وتقول روی عن فلان ما حقک ان تحبس ثم لا تخرج حتی تنزع عن مثل هذا اخرجه الترمذی۔ المثلة الشهرة وتشویه الخلقة بجدع الانف وغیره ترجمہ وکیعؒ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ اونٹ کا اشعار کرنا اور اُسکے گلے مین ہار ڈالنا سنت ہے۔ تو انکو اہل رائے مین سے کسی شخص نے یہ کہا کہ نخعی سے تو یہ مروی ہے کہ یہہ (اشعار) مثلہ ہے تو انکو (اس بات کے سننے سے) بہت سخت غصہ آگیا اور کہنے لگے کہ مین تو تم سے یہ کہتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو اشعار کیا اور وہ سنت ہے اور تم یہ کہتے ہو کہ فلان شخص سے کہ اسطرح مروی ہے تم اس قابل ہو کہ قید کیے جاؤ اور اُسوقت تک رہا نہ کیے جاؤ جب تک تم اس قسم کے اقوال اور افعال سے باز نہ آؤ۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

الفصل السادس فی وقت الذبح ومکانه

(چھٹی فصل ذبح کرنے کے وقت اور ذبح کرنے کے بیان مین)

(۲۵) عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے قربانی کر لے اسکو پھر دوبارہ قربانی کرنی چاہیئے۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۲۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ رض قَالَ ذَبَحَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنِ دِيْنَارٍ رض قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدِیْ اِلَّا جَذَعَةٌ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ براء رض سے روایت ہے کہ ابو بردہ نے نماز سے پہلے ہی قربانی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اسکے بدلے مین دوسری قربانی کرو تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس جذعہ[۱] کے سوا کوئی جانور نہین ہے۔ لیکن مسنہ[۲] سے بہتر ہے[۳]۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا تم اُسکی جگہہ اسکی قربانی کر لو لیکن تمہارے بعد کسی کے لیے کافی نہ ہوگا۔ یعنے قربانی کی جگہ ۱۲ (نسائی کے سوا جذعہ کی) پانچون اسکے راوی ہین۔

(۲۸) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِنًى هٰذَا الْمَنْحَرُ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَقَالَ فِی الْعُمْرَةِ هٰذَا الْمَنْحَرُ يَعْنِی الْمَرْوَةَ وَكُلُّ مِنْ فِجَاجِ مَكَّةَ وَطُرُقِهَا مَنْحَرٌ ترجمہ مالک رض سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی مین فرمایا کہ یہ ذبح کرنے کی جگہہ ہے۔ اور منی سب کا سب ذبح کرنے کی جگہہ ہے۔ اور آپ نے عمرہ مین فرمایا کہ یہ ذبح کرنے کی جگہہ ہے یعنے مروہ۔ اور مکہ کا ہر ایک کوچہ اور ہر ایک رستہ ذبح کرنے کی جگہ ہے۔

(۲۹) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ نَذَرَ بَدَنَةً فَاِنَّهُ يُقَلِّدُهَا بِنَعْلَيْنِ وَيُشْعِرُهَا ثُمَّ يَنْحَرُهَا عِنْدَ الْبَيْتِ اَوْ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَيْسَ لَهَا مَحِلٌّ دُوْنَ ذٰلِكَ وَمَنْ نَذَرَ جَزُوْرًا مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فَلْيَنْحَرْهَا حَيْثُ شَاءَ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض نے فرمایا کہ جو شخص اونٹ کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اسکو چاہیئے کہ اُسکے گلے مین جوتون کا ہار ڈال دے۔ اور اسکی کوہان مین شگاف کر دے پھر خانہ کعبہ کے پاس یا منٰے مین اُسکی قربانی کرے نحر[۵] کے۔ اسکے اور کوئی مقام اُسکی قربانی کا نہین ہے۔ اور جو اونٹ یا گائے کے (مطلق) ذبح کرنے کی منت مانے تو ایسی صورت مین

---

۱ بکری کا بچہ جسنے دوسرے سال مین قدم رکھا ہو۔ ۳ یعنے موٹا تیار ہے گوشت مسنہ سے زیادہ نکلے گا۔
۲ بکری کا خصی [illegible] ۵ یعنی [illegible] کے ۱۲

جہان چاہے ذبح کرے[۱]۔

(۳۰) وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ الْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ مَالِكٌ بَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رض مِثْلُهٗ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَمَالِكٌ **ترجمہ** نافع رض سے روایت ہے کہ ابن عمر رض نے فرمایا کہ بقرعید کے بعد قربانی کرنے کے اور دو دن ہیں[۲]۔ مالک رح نے کہا کہ حضرت علی بن ابوطالب رض سے اسی کے موافق مجھکو حدیث پہونچی ہے۔ ان تینون حدیثون کے مالک راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ كَيْفِيَّةِ الذَّبْحِ

(ساتوین فصل ذبح کی کیفیت کے بیان مین)

(۳۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْمَوْجُوْءُ اَلْمَرْضُوْضُ الْخُصْيَتَيْنِ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقرعید کے دن دو سینگ والے ابلق اور خصی دنبون کی قربانی کی جب اُن دونو کو آپنے ذبح کرتے وقت قبلہ کی جانب متوجہ کیا تو آپنے فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابراہیم
مین اپنا منہ اُسکی جانب متوجہ کرتا ہون جسنے آسمانون اور زمین کو پیدا کیا ہے مین ابراہیم کے دین پر ہون
حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا
جو سچی توحید پر ہتے اور مین مشرکون مین سے نہین ہون میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب خدا کے لیے ہی جو پروردگار عالم کا
شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم منک ولک والیک اللہم
جسکا کوئی شریک نہین مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہ قربانی تیری ہی مہربانی سے ہے اور تیرے ہی واسطے ہے اور اسکا ثواب
عن محمد وامتہ بسم اللہ واللہ اکبر اسکے بعد آپنے ذبح کیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین
یہ قربانی محمد اور اسکی امت کی طرف سے ہی خدا کے نام سے اور خدا بہت بڑا ہے
الموجوء کے معنے جس کے دونو خصیے نکال لیے گئے ہون۔

(۳۲) وَعَنْهُ رض قَالَ شَهِدْتُ الْمُصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ وَاَتٰى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ

---

[۱] اس موقعہ پر بعض الفاظ کا فرق ہے بدنہ۔ ہدی۔ جزور۔ یہ تین الفاظ ہین جنکے معنے تقریبا ایک ہی ہین یعنے قربانی کے جانور اونٹ گائے پس اگر اُسنے یہ لفظ بدنہ یا بہ لفظ ہدی سنت مانی ہے تو اُسکو مکہ ہی مین ذبح کرنا چاہیئے اور اگر بہ لفظ جزور منت مانی ہے تو جہان چاہے ذبح کرے ۱۲۔ [۲] یعنے بارہوین ذی الحجہ تک قربانی درست ہے۔

هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ مین عیدگاہ
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا جب آپ خطبہ ختم کر چکے تو منبر سے نیچے اترے اور ایک دنبہ
آپکے پاس لایا گیا تو آپنے اُسکو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا (اور ذبح کرتے وقت) یہ فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر۔ یا اللہ
یہ (قربانی) میری طرف سے ہے اور اُس شخص کیطرف سے جسنے میری امت مین سے قربانی نہین کی۔ ترمذی رح
اس کے راوی ہین۔

(۳۳) وَعَنْ عُرْفَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ رضہ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُتِيَ بِالْبُدْنِ فَقَالَ اُدْعُوْا لِيْ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيًّا رضہ فَدُعِيَ لَهٗ
فَقَالَ خُذْ بِاَسْفَلِ الْحَرْبَةِ فَفَعَلَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْلَاهَا ثُمَّ
طَعَنَا بِهَا الْبُدْنَ وَهِيَ مَعْقُوْلَةُ الْيَدِ الْيُسْرٰى قَائِمَةٌ عَلٰى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا فَلَمَّا نَحَرَ
الْبُدْنَ وَوَجَبَتْ جُنُوْبُهَا قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَذٰلِكَ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَلَمَّا فَرَغَ رَكِبَ بَغْلَتَهٗ
وَاَرْدَفَ عَلِيًّا رضہ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ فَلَمَّا وَجَبَتْ
جُنُوْبُهَا قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا اَيْ سَقَطَتْ اِلَى الْاَرْضِ ترجمہ عرفہ بن حارث
کندی رضہ سے روایت ہے کہ مین حجۃ الوداع مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھا اور آپکے پاس اونٹ
لائے گئے تو آپنے فرمایا کہ ابو الحسن علی رضہ کو (کوئی) میرے پاس بلا لاؤ وہ آپکے پاس بلائے گئے تو آپ نے
(اُنسے) فرمایا کہ برچھے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اُنھون نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اُسکے اوپر کا حصہ پکڑا پھر دونو نے ملکر برچھے کی نوک اونٹ (کی گردن) کو چبھو دی اور (اونٹ ایسی حالت
مین تھا کہ) اُسکا بایان پاؤن سامنے کا بندھا ہوا تھا اور وہ اپنے باقی پاؤن کے زور پر کھڑا ہوا تھا جب
اونٹ کو نحر کیا تو وہ پہلو کے بل زمین پر گر پڑا تو آپنے فرمایا کہ جو شخص چاہے اسکا گوشت کاٹکر لیجائے
اور یہ (واقعہ) بقرعید کے دن منے مین ہوا جب آپ (نحر سے) فارغ ہو چکے تو آپ اپنی خچر پر سوار ہو گئے اور
حضرت علی رضہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد ہی کی ایک روایت مین جو عبداللہ
بن قرط سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب وہ (اونٹ) پہلو کے بل زمین پر گر پڑے تو آپنے فرمایا کہ جو شخص
چاہے انکا گوشت کاٹ کر لیجائے۔ وجبت جنوبہا۔ کے معنے یہ ہین کہ زمین پر گر پڑے۔

(۳۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رضہ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ثُمَّ

أمر في نحرت سائرها وكانت سبعين أخرجه مالك وأبو داود ترجمہ علی رضہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتہ سے تیس اونٹ نحر کیئے پہر آپ نے مجہے حکم دیا تو مینے باقی اونٹونکو
نحر کیا اور جملہ ستر اونٹ تہے۔ مالک اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(٣٥) وعن أبي موسى رضہ أنه أمر بناته أن يضحين بأيديهن ويوضع القدم على
صفحة الذبيحة والتكبير والتسمية عند الذبح أخرجه رزين قلت وعلقه البخاري
والله أعلم ترجمہ ابو موسے رضہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے بیٹیون کو یہ حکم دیتے ہتے کہ وہ اپنی قربانی اپنے
ہی ہاتہ سے کرین اور ذبح کرتے وقت ذبیحہ کے پہلو پر گردن کے قریب پاؤن رکہا جاوے اور بسم اللہ
اور اللہ اکبر کہا جائے رزین اسکے راوی ہین۔ مین کہتا ہون کہ بخاری نے بہی تعلیقا اسکو روایت
کیا ہے واللہ اعلم

الفصل الثامن في الأكل من الأضحية

(آٹہوین فصل قربانی کا گوشت کہانے کے بیان مین)

(٣٦) عن جابر رضہ قال كنا لا نأكل من لحوم بدننا فوق ثلث فأرخص لنا صلى
الله عليه وسلم فقال كلوا وتزودوا زاد في رواية لمسلم وادخروا أخرجه الثلثة و
النسائي ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا ہم لوگ تین دن سے زیادہ اپنی قربانیون کا
گوشت نہین کہاتے ہتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اجازت دی اور فرمایا کہ کہاؤ اور توشہ بناؤ
اور مسلم کی ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ اور رکہہ چہوڑو۔ تینون اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(٣٧) وعن عابس بن ربيعة قال قلت لعائشة رضہ أنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
أن تؤكل لحوم الأضاحي فوق ثلث قالت إنما فعله في عام جاع الناس فيه فأراد
أن يطعم الغني الفقير وإن كنا لنرفع الكراع فنأكله بعد خمس عشرة ليلة قلت وما
اضطركم إلى ذلك فضحكت وقالت ما شبع آل محمد من خبز مادوم ثلثة أيام حتى
لحق بالله تعالى أخرجه الستة ترجمہ عابس بن ربیعہ رضہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت عائشہ رضہ
سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ ہم لوگ قربانیون کا گوشت تین
دن سے زیادہ کہائین انہون نے فرمایا کہ آپنے اُس سال یہ حکم دیا تہا جس سال لوگ بہوکے ہوگئے تہے

اور اس سے آپ کا یہ منشا تہا کہ مالدار لوگ محتاجون کو کہلائین پہر تو ہم پالے اہتمام سے رکہتے ہتے اور پندرہ دن تک کہاتے ہتے تو مینے کہا کہ آپ کو اسکی اتنی کیا ضرورت ہتی (جو پندرہ دن تک وہی کہاتے ہتے) تو انہون نے ہنس دیا اور فرمانے لگین کہ آل محمد نے تین روز تک بہی برابر روٹی سالن پیٹ بہر کر نہین کہایا تا کہ خدا سے جا کر ملگئے چہون اسکے راوی ہین ۔

(۳۰) وَعَنْ نُبَيْشَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَاتَّجِرُوْا أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اِتَّجِرُوْا اُطْلُبُوا الْأَجْرَ ترجمہ نبیشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمنے تمکو قربانیون کے گوشت کہانے سے منع کیا تہا کہ تین دن سے زیادہ مت کہاؤ اس سے منشا یہ تہا کہ گوشت تمہارے پاس زیادہ ہو جائینگے پہر تم لامحالہ محتاجون کو بانٹ دوگے اب خداوند تعالے نے وسعت دیدی ہے (یعنے مسلمان اکثر مستطیع ہو گئے ہین) اسلیئے (اب ممانعت نہین ہی) کہاؤ اور اٹہا رکہو ۔ اور اُسکے ذریعہ سے ثواب حاصل کرو (یعنے خیرات کرو) آگاہ ہو جاؤ کہ یہ دن (بقرعید کے تین دن) کہانے اور پینے اور ذکر الٰہی کے ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔ اتجروا کے معنے یہ ہین کہ ثواب حاصل کرو ۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِيْمَا يَعْطَبُ مِنَ الْهَدْيِ

(نوین فصل اسکے بیان مین کہ ہدی (قربانی کا جانور) رستہ مین چل نہ سکے تو کیا کیا جائے)

(۳۰) عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ هَدْيَهُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ يَأْكُلُوْنَهَا أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ناجیہ خزاعی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتہ مدینہ سے اپنی ہدی روانہ فرمائی (مکہ کو) تو مینے عرض کیا کہ ان مین سے جو جانور چل نہ سکے تو اُس صورت مین مین کیا کرون تو آپنے فرمایا کہ اُسکو ذبح کر ڈالو اور اُسکے (کہر) اسکے خون مین ڈبو دو پہر لوگون کے عام گذرگاہ پر (کسی سبب سے) اُسکو ڈالدو تاکہ لوگ اُسکو کہالین ۔ بجز نسائی کے چارون اسکے راوی ہین ۔

وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَاقَ بَدَنَةً تَطَوُّعًا فَعَطِبَتْ فَنَحَرَهَا ثُمَّ خَلَّى بَيْنَهَا

وَبَیْنَ النَّاسِ یَاْکُلُوْنَهَا فَلَیْسَ عَلَیْهِ شَیْءٌ وَاِنْ اَکَلَهَا اَوْ اَمَرَ مَنْ یَاْکُلُ مِنْهَا غَرِمَهَا ترجمہ

ابن سیب رضہ روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ جو شخص نفل قربانی کا جانور اپنے ساتھ لیکر چلا پہر راستہ مین اسکے ہلاکت کا اندیشہ ہوا تو اُسنے اُسکو ذبح کرکے لوگون کے عام گذرگاہ پر ڈال دیا تاکہ لوگ اسکو کہالین تو ایسے شخص پر کچہ واجب ہوگا اور اگر اُسنے خود کہایا یا کسی شخص کو کہانے کے لیے کہا تو اُسپر اُسکا تاوان لازم آئے گا یعنی ...

(۴۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَهْدٰی بَدَنَةً ثُمَّ ضَلَّتْ اَوْ مَاتَتْ فَاِنَّهَا اِنْ کَانَتْ نَذْرًا اَبْدَلَهَا وَاِنْ کَانَتْ تَطَوُّعًا فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا وَاِنْ شَاءَ تَرَکَهَا اَخْرَجَهُمَا مَالِکٌ رح ترجمہ

ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ جو شخص اونٹ بطور ہدی کے لیکر چلا اتفاقا وہ (اونٹ) راستہ مین کہو گیا یا مر گیا تو یہ ہدی اگر بطور نذر کے ہتی تو اُسکا معاوضہ دینا پڑے گا اور اگر بطور نفل کے ہتی تو چاہے معاوضہ دے یا (معاوضہ) ترک کردے۔ ان دونو احدیث کے مالک راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ رُکُوْبِ الْهَدْیِ

(دسوین فصل ہدی پر سوار ہونے کے بیان مین)

(۴۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْکَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْکَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْکَبْهَا وَیْلَكَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَاهُ زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ رح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَلَقَدْ رَاَیْتُهٗ رَاکِبَهَا وَهُوَ یُسَایِرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِیْ عُنُقِهَا ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکہا کہ وہ ایک اونٹ کو کہینچے لیے جاتا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ (اسپر) سوار ہوجاؤ تو اُس نے کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے تو آپنے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ اُس نے کہا کہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپنے فرمایا کہ سوار ہوجاؤ افسوس ہے پہر دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ آپنے یہ فرمایا کہ افسوس ہے تمپر) بجز ترمذی کے چہیون نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے۔ اور بجز ابوداود کے پانچون نے انس رضہ سے اسی کے بموجب روایت کی ہے اور بخاری رح کی ایک روایت مین جو ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ مینے اُس شخص کو دیکہا کہ وہ اُسپر سوار تہا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چل رہا

تھا اور جوتون کا ہار اُسکی گردن مین تھا۔

(۴۳) وعن جابر رض انه سُئل عن رکوب الهدي فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ارکبها بالمعروف اذا الجئت اليها حتى تجد ظهرا اخرجه مسلم وابوداود والنسائي ترجمہ جابر رض سے روایت ہو کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ ہدی کے جانور پر سواری جائز ہے یا نہین تو انہون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جب تمکو سواری کی ضرورت ہو (اور بجز اُسکے کوئی اور سواری نہ ہو) تو اُسپر اسطرح سوار ہو جاؤ جس سے اسکو تکلیف نہ ہو تا آنکہ تمکو سواری مل جاوے۔ مسلم۔ ابوداود۔ نسائی۔ اسکے راوی ہین۔

الفصل الحادي عشر في المقيم اذا اهدى الى البيت او ضحى هل يحرم ام لا

(گیارہوین فصل اسکے بیان مین کہ جب کوئی شخص خانہ کعبہ کو ہدی یا قربانی کا جانور روانہ کرے تو وہ محرم ہو جاتا ہے یا نہین)

(۴۴) عن عائشة رض قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يهدي من المدينة فافتل قلائد هديه ولا يجتنب شيئا مما يجتنب المحرم اخرجه الستة ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ہدی (مکہ کو) روانہ فرماتے تھے تو آپ کے ہدی کے ہار مین بناتی تھی اور آپ بعد روانگی ہدی کے کسی ایسی چیز سے پرہیز نہین کرتے تھے جس سے محرم کو پرہیز کرنا چاہیے چھون اسکے راوی ہین۔

(۴۵) وعن جابر رض انهم كانوا اذا كانوا حاضرين مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة بعث الهدي فمن شاء احرم ومن شاء ترك اخرجه النسائي ترجمہ جابر رض سے روایت ہو کہ سب لوگ اُسوقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ ہی مین موجود تھے جس وقت آپنے (مدینہ سے مکہ کو) ہدی روانہ فرمائی۔ تو جس شخص نے (بعد روانگی ہدی) چاہا احرام باندھ لیا۔ اور جس شخص نے چاہا نہین باندھا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۴۶) وعن ربيعة بن عبد الله بن الهدير انه رأى رجلا متجردا بالعراق فسأل عنه فقيل امر بهديه ان يقلد فلذلك تجرد وقال فلقيت عبد الله بن الزبير فذكرت له ذلك فقال بدعة ورب الكعبة اخرجه مالك البدعة في الشرع كل ما لا يوافق السنة ترجمہ ربیعہ بن عبد اللہ بن الہدیر رض سے روایت ہو کہ انہون نے عراق مین ایک شخص کو دیکھا

کہ وہ برہنہ ہے تو انہون نے لوگون سے اسکی کیفیت دریافت کی اور معلوم ہوا کہ اسنے اپنی ہدی کے گلے مین ہار ڈالدینے کے لیے کہدیا ہے اسی وجہ سے وہ برہنہ ہوگیا ہے[1] ربیعہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد جب عبداللہ بن زبیر سے مجھے ملاقات ہوئی تو مینے اُنسے اس واقعہ کو بیان کیا تو انہون نے فرمایا کہ قسم ہے رب کعبہ کی کہ یہ (فعل) بدعت ہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔ بدعت شرع مین کل ایسے افعال کو کہتے ہین جو سنت کے موافق نہ ہو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِیْ اَحَادِیْثَ مُتَفَرِّقَۃٍ

(بارہوین فصل متفرق حدیثون کے بیان مین)

(۴۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اِذَا نُتِجَتِ الْبُدْنَۃُ فَلْیُحْمَلْ وَلَدُھَا حَتّٰی یُنْحَرَ مَعَھَا فَاِنْ لَمْ یُوْجَدْ لَہٗ مَحْمَلٌ حُمِلَ عَلٰی اُمِّہٖ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جب کہ قربانی کی اونٹنی جنے تو اُسکے بچہ کو بھی اُٹھاکر لے جانا چاہیے تاکہ وہ بھی اُسکے ساتھ ہی ذبح کیا جائے[2] اگر اُس بچہ کے لیے کوئی سواری نہ ہو تو وہ اپنے مان ہی کی پیٹھ پر بیٹھا دیا جائے مالک اُسکے راوی ہین۔

(۴۸) وَعَنْہُ اَیْضًا اَنَّ عُمَرَ رض اَھْدٰی بُخْتِیًّا فَاُعْطِیَ بِھَا ثَلٰثَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَھْدَیْتُ بُخْتِیًّا فَاُعْطِیْتُ بِھَا ثَلٰثَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَفَاَبِیْعُھَا وَاَشْتَرِیْ بِھَا بُدْنًا فَقَالَ لَا اِنْحَرْھَا اِیَّاھَا ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے ایک بختی اونٹ ہدی (کے لیے مقرر) کیا اسکے بعد اسکی قیمت تین سو دینار ملنے لگے تو انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مینے ایک بختی اونٹ ہدی (کے لیے مقرر) کیا تہا جسکی قیمت اب تین سو دینار مجھے ملتی ہے کیا مین اسکو بیچ ڈالون اور اُسکے معاوضہ مین دوسرا اونٹ خرید کرلون آپنے فرمایا کہ نہین اُسی کو ذبح کرو۔

(۴۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَھْدَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ ھَدَایَا فِیْھَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَھْلٍ فِیْ رَاْسِہٖ بُرَّۃٌ مِنْ فِضَّۃٍ وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ مِنْ ذَھَبٍ یَغِیْظُ بِذٰلِکَ الْمُشْرِکُوْنَ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْدَاوٗدَ اَلْبُرَّۃُ حَلْقَۃٌ تَکُوْنُ فِیْ اَنْفِ الْبَعِیْرِ یُشَدُّ بِھَا الزِّمَامُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال بہت سے اونٹ بطور ہدی کے بھیجے

---

[1] اس سے مراد یہ ہے کہ حسب معمول کپڑے پہنے ہوئے نہ تہا بلکہ کپڑے بغیر سیے ہوئے مثل احرام کی پہنے تہا اور عادت جاہلیت پر معمول کیفیت اتار ڈالے تہے ۱۲
[2] تاکہ اپنی مان کے ساتھ ہی ذبح کیا جائے جو بہت قریبی اور عمدہ ہوتا ہے ۱۲

(۳) وَعَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ مَوْلَاہُ فَمَرُّوْا عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض وَھُوَ مَرِیْضٌ بِالسُّقْیَا فَاَقَامَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ حَتّٰی خَافَ الْفَوْتَ فَبَعَثَ اِلٰی عَلِیٍّ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رض وَھُمَا بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَدِمَا عَلَیْہِ ثُمَّ اِنَّ حُسَیْنًا رض اَشَارَ اِلٰی رَاْسِہٖ فَاَمَرَ عَلِیٌّ بِحَلْقِ رَاْسِہٖ ثُمَّ نَسَکَ عَنْہُ بِالسُّقْیَا فَنَحَرَ عَنْہُ بَعِیْرًا قَالَ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ وَکَانَ حُسَیْنٌ خَرَجَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِیْ سَفَرِہٖ ذٰلِکَ اِلٰی مَکَّۃَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ **ترجمہ** ابو اسماء مولی عبد اللہ بن جعفر رض سے روایت ہے کہ وہ اپنے مالک (عبد اللہ بن جعفر رض) کے ساتھ تھے جب وہ مدینہ سے (حج کے لیے) نکلے۔ تو ان لوگون کا حضرت امام حسین بن علی رض پر گذر ہوا جو سقیا مین بیمار پڑے ہوئے تھے تو عبد اللہ بن جعفر انکے پاس ہی (تیمار داری کے لیے) ٹہیرے رہے تا آنکہ جب انکو (حج کے) فوت ہوجانے[1] کا خوف پیدا ہوا تو وہ وہان سے نکل کھڑے ہوئے اور حضرت علی رض اور اسماء بنت عمیس رض کے پاس ایک آدمی بہیجدیا اور یہ دونو مدینہ مین تہی (یہ خبر سنتے ہی) دونو امام حسین رض کے پاس آگئے پہر امام حسین رض نے اپنے سر کی جانب اشارہ کیا (کہ بال مجہے تکلیف دیرہے ہین) تو حضرت علی رض نے اُنکے سر منڈانے کا حکم دیا پہر انکی طرف سے سقیا مین قربانی کی تو ایک اونٹ انکی طرف سے ذبح کیا یحیی بن سعید نے کہا کہ حضرت امام حسین رض اپنے اس سفر مین مکہ کی جانب حضرت عثمان بن عفان رض کے ساتھ نکلے تھے۔۔

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ النَّخَعِیِّ رح اَنَّہٗ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَاتَ الشُّقُوْقِ لُدِغَ فَخَرَجَ اَصْحَابُہٗ اِلَی الطَّرِیْقِ عَسٰی اَنْ یَّلْقَوْا مَنْ یَّسْاَلُوْنَہٗ فَاِذَا ھُمْ بِابْنِ مَسْعُوْدٍ رض فَقَالَ لَھُمْ لِیَبْعَثْ بِھَدْیٍ اَوْ ثَمَنِہٖ وَاجْعَلُوْا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اَمَارًا یَوْمًا فَاِذَا ذُبِحَ الْھَدْیُ فَلْیَحِلَّ وَعَلَیْہِ قَضَاءُ عُمْرَتِہٖ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** عمرو بن سعید نخعی رض سے روایت ہے کہ انہون نے عمرہ کا احرام باندہا تو جب وہ ذات الشقوق[2] مین پہونچے تو وہان انکو کسی زہریلے جانور نے کاٹ لیا تو اُنکے ساتھی اس امید سے رستون مین بیٹھ گئے کہ شاید کسی ایسے شخص سے ملاقات ہوجائے جس سے وہ اُنکے متعلق مسئلہ پوچہین ناگاہ ابن مسعود رض انہین ملگئے (تو انہون نے مسئلہ پوچہا کہ کیا کرنا چاہیے) تو انہون نے فرمایا انسے کہ انکو ہدی یا اُسکی قیمت (مکہ کو) بہیجدینی چاہیئے اور تمکو اپنے اور اُنکے درمیان ایک مدت مقرر کرنی چاہیئے۔ جب ہدی ذبح ہوگئی تو اُن کو حلال ہونا چاہیئے۔ اور اُنپر اس عمرہ کی قضا واجب ہے۔ رزین اس سکے راوی ہین۔

---

[1] یعنے حج کی مدت بہت تہوڑی باقی رہ گئی ۱۲ [2] مطلب یہ ہے کہ سانپ نے کاٹ لیا ۱۲ [3] جس مدت کے اندر تم کہ پہونچکر ضرور ہدی ذبح کردی گئی ہوگی

الفصل الثانی فیمن احصرہ العدو

(دوسری فصل اُس شخص کے بیان مین جو دشمن کی وجہ سے رُک جائے)

(۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ وَجَامَعَ نِسَاءَهٗ وَاعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روک لیے گئے تو آپنے اپنا سر منڈوا ڈالا اور اپنی ہدی کو ذبح کر ڈالا اور اپنی بی بیون سے جماع کیا اور سال آیندہ عمرہ کر لیا۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صُدَّ الْهَدْيُ لِاَنْحَرَهٗ بِالْحَرَمِ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهٖ قَالَ اٰخُذُ بِهٖ فِيْ مَوَاضِعَ وَاَوْدِيَةٍ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهٖ حَتّٰى نَحَرْتُهٗ فِي الْحَرَمِ وَكَانَ قَدْ بَعَثَ بِهٖ لِيُنْحَرَ فِي الْحَرَمِ فَصَدُّوْهُ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ ناجیہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اُس وقت حاضر ہوا جب ہدی روک دیگئی تھی تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے ساتھ ہدی بھیجدیجئے تا کہ مین اسکو حرم (مکہ) مین ذبح کر آؤن آپنے فرمایا کہ تم کیا کروگے کسطرح سے لیجاؤگے تو مینے عرض کیا کہ مین اُسے ایسے ایسے مقامات اور درون سے لیجاؤن گا کہ وہ کفار کسی طرح اُسپر قابو نہ پا سکینگے غرض کہ ہدی کو ساتھ لیکر مین چلا اور اسکو حرم مین ذبح ہی کر کے چھوڑا۔ آپنے ہدی حرم مین ذبح کرنے کی غرض سے روانہ فرمائی تھی تو انہون نے اسکو روک دیا رزین اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ مَالِكٍ رح قَالَ اِذَا اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ يَحْلِقُ فِيْ اَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ نَحَرُوا الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ اَنْ يَّصِلَ مَا اُرْسِلَ مِنَ الْهَدَايَا اِلَى الْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَصِحَّ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا اَنْ يَّقْضِيَ شَيْئًا وَلَا اَنْ يَّعُوْدَ لَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ ترجمہ مالکؒ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ جب کوئی شخص دشمن کے وجہ سے حج سے روک دیا جائے تو وہ جسجگہ چاہے سر منڈوا ڈالے اور اُسپر قضا واجب نہین ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحابنے حدیبیہ ہی مین ہدی کو ذبح کر ڈالا اور طواف کرنے اور ہدی کے خانہ کعبہ کے پہونچنے سے قبل ہی تمام چیزین اُنپر حلال ہوگئین پھر یہ بات صحیح طریقہ سے ثابت نہین ہوئی

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو کسی شئے کے قضا کرنے کا حکم دیا ہو اور نہ یہ بات ثابت ہوئی
کہ وہ لوگ لوٹ کر واپس آئے ہوں ۔ بخاری رح نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَنْ غَلِطَ فِي الْعَدَدِ اَوْ ضَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ

(تیسری فصل اس شخص کے بیان میں جس کو تاریخ کے حساب کرنے میں غلطی ہو جائے یا رستہ بھول جائے)

(۸) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ رض خَرَجَ حَاجًّا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالنَّازِيَةِ
مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ اَضَلَّ رَوَاحِلَهٗ وَاَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ اصْنَعْ مَا يَصْنَعُ الْمُعْتَمِرُ ثُمَّ قَدْ حَلَلْتَ فَاِذَا اَدْرَكَكَ الْحَجُّ قَابِلًا فَاحْجُجْ وَاَهْدِ مَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ۔ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری رض حج کی
غرض سے (گھر سے) نکلے جب وہ نازیہ میں پہونچے جو مکہ کے رستہ میں واقع ہے تو انکے اونٹ کھو گئے
(جسکی وجہ سے انہیں دیر ہو گئی) اور وہ بقرعید کے دن حضرت عمر بن الخطاب رض کے پاس آئے اور انسے اپنا واقعہ
بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم وہ افعال کرو جو عمرہ کرنے والے کرتے ہیں اسکے بعد تم حلال ہو جاؤ گے
اگر سال آئندہ تمکو حج نصیب ہو تو حج کرو اور جو ہدی تمکو میسر ہو اسکی قربانی کرو ۔ مالک اسکے راوی ہیں ۔

(۹) وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ هَبَّارَ بْنَ الْاَسْوَدِ جَاءَ يَوْمَ النَّحْرِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رض يَنْحَرُ هَدْيَهٗ
فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَخْطَاْنَا الْعَدَدَ كُنَّا نَرٰى اَنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمُ عَرَفَةَ فَقَالَ اذْهَبْ
اِلٰى مَكَّةَ وَطُفْ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ وَانْحَرُوْا هَدْيًا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ ثُمَّ احْلِقُوْا اَوْ
قَصِّرُوْا وَارْجِعُوْا فَاِذَا كَانَ عَامًا قَابِلًا فَحُجُّوْا وَاَهْدُوْا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ۔ ترجمہ سلیمان بن یسار رض سے روایت ہے کہ ہبار بن اسود
بقرعید کے دن عمر بن الخطاب رض کے پاس آئے جب وہ اپنی ہدی کو ذبح کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ اے
امیر المؤمنین ہمنے تاریخ کے شمار کرنے میں غلطی کی ہم یہ خیال کرتے تھے کہ آج عرفہ کا دن ہے تو انہوں نے
فرمایا کہ مکہ چلے جاؤ اور تم اور تمہارے ساتھ جو لوگ ہوں خانہ کعبہ کا طواف کرو اور اگر تم سب لوگوں کے ساتھ ہدی
ہو تو ذبح کرو اسکے بعد سر منڈوا ڈالو یا بال کتروا ڈالو اور اپنے گھر واپس چلے جاؤ ۔ جب سال آئندہ حج کا زمانہ
آجائے تم سب حج کرو اور ہدی ذبح کرو جسکے پاس ہدی نہ ہو تو وہ تین دن حج کے ایام میں روزہ رکھے اور
سات روزے گھر میں واپسی کے بعد رکھے ۔ مالک اسکے راوی ہیں ۔

الفصل الرابع فی احادیث متفرقۃ

(چوتھی فصل متفرق حدیثون کے بیان مین)

(۱۰) عن علی وابن عباس رضی اللہ عنہم قال ما استیسر من الھدی ھو شاۃ " اخرجہ مالک" ترجمہ علی رض اور ابن عباس رض سے روایت ہو کہ ان دونون نے فرمایا کہ (آیت) ما استیسر من الھدی مین یعنے جو ہدی آسان ہو اس سے ایک بکری مراد ہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وعن ابن عمر رض انہ سئل عما استیسر من الھدی فقال بدنۃ او بقرۃ او سبع شیاۃ وان اھدی شاۃ احب الی من ان اصوم او اشرک فی جزور اخرجہ مالک الی قولہ بقرۃ واخرج باقیہ رزین" ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہو کہ انسے (آیت) ما استیسر من الھدی کے (متعلق) دریافت کیا گیا (کہ اس سے کیا مراد ہے) تو انہون نے فرمایا کہ (اس سے) ایک اونٹ یا ایک گائے۔ مالک نے یہین تک روایت کی ہے۔ یا سات بکریان (مراد) ہین۔ اور مجھے تو بہ نسبت اسکے کہ روزہ رکھون یا کسی اونٹ (کی قربانی) مین شریک ہوجاؤن یہ زیادہ پسند ہو کہ ایک ہی بکری کو بطور ہدی کے ذبح کرون۔ مالک نے صرف (لفظ) بقرہ (یعنے گائے) تک روایت کی ہے اور باقی کے رزین راوی ہین۔

(۱۲) وعن صدقۃ بن یسار المکی ان رجلا من اھل الیمن جاء الی ابن عمر رضی اللہ عنہما وقد ظفر راسہ فقال یا ابا عبد الرحمن انی قدمت بعمرۃ منفردۃ فقال عبد اللہ رض لو کنت معک وسالتنی لامرتک ان تقرن فقال قد کان ذلک فقال خذ ما تطایر من شعر راسک فاھد فقالت امرأۃ من اھل العراق وما ھدیہ یا ابا عبد الرحمن قال ھدیہ فقالت لہ ما ھدیہ فقال ابن عمر رضی اللہ عنہما لو لم احد الا ان اذبح شاۃ لکان احب الی من ان اصوم اخرجہ مالک" ترجمہ صدقہ بن یسار مکی رض سے روایت ہو کہ ایک یمنی شخص حضرت ابن عمر رض کے پاس آئے جنکے سر کے بالونکی چوٹیان گوندی ہوئی تھین وہ کہنے لگے کہ ای ابو عبد الرحمن (کنیت ابن عمر) مین صرف عمرہ ہی کے لیے آیا ہون تو ابن عمر رض نے فرمایا کہ اگر مین تمہارے ساتھ ہوتا اور تم مجھ سے دریافت کرتے تو مین تمکو قران کرنے کے لیے حکم دیتا۔ تو اس (یمنی شخص) نے کہا کہ اچھا قران ہی سہی۔ تو انہون نے فرمایا کہ یہ جو تمہارے سر کے بال پریشان ہو رہے ہین انکو تو کترواڈالو اور ہدی ذبح کرڈالو۔ تو ایک عراقی عورت نے کہا کہ اسے

ابو عبد الرحمن اسکی ہدی کیا ہے - انہون نے فرمایا کہ اپنی ہدی کو ذبح کر ڈالے - پہر اُس عورت نے کہا کہ اسکی ہدی کیا ہے - تو ابن عمر رضہ نے فرمایا کہ اگر مجہے بجز ایک بکری کے اور کچہہ میسر نہو تو مجہے بہ نسبت اسکی کہ روزہ رکہون اُسسے ایک بکری کا ذبح کرنا زیادہ پسند ہے ۔ مالک اسکو راوی ہین -

اَلْبَابُ الثَّانِی عَشَرَ فِی دُخُولِ مَکَّۃَ وَالنُّزُولِ بِهَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا

(بارہوان باب مکہ مین جانے اور مکہ مین اترنے اور مکہ سے باہر نکلنے کے بیان مین)

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّۃَ مِنْ کَدَآءٍ مِنَ الثَّنِیَّۃِ الْعُلْیَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَآءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِیَّۃِ السُّفْلٰی اَخْرَجَهُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیُّ کَدَآءٍ بِفَتْحِ الْکَافِ وَالْمَدِّ مِنْ اَعْلَا مَکَّۃَ وَبِضَمِّهَا وَالْقَصْرِ مَصْرُوْفًا مِنْ اَسْفَلِهَا ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مین کدار کی جانب سے یعنے مکہ کے اس ٹیلہ کی جانب سے داخل ہوئے جو بطحاء کے نزدیک ہے اور جب وہان سے نکلے تو پست ٹیلہ کی جانب سے نکلے - بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین -

کدار فتح کاف اور مد کے ساتہہ وہ مقام ہے جو مکہ کی بلندی مین واقع ہے - اور کاف کے ضمہ اور قصر کے ساتہہ وہ مقام ہے جو مکہ کی پستی کی طرف واقع ہے -

(۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ کَانَ یَبِیْتُ بِذِیْ طُوًی بَیْنَ الثَّنِیَّتَیْنِ ثُمَّ یَدْخُلُ مِنَ الثَّنِیَّۃِ الَّتِیْ بِاَعْلَا مَکَّۃَ وَکَانَ اِذَا قَدِمَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ یُنِخْ نَاقَتَهُ اِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ یَدْخُلُ وَیَاْتِی الرُّکْنَ الْاَسْوَدَ فَیَبْدَاُ بِهٖ ثُمَّ یَطُوْفُ سَبْعًا ثَلٰثًا سَعْیًا وَّاَرْبَعًا مَشْیًا ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیُصَلِّیْ سَجْدَتَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّرْجِعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ فَیَطُوْفُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَکَانَ اِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ اَنَاخَ بِالْبَطْحَآءِ الَّتِیْ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ الَّتِیْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُنِیْخُ بِهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ وہ ذی طوی مین دونو ٹیلون کے درمیان شب باشی کرتے تہے پہر مکہ مین اُس ٹیلہ کی جانب سے داخل ہوتے تہے جو مکہ کی بلندی کی جانب ہے اور جب حج یا عمرہ کی غرض سے مکہ مین جاتے تہے تو اپنی اونٹنی کو مسجد (حرام) کے دروازہ کے سوا اور کہین نہین بیٹہاتے تہے پہر (اتر کر) مسجد مین داخل ہوتے تہے اور رکن اسود کے پاس آتے تہے اور وہین سے طواف شروع کرتے تہے پہر سات مرتبہ طواف کرتے تہے تین

دفعہ دوڑ کر چلتے تھے اور چار دفعہ معمولی چال سے چلتے تھے پھر طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے
اس سے قبل کہ اپنے فرودگاہ کو واپس جائیں - پھر اسکے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے
سنگریزوں والی زمین
اور جب حج یا عمرہ کر کے واپس ہوتے تھے تو اُس بطحا مین اونٹ کو بیٹھاتے تھے جو ذی الحلیفہ کے قریب ہے
جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اترتے تھے - بجز ترمذی کے چھون اسکے راوی ہین -

(۳) وعن نافع قال کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بالمحصب الظہر والعصر و
المغرب والعشاء ویہجع ہجعۃ ویذکر ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ
الستۃ الا النسائی وفی روایۃ مسلم کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یری التحصیب سنۃ

ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ ابن عمر رض محصب مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا پڑھتے
تھے اور پھر کسی قدر سو جاتے تھے اور یہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے - بجز
نسائی کے چھون اسکے راوی ہین - اور مسلم کی روایت مین مذکور ہے کہ ابن عمر رض محصب مین اترنے کو
سنت خیال کرتے تھے -

(۴) وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال لیس التحصیب بشیء انما ہو منزل نزلہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الشیخان والترمذی وفی اخری لہم ولابی داود
رحمہ اللہ تعالی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت انما نزلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لانہ کان اسمح لخروجہ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا محصب مین اترنا کوئی
ضروری چیز نہین ہے یہ ایک ایسا مقام ہے جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے شیخین اور ترمذی
جیسے ذکر کرتے ہے حج مین کوئی نقصان آجائے
اسکے راوی ہین اور ان سب کی ایک دوسری روایت مین اور ابوداؤد کی روایت مین مذکور ہے جو حضرت
عائشہ رض سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ محصب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے اترے تھے
کہ وہان پر اُسکے سے مدینہ کو روانگی بہت سہل تھی -

(۵) وعن ابی رافع رض قال لم یامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انزل بالابطح
حین خرج من منی ولکنی جئت فضربت فیہ قبتہ فجاء فنزل اخرجہ مسلم وابوداود

ترجمہ ابو رافع رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منے سے روانگی کے وقت مجھکو حکم
نہین دیا تھا کہ مین ابطح (محصب) مین اترونگا - لیکن مینے خود ہی جاکر وہان آپ کا خیمہ لگا دیا تو آپ
جسمین آپ نے پہنچکر نزول فرمایا تھا

وہان اُترا ترگئے۔ مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا کَانَ یَغْتَسِلُ لِدُخُوْلِ مَکَّةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِغْتَسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُوْلِ مَکَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ نافع رہ سے روایت ہو کہ ابن عمر رہ مکہ مین داخل ہوتے وقت غسل فرمایا کرتے تہے اور ایک روایت مین ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین داخل ہوتے وقت غسل فرمایا تہا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ لَیَالِیْ مِنًی لَا یَبِیْتَنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْحَاجِّ وَرَاءَ عَقَبَةِ مِنًی وَفِی اُخْرٰی کَانَ عُمَرُ رہ یَبْعَثُ رِجَالًا یُدْخِلُوْنَ النَّاسَ مِنْ وَّرَاءِ الْعَقَبَةِ اَخْرَجَهُمَا مَالِكٌ ترجمہ ابن عمر رہ سے روایت ہو کہ وہ منے کی راتون مین[1] فرمایا کرتے تہے کہ کوئی حاجی عقبہ کے اُدہر شب باشی نہ کرتے[2] اور ایک روایت مین ہو کہ حضرت عمر رہ لوگون کو بہیجتے تہے تاکہ جو لوگ عقبہ سے ادہر ہین انکو عقبہ سے اُدہر منے مین داخل کردین۔ ان دونو حدیث کے مالک راوی ہین۔

(۸) وَعَنْهُ اَیْضًا اَنَّ الْعَبَّاسَ رہ اِسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّمْکُثَ بِمَکَّةَ لَیَالِیَ مِنًی مِنْ اَجْلِ سِقَایَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عمر رہ سے روایت ہو کہ عباس بن عبد المطلب نے رسول صلعم سے اس امر کی اجازت چاہی کہ وہ منے کی راتون[3] کو مکہ مین ٹہیر ینگے اس وجہ سے کہ انکے ہان پانی کی سبیل جاری ہے۔ تو آپنے انہین اجازت دیدی شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِیِّ رہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرُ یُقِیْمُ بِمَکَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُکِهٖ ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ علاء ابن حضرمی رہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر[4] اپنے حج کے افعال پوری کرنے کے بعد تین روز تک مکہ مین ٹہیر سکتا ہی پانچون اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رہ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ اَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ یَدَیْهِ اِذَا رَاَی الْبَیْتَ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَکُنَّا نَفْعَلُهٗ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِیِّ وَعِنْدَ اَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا کُنْتُ اَرٰی اَنَّ اَحَدًا یَّفْعَلُهٗ اِلَّا

---

[1] وہ راتین جو منے مین کاٹنی چاہئیین ۱۲ [2] یعنے رات کے سبب عقبہ کے اُدہر ہی منی مین شب باشی کرین گویا کہ عقبہ منے کی حد ہے ۱۲ [3] یعنے ایام تشریق کی جو راتین منی مین گذارنی چاہئیین وہ اُن راتون کو مکہ مین کاٹینگے اسلیے کہ وہ زمزم کا پانی پلاتے تہے تو آپنے اجازت دیدی ۱۲ [4] مہاجر وہ لوگ مراد ہین جو مکہ کے رہنے والے تہے اور قبل فتح مکہ مدینہ مین ہجرت کرکے چلے گئے تہے۔ ایسے لوگ حج سے فارغ ہونے کے بعد تین روز تک مکہ مین رہ سکتے ہین ۱۲

الیھُودُ وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَکُنْ نَفْعَلُہٗ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ اُنسے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص جب خانہ کعبہ کو دیکھے تو کیا ہاتھ اٹھائے تو انہون نے کہا کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو کیا ہم ایسا کرتے تھے (یعنے نہین کرتے تھے) اصحاب سُنن اس کے راوی ہین - اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین - اور ابو داؤد اور نسائی نے اسطرح روایت کی ہے کہ اُنسے دریافت کیا گیا تو انہون نے کہا کہ مین تو نہین خیال کرتا کہ بجز یہودیون کے اور کوئی ایسا کرتا ہو ہمنے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو ہم لوگ تو ایسا نہین کرتے تھے -

(۱۱) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَکَّۃَ فَاَقْبَلَ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَاسْتَلَمَہٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَیْتِ ثُمَّ اَتَی الصَّفَا حَیْثُ یَنْظُرُ اِلَی الْبَیْتِ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَجَعَلَ یَذْکُرُ اللّٰہَ تَعَالٰی مَا شَآءَ اَنْ یَّذْکُرَہٗ وَیَدْعُوْ وَالْاَنْصَارُ تَحْتَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** ابو ہریرۃ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم مکہ مین تشریف لائے تو پہلے حجر اسود کے پاس گئے اور اسکو ہاتھ لگایا پھر آپنے (خانہ کعبہ کا) طواف کیا پھر صفا پر اتنا چڑھ گئے جہان سے کعبہ اچھی طرح دکھلائی دینے لگا تو آپنے دونو ہاتھ اٹھائے اور اپنے جو چاہا ذکر الٰہی کیا پھر آپنے دعا کی اور انصار اُسکے نیچے (یعنے صفا کے نیچے کھڑے) تھے - ابو داؤد اسکے راوی ہین -

(۱۲) **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَقْبَلَ مِنْ مَّکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِقُدَیْدٍ جَآءَہٗ خَبَرٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَکَّۃَ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ **ترجمہ** نافع رضہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضہ مکہ سے (حج کرکے) واپس آرہے تھے جب وہ قدید مین پہونچے تو اُنکے پاس مدینہ سے ایک خبر آئی (جسکے سبب مکہ کو واپس جانا ضروری تھا) اسلیے وہ (وہان سے مکہ کو) واپس ہوئے - اور مکہ مین بغیر احرام کے داخل ہوئے - مالک اسکے راوی ہین -

اَلْبَابُ الثَّالِثَ عَشَرَ فِی النِّیَابَۃِ فِی الْحَجِّ

(تیرہوان باب حج مین نیابت یعنے دوسرے کی طرف سے حج کرنے کے بیان مین)

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ کَانَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا رَدِیْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَآءَتْہُ امْرَاَۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْہِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ رضہ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَتَنْظُرُ

إليه فجعل النبي صلى الله عليه يصرف وجه الفضل إلى الشق الآخر قالت يا رسول
الله إن فريضة الله على عباده في الحج أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستطيع أن يثبت على الراحلة
أفأحج عنه قال نعم وذلك في حجة الوداع أخرجه الستة **ترجمہ** ابن عباس رض سے
روایت ہی کہ فضل بن عباس رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھی کہ اتنے مین
قبیلہ خثعم کی ایک عورت آپ کے پاس آئی اور آپ سے مسئلہ پوچھنے لگی تو فضل رض اسکو دیکھنے لگے اور
وہ عورت فضل رض کو دیکھنے لگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل رض کا منہ دوسری طرف پھیر دیتے تھی (غرضکہ
اس عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جسطرح خدا نے اپنے بندون پر حج فرض کیا ہے اسی طرح میرے
باپ پر بھی حج فرض ہوگیا ہے اور وہ بہت ہی بڈھے ہین کہ بڑھاپے کی وجہ سے سواری پر بھی برابر ٹک
نہین بیٹھ سکتے۔ کیا مین انکی طرف سے حج کرون آپنے فرمایا کہ ہان (کرو) اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے
چھئون اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعنه** أيضا رضي الله عنهما قال أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال
إن أختي نذرت أن تحج وإنها ماتت فقال صلى الله عليه وسلم لو كان عليها دين
أكنت قاضيه عنها قال نعم قال فاقض الله تعالى فهو أحق بالقضاء أخرجه الشيخان
والنسائي **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین
حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ (یا رسول اللہ) میری بہن نے حج کرنے کی نذر (منت) مانی تھی اور وہ مرگئی۔
(تو اب کیا کیا جائے) تو آپنے فرمایا کہ اگر اسپر قرض ہوتا تو کیا تم اسکی طرف سے قرض ادا کرتے تو اس شخص
نے کہا کہ ہان (ادا کرتے) تو آپنے فرمایا کہ بس خدا کا قرض ادا کرو اسلیے کہ خدا تو اسکا زیادہ مستحق ہے
کہ اسکا قرضہ ادا کیا جائے (یعنے خدا کے قرضہ کی ادا بہت ضروری ہے) شیخین اور نسائی اسکو راوی ہین۔

(۳) **وعنه** أيضا رضي الله عنهما قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يقول
لبيك عن شبرمة قال ومن شبرمة قال أخ لي أو قريب لي فقال أحججت عن نفسك
فقال لا قال فحج عن نفسك ثم حج عن شبرمة أخرجه أبو داود **ترجمہ** ابن عباس رض سے
روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ لبیک عن شبرمۃ یعنی مین
حاضر ہون شبرمہ کی جانب سے تو آپنے فرمایا شبرمہ کون شخص ہے تو اسنے کہا کہ میرا بھائی ہی یا کوئی

رشتہ داری ہی

قریب کا رشتہ دار ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم اپنی طرف سے حج کر چکے ہو۔ اُس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ پہلے تم اپنی طرف سے حج کر لو پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ فِي اَحْكَامٍ مُتَفَرِّقَةٍ تَتَعَلَّقُ بِالْحَجِّ وَفِيْهِ سَبْعَةُ فُصُوْلٍ

(چودھواں باب حج سے متعلق متفرق احکام کے بیان میں۔ جس میں سات فصلیں ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

(پہلی فصل ایام تشریق کی تکبیر کے بیان میں)

(۱) عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْغَدَاةَ يَوْمَ النَّحْرِ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ شَيْئًا فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ بِتَكْبِيْرِهٖ ثُمَّ خَرَجَ الثَّانِيَةَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ مَعَهٗ بِتَكْبِيْرِهٖ ثُمَّ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَكَبَّرَ فَكَبَّرَ النَّاسُ مَعَهٗ بِتَكْبِيْرِهٖ حَتّٰى يَتَّصِلَ التَّكْبِيْرُ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَيَقُوْلُوْنَ كَبَّرَ عُمَرُ فَيُكَبِّرُوْنَ

ترجمہ یحییٰ بن سعید رضہ سے روایت ہے کہ بقر عید کے دن صبح کو تھوڑا سا دن چڑھے حضرت عمر بن الخطاب رضہ (اپنے فرودگاہ سے) باہر نکلے اور تکبیر کہی پھر لوگوں نے بھی انکی تکبیر سُنکر تکبیر کہی۔ پھر اُسی دن زیادہ دن چڑھے باہر نکلے اور تکبیر کہی تو لوگوں نے بھی انکی تکبیر سُنکر اُنکے ساتھ ہی تکبیر کہی پھر اُسی دن (تیسری بار آفتاب ڈھلے بعد باہر نکلے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی انکی تکبیر سنکر اُنکے ساتھ ہی تکبیر کہی۔ حتی کہ ان تکبیروں کی آواز مسجد حرام تک پہونچ جاتی تھی تو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت عمر رضہ نے تکبیر کہی تو (وہاں بھی) سب لوگ تکبیر کہنے لگتے تھے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِي فُسْطَاطِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ وَاَخْرَجَهٗ مَالِكٌ اِلٰى قَوْلِهٖ فَيُكَبِّرُوْنَ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ وہ خیمہ میں تکبیر کہا کرتے تھے۔ بخاری رحہ نے ترجمہ باب میں اسکو روایت کیا ہے۔

(۳) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُكَبِّرُ يَوْمَ النَّحْرِ وَكَانَ النِّسَاءُ يُكَبِّرْنَ خَلْفَ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ ترجمہ میمونہ رضہ سے روایت ہے کہ وہ بقر عید کے دن تکبیر کہا کرتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان رضہ کے پیچھے (نماز پڑھنے کے بعد) تکبیر کہا کرتی تھیں

بخاری رحمہ نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْخُطْبَۃِ بِمِنًی

(دوسری فصل منےٰ مین خطبہ پڑہنے کے بیان مین)

(۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ رض قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًی فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا حَتّٰی کُنَّا نَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ یُعَلِّمُہُمْ مَنَاسِکَہُمْ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ فَوَضَعَ اُصْبُعَیْہِ السَّبَّابَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ بِحَصَی الْخَذْفِ ثُمَّ اَمَرَ الْمُہَاجِرِیْنَ فَنَزَلُوْا فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ یَّنْزِلُوْا مِنْ وَّرَاءِ الْمَسْجِدِ قَالَ ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدُ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بن معاذ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ پڑہکر سنایا اور ہم لوگ منےٰ مین تہے تو گویا ہماری کان کہل گئے حتی کہ جو کچہہ آپ فرماتے تہے وہ سب ہم لوگ برابر سنتے جاتے تہے حالانکہ ہم لوگ اپنی اپنی جگہون مین تہے ۔ آپنے لوگون کو حج کے افعال سکہانے شروع کیے حتے کہ جب آپ کنکریان مارنے سے متعلق احکام پر پہونچے تو آپنے کلمہ کی دونو انگلیون (کی نوکون پر انگوٹہے) رکہکر فرمایا کہ بہت ہی چہوٹی چہوٹی کنکریان مارو اسکے بعد آپنے مہاجرین کو حکم دیا تو وہ مسجد کے سامنے اترے اور انصار کو یہ حکم دیا کہ وہ مسجد کے پیچہے اترین ۔ اسکے بعد پہر اور سب لوگ اترے ۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین ۔

(۵) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ رض قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَہْبَاءَ وَعَلِیٌّ رض یُعَبِّرُ عَنْہُ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَائِمٍ وَّقَاعِدٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ رافع بن عمرو مزنی رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ آپ دوپہر کے قریب منی مین ایک سفید رنگ کے خچر پر سوار لوگون کو خطبہ سناتے تہے اور حضرت علی رض آپ کی طرف سے لوگون کو سمجہاتے جاتے تہے[1] ۔ اور کچہہ لوگ کہڑے تہے ۔ اور کچہہ لوگ بیٹہے تہے ۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ حَجِّ الصَّبِیِّ

(تیسری فصل لڑکون کے حج کے بیان مین)

(۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ

لہ اسکا مطلب یہ تہا کہ جو لوگ دور تہے انکو بلند آواز سے سمجہاتے جاتے تہے ۱۲

اِلَيْهِ امْرَأَةٌ مِّنْهُمْ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روحا مین ایک قافلہ ملا اُن مین سے ایک عورت ایک بچہ آپ کے سامنے اٹھا کر لائی اور کہنے لگی کہ کیا اسکے لیے حج ہے آپنے فرمایا کہ ہان اور تمکو ثواب ہے۔ مسلم۔ مالک۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رض قَالَ حُجَّ بِيْ اَبِيْ رض فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِيْنَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سائب بن یزید رض سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ حجۃ الوداع مین میرے والد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو گئے تھے اور مجھے بھی اپنے ساتھ حج کو لے گئے تھے۔ حالانکہ میری عمر اُسوقت سات برس کی تھی۔ بخاری رح اور ترمذی رح اسکے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ كُنَّا نُلَبِّيْ عَنِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَا يُلَبِّيْ عَنْهَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ عورتون اور بچون کی طرف سے ہم لوگ لبیک پکارتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور انہون نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور تمامی علماء کا اسپر اتفاق ہی کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا شخص تلبیہ کہے (بلکہ وہ خود پست آواز مین تلبیہ کہے)۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

(چوتھی فصل حج مین شرط کرنے کے بیان مین)

(۹) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رض فَقَالَ لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ وَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَلِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ النَّسَائِيُّ اَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَاِنْ حَبَسَ اَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَاْتِ الْبَيْتَ وَلْيَطُفْ بِهٖ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لِيَحْلِقْ اَوْ لِيُقَصِّرْ ثُمَّ لِيَحِلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ بنت زبیر رض کے

پاس تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ شاید کہ تمنے حج کا ارادہ کیا ہے اُنہون نے کہا کہ قسم خدا کی مجھے ایک درد کا دورہ ہوا کرتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اچہا حج کرو اور اسمین شرط لگالو اور (احرام باندھتے وقت) یون کہو کہ ای اللہ میرے حلال ہونے کی وہی جگہہ ہے جہان تو نے مجھے روکدیا[1] شیخین اور نسائی اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین ہے کہ ابن عمر رض حج مین شرط کرنے کو ناپسند کرتے تہے اور کہتے تہے کہ کیا تمہاری نبی صلعم کی سنت تمکو کافی نہین ہے۔ اور نسائی نے اس سے زیادہ یہ بیان کیا ہے کہ آپنے حج مین شرط[2] نہین لگائی۔ پس اگر کوئی شخص (حج سے) روکدیا جائے (اور بروقت مکہ مین نہ پہونچ سکے) تو (بعد ایام حج کے) خانہ کعبہ کا آکر طواف کرے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پہر سر منڈواڈالے یا بال کترواڈالے۔ پہر احرام کہول ڈالے اور سال آیندہ اُسپر حج کرنا واجب ہے

الفصل الخامس في حمل السلاح في الحرم

(پانچوین فصل)

(حرم (مکہ) مین ہتہیار لیجانے کے بیان مین)

(۱۰) عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَصَابَ ابْنَ عُمَرَ سِنَانُ رُمْحٍ فِي أَخْمَصِ قَدَمِهِ فَجَاءَ الْحَجَّاجُ يَعُودُهُ فَقَالَ لَوْ نَعْلَمُ مَنْ أَصَابَكَ فَقَالَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي فَقَالَ وَكَيْفَ قَالَ حَمَلْتَ السِّلَاحَ فِي يَوْمٍ لَمْ يَكُنْ يُحْمَلُ فِيهِ وَأَدْخَلْتَ السِّلَاحَ الْحَرَمَ وَلَمْ يَكُنِ السِّلَاحُ يَدْخُلُ الْحَرَمَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن جریج رض سے روایت ہی کہ حضرت ابن عمر رض کے پاون کے تلوے کے اُس حصہ مین جو زمین کو نہین لگتا سامنے مین برچھی کی نوک چبہ گئی تو حجاج[3] انکی عیادت کے لیے آئے تو کہنے لگے[4] کہ کاش ہمکو معلوم ہوجاتا کہ کسکی برچھی کی نوک آپ کو لگی ہے تو حضرت ابن عمر رض نے فرمایا کہ تمہین نے تو مجھے برچھی ماری ہے۔ تو انہون نے کہا کہ یہ کسطرح (یعنے مین نے کس طرح برچھی ماری) تو حضرت ابن عمر رض نے فرمایا کہ (اسطرح کہ) تم ایسے دن مین ہتہیار باندہ کر آئے جسدن کوئی ہتہیار باندہ کر نہین آتا تہا اور تمہین نے حرم (مکہ) مین ہتہیار داخل کیا حالانکہ حرم مین کبہی ہتہیار نہین داخل ہوا کرتا تہا بخاری اسکے راوی ہین۔

---

[1] یعنے جہان مجھے درد کا دورہ شروع ہوا وہی میرے احرام کہولنے کی جگہ ہے" [2] یعنے نسائی نے یون بیان کیا ہے کہ ابن عمر رض حج مین شرط لگانے کو ناپسند فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ کیا تمکو تمہارے نبی کی سنت کافی نہین ہے کہ آپنے حج مین شرط نہین لگائی آخر تک یعنے آپ حدیبیہ مین روک لیے گئے تہے اور آپنے کوئی شرط نہین کی تہی پہر آپ جسطرح حلال ہوئے ویسے سب کو کرنا چاہیے جب ایسا موقعہ پیش آجائے تو شرط لگانے کی ضرورت نہین ہے [3] حجاج اس زمانہ مین خلیفہ تہے" [4]

(۱۱) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ لَمَّا صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ صَالَحَهُمْ عَلٰى أَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا إِلَّا بِجُلْبَانِ السِّلَاحِ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُوْدَاؤدَ ترجمہ براابن عازب رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حدیبیہ والون سے جب مصالحت ہوئی تو اس شرط پر صلح ہوئی کہ (مسلمان لوگ) مکہ مین کھلا ہوا ہتھیار نہ لائین البتہ تلوار میان مین کرکے ساتھ لاسکتے ہین۔ شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْ مَاءِ زَمْزَمَ

(چھٹی فصل)

(زمزم کے پانی کے بیان مین)

(۱۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا تو آپنے کھڑے ہوکر پیا۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْمُدَّةِ أَنْ يَأْتِيَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ إِلَى الْحُدَيْبِيَةِ فَذَهَبَ بِهِ مِنْهُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ أَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ وَالْمُرَادُ بِالْمُدَّةِ هٰهُنَا مُدَّةُ الْمُهَادَنَةِ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اُس) مدت (زمانہ) مین (جس زمانہ حدیبیہ والون سے مصالحت کی ٹہیری تہی) ایک قریشی شخص کو بہیجا کہ وہ زمزم کا پانی حدیبیہ مین لیکر آئین (وہ جاکے آئے تو آپ اُس مین سے مدینہ کو بھی لے کر گئے۔ رزین اسکے راوی ہین۔ مدت سے یہان وہ مدت مراد ہے جس زمانہ مین آپکے اور حدیبیہ والون کے درمیان مصالحت کی کارروائی ہو رہی تہی۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْ أَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

(ساتوین فصل)

(متفرق حدیثون کے بیان مین)

(۱۴) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِمِنًى بَيْتًا يُظِلُّكَ مِنَ الشَّمْسِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آپ کے (اترنے کے) لیے منے مین ایسا مکان نہ بناوین جسین آپ دہوپ سے محفوظ رہ سکین آپنے فرمایا کہ نہین (مت بناو) منے اُسی شخص کے اترنے کی جگہ ہے جو وہان پہلے جائے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی مین۔

(۱۵) **وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ** رض **قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهٖ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُوْرُ الْحُصُرِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْحُصُرُ جَمْعُ حَصِیْرٍ وَاُمِرْنَ اَنْ لَّا یَخْرُجْنَ مِنْ بُیُوْتِکُنَّ بَعْدَ هٰذِهِ الْحَجَّةِ** ترجمہ ابو واقد لیثی رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مینے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع مین اپنی بی بیون سے فرمایا۔ بس یہی (حج) ہے اسکے بعد گہرون مین بیٹھ رہنا ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ حُصُر حصیر کی جمع ہے (بمعنے بوریا) اس سے مراد یہ ہے کہ اس حج کے بعد تم اپنے گہرون سے باہر مت نکلو۔

(۱۶) **وَعَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عُمَرَ اَذِنَ لِاَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا یَعْنِیْ فِی الْحَجِّ وَبَعَثَ مَعَهُنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ** رض **اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَقَالَ الْبَرْقَانِیُّ هُوَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ وَفِیْ هٰذَا نَظَرٌ قُلْتُ لَعَلَّهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ الْمَخْزُوْمِیِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ** ترجمہ ابراہیم اپنے والد سے اور وہ اُنکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر رض نے جو آخری حج کیا اُسمین انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کو حج کرنے کی اجازت دی اور انکے سات عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان رض کو بہیجا۔ برقانی نے کہا ہے کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ہین۔ حمیدی نے کہا ہے کہ اسمین ایک اعتراض ہے۔ مین کہتا ہون کہ وہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابو ربیعہ مخزومی ہین واللہ اعلم۔

(۱۷) **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** رض **قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَاجِّ قَالَ الشَّعِثُ التَّفِلُ قِیْلَ وَاَیُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ قِیْلَ وَمَا السَّبِیْلُ قَالَ الزَّادُ وَ**

سلہ یعنے منے مین جو شخص پہلے آکر کہین اتر جائے وہانسے وہ ہٹایا نہین جا سکتا مطلب یہ کہ منی مین کوئی مکان کسی کا مخصوص نہین ہو سکتا جو پہلے جہان آکر اتر گیا وہی اسکا مکان ہے۔ سلہ اصل ترجمہ یہ ہے کہ پہر بوریہ پر بیٹھے رہو جسکا ترجمہ مینے کیا ہے کہ پہر گہرونمین بیٹھ رہو جو مرادی ترجمہ ہے جسکو مولف نے تغیر کرکے بتلا دیا ہے۔ مترجم سلہ دراصل یہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف ہین۔ ابراہیم نے اپنے والد سعد سے روایت کی اور سعد نے ابراہیم کے دادا یعنے اپنے والد ابراہیم سے روایت کی۔ برقانی نے جو سلسلہ بیان کیا ہے وہ بے شک قابل اعتراض ہے اسلیے کہ اس سلسلے سے ابراہیم کا عوف سے روایت کرنا معلوم ہوتا ہے جو بالکل صحیح نہین ہے۔ مولف کی تحقیق پر ہمکو اعتراض کی مجال نہین شاید وہی صحیح ہو۔ مترجم۔

الرَّاحِلَةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلشَّعَثُ اَلْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِتَسْرِيْحِ شَعْرِهٖ وَغُسْلِهٖ وَالتَّفَلُ التَّارِكُ لِلطِّيْبِ وَاِسْتِعْمَالِهٖ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاجیوں سے متعلق دریافت کیا (کون حاجی بہتر ہے۔ یا حاجی کو کس حال میں رہنا چاہیئے) آپنے فرمایا کہ پریشان بال والا اور خوشبو نہ لگانے والا۔ اور آپ سے دریافت کیا گیا کہ کونسا حج بہتر ہے آپنے فرمایا کہ جس (حج) میں تلبیہ بہت کثرت سے کہا جائے اور بکثرت خون بہایا جائے (یعنے قربانی زیادہ کی جائے) اور آپ سے دریافت کیا گیا کہ حج واجب کب ہوتا ہے تو آپنے فرمایا کہ جب سواری اور زاد راہ کی مقدرت ہو ترمذی اسکے راوی ہیں شعث وہ شخص ہے جسکو کنگھی کیے ہوئے اور سر دہو کر بہت زمانہ گزرا ہو۔ اور تفل وہ شخص ہے جس نے خوشبو اور خوشبو کے لگانے کو ترک کر دیا ہو۔

(۱۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةُ الْاِسْلَامِ وَعَلَيَّ دَيْنٌ قَالَ اقْضِ دَيْنَكَ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھپر حج بھی واجب ہے اور میں قرضدار بھی ہوں (تو میں پہلے کونسا کام کروں) آپنے فرمایا کہ تم پہلے اپنا قرض ادا کر لو (پھر اگر حج فرض باقی رہجائے تو حج کرو) رزین اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ ثُمَامَةَ رضہ قَالَ حَجَّ اَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَلَمْ يَكُنْ شَحِيْحًا وَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَكَانَتْ زَامِلَتَهُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ عَلٰى رَحْلٍ اَيْ عَلٰى قَتَبٍ لَا فِيْ مَحْمَلٍ وَنَحْوِهٖ ترجمہ ثمامہ رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضہ نے اونٹ پر بغیر کجاوہ کے صرف کاٹھی پر سوار ہو کر حج کیا حالانکہ وہ بخیل نہ تھے۔ اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بغیر کجاوہ کے صرف کاٹھی پر اس اونٹ پر سوار ہو کر حج کیا جسپر آپ کا سامان سفر لدا ہوا تھا بخاری اسکے راوی ہیں۔ رحل سے مراد صرف کاٹھی ہے جسپر کجاوہ وغیرہ نہ ہو۔

(۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ

سلہ پس حضرت انس رضہ کا یہ فعل محض باتباع سنت نبوی پر تھا نہ بر بنا ء بخالت ۱۲۔

التَّرْوِيَةِ فَقَالَ اَمَّا الْاَرْكَانَ فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا
الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ
النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّي
رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ
فَاِنِّي لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ اَخْرَجَهُ
الثَّلٰثَةُ وَاَبُوْدَاوُدَ اَلنِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ اَلَّتِي لَا شَعْرَ عَلَيْهَا كَاَنَّ شَعْرَهَا قَدْ سُبِتَ اَيْ
حُلِقَ عَنْهَا **ترجمہ** عبید بن جریج رضہ سے روایت ہی کہ مینے ابن عمر رضہ سے کہا کہ مین آپ کو ایسے چار افعال
کرتے ہوئے دیکھتا ہون جنکو مین آپکے اصحاب مین سے کسی کو کرتے ہوئے نہین دیکھتا تو انہون نے
کہا ای ابن جریج وہ کونسی (چار) باتین ہین ۔ تو مینے کہا کہ مین آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ خانہ کعبہ کے
(چار) کونون مین سے بجز اُنہین دو کونون کے جو یمن کی جانب ہین اور کسی کو نہین چھوتے ۔ اور مین
آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ نعال سبتی پہنتے ہین ۔ اور مین آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ زرد رنگ سے
(ڈاڑہی یا کپڑے) رنگتے ہین ۔ اور مین آپ کو دیکھتا ہون کہ آپ جب مکہ مین ہوتے ہین (اور حج کا زمانہ
آجاتا ہے) تو سب لوگ (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہی حج کا احرام باندہ لیتے ہین اور آپ اُس وقت
تک احرام نہین باندہتے جب تک (ذی الحجہ کی) آٹھوین تاریخ نہین آجاتی (یعنے آپ آٹھوین ذی الحجہ
کو احرام باندہتے ہین) تو اُنہون نے کہا کہ ارکان (کونون) سے متعلق تو یہ وجہ ہے کہ مینے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو انہین دونو کونونکو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جو یمن کی جانب منسوب ہین ۔ اور نعال
سبتی پہننے کی یہ وجہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ ایسا جوتہ پہنتے
تھے جس پر بال نہین ہوتے تھے ۔ اور آپ وضو کرکے اسمین (گیلا) پاؤن رکہتے تھے ۔ تو مین بھی ایسا
ہی جوتہ پہننا پسند کرتا ہون ۔ اور زردی کی وجہ یہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے
کہ آپ زرد رنگ سے (ڈاڑہی کے بال یا کپڑے) رنگتے تھے تو مین بھی اسی زرد رنگ سے رنگنا پسند کرتا
ہون اور احرام باندہنے کی یہ وجہ ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت لبیک
پکارتے ہوئے سُنا ہے (یعنے احرام باندہتے ہوئے دیکھا ہے) جب آپ کی اونٹنی آپ کو مسجد ذوالحلیفہ سے

ابن عمر نے کہا ۱۲
دباغت کے بعد اُنکے بال اڑا دیے جاتے تھے جیسا کہ آج کل عموماً مروج ہے ۱۲

لیکر مکہ کی جانب) روانہ ہوئی ہتی[1] یتنون اور ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ لفظ سبتی سے مراد وہ جوتہ ہی جسپر بال ہون گویا کہ انکے بال سبت کیے گئے۔ یعنی مونڈ دیئے گئے ہین۔

اَلبَابُ الخَامِسَ عَشَرَ فِي حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَعُمرَتِهٖ

(پندرہوان باب)

(رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمرہ کے بیان مین)

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثًا وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً وَّجَاءَ عَلِيٌّ رض مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيْهَا جَمَلٌ فِيْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَّرَقِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل دو حج کیئے۔ اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسکے سات عمرہ بہی کیا اور آپ اپنے ساتہہ ترسٹھ اونٹ ہدی (قربانی) کے لے گئے۔ اور باقی اونٹ ہدی کے حضرت علی رض یمن سے اپنے ساتہہ لیکر آئے (جو سب ملکر سو اونٹ ہوتے) جنین ایک اونٹ ایسا تہا جسکے ناک مین چاندی کی نہتہنی پڑی ہوئی ہتی "یہ ابوجہل کا اونٹ تہا" پہران سب اونٹون کو ذبح کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک اونٹ مین سے گوشت کا ایک ٹکڑا لینے کے لیے حکم فرمایا چنانچہ وہ سب ٹکڑے ایک جگہہ جمع کرکے پکائے گئے۔ اور آپنے اسکا شوربا پی لیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ اِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَاَنَا اَسْمَعُ صَوْتَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَيْ اُمَّتَاهُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَمَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ وَّلَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ اِلَّا وَ

---

[1] بظاہر اس حدیث کو آٹہوین تاریخ کے احرام باندہنے سے کوئی تعلق نہین معلوم ہوتا لیکن حضرت ابن عمر رض نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے یہ ایک باریک بات نکالی کہ آپ احرام اسی وقت باندہتے تہے جب مکہ کے جانب روانہ ہوجاتے تہے اور حج کے افعال شروع کر دیتے تہے یعنی کہ یہین رہنے والون کو بہی اسی وقت احرام باندہنا چاہیئے جبکہ وہ افعال حج شروع کردین اور آٹہوین تاریخ سے حج کے افعال اس طور پر شروع ہوتے ہین کہ اسی تاریخ لوگ منی کو روانہ ہوجاتے ہین واللہ اعلم بمرادہ ۱۲ مترجم

اَنَّہٗ لَمَعَہٗ وَابْنُ عُمَرَ یَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا قَالَ نَعَمْ سَکَتَ اَخْرَجَہُ اَلْخَمْسَۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ
عروہ بن زبیر رض سے روایت ہی کہ مین اور ابن عمر رض دونو حضرت عائشہ رض کے حجرہ سے تکیہ لگائی ہوئے بیٹھے تھے
اور حضرت عائشہ رض مسواک کر رہی تھین اور مین اُنکے مسواک کرنے کی آواز سُن رہا تہا تو مینے کہا کہ ای
ابوعبدالرحمٰن[له] کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (ماہ) رجب مین بہی کوئی عمرہ کیا ہے تو انہون نے کہا
کہ ہان (کیا ہے) تو مین نے حضرت عائشہ رض سے عرض کیا کہ اے میری امان آپ سنتی ہین کہ ابوعبدالرحمٰن
(ابن عمر) کیا کہہ رہے ہین۔ تو انہون نے فرمایا کہ کیا کہہ رہے ہین تو مینے کہا کہ وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب مین عمرہ کیا ہے۔ تو حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ خدا ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت
کرے قسم ہے میری جان کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبہی رجب مین کوئی عمرہ نہین کیا[۲] جسمین یہ (ابوعبدالرحمٰن) آپکے ساتہ نہ ہون[۳]۔ اور ابن عمر رض چپ بیٹھے ہوئے یہ باتین سن رہے تہے نہ ہان
کہتے تہے نہ نہین کہتے تہے۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَۃَ
الْحُدَیْبِیَۃِ وَعُمْرَۃَ الثَّانِیَۃَ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَۃَ الْقَضَاءِ فِی ذِی الْقَعْدَۃِ وَعُمْرَۃَ الثَّالِثَۃَ مِنَ الْجِعِرَّانَۃِ
وَالرَّابِعَۃَ الَّتِی مَعَ حَجَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے چار عمرے کیے (ایک تو) عمرہ حدیبیہ اور دوسرا عمرہ وہ جو (حدیبیہ کے) دوسرے سال (بطور قضا کے)
آپنے کیا ہو (سو سوم) عمرہ قضا ہے۔ اور تیسرا وہ عمرہ جو آپنے جعرانہ سے کیا۔ اور چوتہا وہ عمرہ جو آپنے
اپنے حج کے ساتہ کیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عُمَرٍ اِحْدَاھُنَّ فِی شَوَّالٍ وَ
اِثْنَتَانِ فِی ذِی الْقَعْدَۃِ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ عروہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
تین عمرہ کیئے ایک تو آپنے (ماہ) شوال مین کیا اور بقیہ دو آپنے (ماہ ذی القعدہ مین کیے۔ مالک اس کے
راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ ثَلٰثًا عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ
وَعَامَ الْقَضِیَّۃِ وَعَامَ الْجِعِرَّانَۃِ ترجمہ مالک رض سے روایت ہے کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلعم نے

[له] کنیت ہی ابن عمر کی ۱۲
[۳] یعنے ہر ایک عمرہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ابن عمر رض بہی شریک تہے پہر باوجود اسکے یہ کیون ایسا کہتے ہین ۱۲

[۲] اور کوئی عمرہ آپ نے رجب مین ایسا نہین کیا

تین عمرہ کیئے۔ (ایک تو) حدیبیہ کے سال اور (دوسرا) قضا کے[1] سال۔ اور (تیسرا) جعرانہ کے سال

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِيْ مَا حَجَّةُ الْوَدَاعِ حَتّٰى حَمِدَ اللهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ فَاَطْنَبَ فِيْ ذِكْرِهٖ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللهُ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ اُمَّتَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهٗ نُوْحٌ وَالنَّبِيُّوْنَ بَعْدَهٗ وَاِنَّهٗ يَخْرُجُ فِيْكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَاْنِهٖ فَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّهٗ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ اَلَا وَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثًا وَيْلَكُمْ اَوْ وَيْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہو کہ ہم لوگ باخود حجۃ الوداع کی باتین کرتے تہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے موجود تہے اور ہم یہ نہین سمجہتے تہو کہ حجۃ الوداع کیا چیز ہے تاآنکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کی حمد و ثنا کی پہر آپنے مسیح دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس بیان کو آپنے بہت طول[2] دیا۔ اور آپنے فرمایا کہ کوئی نبی ء ایسا نہین گذرا جسنے اُس سے اپنی اُمت کو نہ ڈرایا[3] ہو اور حضرت نوح علیہ السلام اور اُنکے بعد جتنے پیغمبر گذرے سبنے اپنی اُمت کو اُس سے ڈرایا ہے اور وہ (دجال) تمہین لوگون[4] مین نکلیگا۔ اگر اسکی اور باتین تم پر چہپ جائین تو چہپ جائین۔ لیکن یہ بات تم سے پوشیدہ نہین رہ سکتی کہ تمہارا پروردگار کانا نہین اور وہ کانا ہوگا۔ اسکی دائین آنکہہ کانی ہوگی۔ اسکی آنکہہ ایسے ہوگی جیسے کہ پہولا ہوا انگور ہوتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم سب پر ایکدوسرے کا خون کرنا (قتل کرنا) اور ایکدوسرے کا مال لے لینا ایسا ہی حرام ہے جیسے کہ آج کے دن کی اس شہر مین حرمت[5] ہے آگاہ ہو جاؤ کہ مین (احکام الٰہی) پہونچا چکا تو لوگون نے عرض کیا کہ جی ہان (آپ پہونچا چکے) پہر آپنے فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہنا تین دفعہ آپنے یہ فرمایا۔ پہر آپنے فرمایا کہ افسوس ہو تمکو تم لوگ میرے بعد کافر مت ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو شیخین اسکے راوی ہین[6]

[1] یعنے حدیبیہ کو دوسرے سال بطور قضا کے آپنے عمرہ کیا ۱۲ [2] یعنے بہت تفصیل سے دیر تک مسیح دجال کا آپ تذکرہ فرماتے رہے ۱۲ [3] یعنے سب پیغمبرون نے اپنی اپنی اُمتون کو دجال سے ڈرایا ہے ۱۲ [4] یعنے دجال امت محمدیہ کے سامنے نکلیگا ۱۲ [5] اس بات کو لوگ جانتے ہین کہ حج کے ایام اور شہر مکہ کی حرمت بہت بڑی ہوتی ہے اس لیے آپنے یہ مثال دیکر انکو سمجہا دیا کہ ایسے تمہارے خون اور مال ناحق ایک دوسرے پر حرام ہین ۱۲ [6] مطلب یہ ہے کہ جب آپنے اس طرح آخری وعظ فرمایا تو ہمکو معلوم ہوا کہ یہ حجۃ الوداع ہے اسکے بعد آپ پہر کوئی حج نہ کرسکین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۱۲

اور یہ بخاری کے الفاظ ہیں ۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ اِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَاَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَرْدِيَةِ وَالْاُزُرِ تُلْبَسُ اِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِيْ تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَاَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ هُوَ وَاَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بُدْنَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ اَجْلِ بُدْنِهِ لِاَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِاَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا رُءُوْسَهُمْ ثُمَّ يَحِلُّوْا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ تَكُنْ مَعَهُ بُدْنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ اِمْرَاَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيْبُ وَالثِّيَابُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْدَعُ بِعَيْنٍ مُهْمَلَةٍ اَيْ تَنْفُضُ صِبْغَهَا عَلَيْهِ

ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے مدینہ سے سر کو کنگھی کرکے اور تیل لگاکے اور تہمت پہنکر اور چادر اوڑھکر (مکہ کو حج کے لئے) روانہ ہوئے تو آپ چادروں کے اوڑھنے سے اور تہمت باندھنے سے کسی شخص کو منع نہیں فرماتے تھے صرف آپ ایسے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کے پہننے سے منع فرماتے تھے جسکا رنگ جلد کو رنگین بنادے (غرض کہ) آپ رات کو جاکر ذی الحلیفہ میں ٹھہرے جب صبح ہوئی تو آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے ۔ جب آپ کی سواری بیداء کی بلندی پر پہونچ گئی تو آپ نے اور آپکے اصحاب نے لبیک پکاری اور آپنے اپنی ہدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں (جوتوں کا) ہار ڈالدیا ۔ اور یہ ذی القعدہ کی پچیس تاریخ کا واقع ہے ۔ اور آپ مکہ میں ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو پہونچے ۔ تو آپنے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ۔ اور چونکہ آپکے ساتھ ہدی تھی اس وجہ سے آپ حلال نہ ہوسکے کیونکہ آپ ہدی کے گلے میں ہار ڈال چکے تھے پھر آپ مکہ کی بلندی کی جانب حجون کے قریب فروکش ہوئے اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے ۔ اور پھر آپ اس طواف کرنے کے بعد خانہ کعبہ کے پاس تشریف نہیں لیگئے تاآنکہ آپ عرفات سے واپس نہ آئے اور آپنے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرکے اپنے بال کتروا ڈالیں ۔ اسکے بعد حلال ہوجائیں

[illegible] ۱۲

اور یہ حکم آپ نے اُن اصحاب کو دیا جنکے ساتھ ہدی نہ تھی جسکے گلے مین انہون نے ہار ڈالا ہو۔ اور جس[۱] شخص کے ساتھ اسکی بی بی ہو تو وہ بھی اُسکے لیے حلال ہے اور اسکو خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا بھی درست ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ تردع عین مہملہ سے جسکا ترجمہ (جلد کو رنگین بنا دیتا ہو) کیا گیا ہے

(۸) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَۃَ فَقَالَ ھٰذِہٖ عَرَفَۃُ وَھُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَۃُ کُلُّھَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَّجَعَلَ یُشِیْرُ بِیَدِہٖ عَلٰی ھَیْئَتِہٖ وَالنَّاسُ یَضْرِبُوْنَ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا لَایَلْتَفِتُ اِلَیْھِمْ وَیَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ ثُمَّ اَتٰی جَمْعًا فَصَلّٰی بِھِمُ الصَّلٰوتَیْنِ جَمِیْعًا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتٰی قُزَحَ وَوَقَفَ عَلَیْہِ وَقَالَ ھٰذَا قُزَحُ وَھُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ کُلُّھَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلٰی وَادِیْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَہٗ فَخَبَّتْ حَتّٰی جَاوَزَ الْوَادِیَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ رض ثُمَّ اَتَی الْجَمْرَۃَ فَرَمَاھَا ثُمَّ اَتَی الْمَنْحَرَ فَقَالَ ھٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًی کُلُّھَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْہُ جَارِیَۃٌ شَابَّۃٌ مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ شَیْخٌ کَبِیْرٌ قَدْ اَدْرَکَتْہُ فَرِیْضَۃُ اللّٰہِ فِی الْحَجِّ اَفَیُجْزِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْہُ قَالَ حُجِّیْ عَنْ اَبِیْکِ قَالَ وَلَوٰی عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رض یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ لَوَیْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّکَ قَالَ رَاَیْتُ شَابًّا وَّشَابَّۃً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّیْطَانَ عَلَیْھِمَا فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ فَقَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَی الْبَیْتَ فَطَافَ بِہٖ ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ فَقَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ یَّغْلِبَکُمُ النَّاسُ عَلَیْہِ لَنَزَعْتُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات مین ... کھڑے ہوئے تو فرمانے لگے کہ یہ کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور عرفات سب کا سب کھڑے[۲] ہونے کی جگہ ہے پھر آپ غروب آفتاب کے وقت وہان سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔ اور آپ اپنی دست مبارک سے اشارہ فرمانے[۳] لگے اور آپ اپنی حالت پر چلے جاتے تھے[۴]۔ اور لوگ دائین اور بائین جانب اپنی اپنی سواریون کو دوڑاتے

۱ے یعنے جسکے پاس ہدی نہ ہو تو اسکو حلال ہونے کے بعد اپنی عورت سے جماع کرنا اور خوشبو لگانا اور سیئے ہوئے کپڑے بھی پہننا درست ہے ۲ے کسی جگہ کی خصوصیت نہین ہے ۱۲ ۳ے لوگون کی طرف کہ لوگ آہستہ چلین ۱۲ ۴ے یعنے اونٹ کو نہ دوڑاتے تھے نہ بہت آہستہ بلکہ اپنی چال پر اونٹ چلا جاتا تھا۔

ہوئے چلے جاتے تھے۔ اور آپ انکو پھر پھر کے دیکھتے جاتے تھے۔ اور آپ فرماتے جاتے تھے کہ لوگو آہستہ آہستہ چلو۔[51] اسکے بعد آپ مزدلفہ مین پہونچے۔ اور وہان آپنے دو نمازین اکٹھی پڑھین۔[52] پھر جب صبح ہوئی تو آپ (جبل) قزح کے پاس آئے اور اُسپر کھڑے ہوئے۔ اور فرمانے لگے کہ یہ قزح ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ اور مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ پھر آپ وہان سے واپس ہوئے جب آپ وادی محسر[53] پر پہونچے تو آپنے اپنی اونٹنی کو تیز کر دیا وہ دوڑنے لگی تاآنکہ آپ اس وادی (نالہ) سے پار ہو گئے اور (نالہ سے پار اتر کر) آپنے ذرا توقف فرمایا اور فضل رض (بن عباس رض) کو آپنے اپنے اپنی پیچھے سواری پر بیٹھا لیا پھر آپ جمرہ کے پاس آئے اور اسکو کنکریان مارین پھر آپ قربانی کرنے کے مقام پر پہونچے تو آپ نے فرمایا کہ یہ قربانی کرنے کی جگہہ ہے۔ اور منے سب کا سب قربانی کرنے کی جگہہ ہے۔ اور (اس موقعہ پر) قبیلہ خثعم کے ایک جوان لڑکے نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت ہی بڈھا ضعیف ہے اور اُسپر حج فرض ہے کیا یہ کافی ہو سکتا ہے کہ مین اُسکی طرف سے حج کرون۔ آپنے فرمایا کہ ہان تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو اور آپنے فضل رض کی گردن کو پھیر دیا۔[54] تو عباس رض نے فرمایا کہ اے رسول اللہ آپنے اپنے چچا کے بیٹے[55] کی گردن کیون پھیر دی تو آپنے فرمایا کہ مین نے جوان مرد اور جوان عورت کو (ایک جگہہ دیکھا تو مین ان دونو کی بابت شیطان سے مامون نہ تھا۔[57] پھر ایک شخص آپکے پاس آکر پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ سر منڈوانے سے قبل مینے طواف افاضہ کر لیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ اب سر منڈوا ڈالو کوئی مضائقہ نہین ہے۔ اور ایک دوسرا شخص آکر آپ سے کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مینے کنکریان مارنے سے قبل ذبح کر لیا تو آپنے فرمایا کہ اب کنکریان مار لو کوئی مضائقہ نہین ہے۔ پھر آپ خانہ کعبہ کے پاس آئے اور آپنے طواف افاضہ کیا۔ اسکے بعد آپ زمزم کے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ اے بنی عبد المطلب اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمکو مغلوب کر دینگے[58] اور تمکو پانی بھرنے نہ دینگے تو مین بھی (دو ایک) ڈول

---

[51] ایسے ہجوم عظیم مین اونٹ دوڑانے سے بہت کچھہ نقصان کا اندیشہ ہے ۱۲ [52] یعنے مغرب اور عشا کی نماز اکٹھی پڑھی ۱۲
[53] ایک نالہ ہے جہان اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے مبغوض مقام ہے اسی لیے آپ یہان سے جلدی سواری کو دوڑا کر عبور کر گئے ۱۲ [54] اُنکا رخ دوسری جانب کر دیا ۱۲ [55] یعنے اُنکے والد نے ۱۲ [56] یعنے اپنے چچیرے بھائی کی ۱۲۔
[57] یعنے ممکن تھا کہ شیطان اُن مین سے کسی کے یا دونو کے دل مین کوئی فساد پیدا کر دے اور پھر اُسکا نتیجہ آیندہ خراب نکلے اس لیے مین نے اُنکی گردن پھیر دی کہ دونو کی آنکھیں ملین گے نہ کوئی فساد شیطان پیدا کر سکیگا
[58] یعنے مجھے یہ خیال ہے کہ لوگ ڈول کھینچنے کو سنت سمجھہ کر ایک دوسرے پر گرین گے اور کھینچنا شروع کرینگے جسکی وجہ سے تمکو ایک ڈول بھی بھرنے کا موقعہ نہ ملے گا حالانکہ یہ کام تم سے متعلق ہے اسی لیے مین کوئی ڈول نہین کھینچتا ۱۲۔

زمزم کے پانی سے نکالتا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَفِيْهِ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ

(سزاؤن کا بیان) جس مین چھ باب ہین

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ حَدِّ الرِّدَّةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ

پہلا باب

(مرتد اور قطاع الطریق کی سزا کے بیان مین)

(۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَيَّرَ دِيْنَهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ وَقَالَ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ مَعْنَاهُ اَنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ مِثْلُ الزَّنَادِقَةِ وَاَشْبَاهِهِمْ فَاُولٰئِكَ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ قُتِلُوْا وَلَا يُسْتَتَابُوْنَ لِاَنَّهٗ لَا تُعْرَفُ تَوْبَتُهُمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ الْكُفْرَ وَيُعْلِنُوْنَ الْاِسْلَامَ فَلَا اَرٰى اَنْ يُسْتَتَابَ هٰؤُلَاءِ اِذَا ظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى كُفْرِهِمْ بِمَا يَثْبُتُ بِهٖ قَالَ وَالْاَمْرُ عِنْدَنَا اَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَى الرِّدَّةِ اَنْ يُسْتَتَابَ فَاِنْ تَابَ وَاِلَّا قُتِلَ قَالَ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ اَيْ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ لَا مَنْ خَرَجَ مِنْ دِيْنٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَنْ خَرَجَ مِنْ يَهُوْدِيَّةٍ اِلٰى نَصْرَانِيَّةٍ وَمَجُوْسِيَّةٍ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يُسْتَتَبْ وَلَمْ يُقْتَلْ ترجمہ زید بن اسلم رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنا دین (مذہب) بدل ڈالے اسکو قتل کر ڈالو مالک اسکے راوی ہین۔ اور مالک نے اسکی تفسیر اسطرح بیان کی جسکا مطلب یہ ہے کہ جو مسلمان شخص مذہب اسلام کو چھوڑ کر سوا اسکے کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے جیسے زندیق وغیرہ اشخاص ہین پس ان لوگون پر جب (مسلمان) غالب آجائین۔ تو ایسے لوگون کو قتل کر ڈالین۔ اور ایسے لوگون سے توبہ کی درخواست نہ کی جائے اسلیئے کہ ایسے اشخاص کے لیے کوئی توبہ ہمارے خیال مین نہین معلوم ہوتی اسلیئے کہ یہ لوگ اپنے کفر کو چھپائے ہوئے تھے اور اسلام ظاہر کرتے تھے[۱]۔ پس جب مسلمان انکے کفر پر اس طرح پر غالب آجائین کہ انکو انکا کفر پوری طور پر ثابت ہو جائے تو مین نہین خیال کرتا کہ ان لوگون سے توبہ کے لیئے کہا جائے۔

---

[۱] وہ منافق تھا اور منافق کے لیے توبہ نہین ہے۔

(بلکہ بغیر درخواست توبہ کے یہ قتل کر ڈالے جائیں) اور مالک نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ جو مسلمان شخص مذہب اسلام سے پھر جائے اور مرتد ہو جائے تو پہلے اُس سے توبہ کی درخواست کیجائے اگر توبہ کرے تو بہتر ورنہ قتل کر ڈالا جائے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ جو شخص اپنا دین چھوڑ دے اُسکو قتل کر ڈالو۔ یہ معنے ہین کہ جو مسلمان شخص اپنا مذہب اسلام چھوڑ کر اسکے سوا کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے (اسکو قتل کر ڈالا جائے)[له] نہ یہ کہ جو شخص مذہب اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو چھوڑ کر مذہب اسلام کے سوا اور کوئی مذہب اختیار کرے جیسے کہ یہودی شخص نصرانی ہو جائے یا بالعکس یا کوئی یہودی یا نصرانی مجوسی ہو جائے یا بالعکس پس ذمی اشخاص مین سے جو شخص ایسا کرے تو نہ اُس سے توبہ کی درخواست کی جائے نہ اسکو قتل کیا جائے (بلکہ علی حالہ چھوڑ دیا جائے)۔

(۲) **وعن** ابنِ عبّاسٍ قالَ کانَ عبدُ اللهِ بنُ سعدِ بنِ ابی السَّرحِ یکتُبُ لرسولِ اللهِ صلّی اللهُ علیهِ وسلّمَ فازلّهُ الشّیطانُ فلحِقَ بالکفّارِ فامرَ بهِ النّبیُّ صلّی اللهُ علیهِ وسلّمَ انْ یُقتلَ یومَ الفتحِ فاستجارَ لهُ عثمانُ بنُ عفّانَ رض فاجارهُ صلّی اللهُ علیهِ وسلّمَ اخرجهُ ابوداودَ وتقدّمَ فی حدیثٍ طویلٍ فی تفسیرِ سورةِ النّحلِ من روایةِ النّسائیِّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابو السرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تحریر کا کام کرتا تھا[سه]۔ تو شیطان نے اُسکو بہکا دیا تو وہ کافرون مین جا ملا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اُسکے قتل کا حکم صادر فرمایا تو حضرت عثمان بن عفانؓ نے اُسکے لیے پناہ مانگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو پناہ دی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی روایت سے یہی مضمون ایک لمبی حدیث مین سورہ نحل کی تفسیر مین سابقاً مذکور ہو چکا ہے۔

(۳) **وعن** انسٍ انّ ناساً من عُکلٍ وعُرینةَ قدِموا علی النّبیِّ صلّی اللهُ علیهِ وسلّمَ وتکلّموا بالاسلامِ وقالوا یا رسولَ اللهِ انّا کنّا اهلَ ضرعٍ ولم نکن اهلَ ریفٍ واستوخموا المدینةَ فامرَ لهم بذودٍ وراعٍ وامرهم انْ یخرجوا فیهِ فلیشربوا من

له یعنے یہ بعض ذمیین مین ۱۲ سه وہ لوگ جو دار الاسلام مین مسلمانون کی امن اور پناہ مین رہتے ہین۔
سه آپ کا منشی تھا یعنے آیات وحی وغیرہ یا خطوط آپ کے لکھتا تھا ۱۲

أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَانْطَلَقُوا حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَتُرِكُوا فِي نَاحِيَةِ الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوا عَلٰى حَالِهِمْ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ قَوْلُهُ أَهْلَ ضَرْعٍ أَيْ بَادِيَةٍ وَمَاشِيَةٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ الرِّيفُ الْأَرْضُ ذَاتُ الزَّرْعِ وَالْخِصْبِ ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ چند اشخاص (قبیلہ) عکل یا (قبیلہ) عرینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اُنہون نے اسلام کا کلمہ پڑہا[1] - اور عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ہم لوگ دیہات کے رہنے والے ہین - شہر کے رہنے والے نہین ہین - غرض کہ انکو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی (یعنے استسقا ہوگیا) تو آپنے اُنہین یہ حکم دیا کہ اونٹ اور چرواہے کے ساتہ (جنگل کو) جائین اور اُن کو چرواہے کے ساتہ جاکر اونٹ کے دودہ اور اُسکے پیشاب کے پینے کا حکم دیا - غرض کہ وہ لوگ (چرواہے کے ساتہ اونٹون مین) چلے گئے - اور جب پہاڑ کے دری مین پہونچ گئے تو وہ مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوگئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے (اونٹ کے) چرواہے کو قتل کرڈالا اور آپکے اونٹ لیکر بہاگ کہڑے ہوئے - جبت خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے اُنکے تعاقب مین انکی گرفتاری کے لیے چند اشخاص بہیجے (بالآخر وہ گرفتار ہوکر آئے) تو آپکے حکم سے انکی آنکہون مین لوہے کی گرم گرم سلائیان پہیری گئین - اور اُنکے ہاتہ کاٹے گئے - اور دہوپ مین ڈال دیئے گئے تا آنکہ وہ اسی حالت مین (تڑپ تڑپ کر) مرگئے - پانچون اس کے راوی ہین -

اہل ضرع سے کہ ہم لوگ جنگلی اور دیہات کے رہنے والے ہین - ایسی جگہ کے رہنے والے نہین ہین جہان کہیتی ہوتی ہے اور کہجور ہوتی ہین - اہل ریف وہ مقام جہان کہیتی ہوتی ہے - اور جہان کہجور کے درخت ہوتے ہین -

(۴) وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ لَمَّا قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي ذٰلِكَ وَنَزَلَ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابو الزناد رض سے روایت ہے

[1] یعنے مسلمان ہوگئے۔

کہ جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون کے ہاتھ پاؤن کاٹے جنھون نے آپکے اونٹ چرا کر لیے بھاگے تھے اور اُنکی آنکھون مین آپنے گرم سلائیان پھیری تھین تو خدا نے آپ پر اس باب مین عتاب فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ آخر آیت تک ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ حَدِّ الزِّنَا وَفِيْهِ فَصْلَانِ

دوسرا باب

(زنا کی سزا کے بیان مین جسمین دو فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اَحْكَامِهٖ

(پہلی فصل)

(اُسکے احکام کے بیان مین)

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَنٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ فَاِنَّ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ حَمْلٌ اَوِ اعْتِرَافٌ وَاللّٰهِ تَعَالٰى لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ زَادَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَكَتَبْتُهَا اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ

ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ مینے حضرت عمرؓ کو خطبہ مین یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق بات دیکر بھیجا اور اُنپر کتاب (قرآن) نازل فرمائی جس کتاب نازل

یعنی جو لوگ خدا اور اُسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑتے ہین اور دنیا مین فساد کرتے پھرتے ہین تو انکی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کرڈالے جائین یا سولی پر چڑھا دیئے جائین یا اُنکے ہاتھ پاؤن برعکس کاٹ ڈالے جائین یا جلاوطن کردیئے جائین (جس دوام بعبور دریائے شور) انہین مذکورہ بالا سزاؤن مین سے کوئی سزا دینی چاہیئے تھی مگر (اے رسول) انکی آنکھون مین گرم گرم سلائیان کیون پھیری اور دھوپ مین گرم زمین پہ انکو کیون ڈال دیا جسکی وجہ سے وہ بہت تکلیف سے تڑپ تڑپ مرے ایسی تکلیف دہ سزا دینی ضرور نہ تھی۔ بس یہی عتاب ہوا اور برعکس ہاتھ پانو کاٹنے کے یہ معنے ہین کہ جو ہاتھ کاٹا جائے اُسکے خلاف پاؤن کاٹا جائے مثلاً اگر دایان ہاتھ کاٹا جائے تو بایان پاؤن کاٹا جائے۔ اور اگر بایان ہاتھ کاٹا جائے تو دایان پاؤن کاٹا جائے ۱۲ مترجم۔

مین رجم کی آیت بہی تہی[۱] - جسکو ہمنے پڑہا اور جسکو ہمنے یاد رکہا - اور خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
رجم کیا اور آپکے بعد ہمنے بہی رجم کیا مجہے اس بات کا خوف ہی کہ جب زیادہ زمانہ گذر جائے لوگوں یہ
کہنے لگے کہ ہم رجم کی آیت کو خدا کی کتاب مین نہین پاتے - پہر وہ لوگ خدا کے ایسے فرض کو ترک کرکے
گمراہ ہو جائین جسکو خدا نے اپنی کتاب مین نازل فرمایا ہے[۲] - بیشک جو کتاب الٰہی مین رجم ہے وہ حق
ہی - اور رجم ایسے شخص کی سزا ہی جو محصن ہوکر زنا کرے عام اس سے کہ مرد ہو یا عورت جبکہ (زنا
کے ثبوت مین) گواہ پیش ہون یا (ناجائز) حمل ظاہر ہو جائے - یا خود اقرار کرلے - اور خدا کی قسم اگر
لوگ یہ نہ کہتے کہ لکہنے عمر نے خدا کی کتاب مین زیادتی کی تو مین ضرور اس (آیت) کو (قرآن مین) لکہہ دیتا
بجز نسائی کے چہون اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاللَّاتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَائِكُمْ الاية اِلٰى قَوْلِهٖ سَبِيْلًا فَذَكَرَ الرَّجُلَ بَعْدَ الْمَرْاَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ وَاللَّذَانِ يَاْتِيَانِهَا مِنْكُمْ الاية فَنَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِاٰيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ نَزَلَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ فِي النُّوْرِ فَكَانَ الْاَوَّلُ لِلْبِكْرِ ثُمَّ رُفِعَتْ اٰيَةُ الرَّجْمِ مِنَ التِّلَاوَةِ وَبَقِيَ الْحُكْمُ بِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اِلٰى قَوْلِهٖ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ

ابن عباس رض سے روایت ہی کہ انہون نے کہا کہ خدا نے فرمایا واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم
آخر آیت تک - تو خدا نے پہلے عورتون کا ذکر کیا - اسکے بعد مردون کا ذکر کیا - اسکے بعد پہر خدا نے
دونو کا اکہٹا ذکر فرمایا - فرمایا کہ واللذان یاتیانہا منکم - آخر آیت تک - تو خدا نے اس آیت کو جلد کی

[۱] الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا جو متروک التلاوۃ اور معمول بہا ہے ۱۲ [۲] چنانچہ خوارج یہی کہتے ہین ۱۲ -
[۳] پہلے یہ آیت نازل ہوئی جسمین خدا نے عورتون سے متعلق یہ بیان فرمایا کہ جب کوئی عورت بدکاری کرے اور اسکی بدکاری چار گواہون
سے ثابت ہو جائے تو ایسی عورت کو گہر مین قید رکہنا چاہیئے تاآنکہ وہ مرجائے - یا خدا اسکا کوئی اور رستہ کردے اسکے بعد آیت
واللذان یاتیانہا منکم الخ نازل ہوئی جسمین خدا نے مردون اور عورتون دونو کا ذکر اسطرح فرمایا کہ جو مرد اور عورت زنا کرین انکو تکلیف دو
پہر اگر وہ دونو توبہ کرین اور نیک بن جائین تو انسے درگذر کرو - اسکے بعد جلد کی آیت - الزانیۃ والزانی الخ نازل ہوئی جسنے مذکورہ
بالا دونو آیتون کو منسوخ کردیا - یعنے زانی مرد اور زانیہ عورت ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو - پہر اسکے بعد رجم کی آیت نازل ہوئی تو پہلی آیت جسمین
سو سو کوڑے مارنے کا حکم ہے بکر سے متعلق ہوگئی - یعنے غیر محصن مرد یا عورت سے اسکا حکم متعلق ہوگیا - اگر غیر محصن مرد یا
عورت زنا کرے تو انکو سو سو کوڑے مارنے چاہئین - اور اگر محصن ہون تو رجم کرنا چاہیے - غیر محصن وہ مرد یا عورت ہی جسنے
جائز طور پر کبہی جماع نکیا ہو - اور محصن وہ ہے کہ جس نے جائز طور پر جماع کیا ہو - وزیادۃ التفصیل فی ہذا الباب موجود
فی کتب الفقہ - فان اردت التفصیل فارجع الیہ ۱۲ -

آیت سے منسوخ فرما دیا۔ اور فرمایا الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ۔ یہان تک ابوداؤد نے روایت کی ہے پہر رجم کی آیت نازل ہوئی جو (سورہ) نور مین ہی تو پہلی آیت کا حکم بکر سے متعلق ہوگیا پہر رجم کی آیت مرفوع التلاوۃ ہوگئی اور اسکا حکم باقی رہا۔ ابوداؤد نے مائۃ جلدۃ تک روایت کی ہے اور باقی مضمون کو رزین راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رض قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ لَوْ وَجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْهِلُهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَّمَالِكٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ وَّاَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلٰی وَالَّذِیْ اَکْرَمَكَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجہی مطلع فرمایئے کہ اگر مین اپنی بی بی کے ساتہہ کسی غیر مرد کو پاؤن تو کیا اسکو اس وقت تک مہلت دون جب تک چار گواہ لے آؤن تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان (مہلت دو) مسلم۔ مالک۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور مسلم اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ اُنہون نے کہا کہ یا رسول اللہ مطلع فرمایئے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد کو اپنی عورت کے پاس پائے تو کیا اُسکو قتل کرڈالے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین۔ تو سعد نے کہا کہ ہان قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق باتون سے عزت دی ہے (یعنے مین تو ضرور مار ڈالون گا) اگر مین ہون تو اس سے پہلے ہی تلوار سے اسکا علاج کرڈالون۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رض قَالَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِیْعُوْهَا وَلَوْ بِظَفِیْرٍ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَآئِیَّ وَقَالَ مَالِكٌ اَلظَّفِیْرُ الْحَبْلُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلْیَجْلِدْهَا وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْهَا ترجمہ ابوہریرہ رض اور زید بن خالد رض سے روایت ہی کہ رسول

ـــــــــ
له موقوف التلاوۃ ۱۲ سه سعد بن عبادہ رض نے ۱۲ سه قتل نہ کرے ۱۲ سه یعنے تو اہون سکا نے سے پہلے ہی ۱۲ سه یعنے قتل کرڈالون ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسی لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا جو غیر محصنہ ہو اور زنا کرے (تو اُس کو کیا سزا دی جائے) آپنے فرمایا کہ اگر وہ زنا کرے تو اُسکو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اُسکو کوڑے مارو۔ پھر اُسکو بیچڈالو اگرچہ ایک رسی کے بدلہ بکے۔ بجز نسائی کے چھہون اسکے راوی ہین۔ مالک نے کہا کہ ظفیر کے معنے رسی کے ہین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اُسکو کوڑے مارے اور اسکے سوا کوئی اور ڈانٹ ڈپٹ اور سختی نہ کرے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ رض فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا الْحُدُوْدَ عَلٰی اَرِقَّائِکُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ یُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَیْتُهَا فَاِذَا هِیَ حَدِیْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِیْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا قَتَلْتُهَا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنْتَ اُتْرُکْهَا حَتّٰی تَتَمَاثَلَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو عبد الرحمن سلمی رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے خطبہ پڑہا تو اسمین فرمایا ای لوگو تم لوگ اپنی لونڈیون اور غلاموں کو حد لگایا کرو (سزا شرعی دیا کرو) عام اس سے کہ وہ محصن ہون یا غیر محصن ہون اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی نے زنا کیا تہا تو آپنے مجہہ سے اسکو کوڑے مارنے کے لیے حکم صادر فرمایا تہا جب مین اُسکے پاس (کوڑے مارنے کے لیے) آیا تو دیکہا کہ اسکو جنے ہوئے بہت ہی تہوڑا زمانہ گذرا ہے مین ڈرا کہ کہین مین اسکو کوڑے مارون تو مر نہ جاوے۔ (غرض کہ مین نے اُسکو کوڑے نہ مارے) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کر دیا تو آپنے فرمایا کہ تمنے بہت اچہا کیا (کہ اسکو کوڑے نہ مارے) اُسکو اُس وقت تک چہوڑدو جب تک وہ اچہی نہ ہوجائے۔ مسلم ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَلَی الْعَبْدِ نِصْفَ حَدِّ الْحُرِّ فِیْ حَدِّ الَّذِیْ یَتَبَعَّضُ کَزِنَا الْبِکْرِ وَالْقَذْفِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ غلام پر آزاد کے نصف حد (سزا) ہے ایسی حد (سزا) مین جسکی اجزا ہو سکتی ہین جیسے غیر محصن

۱؎ کوڑے نہ مارو ۲؎ یعنی اسکا نفاس بند ہوجائے اور پاک صاف ہوجائے اور اسمین طاقت آجائے ۱۲ ۳؎ یعنے ان سزاؤن کے نصف ثلث ہو سکتے ہین بخلاف قتل اور رجم کے کہ انکا نصف و ثلث وغیرہ ممکن نہین پس غیر محصن کو زنا کی حد سو کوڑے ہین تو غلام یا لونڈی کو پچاس کوڑے مارے جائینگے۔ اور آزاد مرد یا عورت کو سو کوڑے۔ علی ہذا القذف اور شراب پینے کی سزا ہین نصف کی جاوے ۱۲

کے زنا کی حد (سزا) اور قذف کی سزا اور شراب پینے کی سزا۔

(۷) وعن ابن عمر رض انه اقام حدا على بعض اماءه فجعل يضرب رجليها وساقيها فقال له سالم رح اين قول الله تعالى ولا تاخذكم بهما رافة في دين الله فقال اترانى اشفقت عليها ان الله تعالى لم يامرني ان اقتلها اخرجهما رزين ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ وہ اپنی کسی لونڈی کو حد مارتے تھے تو وہ اُسکے دونو پیرون اور دونو پنڈلیون پر مارتے تھے۔ تو سالم رح نے کہا کہ کہان ہین خدا کا یہ قول۔ ولا تاخذکم بہما رافۃ فی دین اللہ۔ تو انہون نے کہا کہ تم ہی بتلاؤ کہ مین اُسپر کیا رحم کر رہا ہون کچھ خدا نے مجھے یہ حکم تو دیا ہی نہین ہے کہ مین اسکو قتل کر ڈالون۔ ان دونو حدیث کے رزین راوی ہین۔

(۸) وعن وائل بن حجر رض قال خرجت امرأة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم تريد الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضى حاجته منها فصاحت فانطلق فمرت بعصابة من المهاجرين فقالت ان ذلك الرجل فعل بي كذا وكذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذي ظنت انه وقع عليها فاتوها به فقالت نعم هو هذا فاتوا به النبي صلى الله عليه وسلم فلما امر به ان يرجم قام صاحبها الذي وقع عليها فقال يارسول الله انا صاحبها فقال لها اذهبي فقد غفر الله لك وقال للرجل قولا حسنا وامر بالرجل الذي وقع عليها ان يرجم فرجم وقال لقد تاب توبة لو تابها اهل المدينة لوسعتهم وزاد الترمذي ولم يذكر انه جعل لها مهرا اخرجه ابوداود والترمذي

ترجمہ وائل بن حجر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کوئی عورت نماز کے ارادہ سے گھر سے باہر نکلی تو راستہ مین اُسکو کوئی شخص ملگیا اور وہ اُس عورت پر چڑھ بیٹھا اور اُس سے اپنی ضرورت پوری کر لی جب وہ عورت چیخنے چلانے لگی تو وہ شخص چلتا ہوا اس موقعہ مہاجرین کی ایک جماعت کا وہان گذر ہوا تو وہ عورت کہنے لگی کہ فلان شخص نے میرے ساتھہ ایسا ایسا کیا وہ لوگ اُس شخص کے پیچھے دوڑے اور اس شخص کو پکڑ لیا جس کی نسبت اس عورت کا یہہ

لہ لنگے بیٹھنے ۱۲ ۔ ۲ یعنے آپ خدا کے اس حکم کی کیون تعمیل نہین فرماتے ۱۲ ۔ ۳ یعنے تمکو زانی اور زانیہ کے سزا دینے مین رحم نہ کرنا چاہیے ۱۲ ۔ ۴ ابن عمر رض نے ۱۲ ۔ ۵ یعنے اُس سے جماع کر لیا ۱۲ ۔ ۶ یعنے جماع کیا ۱۲ ۔

خیال تہا کہ اُسنے اُسکے ساتہ زنا کیا ہے۔ غرض کہ اُس شخص کو پکڑ کے اُس عورت کے پاس لائے تو وہ عورت کہنے لگی کہ ہان یہ وہی شخص ہے۔ اسکے بعد اُس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے رسول اللہ نے اسکے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا تو اس موقعہ پر وہ شخص جسنے اُس عورت سے زنا کیا تہا کہڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ (دراصل) مین وہ شخص ہون جسنے اُس عورت کے ساتہ زنا کیا ہے (یہ گرفتار شدہ شخص مجرم نہین ہی) تو آپنے اُس عورت سے فرمایا کہ تم تو اب چلی جاؤ۔ خدا نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔ اور اُس بیجرم (گرفتار شدہ) شخص سے آپنے اچھی بات کی۔ اور اُس شخص کو جس نے اُس عورت کے ساتہ زنا کیا تہا رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا اور وہ رجم کر دیا گیا۔ اور آپنے فرمایا کہ اس شخص (زانی) نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر تمام مدینہ والے ایسی توبہ کرین تو گنجائش ہے۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ راوی نے یہ نہین بیان کیا کہ آپنے اُس عورت کے لیئے کچہ مہر مقرر فرمایا ہو (اُس شخص زانی سے دلوایا ہو) ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أُنَاسًا فَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُرْجَمَ فَمَرَّ بِهَا عَلِيٌّ رض فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ فَقَالُوا مَجْنُونَةُ بَنِي فُلَانٍ زَنَتْ فَقَالَ ارْجِعُوهَا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَبْلُغَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَبْرَأَ وَإِنَّ هٰذِهِ مَعْتُوهَةُ بَنِي فُلَانٍ لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا أَتَاهَا وَهِيَ فِي بَلَائِهَا فَخَلّٰى سَبِيلَهَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض کے پاس ایک مجنونہ عورت لائی گئی جسنے زنا کرایا تہا تو انہون نے اس باب مین لوگون سے مشورہ کیا (کہ اسکو رجم کیا جائے یا نہین) بالآخر حضرت عمر رض نے اُسکے رجم کرنے کا حکم صادر کیا اتنے مین اُس عورت کے

ل جس نے اُسکے ساتہ زنا کیا حالانکہ یہ وہ شخص تہا عورت کو گرا پڑا مین دم ہو کہا ہو گیا۔ اور ایسی موقعہ پر دہو کہا ہونا کوئی تعجب خیز بات نہین ہے اغلب کہ یہ وہ شخص ہو جو بعد کو اُس عورت کے پاس آیا تہا اور جب سے اُس عورت نے اپنی کیفیت بیان کی تہی مہاجرین جو ڈہونڈنے گئے تو یہ خیال کر کے کہ یہی شخص ادہر سے جا رہا ہے یہی ہو گا ایک غیر شخص کو پکڑ کر لے آئے ۱۲ ؎۲ اس لیئے کہ تو مجبور تہی تجہ سے بالجبر زنا کیا گیا ۱۲ ؎۳ یعنے اچہے لفظون مین آپ نے اسکی تسکین اور تشفی فرمائی ۱۲ ؎۴ رجم کہتے ہین پتہرون سے ہلاک کرنے کو ۱۲ ؎۵ یعنے اُسنے سچ بولکر اپنے پر سزا شرعی نافذ کرائی ہے پس یہی اسکی توبہ ہے ۱۲ ؎۶ اس سے بہتر ترجمہ میرے خیال مین یہ ہے۔ اگر تمام مدینہ والے اسکی توبہ مین سے حصہ لینا چاہین تو اسمین گنجائش ہے۔ یعنے اسکی توبہ مین اتنی بڑی گنجائش ہے کہ تمام مدینہ والون کے لیئے کافی ہے لیکن ترجمہ کرنے کے لیئے الفاظ حدیث نہین ہین مجبوری ہے ۱۲ ؎۷ حضرت عمر رض نے ۱۲

پاس سے حضرت علی رض کا گذر ہوا تو کہنے لگے کہ کیون اس عورت کی کیا کیفیت ہے تو لوگون نے کہا کہ یہ ایک مجنونہ عورت ہی فلان قبیلہ کی ہے۔ اُسنے زنا کرایا ہے تو حضرت علی رض نے فرمایا کہ اسکو پہر لیکر آ ؤ (اب لیے جاؤ) اسکے بعد حضرت علی رض حضرت عمر رض کے پاس آکر کہنے لگے کہ اے امیر المؤمنین آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین اشخاص مرفوع القلم ہین[1]۔ لڑکا جب تک بالغ نہ ہوجائے۔ اور سویا ہوا جب تک بیدار نہ ہو۔ اور بے عقل مجنونہ دوری جب تک تندرست نہ ہوجائے۔ اور یہ عورت بے عقل مجنونہ دوری ہے۔ فلان قبیلہ کی ہے۔ شاید کوئی شخص اسکے ساتہ زنا کرگیا ہو اور یہ اپنے جنون کی بلا مین گرفتار ہو۔ غرض کہ حضرت عمر رض نے اسکو چہوڑ دیا[2]۔ ابوداؤد رح اس کے راوی ہین۔

(۱۰) **وعن** حبیب بن سالم ان رجلا یقال له عبد الرحمن بن حنین وقع علی جاریة امرأته فرفع الی نعمان بن بشیر رضی الله عنهما وهو امیر علی الکوفة فقال لاقضین فیك بقضاء قضی به رسول الله صلی الله علیه وسلم ان کانت احلتها لك جلدتك مائة جلدة وان لم تکن احلتها لك رجمتك فوجده قد احلتها له فجلد مائة جلدة اخرجه اصحاب السنن ترجمہ حبیب بن سالم رض سے روایت ہے کہ ایک شخص جنکا نام عبد الرحمن بن حنین تہا اپنی بی بی کی لونڈی کے ساتہ جماع کرلیا یہ مقدمہ نعمان بن بشیر کے پاس پیش ہوا جو کوفہ پر حاکم تہے تو انہون نے کہا کہ مین تمہارا ایسا فیصلہ کرونگا جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے اگر تمہاری بی بی نے اپنی لونڈی کو تمہارے لیے حلال کردیا تہا تو مین تم کو سو کوڑے مارون گا اور اگر نہین حلال کیا تہا تو مین تمکو رجم کرنے کا حکم دونگا۔ پہر تحقیقات کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ انکی بی بی نے اپنی لونڈی کو اُنکے لیے حلال کردیا تہا تو پہر انکو سو کوڑے مارے گیے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وعن** سلمة بن المحبق رض ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قضی فی رجل وقع علی جاریة امرأته ان کان استکرهها فهی حرة وعلیه لسیدتها مثلها وان کانت طاوعته فهی له وعلیه لسیدتها مثلها اخرجه ابوداود والنسائی ترجمہ سلمہ بن

---

[1] جن سے کسی امر کی باز پرس نہین کی جاتی ۱۲ [2] اسکو سزا نہ دی ۱۲ ۔

محبق رضہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے باب مین جس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے جماع کیا تہا یہ فیصلہ صادر فرمایا اگر اُس شخص نے اُس لونڈی سے جبرا جماع کیا ہے تو وہ لونڈی آزاد ہوجائے گی۔ اور اُس شخص کو ویسی ہی ایک لونڈی اسکی مالکہ (یعنے اپنی جورو) کو دینا پڑے گی۔ اور اگر اُس لونڈی نے برضامندی اُس شخص سے جماع کرایا ہے تو وہ لونڈی اُس شخص کی ہوجائے گی۔ اور اس شخص کو ویسی ہی ایک لونڈی اسکی مالکہ کو دینی پڑیگی۔ ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ رضہ قَالَ مَرَّ بِیْ خَالِیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنِ نِیَارٍ وَّمَعَہٗ لِوَاءٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ اٰتِیَہٗ بِرَاْسِہٖ اَخْرَجَہٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَللِّوَاءُ الرَّایَۃُ ترجمہ براء ابن عازب رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ میرے ساتہ میرے ماموں ابو بردہ بن نیار چلے اور انکے ساتہ ایک جہنڈا بہی تہا تو مینے اُنسے کہا کہ آپ کہان جاتے ہو تو انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجہے حکم دیا ہے کہ مین اُس شخص کے پاس جاؤن جس نے اپنے باپ کی بی بی سے نکاح کیا ہے۔ اور اُسکا سر لاکر آپکے خدمت مین حاضر کرون۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ اَوْ قَالَ مَنْ نَّکَحَ مَحْرَمًا فَاقْتُلُوْہُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محرم عورتون سے جماع کرے یا کہا جو شخص اپنی محرم سے نکاح کرے تو اسکو قتل کرڈالو۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یُتَّہَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَلِیٍّ اِذْہَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَہٗ فَاَتَاہُ فَاِذَا ہُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَّتَبَرَّدُ فَقَالَ لَہٗ اُخْرُجْ فَنَاوَلَہٗ یَدَہٗ فَاَخْرَجَہٗ فَاِذَا ہُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَہٗ ذَکَرٌ فَکَفَّ عَنْہُ وَاَخْبَرَ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَسَّنَ فِعْلَہٗ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَّقَالَ الشَّاہِدُ یَرٰی مَا لَا یَرَی الْغَائِبُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہو کہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ام ولد کو ایک شخص کے ساتہ

سلہ یعنے اپنی جورو کو ۱۲ سلہ اپنی سوتیلی مان سے ۱۲ سلہ جیسے بہن بیٹی وغیرہ ۱۲ سلہ راوی نے ۱۲ سلہ لونڈی مدخولہ ۱۲

(زناکی) تہمت لگاتے ہیں۔ تو آپ نے حضرت علی رض کو یہ حکم دیا کہ تم جا کر اسکی گردن مار ڈالو۔ تو حضرت علی رض اُسکے پاس آئے تو وہ ایک کوئے مین ٹھنڈک کی غرض سے نہا رہا تہا۔ حضرت علی رض نے اس سے کہا کہ باہر نکل تو اُسنے اپنا ہاتہ حضرت علی رض کے ہاتہ مین دیدیا تو اُنہون نے اسکو باہر کہینچ لیا۔ دیکہا تو وہ ایک مقطوع الذکر شخص ہے جسکی ذکر ہے ہی نہین تو انہون نے اُس سے ہاتہ روک لیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آکر اس واقعہ کی اطلاع کی تو آپنے حضرت علی رض کی اس فعل کو پسند فرمایا۔ ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا گیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ شخص حاضر کو بہت سی ایسی باتین معلوم ہو جاتی ہین جو شخص غائب کو نہین معلوم ہو سکتین۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۵) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا لَهٗ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَرْاَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْكَرَتْ اَنْ تَكُوْنَ زَنَتْ فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا ترجمہ سہل بن سعد رض روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسنے آپکے سامنے اس امر کا اقرار کیا کہ اُسنے فلان عورت سے اُس عورت کا نام لیکر زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو بلا بہیجا اور اُس سے اس امر کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس عورت نے زنا کرانے سے انکار کیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (بر بنا اسکے اقبال کے) حد لگائی۔ (یعنے سزای شرعی دی) اور عورت کو چھوڑ دیا[1]۔

(۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ عِنْدَهٗ اَنَّهٗ زَنٰى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَجَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتْ كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَلَدَهٗ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِيْنَ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْ دَاوٗدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ بکر بن لیث کی قوم کا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر اُسنے آپکے سامنے چار مرتبہ اس امر کا اقرار کیا کہ اُسنے فلان عورت سے زنا کیا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو سو کوڑے مارنے کا حکم دیا اس وجہ سے کہ وہ کنوارا شخص تہا۔ پہر آپنے اُس شخص سے عورت کے متعلق شہادت طلب

[1] اسلیے کہ بجز شہادت کے محض شخص کا مجرد بیان اسکی سزا دینے کو کافی نہین اُسکا اقبال صرف اسی تک محدود رہیگا۔

فرمائی[1] - (وہ گواہ نہ پیش کرسکا) تو عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم اُسنے جھوٹ بیان کیا ہے
(یعنے اُس عورت پر اُسنے جھوٹا الزام زنا کا لگایا ہے) تو آپ نے اُس شخص کو اس جھوٹی تہمت لگانے
کو بدلہ اسّی کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا - ان دونو حدیث کے ابوداؤد راوی ہین -

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الَّذِیْنَ حَدَّهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فصل دوسری

(اُن لوگون کے بیان مین جنکی نسبت خود رسول اللہ صلعم زنا کی سزا دینے کا حکم صادر فرمایا)

(۱) عَنْ بُرَیْدَۃَ رض قَالَ اَتٰی مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ الْاَسْلَمِیُّ رض اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَزَنَیْتُ فَطَهِّرْنِیْ فَرَدَّہٗ فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاہُ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ زَنَیْتُ فَرَدَّہُ الثَّانِیَۃَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِہٖ بَاْسًا تُنْکِرُوْنَ مِنْہُ شَیْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُہٗ
اِلَّا وَفِیَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِیْنَا فِیْمَا نُرَاہُ فَاَتَاہُ الثَّالِثَۃَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمْ اَیْضًا فَسَاَلَ عَنْہُ
فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّہٗ لَا بَاْسَ بِہٖ وَلَا بِعَقْلِہٖ فَلَمَّا کَانَ الرَّابِعَۃَ حَفَرَ لَہٗ حُفْرَۃً ثُمَّ اَمَرَ بِہٖ
فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْعَامِدِیَّۃُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ زَنَیْتُ فَطَهِّرْنِیْ فَرَدَّهَا
فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ تَرُدُّنِیْ لَعَلَّكَ اَنْ تَرُدَّنِیْ کَمَا رَدَدْتَ
مَاعِزًا فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَحُبْلٰی قَالَ اَمَّا لَا فَاذْهَبِیْ حَتّٰی تَلِدِیْ فَلَمَّا وَلَدَتْ اَتَتْہُ بِالصَّبِیِّ
فِیْ خِرْقَۃٍ قَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُہٗ قَالَ فَاذْهَبِیْ فَاَرْضِعِیْہِ حَتّٰی تَفْطِمِیْہِ فَلَمَّا
فَطَمَتْہُ اَتَتْہُ بِالصَّبِیِّ فِیْ یَدِہٖ کِسْرَۃُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَدْ فَطَمْتُہٗ وَقَدْ اَکَلَ
الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِیَّ اِلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰی صَدْرِهَا وَاَمَرَ
النَّاسَ اَنْ یَّرْجُمُوْهَا فَاَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰی رَاْسَهَا فَانْتَضَحَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِہٖ
فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَّہٗ اِیَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا یَا خَالِدُ فَوَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَکْسٍ لَغُفِرَ لَہٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا
وَدُفِنَتْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک اسلمی رسول اللہ

---

[1] تا کہ بر بنا ر شہادت عورت کو سزا دیجائے ۱۲ [2] ازالہ حیثیت عرفی ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر کہنے لگے کہ مین نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ (یعنے مینے
زنا کیا ہے۔ پس آپ مجھے پاک کر دیجیے [۱]۔ تو آپ نے واپس کر دیا۔ دوسرے دن وہ پھر آپ کی خدمت مین
پہونچے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ مینے یقیناً زنا کیا ہے آپ نے انکو دوبارہ اقرار کرنے کے بعد بھی
واپس کر دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے پاس کسی شخص کو بھیجا تاکہ وہ انکی قوم والون
سے یہ دریافت کرین کہ کیا تم لوگ ماعز کے عقل مین کچھہ فتور پاتے ہو اور تمنے اسکی کوئی مجنونانہ
حرکت دیکھی ہے انکی قوم کے لوگون نے کہا کہ ہم تو انکی عقل کو صحیح اور تندرست لوگون کے عقل کے
جیسے جانتے ہین اور ہماری خیال مین انکے عقل مین کوئی فتور نہین ہی۔ پھر وہ تیسری دفعہ آپکے
پاس آئے تو پھر آپ نے مکرر کسی شخص کو انکی قوم کے پاس بھیجا تاکہ وہ مکرر انکے عقل سے متعلق انسے دریافت
کرین) انکی قوم والون نے کہا کہ نہ انکو کوئی مرض ہے نہ انکے عقل مین کچھہ فتور ہے پھر جو تھی بار جب
ماعز نے (زنا کا) اقبال کیا تو آپ نے انکے لیے ایک گڑہا کہودنے کا حکم دیا پھر آپ کے حکم سے وہ رجم کر دیے
گئے [۲]۔ اور راوی کا بیان ہے کہ غامدی [۳] کی ایک عورت آپکے پاس آکر کہنے لگی کہ یا رسول اللہ مین نے
زنا کیا ہے پس آپ مجھے پاک کر دیجیے تو آپ نے اسکو واپس کر دیا دوسرے دن وہ پھر آپ کی خدمت
مین پہونچکر کہنے لگی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے واپس نہ لوٹایئے شاید کہ آپ کا یہ منشا ہے کہ جسطرح
آپ نے ماعز کو بار بار واپس فرمایا تھا مجھے بھی ویسے ہی واپس فرمائین تو خدا کی قسم مین تو حاملہ ہون
تو آپ نے فرمایا خیر جب واپس ہونا نہین چاہتی (سزا ہی چاہتی ہے) تو اب جاؤ ولادت کے بعد آنا
جب وہ بچہ جن چکی تو آپکے پاس بچے کو نہالی مین لپیٹ کر پہونچی اور کہنے لگی کہ یہی بچہ مجھہ سے پیدا ہوا
ہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اچھا اسکو لے جاؤ اور اسکو دودھ پلاؤ۔ جب اسکا دودھ چھٹ جائے تو پھر آنا
جب اسکے بچے کا دودھ چھٹ گیا تو وہ (عورت) بچہ کو لیے ہوئے جسکے ہاتھ مین روٹی کا ایک ٹکڑا تھا
آپکے پاس پہونچی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ اس بچہ نے اب دودھ چھوڑ دیا ہے اور روٹی کھانے لگا
ہی تو آپ نے وہ لڑکا کسی مسلمان کو دیدیا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اسکے سینہ تک ایک گڑہا کہودا گیا

[۱] گناہ سے (زنا کی سزا دیکر) حالانکہ محض توبہ کر لینے سے بھی انکا یہ گناہ معاف ہوگیا تھا مگر بنظر مزید احتیاط انہون نے ایسا کیا۔ [۲] یعنے گڑہے
مین اتار دیے گئے پھر پتھر ان سے مارڈالے گئے گڑہا احتیاطاً کھودا گیا جیسا کہ اکثر ایسے مواقع مین احتیاط کی جاتی ہے۔ [۳] سبیدہ کا
ایک قبیلہ۔ [۴] جو کافی وجہ ثبوت ہی پھر واپس کی ضرورت نہین ایسی عورت کا حمل جسے جائز طور پر ذریعہ حمل نہ ہو
ثبوت زنا کے لیے کافی ہے۔

پھر آپ نے لوگون کو اسکو رجم کرنے کا حکم دیا تو خالد بن ولید نے ایک پتھر اسکے سر پہ مارا تو خون کے چھینٹے اُنکے چہرہ پر اڑکر پڑے تو انہون نے اُس عورت کو گالی دی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد کی گالی کو جو انہون نے اُس عورت کو دی تھی سُن لیا تو آپ نے فرمایا کہ خبردار[۱] اے خالد قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ اُس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایسی توبہ وہ لوگ کرین جو ظلماً لوگون کا مال کہا جاتے[۲] ہین تو انکی بہی مغفرت ہو جائے[۳] پھر آپ کے حکم سے اُس عورت کی جنازہ کی نماز پڑہی گئی اور وہ دفن کی گئی۔ مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ زَنٰی فَجُلِدَ الْحَدَّ ثُمَّ اُخْبِرَ اَنَّہٗ مُحْصَنٌ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک زانی شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا تو اسکو کوڑے مارے گئے پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو آپکے حکم سے وہ رجم کیا گیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَتَتْ اِمْرَاَۃٌ مِّنْ جُھَیْنَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ فَدَعَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِیَّہَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَیْہَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاْتِنِیْ بِہَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِہَا فَشُدَّتْ عَلَیْہَا ثِیَابُہَا ثُمَّ اَمَرَ بِہَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰی عَلَیْہَا فَقَالَ عُمَرُ اَتُصَلِّیْ عَلَیْہَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسِعَتْہُمْ وَھَلْ وَجَدْتَّ اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِہَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ قبیلہ (جہینہ) کی ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی جو زنا سے حاملہ تہی تو کہنے لگی کہ یا رسول اللہ مینے سزا پانے کا کام کیا ہے پس آپ مجھکو سزا دیجیئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ولی کو بلوا کر کہا کہ اسکو اچھی طرح رکھو جب[۴] جن چکے تو اُسکو میرے پاس لے آنا چنانچہ اُس شخص نے ویساہی کیا[۵] تو آپ کے حکم سے اُس عورت کے کپڑے اُسکے جسم مین باندہ دیئے گئے[۶] پھر آپکے حکم سے وہ سنگسار کر دیگئی[۷]۔ پھر آپ نے اُسکے جنازہ کی نماز پڑہی تو حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اُسپر

---

[۱] یعنے اُسکو برا مت کہو ۱۲ [۲] حالانکہ یہ حقوق العباد مین محض توبہ سے نہین معاف ہو سکتی تا وقتیکہ بندے نہ معاف کرین ۱۲ [۳] جیسے استحصال بالجبر رشوت ناجائز سے وصول کرنا وغیرہ وغیرہ ۱۲ [۴] یعنی بعد جننے کے اُس عورت کو اپکے خدمت مین حاضر ہو یا ۱۲ [۵] تاکہ ستر نہ کہل جائے ۱۲ [۶] رجم ۱۲

نماز پڑہتے ہین حالانکہ وہ ایک زانیہ عورت ہتی تو آپنے فرمایا کہ اُسنے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسکی توبہ مدینہ کے ستر اشخاص مین تقسیم کردی جائے تو اُسمین (انکی معافی گناہ کی) گنجایش ہے[1] اس سے بہتر اور کونسی توبہ ہوگی کہ اُسنے اپنی جان خدا کے واسطے دیدی۔ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْشُدُكَ بِاللهِ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى وَائْذَنْ لِي فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِذَا اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ ... فَأَمَرَ بِهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَقَالَ مَالِكٌ الْعَسِيفُ الْأَجِيرُ ترجمہ

ابوہریرہ رض اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ مین آپ کو خدا کی قسم دیتا ہون کہ آپ خدا کی کتاب کے بموجب میرا فیصلہ کردیجیے اُسکا فریق ثانی[2] جو اس سے زیادہ سمجہدار تہا کہنے لگا کہ ہان بہت بہتر آپ خدا کی کتاب کے بموجب میرا فیصلہ فرما دیجیے۔ اور مجہکو (واقعہ کے بیان کرنے کی اجازت دیجے۔ تو آپنے فرمایا کہ اچھا بیان کرو۔ تو اُسنے (اسطرح) بیان کرنا شروع کیا کہ میرا بیٹا اُس شخص کے ہان مزدوری کرتا تہا۔ تو اُسنے[3] اسکی جورو کے ساتہہ زنا کیا۔ لوگون نے مجہسے یہ کہا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے تو مین نے اسکے معاوضہ مین اسکو سو بکریان اور ایک لونڈی دی۔ پہر جب مینے عالمون سے دریافت کیا تو انہون نے مجہے بتلایا کہ میرے بیٹے کے سو کوڑے مارنا اور ایک برس تک جلاوطن کردینا سزا ہے۔ اور اُسکی

---

[1] الحمد للہ کہ یہ ترجمہ میرے حسب مراد ہوا جسکی خواہش مینے صفحہ (۲۴۷) مین ظاہر کی ہتی میرے خیال مین یہان بہی یہی مطلب ہے گنجایش کا لفظ اسی ترجمہ کا مقتضی ہے۔ یعنے اسکی توبہ ایسی ہے جیسے ستر آدمیون کی معافی گناہ کی گنجایش ہے ۱۲ مترجم ۱۲ [2] فریق ثانی ۱۲ [3] اسکے بیٹے نے ۱۲

جورو پر رجم ہے - تو آپنے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے مین تم دونو کا فیصلہ
کتاب الٰہی کے بموجب کرونگا - بکریان اور لونڈی تو تم اپنی واپس لے لو - اور تمہارے بیٹے کی یہی سزا ہے
کہ اُسکو سو کوڑے مارے جائین - اور سال بہر کے لیے وہ جلاوطن کردیا جائے - اور آپنے (قبیلہ) اسلم کے
ایک شخص کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ ای انیس تم صبح کو اُس شخص کی جورو کے پاس جاؤ اگر وہ
زنا کا اقرار کریگی تو اسکو رجم کرڈالو (ورنہ اُس شخص کو اس تہمت کے بدلہ اور اسی کوڑے مارے جائین گے)
جب وہ صبح کو اُس عورت کے پاس گئے اور اُس سے دریافت کیا تو اُسنے زنا کا اقبال کرلیا تو آپنے
اسکو رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا - چہہ ون اسکے راوی ہین - مالک نے کہا کہ عسیف کے معنے مزدور کے ہین

(۵) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عُثْمَانَ رض اُتِيَ بِامْرَأَةٍ وَلَدَتْ فِي سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاَمَرَ
بِرَجْمِهَا فَقَالَ عَلِيٌّ رض اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا وَقَالَ تَعَالٰى وَ
الْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ فَالْحَمْلُ سِتَّةُ
اَشْهُرٍ فَاَمَرَ عُثْمَانُ رض بِرَدِّهَا فَوُجِدَتْ قَدْ رُجِمَتْ ترجمہ مالک رض سے روایت ہے کہ انکو یہ خبر
پہونچی کہ حضرت عثمان رض کے پاس ایک ایسی عورت حاضر کی گئی جسکو (نکاح کے بعد) چھ مہینے مین بچہ پیدا
ہوا تہا - تو حضرت عثمان رض نے اُسکو رجم کرنے کا حکم دیا تو حضرت علی رض نے کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ
حملہ وفصالہ ثلثون شہرا یعنے ابتدا حمل سے بچہ کے دودھ چھوڑنے تک تیس (۳۰) مہینے ہین اور
خدا فرماتا ہے کہ مائین اپنے بچون کو پورے دو برس تک دودھ پلائین تو (اس حساب سے) حمل کی (اقل)
مدت چھے مہینے ہوئے تو حضرت عثمان رض نے اُس عورت کے واپسی کا حکم دیا لوگون نے جاکر دیکھا
تو وہ رجم کی جاچکی تہی -

(۶) وَعَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَلْ رَجَمَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ اَمْ بَعْدَهَا قَالَ لَا
اَدْرِيْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابو اسحاق شیبانی رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے ابن
ابی اوفے سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم دیا ہے - انہون نے کہا
کہ ہان (دیا ہے) تو مینے کہا کہ سورہ نور کے اترنے سے قبل (آپنے رجم کا حکم دیا ہے) یا بعد اُسکے

سلہ یہ لڑکا نام تہا ۔ سلہ گویا عمل زنا کا قرار دیا گیا ۔ سلہ چوبیس مہینے ایام رضاعت کو اور چھ مہینے مدت حمل کے دونو ملکر تیس مہینے ہوئے

تو انہون نے کہا کہ مجھے معلوم نہین ۔ شیخین اسکے راوی ہین ۔

(۷) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ رح اَنَّ عَلِيًّا حِيْنَ رَجَمَ الْمَرْاَةَ ضَرَبَهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ شعبی رح سے روایت ہی کہ حضرت علی رض نے جب ایک عورت کے رجم کرنے کا حکم دیا تو پنجشنبہ کے دن اسکو کوڑے مارے ۔ اور جمعہ کے دن اسکو رجم کیا ۔ اور انہون[۱] نے فرمایا کہ مینے اسکو کوڑے تو کتاب الٰہی کے بموجب مارے ۔ اور رجم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سنت کے بموجب کی گئی ۔ بخاری اسکے راوی ہین ۔

(۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ زَنٰى رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اِذْهَبُوْا بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَاِنَّهُ نَبِيٌّ بُعِثَ بِالتَّخْفِيْفِ فَاِذَا اَفْتَانَا بِفُتْيَا دُوْنَ الرَّجْمِ قَبِلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا عِنْدَ اللهِ تَعَالٰى بِهَا قُلْنَا فُتْيَا نَبِيٍّ مِّنْ اَنْبِيَائِكَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا يَا اَبَا الْقَاسِمِ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ وَّامْرَاَةٍ مِّنْهُمْ زَنَيَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى اَتٰى بَيْتَ مِدْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللهَ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰىةِ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ قَالُوْا يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ وَيُجْلَدُ وَالتَّجْبِيَةُ اَنْ يُّحْمَلَ الزَّانِيَانِ عَلٰى حِمَارٍ وَّتُقَابَلَ اَقْفِيَتُهُمَا وَيُطَافَ بِهِمَا قَالَ وَسَكَتَ شَابٌّ مِّنْهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكَتَ اَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِذْ نَشَدْتَنَا فَاِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ الرَّجْمَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَوَّلُ مَا ارْتَخَصْتُمْ اَمْرَ اللهِ تَعَالٰى قَالُوْا زَنٰى ذُوْ قَرَابَةٍ مِّنْ مَّلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِنَا فَاَخَّرَ عَنْهُ الرَّجْمَ ثُمَّ زَنٰى رَجُلٌ اٰخَرُ فِيْ اُسْرَةٍ مِّنَ النَّاسِ فَاَرَادَ رَجْمَهُ فَحَالَ قَوْمُهُ دُوْنَهُ وَقَالُوْا لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتّٰى تَجِيْئَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجُمَهُ فَاصْطَلَحُوْا هٰذِهِ الْعُقُوْبَةَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ بِمَا فِي التَّوْرٰىةِ فَاَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنَا اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْهِمْ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[۱] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ۱۲

مِنْهُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَمَعْنَى اَلْظَّ يِهِ اَيْ اَلَحَّ فِيْ سُؤَالِهِ وَاَلْزَمَهُ اِيَّاهُ ترجمہ ابوہریرہؓ
سے روایت ہی۔ کہ یہودیون مین سے کسی مرد اور عورت نے زناکیا تو وہ لوگ یا خود باہم کہنے لگے کہ آؤ
اس نبیؐ کے پاس چلین اسلیے کہ یہ نبی آسان باتون کے ساتہہ مبعوث ہوئے ہین۔ اگر یہ ہم کو
رجم سے کم درجہ کی (یعنے ہلکی) سزا کا حکم دینگے تو ہم اسکو مان لینگے اور خدا کے سامنے ہم اسکو بطور
حجت اور دلیل کے پیش کرین گے اور ہم (خدا سے) یہ کہینگے کہ تیرے پیغمبرون مین ایک پیغمبرؐ نے یہ حکم
دیا ہے۔ غرض کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ مسجد مین اپنے اصحاب رضؓ کے
درمیان بیٹھے ہوئے تہے۔ انہونؓ نے کہا کہ اے ابوالقاسم آپ زانی اور زانیہ کے باب مین کیا حکم دیتے
ہین۔ آپ نے اُنسے کچہہ بات چیت نکی تا آنکہ آپ (اُنکے ساتہ) اُنکے مدرس کے پاس آئے اور مدرس کے
دروازہ پر کہڑے ہوکر آپ فرمانے لگے کہ مین تمکو اُس خدا کی قسم دیتا ہون جس نے موسےؑ پر توراۃ
نازل فرمائی ہے کہ تم توراۃ مین ایسے زانی کی نسبت جو محصنؓ ہو کیا سزا پاتے ہو تو انہون نے کہا کہ
انکا منہ کالا کیا جائے۔ اور زانی زانیہ دونوکو گدہے کی دم کی طرف منہ کرکے سوار کیا جائے اور تمام
پہرایا جائے۔ اور کوڑے مارے جائین۔ لیکن اُن مین سے ایک جوان شخص خاموش تہا۔ جبکہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو دیکہا کہ وہ چپ ہے تو آپ نے اُسکو بکرر سکر قسمین دیکر پوچہنا شروع
کیاؓ تو اُسنے (عاجز ہوکر) کہا کہ اے اللہ جب تم نے ہمکو قسمین دین تو (ہم کہتے ہین کہ) ہم تو توراۃ مین
رجم پاتے ہینؓ۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم نے کب سے خدا کے اس حکم کو چہوڑ دیا۔ اُسنے کہا کہ ہمارے بادشاہون
مین سے کسی بادشاہ کے قرابتدار نے زناکیا تو بادشاہ نے اسکو رجم کی سزا نہین دی پہر اسکے بعد
رعایا مین سے کسی شخص نے زناکیا تو اُس (بادشاہ) نے اسکو رجم کرنا چاہا تو اُسکی قوم کے لوگ
اُسکے حائل ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے آدمی کو اُس وقت تک رجم کی سزا نہ دیجاویگی جب تک تم
اپنے آدمی کو رجم کی سزا نہ دوگےؓ۔ پہر سب لوگون نے آپس مین صلاح و مشورہ کرکے یہ سزا مقرر کیؓ
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تو وہی حکم دونگا جو توراۃ مین ہے پہر آپ نے اُن دونو
کے رجم کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ حسب الحکم آپکے رجم کردیئے گئے۔ زہریؓ نے کہا کہ ہمکو یہ خبر پہونچی کہ یہ

لہ مراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ ٭ سلہ یعنے انکے احکام اور انکا دین بنسبت ادیان سابقہ کے زیادہ آسان ہے ۱۲
سلہ یہودیون نے کہا ۱۲ سلہ جسکا نکاح ہوچکا ہو ۱۲ سلہ کہ توراۃ مین زناکی کیا سزا ہے ۱۲ سلہ یعنے زانی
زانیہ محصن کو رجم کرنے کا حکم پاتے ہین ۱۲ سلہ یعنے اسی بادشاہ کے قرابتدار کو ۱۲ سلہ یعنے منہ کالا کرکے گدہے
پر چڑہاکر پہرانا اور کوڑے مارنا ۱۲ سلہ جو عام طور پر سب کو دیجاتی ہے ۱۲ سلہ راوی ۱۲

آیت انہین کے شان مین نازل ہوئی انا انزلنا التوراۃ الخ ہمنے توراۃ نازل کی جسمین ہدایت اور نور ہی۔ جسکے روسے خدا کے تابعدار نبی لوگ یہودیون کا فیصلہ کرتے تہین الخ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہین (انبیاء) مین سی تہے[1]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ الظاہر کے یہ معنے ہین کہ آپ سوال مین اصرار و استبداد کرتے رہے۔ اور اسکو چہٹے رہے۔

(۹) وَعَن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا اَنَّ الیَہُودَ جَاؤُا اِلٰی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوا لَہٗ اِنَّ اِمرَأَۃً مِنہُم وَرَجُلاً زَنَیَا فَقَالَ لَہُم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِی التَّورَاۃِ فِی شَانِ الرَّجمِ فَقَالُوا نَفضَحُہُم وَیُجلَدُونَ فَقَالَ عَبدُ اللہِ بنُ سَلَامٍ کَذَبتُم اِنَّ فِیہَا الرَّجمَ فَاَتَوا بِالتَّورَاۃِ فَنَشَرُوہَا فَوَضَعَ اَحَدُہُم یَدَہٗ عَلٰی اٰیَۃِ الرَّجمِ فَقَرَأَ مَا قَبلَہَا وَمَا بَعدَہَا فَقَالَ لَہٗ عَبدُ اللہِ بنُ سَلَامٍ اِرفَع یَدَکَ فَرَفَعَ یَدَہٗ فَاِذَا فِیہَا اٰیَۃُ الرَّجمِ فَقَالُوا صَدَقَ یَا مُحَمَّدُ فَاَمَرَ بِہِمَا فَرُجِمَا قَالَ ابنُ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنہُمَا فَرَأَیتُ الرَّجُلَ یَجنِی عَلَی المَرأَۃِ یَقِیہَا الحِجَارَۃَ اَخرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہی کہ یہود لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپسے یہ امر بیان کرنے لگے کہ اُن مین سی ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے۔ تو آپنے اُنسے یہ دریافت فرمایا کہ تم توراۃ مین رجم سے متعلق کیا حکم پاتے ہو۔ تو انہون نے کہا کہ ہم اُسکو رسوا کرتے ہین[2] اور کوڑے مارتے ہین۔ تو عبد اللہ بن سلام[3] نے کہا کہ تم جہوٹے ہو۔ توراۃ مین رجم موجود ہے۔ وہ لوگ توراۃ لائے اور اسکو کہولدیا اور اُن مین ایک شخص نے رجم کی آیت پر ہاتہ رکہدیا اور اُسکے ماقبل اور مابعد کی عبارت پڑہنے لگا تو عبد اللہ بن سلام نے اس سے کہا کہ تم ہاتہ تو اٹہاؤ۔ جب انہون نے ہاتہ اوٹہایا تو رجم کی آیت موجود تھی تو اُنہون نے کہا کہ اے محمد انہون[4] نے سچ کہا[5]۔ پہر آپنے ان دونون کے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا اور وہ دونو رجم کردیے گئے۔ ابن عمر رض فرماتے ہین کہ مینے دیکہا کہ رجم کرتے وقت مرد عورت کو اپنی آڑ مین لیکر اسکو پتہر سے بچاتا تہا۔ (اور آپ پتہر کہاتا تہا[6]) بجز نسائی کے چہون اس کے راوی ہین۔

لہ جنہون نے یہودیون کا فیصلہ توراۃ کے بموجب کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ۱۲ سے یعنے منہ کالا کرکے گدہے پر بٹہاکر پہراتے ہین ۱۲ سے یہ عالم یہودی تہے پہر مسلمان ہوئے ۱۲ سے عبد اللہ بن سلام ۱۲ ہ کہ رجم کی آیت توراۃ مین موجود ہے ۱۲ سے محبت کی وجہ سے ۱۲

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِیْ حَدِّ اللِّوَاطِ وَاِتْیَانِ الْبَهِیْمَةِ

تیسرا باب

(اغلام کرنے... یا کرانے والے اور چارپایہ کے ساتھ جماع کرنے والے کی سزا کے بیان میں)

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَکَذَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض وَلِاَبِیْ دَاؤُدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الْبِکْرِ یُوْجَدُ عَلَی اللُّوْطِیَّةِ اَنَّهٗ یُرْجَمُ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو تم لوط کی قوم کا فعل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر ڈالو۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے کہا کہ ابوہریرہ رض سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں جو ابن عباس رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ اگر کوارا شخص لواطت میں گرفتار کیا جائے تو وہ رجم کیا جائے۔

(۲) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِیًّا رض اَحْرَقَهُمَا وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ رض هَدَمَ عَلَیْهِمَا حَائِطًا اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض نے ان دونوں کو جلا دیا۔ اور حضرت ابوبکر رض نے ان دونوں پر دیوار گرا دی۔ رزین اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ اَخْرَجَهُ رَزِیْنٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ لوط کی قوم سا عمل کرے (یعنے لواطت کرے یا کرائے تو وہ ملعون ہے یا اسپر خدا کی لعنت برستی ہے) رزین اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی

---

۱ یعنے اغلام کرتے ہوئے اور کراتے ہوئے پاؤ ۱۲ ۲ اغلام کرنے والے ۱۲ ۳ اغلام کرانے والے ۱۲ ۴ جسکا نکاح نہ ہوا ہو ۱۲ ۵ یعنے اغلام کرنیوالے اور اغلام کرانیوالے دونوں کو جلا دیا۔ اور حضرت ابوبکر رض نے دونوں پر دیوار گرادی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے لیے کوئی خاص سزا متعین نہیں ہے حکام کے اختیار تمیزی پر موقوف ہے۔ لہٰذا جو سزا چاہیں تجویز کریں۔ لیکن سزا سخت اور عبرت ناک ہونی چاہیئے جو اس فعل کے انسداد کیلیے کافی ہو ۱۲ ۶ اور دونوں دیوار کے نیچے دبکر مر گئے ۱۲ -

اُمَّتِی عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ جو مجھے اپنی امت کی نسبت خوف ہے وہ اس بات کا ہے کہ وہ لوطؑ کی قوم کا سا فعل نہ کرنے لگیں[۱]۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص عورت کے مقعد مین دخول کرے وہ ملعون ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوْ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن) اُس شخص کی جانب (نظر رحمت سے) نہین دیکھیگا جو کسی مرد یا کسی عورت کی مقعد مین دخول کرے ترمذی اسکے راوی ہیں

(۷) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی بَهِیْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهٗ فَقِیْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَاْنُ الْبَهِیْمَةِ قَالَ اَرَاهُ لِئَلَّا یُؤْكَلَ لَحْمُهَا اَوْ یُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَلَهُمَا اَیْضًا عَنْهُ رضؓ قَالَ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْ یَاْتِی الْبَهِیْمَةَ حَدٌّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی چوپایہ[۲] کے ساتھ جماع کرے اُسکو قتل کرڈالو اور اسکے ساتھ ہی اُس چوپایہ کو بھی قتل کرڈالو۔ تو ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کہ چوپایہ کا ایسین کیا قصور[۳] ہے۔ تو انہون نے کہا کہ مین خیال کرتا ہون کہ اس سے آپ کا منشا یہ[۴] ہے کہ کوئی شخص ایسے جانور سے جسکے ساتھ ایسا فعل کیا گیا ہو[۵] کوئی نفع نہ اٹھائے[۶]۔ نہ اسکا گوشت کھائے۔ ترمذی ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور انہین دونو کی ایک روایت مین جو ابن عباسؓ ہی سے مروی ہے مذکور ہے۔ کہ انہون[۷] نے فرمایا کہ ایسے شخص کے لیے کوئی سزا (معین) نہین ہو جو چوپایہ کے ساتھ جماع کرے[۸]

---

[۱] آپ کا خوف بجا تھا۔ سچا ہوا عام طور پر آپ کی امت مین اس منحوس اور واجب القتل فعل کا ارتکاب ہونے لگا بلکہ بعض مواقع مین تو لوگ لوطؑ کی قوم سے بھی اس فعل مین سبقت لیگئے ہین خدا ایسے لوگون کو غارت اور برباد کرے اللّٰھم آمین۔ مترجم۔ [۲] مثلاً گدہی وغیرہ ۱۲ [۳] جو اسکے قتل کا آپنے حکم دیا ۱۲ [۴] یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ۱۲۔ [۵] یعنے جماع کیا گیا ہو ۱۲ [۶] سواری وغیرہ ۱۲ [۷] ابن عباسؓ نے [۸] حکام جو چاہین تعزیراً سزا دیسکتے ہین ۱۲۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ حَدِّ الْقَذْفِ

چوتھا باب

(حد قذف[1] یعنے جو شخص کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائے اُسکی سزا) کے بیان مین

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِیْ قَامَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ ذٰلِکَ وَتَلَا فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَیْنِ وَالْمَرْاَۃِ فَضُرِبُوْا حَدَّھُمْ تَعْنِیْ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ وَمِسْطَحَ بْنَ اُثَاثَۃَ وَحَمْنَۃَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ اُنہون نے کہا جب میری برات[2] مین آیات قرآنی نازل ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کہڑے ہو کر اُسکو (سب کے سامنے) بیان فرمایا اور آپنے (میری برات سے متعلق) آیات قرآنی پڑہین - پہر جب آپ منبر پر سے نیچے اترے تو آپنے دو مردون اور ایک عورت[3] کو حد مارنے کا حکم دیا - یعنے حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش کو - ابوداؤد اسکے راوی ہین

وَعَنْ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ رح عَبْدًا فِیْ فِرْیَۃٍ ثَمَانِیْنَ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ فَسَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رض عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَدْرَکْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَالْخُلَفَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ ھَلُمَّ جَرًّا فَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا جَلَدَ عَبْدًا فِیْ فِرْیَۃٍ اَکْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ ابوالزناد رضہ سے روایت ہی کہ عمر بن عبد العزیز نے ایک غلام کو تہمت لگانے کی پاداش مین اسّی کوڑے مارنے کا حکم دیا - ابوالزناد کہتے ہین تو مینے اُس سے متعلق عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ رض سے دریافت کیا تو اُنہون نے کہا کہ مین نے حضرت عمر بن خطاب رض کا زمانہ دیکھا اور حضرت عثمان بن عفان رض کا زمانہ دیکھا اسیطرح سلسلہ بسلسلہ آج تک سب خلیفون کا زمانہ دیکھتا چلا آرہا ہون مینے کسی خلیفہ کو نہین دیکھا کہ اُنہون نے تہمت لگانے کی پاداش مین کسی غلام کو چالیس کوڑے سے زیادہ مارے ہون[4] - مالک اسکے راوی ہین -

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

[1] از ازالہ حیثیت عرفی ۱۲ [2] یعنے میری برارت کو ۱۲ [3] یہ تین اشخاص وہ ہین جنہون نے حضرت عائشہ رضہ پر تہمت لگائی تھی تو آپنے ان تینون کو سزا دی ۱۲ [4] یعنے عمر بن عبد العزیز نے چالیس کوڑے زیادہ ملدیے ۱۲

اِذَا قَالَ رَجُلٌ لِرَجُلٍ یَا یَھُوْدِیُّ فَاضْرِبُوْہُ عِشْرِیْنَ فَاِنْ قَالَ یَا مُخَنَّثُ فَمِثْلَہٗ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ ھٰذَا اِذَا عَلِمَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس رضی سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی شخص کو اے یہودی کے ساتہ مخاطبت کرے تو اسکو بیس کوڑے مارنے چاہیئین۔ اور جو شخص کسی شخص کو یا مخنث کہکر پکارے جب بہی اتنے ہی کوڑے مارنے چاہیئین (یعنے بیس کوڑے مارنے چاہیئین) اور جو شخص جان بوجہکر اپنی محرم عورت کی ساتہ جماع کرے تو اسکو قتل کر ڈالو۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ حَدِّ السَّرِقَۃِ

پانچوان باب

(چور کی سزا کے بیان مین)

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ یَدُ سَارِقٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَدْنٰی مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ اَوْ حَجَفَۃٍ وَکَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا ذَا ثَمَنٍ ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین کسی چور کا ہاتہ ڈہال سے کم قیمت کی چیز کے چوری مین نہین کاٹا گیا خواہ ترس ہو یا حجفہ ہو۔ اور ان دونوںمین سے ہر ایک قیمت دار ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَارِقًا فِیْ مِجَنٍّ قِیْمَتُہٗ ثَلٰثَۃُ دَرَاھِمَ اَخْرَجَھُمَا السِّتَّۃُ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتہ ڈہال کی چوری کی علت مین کاٹا جسکی قیمت تین درم تہی۔ ان دونون حدیث کے چہون راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ یَسْرِقُ الْبَیْضَۃَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ وَیَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ یَدُہٗ قَالَ الْاَعْمَشُ رح

۱؎ یعنے مسلمان شخص کو۔ ۲؎ مان بہن وغیرہ ۳؎ اس موقعہ پر تین الفاظ ہین مجن۔ ترس۔ حجفہ۔ مجن تو مطلق اس چیز کو کہتے ہین جس سے آڑ کی جائے۔ اور وہ سپر ہے جس سے آڑ کی جاتی ہے۔ اور ترس اور حجفہ بھی سپر ہی کو کہتے ہین اغلب یہ دونو تو آلہ کی سپر کی دو قسمین ہون تمام ۴؎ یعنے ترس اور حجفہ مین سے ۱۲

وكانوا يرون انه بيض الحديد وان من الحبال ما يساوي دراهم - اخرجه الشيخان والنسائي ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی ایسے چور پر جو بیضہ[1] چراتا ہے - اور اس علت مین اسکا ہاتہ کاٹا جاتا ہے - اور جو رسی چراتا ہے اور اس علت مین اسکا ہاتہ کاٹا جاتا ہے[2] - اعمش[3] کہتے ہین کہ (علما) لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ (بیضہ سے) بیض الحدید[4] مراد ہے - اور رسی سے اتنی رسی مراد ہے جسکی قیمت چند درہم کے ساوی ہو - شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین -

(۴) وعن امية المخزومي رض قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بلص قد اعترف ولم يوجد معه متاع فقال له ما اخالك سرقت فقال بلى فاعاد عليه مرتين او ثلثا كل ذلك يعترف فامر به فقطع وجئ به فقال صلى الله عليه وسلم استغفر الله وتب اليه فقال استغفر الله واتوب اليه فقال صلى الله عليه وسلم اللهم تب عليه ثلثا اخرجه ابوداود والنسائي ترجمہ ابو امیہ مخزومی رض سے روایت ہے کہ ایک ایسا چور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیش کیا گیا جو چوری سے اقبال کرتا تہا لیکن اسکے پاس[5] چوری کا مال نہ برآمد ہوا تو آپنے اُس سے[6] فرمایا کہ مین نہین خیال کرتا کہ تونے چوری کی ہو[7] تو اُسنے کہا کہ نہین اُسنے چوری کی ہے آپنے دو دفعہ یا تین[8] دفعہ - اسی جملہ کو مکرر سکرر اعادہ کیا - وہ ہر بار اقبال ہی کرتا تہا - تب آپنے اُسکے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا اُسکا ہاتہ کاٹا گیا - اور پہر اُس کے بعد وہ آپ کی خدمت مین حاضر کیا گیا - تو آپنے اُس سے کہا کہ تم خدا سے اپنی مغفرت چاہو اور توبہ کرو تو اُسنے کہا کہ مین خدا سے مغفرت چاہتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو آپنے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ تو اسکی توبہ کو قبول فرما تین بار آپنے ایسا فرمایا - ابو داوٗد - نسائی اسکے راوی ہین

وعن عائشة رض ان قريشا اهمهم شان المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله فقالوا ومن يجترئ عليه الا اسامة بن زيد رض حب رسول الله فكلمه اسامة رض فقال اتشفع في حد من حدود الله تعالى ثم قام فاختطب ثم قال انما اهلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا

---

[1] انڈا ۱۲ [2] یعنے ایسے کم درجہ کی چیز چرانیکا نتیجہ ہاتہ کٹوانا ہے ۱۲ [3] راوی ۱۲ [4] یعنے لوہے کا خود جو لڑائی کے وقت سر پر پہنتے ہین ۱۲ [5] چور سے ۱۲ [6] آپنے اسلیے فرمایا کہ انکار کردے تو سزا سے بچ جائے اسلیے کہ نہ کوئی گواہ تہا نہ مال مسروقہ اُسکے پاس سے برآمد ہوا ۱۲ [7] شک راوی ۱۲ [8] یعنے نہین خیال کرتا کہ تو نے چوری کی ہو ۱۲

عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ
وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ
زَادَ النَّسَائِيُّ عَلَى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ
يَدِهَا **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہی کہ قریش کو مخزومیہ عورت کے باب مین بڑی فکر پیدا ہوئی[1]
جسنے چوری کی تہی۔ تو کہنے لگے کہ بہلا کون شخص ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین
سفارش کرسکے[2] سب لوگ کہنے لگے کہ بہلا اسکو اتنی جرأت ہے جو اس امر مین آپ سے منہ عرض کرسکے بجز
اسامہ بن زید کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہین[3]۔ غرض کہ اسامہ رض نے آپ سے اس امر مین
سفارش کی تو آپ نے فرمایا کہ کیون تم حدود الٰہی مین سفارش کرتے ہو[4]۔ اسکے بعد آپ کہڑے ہوگئے
اور لوگون کو خطبہ پڑہکے سنانے لگے جسمین آپ نے فرمایا کہ (اے لوگو) تم سے قبل جو لوگ تہے وہ اسی وجہ
سے ہلاک اور برباد ہوگئے کہ اُن مین سے جب کوئی شریف اور بڑا آدمی سرقہ کا ارتکاب کرتا تہا تو اسکو
چھوڑ دیتے تہے[5]۔ اور جب کوئی کم زور بے وسیلہ شخص چوری کرتا تہا تو اُسکو سزا دیتے تہے۔ خدا کی قسم
اگر فاطمہ بنت محمد بہی چوری کرے تو مین اُسکا ہاتہ بہی کاٹ ڈالون۔ پانچون اسکے راوی ہین۔ اور
ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین جو ابن عمر رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک مخزومیہ عورت لوگون
سے مستعار سامان لیتی تہی۔ اور نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ایک مخزومیہ عورت اپنی پڑوسی
عورتون کی زبانی لوگون سے مستعار سامان منگوالی تہی پہر مکر جاتی تہی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُسکے ہاتہ کاٹنے کا حکم دیا۔

(٦) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ
فَقَالَ مَنْ اَصَابَ بِفِيْهِ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ
السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ بِشَيْءٍ فَعَلَيْهِ
غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ

---

[1] اس وجہ سے کہ وہ ایک شریف عورت تہی ۱۲ [2] تاکہ وہ سزا سے بچ جائے ۱۲ [3] یعنے اسامہ اگر چاہین تو کہہ سکتے ہین اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو بہت چاہتے ہین۔ زید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبنے تہے اور اسامہ زید کے بیٹے تہے ۱۲۔
[4] بعد ثبوت جرم سفارش ناجائز ہے۔ قبل ثبوت جرم تو آپ خود ملزم کے بچانے کی کوشش فرماتے تہے جیسا کہ ابہی اوپر گذرا اسامہ رض نے یہ سفارش بعد ثبوت جرم کی تہی۔ اور محض اُس عورت کی شرافت کے خیال سے کی تہی جو نامنظور کی گئی ۱۲ [5] بغیر سزا کے ۱۲

الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَلَا قَطْعَ فِي حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا اٰوَاهَا الْمُرَاحُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ الْخُبْنَةُ مَا يُحْمَلُ فِي الْحِضْنِ وَقِيْلَ مَا يُؤْخَذُ فِي خُبْنَةِ الثَّوْبِ وَهُوَ ذَيْلُهُ وَالْحَرِيْسَةُ السَّرِقَةُ وَحَرِيْسَةُ الْجَبَلِ اَيْضًا الشَّاةُ الَّتِيْ يُدْرِكُهَا اللَّيْلُ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلٰى مَاْوَاهَا وَالْمُرَاحُ بِضَمِّ الْمِيْمِ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ تَاْوِيْ اِلَيْهِ الْمَاشِيَةُ لَيْلًا ترجمہ ابن عمرو بن العاص رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے پہل[1] کی نسبت دریافت کیا گیا جو درخت مین لٹک رہے ہون[2] تو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی محتاج شخص اسکو توڑ کر کہالے۔ اور جہولی بہر کر (گہر) نہ لیجائے تو اُسپر کچھہ نہیں[3] ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین۔ اور ابو داؤد اور نسائی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جو شخص اُسمین سے کچھہ اُٹھا کر (گہر) لے جائے تو اسکو اتنا ہی تاوان دینا پڑیگا[4] اور سزا بہی دیجائے گی۔ اور جو شخص اسمین سے اسکے بعد چُراوے جب وہ (پہل) درخت پر سے توڑ کر خرمن مین رکہا جائے[5] اور اُسکی قیمت[6] ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو ایسی صورت مین ہاتہ کاٹا جائے گا۔ اور جو شخص اُس سے کم چُرائے[7] تو اُسکو اتنا ہی (میوہ) بطور تاوان کے دینا پڑے گا۔ اور سزا بہی دیجائیگی[8] اور جو شخص ایسی بکری کو چرلائے جو ریوڑ[9] سے جدا ہو کر پہاڑ پر بہٹک گئی ہو تو اُسکا ہاتہ نہ کاٹا جائے گا اور جو شخص کسی بکری کو اُسکی شب باشی کے مقام سے چرلائے اور اُسکی قیمت ڈہال کی قیمت کے برابر ہو تو ہاتہ کاٹا جائے گا۔ الخبنۃ سو گود مین بہر لیا جائے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین جو کپڑے کے دامن مین بہر لیا جائے[10]۔ الحریسۃ کے معنے سرقہ کے ہین۔ اور حریسۃ الجبل اُس بکری کو کہتے ہین جسکو اپنے آرامگاہ مین پہونچنے سے قبل رات ہو جائے۔ اور مراح بضم میم وہ مقام جہان بکریان رات کو آکر رہتی ہین۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ كَثَرٍ وَلَا ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلَا حَرِيْسَةِ جَبَلٍ وَلَا عَلٰى خِيَانَةٍ وَلَا فِي اِنْتِهَابٍ وَلَا خَلِيْسَةٍ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ اَلْكَثَرُ

---

[1] جیسے آم کہجور وغیرہ میوجات ۱۲ [2] یعنے اسکی چوری چوری ہے یا نہیں۔ چور کو سزا دیجائیگی یا نہیں ۱۲ [3] یہی ہو گا ۱۲۔ [3] یعنے اُسپر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ چوری ایسی نہیں ہے کہ اسکو سزا دیجائے ۱۲ [4] یعنے جتنا میوہ درخت سے توڑکر گہر لے گیا اتنا ہی میوہ بطور تاوان کے اسکو دینا پڑے گا ۱۲ [5] یعنے تعزیرا کچھہ سزا دیجائیگی ہاتہ نہیں کاٹا جائیگا ۱۲ [6] خشک وغیرہ ہونے کی غرض سے ۱۲ [7] مال مسروقہ کی قیمت ۱۲ [8] یعنے مال مسروقہ کی قیمت ڈہال کی قیمت سے کم ہو ۱۲ [9] تعزیرا کچھہ سزا دیجائیگی ہاتہ نہیں کاٹا جائیگا ۱۲ [10] جسکا ترجمہ جہولی بہر کر لے جانے کیا گیا ہے ۱۲ — ریوڑ ۱۲

جُمَّارُ النَّخْلِ وَالْخَلِيسَةُ الشَّيْءُ الْمُخْتَلَسُ الْمَسْلُوْبُ الْمَنْهُوْبُ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہجور کے گابہے[1] کی چوری مین ہاتہ نہین کاٹا جائیگا۔ اور نہ ایسے پہل کی چوری مین ہاتہہ کاٹا جائیگا جو درخت پر لٹک رہا ہو۔ اور نہ ایسی بکری کی چوری مین ہاتہ کاٹا جائیگا جو پہاڑ پر بہٹک رہی ہو۔ اور نہ (امانت مین) خیانت کرنے والے کا ہاتہ کاٹا جائیگا[2]۔ اور نہ لوٹنے والے کا ہاتہہ کاٹا جائیگا[3]۔ اور نہ اوچکے کا ہاتہہ کاٹا جائے گا[4]۔ رزین اسکے راوی ہین۔ کثر کے معنے کہجور کے گابہے کے ہین۔ اور خلیسہ وہ شئے جو اوچک لیجائے۔

(۸) **وَعَنْهُ** رض قَالَ جِيْءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ اُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ رض فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک چور حاضر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو۔ تو لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے تو آپنے فرمایا کہ اچہا اسکا ہاتہ کاٹ ڈالو۔ تو اُسکا ہاتہ کاٹا گیا۔ پہر دوبارہ وہی شخص آپ کی خدمت مین (چوری کی علت مین) حاضر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو تو اصحاب رض نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ اسنے چوری کی ہے تو آپنے فرمایا کہ اچہا اسکا (دوسرا) ہاتہہ کاٹ ڈالو۔ تو اُسکا (دوسرا) ہاتہہ کاٹا گیا۔ پہر تیسری دفعہ وہ آپ کی خدمت مین (چوری کی علت مین) حاضر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو۔ تو اصحاب نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اس نے تو چوری کی ہے تو آپنے فرمایا۔ کہ اچہا (اسکا پاؤن) کاٹ ڈالو تو اُسکا (پاؤن) کاٹا گیا۔

---

[1] جو اندر سے سفید نکلتا ہے ۱۲ [2] بلکہ جب ای حاکم تعزیر اور سزا دی جائے گی ۱۲ [3] بلکہ جب رائے حاکم اور سزا (بہی) جائے گی ۱۲ [4] بلکہ اور سزا دی جائیگی ۱۲ [5] اور چوری کی سزا قتل نہین ہے۔ پہر کیونکر اُسکو قتل کرین۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی یا الہام کے ذریعہ سے یہ معلوم ہو چکا تہا کہ ہاتہ کاٹ ڈالنے سے یہ چوری سے باز نہ آئے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور بالآخر وہ قتل کیا گیا ۱۲۔

پہر چوتھی بار وہی شخص (چوری کی علت مین) آپ کی خدمت مین حاضر کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ تو اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اسنے تو چوری کی ہے تو آپنے فرمایا کہ اچہا اسکا (دوسرا پاؤن) کاٹ ڈالو۔ چنانچہ اُسکا دوسرا پاون بہی کاٹا گیا) پہر پانچوین بار (چوری ہی کی علت مین) آپ کی خدمت مین حاضر کیا گیا آپنے فرمایا کہ اسکو قتل کرڈالو۔ جابر کا بیان ہے کہ پہر تو ہم لوگ اسکو لے گئے اور اُسکو قتل کرڈالا اور اسکو گہسیٹ کر ایک کنوئین مین ڈالدیا۔ اور اسپر پتہر مارے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِیْعُوْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ اَلنَّشُّ النِّصْفُ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غلام چوری کرے تو اُسکو بیچڈالو۔ اگرچہ نصف ہی قیمت مین بکے۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ نش ہر چیز کے نصف کو کہتے ہین

(۱۰) وَعَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیِّ اَنَّ قَوْمًا مِّنَ الْکَلَاعِیِّیْنَ سُرِقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَاتَّهَمُوْا اُنَاسًا مِّنَ الْحَاکَةِ فَاَتَوْا بِهِمُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ رض فَحَبَسَهُمْ اَیَّامًا ثُمَّ خَلّٰی سَبِیْلَهُمْ فَاَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوْا خَلَّیْتَ سَبِیْلَهُمْ بِغَیْرِ ضَرْبٍ وَّلَا امْتِحَانٍ فَقَالَ لَهُمُ النُّعْمَانُ رض مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ ضَرَبْتُهُمْ فَاِنْ خَرَجَ مَتَاعُکُمْ فَذَاکَ وَاِلَّا اَخَذْتُ لَهُمْ مِّنْ ظُهُوْرِکُمْ مِثْلَ مَا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ فَقَالُوْا هٰذَا حُکْمُکَ فَقَالَ هٰذَا حُکْمُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَآئِیُّ ترجمہ ازہر بن عبداللہ خزاعی رض سے روایت ہے کہ قوم کلاعی کے لوگون کا کچہہ سامان چوری گیا۔ تو اُنہون نے جولاہون مین سے چند اشخاص کی نسبت (چوری کا) گمان کیا اور انکو نعمان بن بشیر رض کے پاس پکڑ کر لے آئے۔ نعمان بن بشیر نے ان (جولاہون) کو چند روز (زیر دریافت) قید رکہا اسکے بعد انکو چہوڑدیا۔ پہر کلاعی لوگ نعمان بن بشیر رض کے پاس آکر کہنے لگے کہ آپنے بغیر مارپیٹ اور امتحان کے انکو چہوڑدیا۔ تو نعمان نے

---

۵۱ عجیب بلا تہا۔ ایسے لوگون کی شان مین یہ شعر صادق آتا ہے ؎ خوی بد در طبیعتی کہ نشست + نرود جز بوقت مرگ از دست
۱۲ بالآخر وہی ہوا جو آپنے پہلے حکم دیا تہا۔ اور آپنے اتنی ڈہیل اسی وجہ سے دی تاکہ اصحاب کو معلوم ہوجائے کہ آپ کا پہلا حکم صحیح تہا جسکی تعمیل مین انہون نے عذر کیا تہا اور آیندہ آپکے حکم کی تعمیل بلا عذر کیا کرین ۱۲۔
۵۲ اگر ہزار کا ہے تو پانچ سو کو بیچ ڈالنا چاہیے ۱۲ ۵۳ یعنے جب کچہہ ثابت نہ ہوا تو چہوڑ دیا ۱۲۔

اُن سے کہا کہ تم لوگ کیا چاہتے ہو۔ اگر تمہاری خواہش ہے تو مین انکو مارتا ہون۔ اسکے بعد اگر انکے پاس سے تمہارا سامان نکلا تو بہتر ورنہ مین تم لوگون کو اتنی ہی مار مارون گا جتنی مارین انکو مارونگا۔ تو وہ کہنے لگے کہ کیا یہ آپ کا حکم ہے۔ نعمان نے فرمایا کہ (میرا حکم نہین ہے) یہ خدا اور اسکے رسول کا حکم ہے۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ یَکُوْنُ الْبَیْتُ فِیْہِ بِالْوَصِیْفِ یَعْنِی الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادٌ رح فَبِھٰذَا اَخَذَ مَنْ ذَھَبَ اِلٰی قَطْعِ النَّبَّاشِ لِاَنَّہٗ دَخَلَ عَلَی الْمَیِّتِ بَیْتَہٗ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْبَیْتُ الْقَبْرُ وَالْمُرَادُ اِنَّ الْمَوْتَ یَکْثُرُ حَتّٰی یُبَاعَ مَوْضِعُ قَبْرٍ بِعَبْدٍ **ترجمہ** ابوذر روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو بلوا بھیجا (مین حاضر ہوا تو) آپنے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ (وبا کے وجہہ سے بکثرت) مرنے لگین گے۔ اور اُس زمانہ مین گھر یعنے قبر غلام کے بدلہ بکے گی۔ تو مینے عرض کیا کہ خدا اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ تم کو ایسے وقت مین صبر اور استقلال سے کام لینا چاہیئے۔ حمّاد کا بیان ہے کہ جن لوگون کا یہ مذہب ہے کہ کفن چور کا ہاتھ کاٹنا چاہیے انکی دلیل یہی حدیث ہے اسلیے کہ وہ میت کے گھر مین (کفن چرانے کی غرض سے) گھسا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ بیت سے مراد قبر ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ موت کی اتنی کثرت ہوگی کہ ایک قبر کی جگہ ایک غلام کے معاوضہ مین فروخت ہوگی۔

(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَۃٍ اِذَا اُقِیْمَ عَلَیْہِ الْحَدُّ **ترجمہ** عبدالرحمن بن عوف رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب چور کو چوری کی سزا دیدی گئی تو پھر مال مسروقہ کا تاوان اُسپر لازم نہوگا

(۱۲) وَعَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّہٗ اِذَا وَجَدَھَا یَعْنِی السَّرِقَۃَ فِیْ یَدِ الرَّجُلِ غَیْرِ الْمُتَّھَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ بِمَا اشْتَرَاھَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَہٗ وَ

۱؎ کلائی لوگ ۱۲ ۲؎ یعنے آپ اپنی اوس سے یہ حکم دیتے ہین ۱۲ ۳؎ یعنے اس کثرت سے لوگ مرینگے کہ ایک قبر کی جگہ ایک غلام کے معاوضہ مین ملے گی ۱۲ ۴؎ کہ میرا ایسے وقت مین کیا حال ہوگا ۱۲ ۵؎ یعنے جہان وبا ہے وہان سے بھاگنا نہ چاہیئے صبر کیے بیٹھے رہنا چاہیے ۱۲ ۶؎ راوی ۱۲ ۷؎ اور اس حدیث مین آپنے قبر کو میت کا گھر فرمایا۔ اور گھر مین گھسکر چوری کرنے مین ہاتھ کاٹا جاتا ہے ۱۲ ۸؎ یعنے اُسکا ہاتھ کاٹا گیا ۱۲

وَقَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رضـ اَخْرَجَهُمَا النَّسَائِيُّ ترجمہ اسید بن حضیر رضـ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ جب کوئی شخص اپنا مسروقہ مال ایسے شخص کے پاس پائے جسکی نسبت چوری کا گمان نہ ہو تو اسکو اختیار ہے چاہے اتنی ہی قیمت دیکر جتنے کو اُس شخص (ثالث) سے خرید کیا ہے وہ مال مسروقہ اُس سے لے لے۔ اور اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے۔ اور حضرت ابوبکر رضـ اور حضرت عمر رضـ نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا۔ ان دونو حدیث کی نسائی راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ جُنَادَةَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي السَّفَرِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ فِي الْغَزْوِ ترجمہ جنادہ بن امیہ بسر بن ارطاۃ رضـ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ چورون کے ہاتھ سفر مین نہ کاٹے جائین۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی کی روایت مین ہے کہ جہاد مین (یعنے جہاد مین چورون کے ہاتھ نہ کاٹے جائین)۔

(۱۵) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ رحـ اِنَّ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلٰى رَجُلٍ اَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ رضـ ثُمَّ ذَهَبَا وَجَاءَا بِاٰخَرَ وَقَالَا اَخْطَأْنَا فِي الْاَوَّلِ فَاَبْطَلَ عَلِيٌّ رضـ شَهَادَتَهُمَا وَغَرَّمَهُمَا دِيَةَ الْاَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ تَرْجَمَةً ترجمہ شعبی رحـ سے روایت ہے کہ دو شخصون نے ایک شخص کی نسبت اس مضمون کی شہادت دی کہ اُسنے چوری کی ہے جس کی بنیاد پر حضرت علی رضـ نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیدیا۔ وہ دونو گواہ چلے گئے اور پھر دوبارہ آکر کہنے لگے کہ پہلی مرتبہ ادائے شہادت مین مجھ سے خطا ہوئی تو حضرت علی رضـ نے انکی شہادت کو باطل قرار دیا۔ اور پہلی شہادت کی بابت دیت (خون بہا) اُنکے ذمہ واجب الادا قرار دیا۔ اور فرمانے لگے کہ اگر مجھے یہ امر ثابت ہو جاتا کہ تمنے عمداً پہلی شہادت جھوٹی دی ہے تو مین تم دونو کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا بخاری نے ترجمہ باب مین اسکو روایت کیا ہے۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ

چھٹا باب

(شراب پینے کی سزا کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضـ قَالَ ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ

یعنے اُس شخص ثالث کو ذریعہ سے اپنے چور کا پتہ لگائے اور اپنی چیز حاصل کرے ۱۲ سـ اسلیے کہ سفر مین بڑی تکلیف ہوگی۔ ہاتھ کا علاج اچھی طرح سے نہ ہو سکیگا۔ سفر سے واپسی کے بعد سزا دیجائے ۱۲ سـ اسلیے کہ ممکن ہے کہ سارق سزا کے ڈر سے کفار سے جا ملے۔

وجلد ابو بکر رض اربعین اخرجہ الخمسۃ الا النسائی وفی روایۃ للترمذی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل قد شرب الخمر فجلدہ بجریدۃ نحو اربعین وفعلہ ابو بکر رض فلما کان عمر رض استشار الناس فقال عبد الرحمن بن عوف رض اخف الحد ود ثمانون فامر بہ عمر رض **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے مارا۔ اور حضرت ابو بکر رض نے چالیس کوڑے مارے۔ بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شرابی شخص پیش کیا گیا تو آپ نے اسکو کھجور کی چھڑیوں سے قریبًا چالیس چھڑیاں ماریں اور حضرت ابو بکر رض نے بھی ایسا ہی کیا۔ جب حضرت عمر رض کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں اس بات میں لوگوں سے مشورہ لیا۔ تو عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا کہ سب سے ہلکی حد (سزا) اسی (کوڑے) ہیں تو حضرت عمر رض نے اسی کے بموجب حکم دیا۔

(۲) **وعن** ثور بن زید الدیلی ان عمر رض استشار فی حد الخمر فقال لہ علی رض اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ھذی واذا ھذی افتری فجلد عمر رض ثمانین فی حد الخمر اخرجہ مالک **ترجمہ** ثور بن زید دیلی رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض نے شراب کی حد (سزا) سے متعلق (لوگوں سے) مشورہ کیا تو حضرت علی رض نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ اسکو اسی کوڑے مارنے کا حکم دیجیے۔ اس لیے کہ جب کوئی شخص شراب پیتا ہے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو جاتا ہے تو بیہودہ بکواس شروع کرتا ہے اور جب بیہودہ بک بک کرتا ہے تو لوگوں پر تہمت اور افترا کرتا ہے[۱] پھر حضرت عمر رض شراب پینے کی سزا اسی کوڑے دینے لگے۔ مالک اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وعن** عبد الرحمن بن ازھر رض قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشارب الخمر وھو بحنین فحثی فی وجھہ التراب ثم امر اصحابہ فضربوہ بنعالھم وما کان فی ایدیھم حتی قال لھم ارفعوا ثم جلد ابو بکر رض اربعین ثم جلد عمر رض صدرا من امارتہ اربعین ثم جلد ثمانین فی اخر خلافتہ وجلد عثمان رض الحدین کلیھما ثمانین واربعین ثم اثبت معاویۃ رض الحد ثمانین اخرجہ ابو داود **ترجمہ** عبد الرحمن بن ازہر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شرابی شخص

---

[۱] اپنے زمانہ خلافت میں ۱۲ اپنے زمانہ خلافت میں ۱۲ لہذا اسکو بہ لحاظ نتیجہ کے اسکو قذف یعنے تہمت لگانے کی سزا دینی چاہیے جو اسی کوڑے ہیں ۱۲

پیش کیا گیا اور آپ حنین[1] مین تشریف فرما تھے۔ تو آپ نے اُسکے منہ مین مٹی ڈالدی پہر آپ نے اصحاب کو اُسکے مارنے کا حکم دیا تو انہون نے اسکو جوتون سے اور جو چیز انکے ہاتہ مین تھی اُس سے خوب ہی پیٹا۔ اُس وقت تک پیٹتے ہی رہے جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنسے کہا کہ بس کرو پہر (آپکے بعد) حضرت ابوبکر رض نے (اپنے زمانہ خلافت مین شرابی کو) چالیس کوڑے مارے۔ پہر (ابوبکر رض کے بعد) حضرت عمر رض نے اپنی شروع خلافت مین چالیس ہی کوڑے مارے پہر انہون نے اپنی آخر خلافت کے زمانہ مین اسّی کوڑے مارے۔ اور حضرت عثمان نے اپنی (زمانہ خلافت مین) دونو حدین (سزائین) جاری رکھین کبھی اسّی کوڑے مارے۔ اور کبھی چالیس کوڑے مارے۔ پہر معاویہ رض نے (اپنی خلافت مین) اسّی کوڑے سزا مقرر کردی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ وَاَبُوْبَکْرٍ رض اَرْبَعِیْنَ وَعُمَرُ رض ثَمَانِیْنَ وَکُلٌّ سُنَّةٌ[2] اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** علی رض سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (شرابی کو) چالیس کوڑے مارے۔ پہر ابوبکر رض نے چالیس ہی کوڑے مارے۔ اور عمر رض نے اسّی کوڑے مارے۔ اور سب سنت ہے۔ مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ اِلَی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْہُ[3] اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤُدَ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ وَرَفَعَ الْقَتْلَ وَکَانَتْ رُخْصَةً **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شراب پیئے اسکو چار دفعہ تک تو کوڑے مارو۔ پہر اُسکے بعد قتل کرڈالو۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین جو قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص پیش کیا گیا جسنے شراب پی تہی تو آپنے اسکو کوڑے مارنے کا حکم دیا پہر (دوبارہ) وہی (شرابی) شخص آپکے پاس پیش کیا گیا تو پہر آپنے اسکو کوڑے مارنے کا حکم دیا پہر (تیسری دفعہ) وہی شخص آپ کے پاس پیش کیا گیا تو آپنے اسکو کوڑے مارنے کا حکم دیا پہر (چوتہی دفعہ) وہی شخص آپکے پاس پیش کیا گیا تو آپنے اسکو کوڑے مارنے کا

[1] نام مقام ۱۲ [2] لکڑی وغیرہ ۱۲ [3] اسّی کوڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کوئی آپکے خلفاء رض کی سنت ہے [3] یعنے پانچوین بار اُسکو قتل کرڈالو ۱۲

حکم دیا۔ اور قتل کا حکم اٹھہ گیا۔ پہلے اجازت تہی[1]

(۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقِتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا وَاِنَّ رَجُلًا شَرِبَ فَسَكِرَ فَلُقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذَى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَاْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاوُدَ وَمَعْنَى لَمْ يَقِتْ بِضَمِّ اَوَّلِهِ وَكَسْرِ ثَانِيهِ لَمْ يُقَدِّرْ وَلَمْ يَحُدَّهُ بِعَدَدٍ مَخْصُوصٍ **ترجمہ**

ابن عباس رضؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب (پینے والے) کی کوئی حد (سزا) مقرر نہین فرمائی۔ اور ایک شخص شراب پیکر رستہ مین لڑکہڑاتا ہوا (مستانہ چال) چل رہا تہا۔ تو اسکو (لوگ پکڑکر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لانے لگے۔ جبکہ وہ حضرت عباسؓ کے گہر کے مقابل پہونچا تو یکایک بہاگ کہڑا ہوا اور حضرت عباسؓ ہی کے مکان کو اندر گہسکر انکو چمٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ہنس پڑے اور آپنے فرمایا کہ کیا اُسنے ایسے افعال کیئے۔ اور آپنے اُسکے باب مین کوئی حکم نہین دیا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ لم یقت[2] کے یہ معنے ہین کہ آپنے کوئی مقدار نہین فرمائی۔ اور کوئی خاص تعداد آپنے نہین مقرر فرمائی۔

(۷) وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا كُنْتُ لِاُقِيمَ عَلَى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوتُ فَاَجِدُ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُو دَاوُدَ وَقَالَ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَاهُ نَحْنُ **ترجمہ** عمیر بن سعید نخعی رضؓ سے روایت ہی کہ مینے حضرت علی رضؓ سے سنا کہ وہ فرماتے تہے کہ اگر مین کسی (مجرم) پر حد قائم کرون (یعنے اسکو سزا دون) اور اثنا قیام حد مین مرجائے[3] تو اسکی نسبت میرے دل مین کوئی خیال پیدا نہین ہوتا لیکن اگر شرابی اثنا قیام حد مین مرجائے تو مین اسکی دیت[4] دلاؤن گا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمین حد (سزا) کی کوئی حد مقرر نہین فرمائی۔ شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد کی روایت اسطرح مذکور ہے کہ آپنے اس باب مین حد (سزا) کی کوئی حد معین نہین فرمائی جو کچہ مقرر کیا ہے

---

[1] موقوف ہوگیا ۱۲ سے یعنے شرابی کے قتل کی اگر پانچوین دفعہ پیئے اجازت تہی ابتدا اسلام مین پہر وہ حکم موقوف اور منسوخ ہوگیا ۱۲ [2] بضم حرف اول وکسرہ حرف ثانی ۱۲ [3] یعنے کوڑے مارتے وقت مرجاوے۔ [4] خون بہا ۱۲

وہ ہم ہی لوگون نے مقرر کیا ہے۔

(۸) وعن ابن شہاب رض انہ سئل عن حد العبد فی الخمر فقال بلغنی ان علیہ نصف حد الحر اخرجہ مالک ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی کہ اُن سے دریافت کیا گیا کہ غلام اگر شراب پیئے تو اسکو کتنی سزا دیجائے تو انہون نے جواب دیا کہ مجھکو یہ خبر پہونچی ہے کہ اسکو آزاد کے نصف سزا دی جائے مالک اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن ابن المسیب قال غرب عمر رض ربیعۃ بن امیۃ فی الخمر الی خیبر فلحق بہرقل فتنصر فقال عمر رض لا اغرب بعدہ مسلما اخرجہ النسائی ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہی کہ حضرت عمر رض نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی علت مین خیبر کی جانب جلاوطن کرکے نکالدیا۔ وہ ہرقل سے جاکر ملگیا اور نصرانی ہوگیا تو حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اب مین کسی مسلمان کو اسکے بعد جلاوطن نہین کرونگا۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وعن عمر رض ان رجلا کان یلقب حمارا وکان یضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللھم العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت الا انہ یحب اللہ ورسولہ اخرجہ البخاری وفی روایۃ لابی داود عن ابی ہریرۃ لا تقولوا ھذا ولکن قولوا اللھم ارحمہ اللھم تب علیہ ترجمہ عمر رض سے روایت ہے کہ ایک شخص کا لقب حمار تہا۔ اور بعض اوقات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا تہا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ایک دفعہ شراب پینے کی علت مین کوڑے مار چکے تہے۔ پہر ایک دن وہ شراب پیئے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کیا گیا۔ تو آپنے اسکو کوڑے لگانے کا حکم دیا۔ اور اسکو کوڑے مارے گئے تو ایک شخص نے کہا کہ یا اللہ اسپر لعنت ہو کیا روز روز یہ شراب پیئے ہوئے حاضر کیا جاتا ہے تو آپنے فرمایا کہ اسپر لعنت مت کرو مین خوب جانتا ہون کہ یہ خدا اور اسکے رسول کو دوست رکہتا ہے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ اور ابو داؤد کی روایت مین جو ابو ہریرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ یہ مت کہو بلکہ یہ کہو کہ ای اللہ اسپر رحم کر اور اسکی توبہ قبول فرما

---

۱ یعنے صلاح و مشورہ کرکے اسی کوڑے مقرر کیے ہین ۱۲ ۲ آزاد کو اگر چالیس کوڑے مارے جائین تو غلام کو بیس کوڑے مارے جائین گے ۱۲ ۳ بادشاہ روم ۱۲ ۴ گدہا ۱۲ ۵ خوش طبع آدمی تہا ۱۲ ۶ یعنے کیسا خراب آدمی ہے کہ ہمیشہ ایسی حالت مین پکڑکر لایا جاتا ہے ۱۲ ۷ یعنے برا مت کہو بلکہ یہ دعا کرو ۱۲ ۸ بعضون نے کہا بروزن عنذف بعضون نے بر وزن دمشق

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِی الشَّفَاعَۃِ وَالتَّسَامُحِ فِی الْحُدُوْدِ

باب ساتوان

(حدون مین سفارش اورچشم پوشی کے بیان مین)

(۱) عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ رَاشِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ خَاصَمَ فِیْ بَاطِلٍ وَّھُوَ یَعْلَمُہٗ لَمْ یَزَلْ فِیْ سَخَطِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِیْ مُؤْمِنٍ مَا لَیْسَ فِیْہِ اَسْکَنَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَدْغَۃَ الْخَبَالِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ وَمَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَۃٍ بِظُلْمٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلرَّدْغَۃُ بِسُکُوْنِ الدَّالِ وَتَحْرِیْکِھَا بَعْدَھَا غَیْنٌ مُّعْجَمَۃٌ اَلطِّیْنُ وَالْوَحْلُ الْکَثِیْرُ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کی سفارش حدود الٰہی مین سے کسی حد (سزا) کے حائل اور مانع ہو تو اُسنے خدا سے ضد کی (یعنے مقابلہ کیا) اور جو شخص جہوٹی لڑائی لڑتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے[1] کہ یہ جہوٹی لڑائی ہے تو ایسا شخص ہمیشہ خدا کے غضب مین گرفتار رہیگا تا آنکہ اُس سے[2] باز نہ آئے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی نسبت وہ بات کہے جو اُسمین نہین ہے[3]۔ تو خدا ایسے شخص کو دوزخیون کی پیپ کے کیچڑ مین رہنے کو جگہ دیگا[4]۔ اور جو شخص کسی ظالم کی اعانت کرے تو وہ شخص خدا کے غضب سے راضی ہوگیا[5]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ الرّدغۃ بسکون وتحریک دال غین معجمہ سے وہ مقام جہان بہت کیچڑ ہو۔

(۲) وَعَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رض اَنَّہٗ لَقِیَ رَجُلًا قَدْ اَخَذَ سَارِقًا یُرِیْدُ اَنْ یَّذْھَبَ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ فَشَفَعَ لَہُ الزُّبَیْرُ رض لِیُرْسِلَہٗ فَقَالَ لَا حَتّٰی اَبْلُغَ بِہٖ اِلَی السُّلْطَانِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ اِنَّمَا الشَّفَاعَۃُ قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ السُّلْطَانَ فَاِذَا بَلَغَ السُّلْطَانَ لَعَنَ الشَّافِعَ وَالْمُشَفِّعَ۔ اَخْرَجَہٗ مَالِکٌ ترجمہ زبیر بن عوام رض سے روایت ہے کہ انکو ایک ایسا شخص ملا جو ایک چور کو پکڑے ہوئے بادشاہ کے پاس لیے جاتا تہا۔ تو اُنہون[6] نے چور کے باب مین اُس شخص سے سفارش کی تاکہ وہ اُسے چھوڑ دے تو اُس شخص نے کہا کہ نہین (یعنے اسکو اُس وقت تک مین نہین چھوڑتا) جب تک

[1] یعنے دیدہ دانستہ ایک جہوٹ بات کے واسطے لڑتا ہے جیسے جہوٹی دعاوی دائر کرنی وغیرہ وغیرہ ۱۲ [2] لڑائی سے ۱۲ [3] یعنی جہوٹا الزام لگاتا ہے ۱۲ [4] یعنے دوزخیون کو آگ کی حرارت سے جو پیپ نکلیگا اسمین رکہے جائینگے اور اُس پیپ کو کیچڑ سے تشبیہ دیگئی ہے ۱۲

اسکو بادشاہ کے پاس لے جاوٗن تو زبیر نے کہا کہ سفارش تو بادشاہ کے پاس پہونچنے سے قبل جائز ہے جب بادشاہ کے پاس (مجرم) پہونچ جائے تب تو سفارش کرنے والے اور سفارش قبول کرنے والے دونو ملعون ہین۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ رض أَنَّهُ تَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَنَامَ فَجَاءَهُ سَارِقٌ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ صَفْوَانُ السَّارِقَ فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُقْطَعَ يَدُهُ فَقَالَ صَفْوَانُ رض إِنِّي لَمْ أُرِدْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ أَخْرَجَهُ الْأَرْبَعَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ

ترجمہ صفوان بن امیہ رض سے روایت ہی کہ وہ اپنی چادر سرہانے رکھکر مسجد مین سو گئے تو چور نے آکر انکی چادر چرائی تو صفوان نے اُس چور کو پکڑ لیا۔ اور اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپ نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ تو صفوان نے کہا کہ یارسول اللہ میری یہ غرض نہین تھی مین نے یہ چادر اسکو خیرات کردی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے اسکو میرے پاس لانے سے قبل ہی کیون نہ ایسا (تصفیہ) کرلیا۔ بجز ترمذی کے چارون اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَؤُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلِأَبِي دَاوُدَ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حتے المقدور مسلمانون سے حدون (سزاون) کو ٹال دو۔ پس اگر کوئی صورت اسکی رہائی کی ہو تو اسکو چھوڑدو اسلیے کہ امام (حاکم) کا معافی اور رہائی مین خطا کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے مین خطا کرے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی روایت مین جو حضرت عائشہ رض ہی سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ عزت دار لوگون سے بجز حدود کے انکی اور خطاون سے درگزر کرو۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهُ هَزَّالٌ شَكَا رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ

---

۱ یعنی حاکم ۱۲ ۲ کہ اسکا ہاتھ کاٹا جائے بلکہ اس سے خفیف کوئی سزا مراد تھی ۱۲ ۳ یعنی اب بغیر سزا کے چارہ نہین ہے ۴ یعنی اگر کوئی حاکم غلطی سے کسی مجرم کو رہا کردے تو یہ بہتر ہے بہ نسبت اسکی کہ کسی مجرم کو غلطی سے سزا دیدے ۱۲ ۵ یعنی دینداری سے اگر چھوٹی چھوٹی خطائین ہوجائین تو معاف کردو۔ البتہ زنا وغیرہ امور مین سزا دو ۱۲ ۶ یعنی جنکی سزائین مقرر ہین جیسے زنا سرقہ وغیرہ

الآیۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ھزال لو سترتہ بردائک لکان خیرًا لک۔ اخرجہ مالک وابو داؤد ترجمہ ابن سیب سے روایت ہی کہ ایک اسلمی شخص نے جسکا نام ہزال تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص کے زنا کی بابت شکایت کی اور اُس سے قبل کا واقعہ ہے جب یہ آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ والذین یرمون المحصنات الآیۃ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ہزال اگر تم اسکو اپنی چادر سے ڈھانپ لیتے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔ مالک اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۶) وعن ھانی بن نیار رض قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یجلد فوق عشرۃ اسواط الا فی حد من حدود اللہ تعالی اخرجہ الشیخان وابو داؤد رحمہم اللہ ترجمہ ہانی بن نیار رض سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بجز حدود الٰہی کے کسی کو دس کوڑے سے زائد نہ مارے جائیں۔ شیخین ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۷) وعن حکیم بن حزام رض قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان تنشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود اخرجہ ابو داؤد ترجمہ حکیم بن حزام رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے اور اشعار پڑھنے سے اور حدود کے قائم کرنے سے منع فرمایا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن ابی امامۃ بن سھل بن حنیف عن بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار قال اشتکی رجل من الانصار حتی اضنی فعاد جلدۃ علی عظم فدخلت علیہ جاریۃ لبعضھم فھش لھا فوقع علیھا فدخل علیہ رجال من قومہ یعودونہ فاخبرھم بذلک وقال استفتوا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی وقعت علی جاریۃ دخلت علی فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ما راینا باحد من الضر مثل الذی ھو بہ ولو حملناہ الیک لتفسخت عظامہ ما ھو الا جلد علی عظم فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاخذوا لہ مائۃ شمراخ فیضربوہ بھا ضربۃ واحدۃ اخرجہ ابو داؤد والنسائی ترجمہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف رسول اللہ صلے اللہ

لہ فلان شخص نے فلان عورت سے زنا کیا ہی ۱۲ سلہ اسکے قبل کا واقعہ بیان کرنے سے یہ مقصود ہے کہ اگر یہ آیت نازل ہوئی ہوتی تو اُس شخص کو حد قذف یعنے تہمت لگانے کی سزا دیجاتی ۱۲ سلہ یعنے اگر تم عیب پوشی کرتے تو وہ تمہارے لیے زیادہ مفید تھا ۱۲ سلہ جن جرموں میں سزائیں معین ہیں ۱۲ سلہ یعنے ان جرموں کے سوا جن میں سزائیں معین ہیں اور کسی جرم کے پاداش میں دس کوڑوں سے زائد کسی شخص کو نہ مارے جائیں ۱۲ سلہ اسلیے کہ مسجد خون سے بھر جائیگی جس سے تکلیف ہوگی ۱۲ سلہ اسلیے کہ اشعار اکثر لغو مضامین سے بھرے ہوتے ہیں اور مسجد اچھے ذکر کے لیے ہے ۱۲ سلہ اسلیے کہ جب کسی پر کوڑے پڑینگے تو وہ لامحالہ چیخے گا چلائیگا اور مسجد میں غل غپاڑا ہوگا اور مسجد شور مچانے کی جگہ نہیں ہی ۱۲

علیہ وسلم کے بعض انصاری اصحاب سے روایت کرتے ہین کہ انصار مین سے ایک شخص بیمار ہوا اور اسقدر نحیف اور ناتوان ہوگیا کہ صرف ہڈی چمڑا اُسمین باقی رہگیا (اتفاقاً ایک دن) اُسکے پاس کسی انصار کی لونڈی آگئی تو وہ اُسکے لیے بیتاب ہوگیا اور اُس سے جماع کرلیا۔ اسکے بعد اسکی قوم کے لوگ اسکی عیادت کی غرض سے اُسکے پاس آئے تو اُسنے انکو اس واقعہ سے مطلع کیا اور کہا کہ تم لوگ مجھہ سے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کہ مینے ایک لونڈی سے جماع کرلیا ہے جو میرے پاس آگئی تھی۔ انہون نے آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا اور یہ کہا کہ ہمنے تو ایسا نحیف اور ناتوان آدمی نہین دیکھا جیسا کہ وہ ہے اگر ہم اسکو آپکے پاس لے کر آئین تو اسکی ہڈیان چورا ہوجائے گی اسمین سوای ہڈی اور چمڑیکے اور کچھہ باقی نہین ہی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ درخت کی سو شاخین ایک جگہ اکٹھا کرکے اسکو ایک ہی دفعہ مارو[1]۔ ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا[2] فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور اسکو اُسکی سزا دنیا مین مل جائے تو خدا اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ آخرت مین اُسی جرم کی بابت اُسکو دوبارہ سزا دے۔ اور جو شخص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور خدا نے اُسکے گناہ کو ڈھانپ لیا ہو اور معاف کردیا ہو۔ تو خدا اُس سے زیادہ بخشش والا ہی کہ وہ آخرت مین لوٹا کر ایسے جرم کے بابت سزا دے جسکو اُسنے معاف کردیا ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۰) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يَعْقِلَ۔ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ فِي أُخْرٰى وَعَنِ الْخَرِفِ ترجمہ علی رض سے روایت ہے،

---

[1] یعنے ایک ہاتھ مین پتلی پتلی سو چھڑیان لیکر اسکو ایک ہی دفعہ مارو تو ایک ہی دفعہ مین سو چھڑیان اُسپر پڑجائین گی۔ سزا بھی پوری ہوجائے گی اور اسکو زیادہ تکلیف بھی نہ ہوگی ۱۲

[2] جیسے زنا و سرقہ وغیرہ ۱۲

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں[۱]۔ سویا ہوا آدمی جب تک بیدار نہ ہوجائے۔ اور لڑکا تاوقتیکہ بالغ نہ ہوجائے۔ اور مجنون تاوقتیکہ اسکی عقل صحیح نہ ہوجائے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداؤد نے ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ ایسا بڈھا شخص جسکی عقل بڑھاپے کی وجہ سے زائل ہوگئی (وہ بھی مرفوع القلم ہے)۔

کِتَابُ الْحِضَانَةِ

(کتاب الحضانہ)

(بچون کی پرورش کرنے کے بیان مین)

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ اَتَتْ اِمْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهٗ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهٗ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَّنْتَزِعَهٗ مِنِّيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَالَمْ تَنْكِحِيْ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عبداللہ بن عمرو رض روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگی کہ یارسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے اسکے لیے میرا پیٹ غلاف[۲] تھا اور میری چھاتی اسکے پینے کا برتن ہے۔ اور میری گود اسکے رہنے کا گھر ہے اور اسکے باپ نے مجھے طلاق دیدی ہے۔ اور وہ مجھ سے اس بچہ کو چھین لینا چاہتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم اسکی زیادہ حقدار ہو۔ جب تک تم (دوسرا) نکاح نہ کرو[۳]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَاخْتَارَ اُمَّهٗ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو اختیار دیدیا کہ چاہے وہ اپنے باپ کے پاس رہے چاہے اپنی مان کے پاس رہے۔ اس لڑکے نے اپنی مان کے پاس رہنا اختیار کرلیا۔ اور (جھٹ) مان کا ہاتھ پکڑلیا۔ اور اسکی مان اسکو لیکر چلتی ہوئی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

---

[۱] یعنے ان سے باز پرس نہین کی جاوے گی ۱۲ [۲] یعنے پیٹ کی اندر تھا ۱۲ [۳] دوسرا نکاح کرلینے کے بعد باپ لڑکے کو واپس لیگا تم کو پرورش کا کوئی حق باقی نہ رہے گا ۱۲

ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین۔

(۳) وعن علی رض قال خرج زید بن حارثۃ الی مکۃ فقدم بابنۃ حمزۃ فقال جعفر رض انا اٰخذھا انا احق بھا وھی ابنۃ عمی وعندی خالتھا وانما الخالۃ ام وقال علی انا احق بھا ھی ابنۃ عمی وعندی ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فھی احق بھا وقال زید رض انا احق بھا ھی ابنۃ اخی وانما خرجت الیھا وقدمت بھا فقضی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجعفر وقال انما الخالۃ ام اخرجہ ابوداؤد

ترجمہ علی رض سے روایت ہو کہ زید بن حارثہ رض مکہ کو گئے اور وہان سی حضرت حمزہ رض کی بیٹی کو اپنے ساتھ لیکر آئے تو جعفر بن ابو طالب رض نے کہا کہ اس لڑکی کو مین لون گا مین اُسکا زیادہ مستحق ہون یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اسکی خالہ میرے نکاح مین ہو۔ اور خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے اور حضرت علی رض نے کہا کہ مین اس لڑکی کا زیادہ حقدار ہون یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی میرے نکاح مین ہین۔ جو اس لڑکی کی زیادہ مستحق ہین۔ زید نے کہا کہ مین اس لڑکی کا زیادہ حقدار ہون یہ میرے بہائی کی بیٹی ہے۔ اور مین مکہ جاکر اُسکو اپنے ساتھ لایا ہون۔ تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ یہ لڑکی جعفر رض کے پاس رہیگی۔ اور آپنے فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہوتی ہے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

کتاب الحسد

(کتاب الحسد)

(حسد کے بیان مین)

(۱) عن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنین رجل اٰتاہ اللہ تعالی الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا ورجل اٰتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق اخرجہ الشیخان ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہو کہ رسول

سلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا سلہ زید اور حمزہ رض کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہائی بہائی بنا دیا تہا اسی خیال سے بہائی کی بیٹی کہا تہا سلہ حسد اسکو کہتے ہین کہ دوسرے کی نعمت کا زوال چاہے اور اپنے واسطے اسی نعمت کی خواہش کرے یہ حرام ہو غبطہ اسکو کہتے ہین کہ بغیر زوال نعمت کے اپنے لیے وہی نعمت چاہے۔ یہ جائز ہے ۱۲

الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کہ دو چیزون کے سوا کسی اور چیز مین حسد[۱] کرنا جائز نہین ہے۔ ایک
تو ایسے شخص سے حسد کرنا جسکو خدا نے علم و حکمت عطا فرمائی ہے۔ پس وہ لوگون کو اُسکے بموجب
حکم دیتا ہے۔ اور لوگون کو تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ دوسرے ایسے شخص سے حسد کرنا جسکو خدا نے
مال و دولت دی ہے اور وہ اسکو اچھے کامون مین صرف کرتا ہے۔ شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مینے رسول الله صلے الله علیه وسلم سے سُنا کہ آپ
فرماتے تھے کہ کسی شخص کو کسی شخص پر حسد اور رشک کرنا چاہیئے بجز دو شخصون کے (کہ اُنپر رشک کرنا
جائز ہے) ایک تو اُس شخص پر (رشک جائز ہے) جسکو خدا نے قرآن کا حافظ بنایا ہے رات دن
وہ اُسکے حق کو ادا کرتا رہتا ہے (یعنے رات دن قرآن پڑہا کرتا ہے) دوسرے اُس شخص پر جسکو
خدا نے مال دیا ہے اور وہ اسکو رات دن (نیک کامون مین) خرچ کرتا ہے[۲] شیخین اور ترمذی
اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّهٗ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ اَوْ قَالَ الْعُشْبَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ حسد کرنے سے احتراز کرتے رہو۔
اسلیے کہ حسد نیکیون کو اسطرح کہا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی یا گہانس کو کہا دیتی[۳] ہے۔ ابو داؤد
اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا تَحَابُّوْنَ بِهٖ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ زبیر سے روایت ہے کہ رسول الله نے

---

[۱] ان دونون حدیثون مین حسد سے مراد غبطہ ہے یعنے بغیر زوال دوسرے کی نعمت اپنے لیے ویسی تمنا کرے تو جائز ہے ۱۲
[۲] یہان حسد سے مراد غبطہ ہے ۱۲
[۳] یعنے جلا دیتی ہے۔

فرمایا کہ تم لوگون مین پہلی امتون کی بیماری پھیل گئی ہے جو (بیماری) حسد اور بغض ہے اور یہ بیماری مونڈنے والی ہے۔ مین نہین کہتا کہ یہ بال مونڈتی ہے۔ بلکہ یہ دین کو مونڈ ڈالتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ تم لوگ کبھی بہشت مین داخل ہوگے تاوقتیکہ تم ایمان نہ لاؤ۔ اور تم لوگ کبھی ایماندار نہ ہوگے جبتک آپس مین ایک دوسرے سے محبت نکرو گے۔ مین تمکو ایک ایسی بات بتلا دیتا ہون جسپر عمل کرنے سے تم لوگون مین ایکدوسرے سے محبت ہو جائے گی اور وہ بات یہ ہے کہ تم لوگ آپس مین سلام پھیلایا کرو۔ (یعنے ہر مسلمان شخص کو سلام کیا کرو عام اس سے کہ جان پہچان ہو یا نہ ہو) ترمذی اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الحِرْصِ

کتاب الحرص۔ (لالچ کا بیان)

(۱) **عن** انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يهرم ابن ادم ويشب فيه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر اخرجه الشيخان والترمذي۔ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ انسان جون جون بڈہا ہوتا جاتا ہے اسمین دو چیزین جوان ہوتی جاتی ہین (ایک تو) مال کی طمع (دوسرے) زندگی کی طمع شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین[1]۔

(۲) **وعن** كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا في غنم بافسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه اخرجه الترمذي وصححه ومعناه ان حرص المرء على المال والشرف وحبهما مفسد لدينه كما يفسد الذئبان الجائعان الغنم اذا ارسلا فيها ولم يمنعا منها ترجمہ کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریون (کے گلہ) مین چھوڑ دیے جائین تو وہ دونون بکریون مین اتنا فساد برپا نکرینگے جتنا کہ انسان کے مال اور مرتبہ کی طمع اسکے دین مین فساد برپا کرتی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور اسکا مطلب[2] یہ ہے کہ انسان کا مال اور عزت کی طمع کرنا اور اون کو دوست رکھنا اونکے دین کے لیے ایسی مفسد ہے جیسے کہ دو بھوکے بھیڑیے بکریون مین فساد برپا کرتے ہین۔ جبکہ وہ دونون بکریون مین چھوڑ دیے جاوین۔ اور انکے لیے کوئی شئے اس فساد سے مانع نہو۔

---

[1] مرد چون پیر شود حرص جوان مے گردد۔ [2] قول مؤلف۔

وعن انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لابن ادم واديان من مال لابتغى اليهما ثالثا و لا يملأ جوف ابن ادم الا التراب و يتوب الله على من تاب اخرجه الشيخان وهذا لفظهما و الترمذي بمعناه ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر انسان کے دو میدان مال سے بھرے ہوں تو بھی تیسرے (میدان) کا متلاشی رہیگا۔ انسان کے پیٹ کو بجز مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور جو شخص توبہ کرے (حرص سے اور قناعت اختیار کرے) تو خدا اوسکی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی نے اسی الفاظ میں روایت کی جسکا مطلب یہی ہے۔

كتاب الحياء

(شرم کا بیان)

عن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استحيوا من الله حق الحياء قلنا انا نستحيي من الله يا رسول الله و الحمد لله قال ليس ذلك ولكن الاستحياء من الله تعالى حق الحياء ان تحفظ الرأس وما وعى و البطن وما حوى و تذكر الموت و البلاء ومن اراد الاخرة ترك زينة الحيوة الدنيا و اثر الاخرة على الاولى فمن فعل ذلك فقد استحيى من الله حق الحياء اخرجه الترمذي و المراد بما وعى الرأس السمع و البصر و اللسان و بما حوى البطن الماكول و المشروب و المراد الحث على طلب الحلال من الرزق و استعمال هذه الجوارح في مرضات الله تعالى ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو خدا سے شرم کرو حق شرم کرنے کا تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور ہم لوگ تو خدا سے حیا کرتے ہیں اور تمام تعریف خدا ہی کیلئے ہے آپنے فرمایا کہ یہ شرم مراد نہیں ہے بلکہ خدا سے شرم کرنا حق شرم کرنیکا اسکے یہ معنی ہیں کہ تم لوگ سر کو اور جو چیزیں سر میں شامل ہیں انکو محفوظ رکھو۔ اور پیٹ کو اور جو چیزیں پیٹ میں شامل ہیں انکو محفوظ رکھو۔ اور موت اور بلا کو ہمیشہ یاد کیا کرو۔ اور جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دنیا کی زینت ترک کر دینی چاہیے۔ اور اوسکو دنیا پر آخرت کو مقدم سمجھنا چاہیے۔ جسنے ایسا کیا تو

ف۔ خاک گور چشم تنگ کو دنیا دار را۔ یا قناعت پر کند یا خاک گور۔

اوسنے خدا سے شرم کیا حق شرم کرنے کا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور جو چیزین سر مین شامل ہین اُنسے مراد کان اور آنکھ اور زبان ہے اور جو چیزین پیٹ مین شامل ہین اُنسے مراد تمام کھانے اور پینے کی چیزین ہین اور اس سے مراد یہ ہے کہ رزق حلال تلاش کرو اور تمامی اعضا کو خدا کی مرضی کے موافق استعمال کرو۔

(۲) وَعَنِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا رَاٰى شَيْئًا يَكْرَهُهٗ عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم مین اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردہ مین رہتی ہے اور جب کسی ایسی چیز کو دیکھتے جو آپکو ناپسند ہوتی تو ہم اسبات کو آپکے چہرے مبارک سے پہچان لیتے تھے شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ زید بن طلحہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ہر ایک دین کے لیے ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جس شے مین فحش (بدگوئی) ہوگی وہ اسکو خراب کردیگی۔ اور جس شی مین حیا ہوگی وہ اسکو مزین کردیگی ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِهٖ قَدْ تَمَّتْ حَرْفُ الْحَاءِ

الْمُهْمَلَةِ وَيَتْلُوْهُ مُتَرْجَمُ حَرْفِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۱؎ یعنے کان آنکھ وغیرہ ۲؎ منہیات سے بچتے رہو کان کو کسی کی غیبت سننے سے بچاؤ آنکھ کو کسی عورت کیجانب نظر بد کرنے سے بچاؤ۔ زبان کو بیہودہ باتون سے بچاؤ علے ہذا اور اعضا کو اون ایسے گناہون سے بچاؤ جو اُنسے متعلق ہین۔ ۳؎ کہ آپکو یہ چیز ناپسند ہے ۱۲ ۴؎ یعنے آپ شرم کی وجہ سے زبان سے نہین فرماتے تھے ۱۲ ۵؎ فحش ۶؎ اس شے کو ۱۲

حرف الخاء وفيه خمسة كتب

(حرف الخا جسمین پانچ کتابین ہین)

کتاب الخُلق (خوش خلقی کا بیان) کتاب الخوف (ڈرنے کا بیان) کتاب الخلق العالم (دنیا کی پیدایش کا بیان) کتاب الخلافة (خلیفون کا بیان۔) کتاب الخلع (خلع کا بیان)

کتاب الخُلق

(خوش خلقی کا بیان)

(۱) عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذ احسن خلقك للناس اخرجه مالك ترجمہ معاذ بن جبل رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے معاذ تم لوگون سے خوش خلقی سے پیش آیا کرو۔ مالک اسکے راوی ہین

(۲) وعن ابی ہریرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا وخياركم خياركم لاهله ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باعتبار ایمان کے کامل تر مسلمان وہی ہے جسکے اخلاق اچھے ہون۔ اور تم مین بہتر وہ شخص ہے جسکا اسکے اہل کے ساتھہ برتاؤ اچھا ہو۔

۳ وعن ابی الدرداء رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شيء اثقل في ميزان المؤمن يوم القيمة من خلق حسن وان الله تعالى ليبغض الفاحش البذی۔ اخرجهما ابو داود والترمذی وفی رواية للترمذی وان صاحب حسن الخلق ليبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوة البذاءة الفحش في المنطق ترجمہ ابو الدرداء رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان کے میزان (عمل) مین کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہوگی۔ اور خدای تعالی بدگو بے حیا کو مبغوض خیال فرماتا ہے۔

ان دونو حدیث کے ابوداؤد اور ترمذی راوی ہین ۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین مذکور ہے ۔ کہ خوش خلق آدمی اپنی خوش خلقی کی وجہ سے نمازی اور روزہ دار کے درجہ کو پہونچ جاتا ہے ۔ البذاۃ جو کلام مین فحش الفاظ استعمال کرتا ہو ۔

(۴) وعن جابر رض قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان من احبکم الی و اقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی وابعدکم منی مجلسا یوم القیمۃ الثرثارون والمتشدقون والمتفیھقون قالوا یا رسول اللہ ما المتفیھقون قال المتکبرون اخرجہ الترمذی ۔ الثرثارون الذین یکثرون الکلام تکلفا وخروجا عن حد الواجب والمتشدقون الذین یتکلمون بملأ افواھھم تفاصحا وتعظیما لنطقھم المتفیھقون الذین یتوسعون فی الکلام ویفتحون بہ افواھھم ماخوذ من الفھق وھو الامتلاء ۔ ترجمہ جابر رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین میرے زیادہ پیارے اور قیامت کے دن میرے بہت قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہین جنکے اخلاق اچھے ہین ۔ اور تم لوگون مین میرے بڑے دشمن اور قیامت مین مجھ سے بہت دور بیٹھنے والے وہ لوگ ہین جو بڑے باتونی اور بڑ مارنے والے اور منہ دراز ہین ۔ اصحاب رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ متفیھقون کون لوگ ہین ۔ آپنے فرمایا جو لوگ غرور اور تکبر سے باتین کرتے ہین ۔ ترمذی اسکے راوی ہین ۔ ثرثارون وہ لوگ ہین جو بہ تکلف ضرورت سے زیادہ بیہودہ بک بک کرتے ہین ۔ المتشدقون وہ لوگ جو منہ بھر کر باتین بگھارتے ہین تاکہ لوگ انکو فصیح البیان اور خوش تقریر خیال کرین ۔ المتفیھقون جو لوگ منہ کھول کر بہت کثرت سی بیہودہ زٹل ہانکتے ہین ۔

(۵) وعن النواس بن سمعان رض قال سالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرھت ان یطلع علیہ الناس اخرجہ مسلم والترمذی حاک ای تردد فی الصدر ۔ ترجمہ نواس بن سمعان رض سے روایت ہی کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہلائی اور برائی کی نسبت دریافت کیا ۔ آپنے فرمایا کہ بہلائی خوش خلقی ہے ۔ اور برائی وہ ہے جس سے تمہارے دل مین خلجان پیدا ہو ۔

لہ چبا چبا کر ۔ ؎ کہ بہلائی کیا چیز ہے اور برائی کیا چیز ہے ۔ ؎ لوگون سے کشادہ پیشانی ملنا ہے ۔ یعنی جو بات دل مین کھٹک پیدا کرے

اور نکو یہ برا معلوم ہو کہ لوگ اُس سے مطلع ہو جائین مسلم اور ترمذی اُسکے راوی ہین۔ حاک کے معنے یہ ہین کہ دل مین فکر اور تردد پیدا ہو۔

كِتَابُ الْخَوْفِ

(خوف الٰہی کے بیان مین)

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِیَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے خوف کیا اُسنے اول ہی رات سے سفر شروع کر دیا۔ اور جسنے اول ہی رات سے چلنا شروع کیا وہ منزل (مقصود) کو پہونچ گیا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کا سامان بہت ہی بیش قیمت ہے۔ آگاہ کہ خدا کا سامان جنت ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَابٍّ وَّهُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَرْجُوا اللّٰهَ تَعَالٰى یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَا فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا یَرْجُوْا وَاٰمَنَهٗ مِمَّا یَخَافُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جوان شخص کے پاس تشریف لیگئے جو سکرات مین تہا۔ آپنے فرمایا کہ کیون تمہاری کیا حالت ہے اُسنے کہا کہ مجہے خدا سے (مغفرت کی) امید ہے۔ اور مجہے اپنے گناہون کا خوف لگا ہوا ہے۔ تو آپنے ارشاد فرمایا کہ جب کبہی یہ دونو باتین کسی بندہ (مومن کے) دل مین جمع ہوتی ہین تو خدای تعالیٰ اُسکو وہی چیز عطا فرماتا ہے جسکی اُسکو امید ہتی۔ اور جس چیز سے وہ خوف کرتا تہا۔ اُس سے خدا تعالیٰ

---

[۱] چور وغیرہ سے [۲] مطلب یہ ہے کہ جسنے خدا کا خوف کیا اُسنے اچہے اعمال شروع کر دیئے اور جسنے اچہے اعمال کیے وہ جنت مین داخل ہوا جس طرح کہ اگر کسی مسافر کو چور وغیرہ کا خوف ہو گیا ہو تو وہ رات ہی سے چلتا ہوتا ہے اور منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے

[۳] یعنے تمہارا مال اسکے مقابلہ مین کوئی چیز نہین ہے جس کے بچاؤ کی غرض سے تم اول ہی رات سے چلتے ہو نہ اُسکے حصول کے لیے تمکو رات دن چلنا چاہیئے یعنے رات دن ذکر الٰہی مین مصروف رہنا چاہیئے جب یہ بیش بہا دولت تم کو ملے گی یعنے جب تم جنت مین داخل ہوگے۔ جنت مین داخل ہونا کوئی آسان نہین ہے۔

[۴] یعنے مغفرت عطا فرماتا ہے۔

اسکو محفوظ رکھتا ہے[1]۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَ غَيْمًا عُرِفَ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ترجمہ عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا منہ پھاڑکر ہنستے ہوئی نہین دیکھا کہ آپکے حلق کا کوا نمایان ہوا ہو البتہ آپ تبسم فرماتے تھے[2]۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ اور بخاری نے ایک روایت مین اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب ابر گہرا ہوا دیکھتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا۔ تو مینے عرض کیا[3] کہ یا رسول اللہ لوگ جب ابر گہرا ہوا دیکھتے ہین۔ تو خوشیان مناتے ہین اس امید سے کہ اسمین پانی ہوگا۔ اور مین آپ کو دیکھتی ہون کہ آپ جب ابر گہرا ہوا دیکھتے ہین تو آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا ہے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ کونسی چیز ایسی ہے جس سے مجھے اس امر کا اطمینان ہو کہ اسمین عذاب نہ ہو[4]۔ ایک قوم ہوا کے ذریعہ سے عذاب پہونچایا گیا ہے۔ اور ایک قوم نے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ سیاہ ابر ہے یہ ضرور ہمپر پانی برسائے گا[5]۔

(۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَفِيهِ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ لِلّٰهِ تَعَالٰى سَاجِدًا وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تُعْضَدُ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنَى أَطَّتِ السَّمَاءُ أَيْ كَثْرَةُ مَا فِيهَا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ قَدْ أَثْقَلَهَا حَتّٰى أَطَّتْ أَيْ صَوَّتَتْ وَ

---

[1] گناہون کو عذاب سے محفوظ رکھتا ہو[2] مسکراتے تھے[3] بوجہ خوف کے[4] قول حضرت عائشہ رضہ[5] یعنی ممکن ہے کہ اسمین عذاب ہو[6] لیکن در اصل وہ عذاب الٰہی تھا ۱۲

هٰذَا اَمْثَلُ وَاِيْذَانٌ بِكَثْرَةِ الْمَلٰئِكَةِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ ثَمَّ اَطِيْطٌ وَالْجُؤَارُ الصِّيَاحُ اَيْ تَسْتَغِيْثُوْنَ وَقَوْلُهٗ لَوَدِدْتُّ اِنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ مُدْرَجٌ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ اَبِيْ ذَرٍّ رض ترجمہ ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین وہ چیزین دیکھتا ہون جو تم نہین دیکھتے اور مین وہ باتین سنتا ہون جو تم نہین سنتے۔ آسمان بوجہ کے مارے چرچراتا ہے اور اُس کا چرچرانا حق بجانب ہے۔ اُسمین چار انگل کوئی ایسی جگہ خالی نہین ہے جہان کوئی فرشتہ خدا کے سجدہ کے لیے اپنی پیشانی رکھے ہوئے نہ ہو۔ خدا کی قسم جو باتین مین جانتا ہون اگر تم اُن باتون کو جانتے تو تم لوگ بہت ہی کم ہنستے۔ اور ہر دم روتے ہی رہتے۔ اور کبھی عورتون کے ساتھ بچھونون پر مزے نہ اُڑاتے۔ اور جنگلون مین خدا سے فریاد و زاری کرتے ہوئے۔ اور چیختے چلاتے ہوئے نکل جاتے (ابوذر کہتے ہین کہ) کاشکے مین ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اطت السماء۔ فرشتون کی کثرت کی وجہ سے اسمین زیادہ وزن پیدا ہوگیا۔ جسکی وجہ سے اسمین چرچراہٹ کی آواز پیدا ہوگئی۔ اور یہ ایک فرشتون کی کثرت کی مثال اور ایذان ہے۔ اگرچہ بالفعل وہان چرچراہٹ کی آواز نہ تھی۔ اور جوار کے معنے چیخنے چلانے کے ہین یعنے خدا سے فریاد و زاری کرینگے۔ اور یہ قول۔ کاشکے مین ایک درخت ہوتا اور لوگ مجھے کاٹ ڈالتے۔ ابوذرؓ کا ہے۔ جو حدیث مین مندرج ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهٖ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمَا قَنَطَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مسلمان کو وہ عذاب معلوم ہو جائے جو خدا کے نزدیک ہے تو وہ کبھی جنت کی ہوس نہ کرے۔ اور اگر کافر کو وہ رحمت معلوم ہو جائے جو خدا کے نزدیک ہے تو کبھی وہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ رزین اسکے راوی ہین۔

وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَامِرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض هَلْ تَدْرِيْ مَا قَالَ اَبِيْ لِاَبِيْكَ قُلْتُ لَا قَالَ اِنَّ اَبِيْ قَالَ لِاَبِيْكَ يَا اَبَا مُوْسٰى هَلْ يَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا

سلہ گناہون سے مغفرت کیے گئے ۱۲ .... سلہ اسمین میرے ذمہ کسی گناہ کی باز پرس نہ ہولی عذاب الٰہی سے ڈر کر ایسا فرمایا ۱۲ سلہ مطلب یہ کہ خدا کے عذاب اور رحمت دونو کی مقدار بڑھی ہوئی ہے ۱۲

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَ
اِنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ اَبُوكَ لِاَبِي لَا وَاللّٰهِ
قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَهُ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَاَسْلَمَ عَلَى اَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَ
اِنَّا لَنَرْجُو اَجْرَ ذٰلِكَ قَالَ اَبِي لٰكِنِّي اَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اِنَّ ذٰلِكَ
بَرَدَ لَنَا وَاِنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ
وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَبِي اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابو بردہ عامر بن ابوموسیٰ رضہ سے روایت ہے
کہ مجھہ سے عبد اللہ بن عمر رضہ نے پوچھا کہ تم کو معلوم ہے کہ میرے والد[۱] نے تمہاری والد[۲] سے کیا
کہا تہا تو مینے کہا کہ مجھے معلوم نہین ۔ تو انہون نے کہا میرے والد نے تمہاری والد سے یہ کہا
تہا کہ اے ابوموسے کیا تم کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سات[۳]
ہمارا مسلمان ہونا اور آپکے سات ہمارا ہجرت کرنا ۔ اور آپ کی شرکت مین ہمارا جہاد کرنا ۔ اور ایسے
کل افعال جو ہمنے آپ کی موجودگی مین کیے ہین ۔ وہ سب بجای خود ہمارے لیے قائم اور ثابت رہین[۴]
اور جو اعمال کہ ہمنے آپکے بعد کیے ہین اس سے برابر چوکتے ہوئے[۵] ہماری (عذاب الٰہی سے)
نجات ہو جائے ۔ تو تمہاری والد نے ہمارے والد سے کہا کہ خدا کی قسم ایسا نہین ہو سکتا ۔
ہمنے آپ کی بعد جہاد کیے ہین ۔ نمازین پڑہی ہین ۔ روزے رکہے ہین ۔ اور کثرت سے نیک کام
کیے ہین اور ہمارے ہاتہون پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے ہین ۔ ہمکو تو ان سب اعمال
کی بابت ثواب پانے کی امید ہے ۔ تو پہر اسکے بعد میرے والد[۶] نے کہا کہ لیکن مین تو قسم اُس ذات
کی جسکے ہاتہ مین عمر رضہ کی جان ہے یہی چاہتا ہون کہ جو اعمال کہ ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم کے سات کیے ہین بجائے خود ہمارے لیے قائم اور ثابت رہین ۔ اور جو اعمال ہمنے آپ کے
بعد کیے ہین ۔ انکی وجہ سے برابر چوکتے ہوئے ہماری نجات ہو جائے (تو غنیمت ہے) تو مینے

---

[۱] حضرت عمر رضہ نے [۲] ابوموسے رضہ سے [۳] یعنے جو اعمال کہ ہمنے آپکے سامنے کیے ہین جنکے مقبول ہونے کی ہمکو امید ہے اگر بجائے خود باقی رہے اور موجب ترقی مدارج ہو تو زہے سعادت اور جو اعمال کہ ہمنے آپکے بعد کیے ہین اُنکی وجہ سے برابر چوکتے ہوئے ہماری عذاب الٰہی سے نجات اور رہائی ہو جائے تو غنیمت ہے [۴] یعنے نہ اُس سے ہمکو نفع ہو ۔ نہ نقصان پہونچے نہ موجب ثواب ہو نہ ذریعہ عذاب یعنے موجب ثواب ہو تو موجب عذاب بہی نہ ہو [۵] طاعت ناقص ما موجب غفران نشود ÷ راضیم گر ہمہ علت عصیان نشود ۔ [۵] چوکتے ہوئے نجات ہونے کے کیا معنے اسکے ذریعہ سے ترقی مدارج کی امید ہے ۔
[۶] حضرت عمر رضہ نے کہا ۱۲ ۔

کہا کہ آپکے والد خدا کی قسم میرے والد سے بہتر تھے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

کتاب الخلق العالم

(دنیا کی پیدائش کا بیان)

(۱) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاَتَى نَاسٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ اُنَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ تَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالُوْا جِئْنَا لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ قَالَ كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہو کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ مسجد مین تشریف فرما تھے۔ اسکے بعد آپکے پاس (قبیلہ) بنی تمیم کے چند اشخاص آئے تو آپنے اُنسے فرمایا کہ اے بنی تمیم تم لوگ خوشخبری کو قبول کرو تو وہ کہنے لگے کہ ہم خوشخبری تو سن چکے اب ہمکو کچھہ دیجئے۔ یہ بات اُنھون نے دو دفعہ کہی۔ جسکے سُننے سے آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر اسکے بعد آپکے پاس یمن کے لوگ آئے آپنے اُنسے فرمایا کہ ای اہل یمن تم ہی خوشخبری کو قبول کرو۔ جبکہ بنی تمیم نے نہین قبول کی۔ تو وہ کہنے لگے یارسول اللہ ہمنے اسکو قبول کیا۔ پھر وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ اسی غرض سے آپکے پاس حاضر ہوئے ہین تاکہ ہم دینی امور مین سمجھہ حاصل کرین اور آپ سے ابتدائے پیدایش کا حال دریافت کرین کہ پہلے کیا تھا۔ تو آپنے فرمایا کہ بس خدا ہی خدا تھا۔ اور کوئی شئے خدا سے قبل نہ تھی۔ اور خدا کا عرش پانی پر تھا۔ اسکے بعد خدا نے زمین اور آسمانون کو پیدا کیا۔ اور ہر شئے کو لوح محفوظ مین لکھہ لیا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ رَزِيْنِ الْعُقَيْلِيِّ رض قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ

---

۵۱ حضرت عمرؓ ۵۲ ابو موسےٰ سے ۵۳ یعنے باوجود اتنے اعمال اور فضائل کے وہ خدا اللہ سے اتنا ڈرتے تھے ۱۲
۵۴ یعنے ایسی بات سنو جو موجب سعادت عقبے ہے ۵۵ مال وزر دنیاوی ۵۶ مارے غصہ کے کہ ہم تو انہین دینی امور سے متعلق خوشخبری سناتے ہین اور یہ ہم سے دنیا طلب کرتے ہین ۱۲

خلقه قال كان فى عماء وما تحته هواء وما فوقه هواء وخلق عرشه على الماء قال احمد قال يزيد العماء اى ليس معه شئ اخرجه الترمذى **ترجمہ** ابورزین عقیلی رض سے روایت ہے کہ مین نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ مخلوقات کی پیدائش سے قبل ہمارا پروردگار کہان تہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ عماء[1] مین تہا۔ نہ جسکے نیچے ہوا تہی۔ نہ جسکے اوپر ہوا تہی۔ اور خدا نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔ احمد نے کہا کہ یزید نے بیان کیا کہ عما سے یہ مراد ہے کہ اُسکے ساتہہ کوئی شئے نہ تہی[2]۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** طارق بن شهاب رح قال قال عمر بن الخطاب رض قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار حفظه ذلك من حفظه ونسيه من نسيه اخرجه البخارى **ترجمہ** طارق بن شہاب رح سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رض بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم لوگون مین کہڑے ہوکر (مخلوقات کے) ابتدا پیدائش کے حالات ہمارے سامنے بیان کرنے شروع کیے تا آنکہ آپ نے جنتیون کو جنت مین اور دوزخیون کو دوزخ مین داخل فرمادیا[3] جس نے وہ باتین یاد کرلین انکو یاد ہین۔ اور جنہون نے یاد نہین کین وہ بہول گئے۔ بخاری اسکے راوی ہین

(۴) **وعن** ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله تعالى العقل قال له اقبل فاقبل وادبر فادبر فقال ما خلقت خلقا احب الى منك ولا اركبك الا فى احب الخلق الى اخرجه رزين **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو خدا نے اُس سے کہا کہ سامنے آ تو وہ سامنے آئی اور جب کہا کہ پیچہے ہوجا تو وہ پیچہے ہٹ گئی پہر خدا نے اس سے کہا کہ مین نے تجہہ سے زیادہ پیاری کوئی چیز نہین پیدا کی ہے۔ اور مین اپنی مخلوقات مین سے اسی مخلوق پر تجہے سوار کرون گا جو مجہے زیادہ پیاری ہوگی[4]۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** جابر رض قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن لى ان احدث

سلہ ابر ۱۲ سلہ اس سے یہ مراد ہے کہ۔ کان اللہ ولم یکن معہ شیأ سلہ مطلب یہ کہ آپنے ابتدای آفرینش سے قیامت تک کے واقعات بیان کردیے کہ فلان فلان لوگ جنت مین اسطرح داخل ہونگے اور فلان فلان لوگ دوزخ مین اسطرح داخل ہونگے غرض کہ مبدأ اور معاد کے حالات آپنے بہ تفصیل بیان فرمادیے سلہ جو انسان اشرف المخلوقات ہے ۱۲ ۔

عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے اس بات کی اجازت ملی ہے[۱] کہ مین ان فرشتون مین سے جو خدا کا عرش اٹھائے ہوئے ہین ایک فرشتہ کا حال بیان کرون۔ اُسکے کان کی لَو سے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہے[۲]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۶) **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِيْ عِصَابَةٍ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا السَّحَابُ قَالَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَنَانُ قَالُوْا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا وَاللهِ قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا قَالَ وَاحِدَةٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ وَاِمَّا ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَةً وَبُعْدُ السَّمَاءِ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ كَذٰلِكَ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ وَفَوْقَ كُلِّ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ مَا بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى السَّمَاءِ وَاللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَمْ يَعْزُهَا صَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُوْلِ اِلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْكُتُبِ السِّتَّةِ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا بَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهٖ اِذْ مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللهُ تَعَالٰى اِلٰى قَوْمٍ لَا يَعْبُدُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ السَّمَاءُ مَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ وَسَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَفَوْقَ ذٰلِكَ سَمَاءٌ اُخْرٰى حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اَتَدْرُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ فَوْقَ ذٰلِكَ الْمَاءُ وَفَوْقَ الْمَاءِ الْعَرْشُ وَاللهُ تَعَالٰى فَوْقَ الْعَرْشِ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ ثُمَّ قَالَ

---

[۱] من جانب اللہ [۲] یعنے اتنی مسافت سات سو برس مین طے ہو گی ۱۲

اَتَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ هٰذِهِ الْاَرْضُ قَالَ تَحْتَهَا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ترجمہ عباس بن عبد المطلب رضؓ سے روایت ہے کہ مین بطحا مین ایک گروہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جنمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی تھے کہ اتنے مین ابر کا ایک ٹکڑا اوپر سے گذرا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ اسکا کیا نام ہے۔ اُنہون نے کہا کہ جی ہان[1]۔ اسکو سحاب کہتے ہین تو آپنے فرمایا کہ اور مزن۔ اُنہون نے کہا کہ ہان اسکو مزن بہی کہتے ہین۔ پہر آپنے فرمایا کہ اور عنان۔ انہون نے کہا کہ ہان اسکو عنان بہی کہتے ہین۔ پہر آپنے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے مابین کتنا فاصلہ ہے۔ اُنہون نے کہا کہ نہین۔ خدا کی قسم۔ تو آپنے فرمایا کہ ان دونو کے مابین۔ اکہتر[2] یا بہتر یا تہتر برس کا فاصلہ ہے[3]۔ پہر اسکے دوسرا آسمان بہی اتنے ہی فاصلہ پر ہے۔ اور علے ہذا[4] اور آسمان۔ تا آنکہ آپنے ساتون آسمانون کو اسیطرح بیان فرمایا۔ پہر آپنے فرمایا کہ ساتون آسمان کے اوپر ایک دریا ہے۔ جسکے اوپر کے حصہ اور تہ مین اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ ہے۔ اور ان سب کے اوپر آٹھہ بکریان ہین[5] جنکے کہرون اور گہٹنون کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ ہے۔ پہر انکی[6] پشت پر عرش ہے۔ جسکے اوپر اور نیچے کے کنارون مین اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک فاصلہ ہے۔ اور خدا یتعالے اس عرش کے اوپر ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین جسکو صاحب[7] جامع الاصول نے چھ کتابون مین[8] سے کسی کی جانب منسوب نہین کیا ہے[9]۔ جو قتادہ اور عبد اللہ رضؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابؓ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تہے کہ اتنے مین اوپر سے ابر کے ٹکڑے گذرے۔ تو آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اسکو کیا کہتے ہین۔ اسکو عنان کہتے ہین۔ یہ زمین کے سیراب کرنے والے ہین۔ انکو خدا ایسی قوم کی جانب بہیجتا ہے جو اسکی عبادت نہین کرتے[10]۔ پہر آپ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ آسمان کیا چیز ہے۔ یہ ایک ایسی موج ہے

[1] جانتے ہین [2] شک راوی [3] یعنے اتنے برس مین یہ سافت طے ہو سکتی ہے [4] یعنے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے مابین فاصلہ ہے [5] یعنے فرشتہ بکریون کی صورت مین ہین [6] بکریون کے [7] قول مولف تیسیر الوصول [8] مالک مسلم بخاری۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی [9] یعنے یہ نہین بیان کیا کہ کسنے روایت کی [10] یعنے باوجود اسکے کہ وہ خدا کی عبادت نہین کرتے پہر خدا انپر پانی برساتا ہے۔

جو ممنوع السکوت ہے[1] - اور ایک محفوظ چھت ہے[2] - اور اسکے اوپر ایک اور آسمان ہے تا آنکہ آپنے ساتون آسمانون کو بیان فرمایا - اور آپ فرماتے جاتے تھے کہ تم جانتے ہو کہ دونو آسمانون کے درمیان کتنا فاصلہ ہے - اسکے بعد آپ فرماتے تھے کہ پانچ سو برس کی راہ ہے[3] - پہر آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اُسکے اوپر کیا چیز ہے[4] اسکے اوپر پانی ہے - اور پانی کے اوپر عرش ہے - اور خدای تعالے عرش کے اوپر ہے - اُسپر انسان کا کوئی فعل پوشیدہ نہین ہے - پہر آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اس زمین کے نیچے کیا چیز ہے - آپنے فرمایا کہ اس زمین کے نیچے ایک اور زمین ہے - ان دونو زمینون مین پانچ سو برس کی راہ ہے - اسیطرح آپنے ساتون زمینون کو بیان فرمایا - اور حدیث بیان کی -

(۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رض قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰاتٍ غِلَظُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مَّسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ قُلْتُ وَرِوَايَةُ قَتَادَةَ فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَرْفُوْعَةٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض بِتَقْدِيْمٍ وَّتَاْخِيْرٍ وَّزِيَادَةٍ وَّنَقْصٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۱ لاَوْعَالُ تُيُوْسُ الْجِبَالِ وَاحِدُهَا وَعِلٌ ترجمہ اور عبداللّٰہ سے روایت ہے کہ خدا نے سات آسمان دلدار پیدا کیے ایک سے دوسرے تک پانچ سو برس کی راہ ہے مین کہتا ہون[5] کہ قتادہ کی روایت مرفوع ترمذی مین حسن سے ہے اور وہ ابوہریرہ رض سے مذکور ہے[6] لیکن اسمین بعض الفاظ مقدم ہین بعض موخر ہین - بعض الفاظ کم ہین بعض زائد ہین - واللہ اعلم[7] - اوعال کے معنے بزکوہی کے ہین - یہ وعل کی جمع ہے -

(۸) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَضَاعَ الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ وَسَبَّحَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ

---

[1] یعنے زمین پر نہین گر سکتی آسمان کو موج سے تشبیہ دیگئی یعنے جسطرح موج ہوا پر معلق ہوتا ہے آسمان بہی ویسے ہی بغیر ستون کے معلق ہے [2] یہان آسمان کو چھت سے تشبیہ دی یعنے ایسی محفوظ چھت ہے کہ بغیر ستون کے کہڑا ہے اور گرتا نہین [3] یعنے ساتون آسمانون کو بیان فرمانے تک ہر ایک اسمان کے تذکرہ کے وقت یہ فرماتے جاتے تھے کہ تم جانتے ہو کہ دونو آسمانون مین کتنا فاصلہ ہے - اور پہر خود ہی آپ فرماتے تھے کہ پانچ سو برس کی راہ ہے [4] یعنے ساتوین آسمان کے اوپر کیا چیز ہے [5] قول مؤلف تیسیر الوصول [6] یعنے قتادہ نے جیسے روایت کی ہے - ایسے ہی ترمذی مین کسیقدر تغیر و تبدل کے ساتھ ابوہریرہ رض سے مروی ہے لیکن یہ معلوم نہین ہوتا کہ قتادہ اور عبداللہ کی روایت چھ کتابون مین سے کس کتاب مین مذکور ہے جسکو صاحب جامع الوصول نے کسی کی جانب منسوب نہین کیا [7] مراد مولف جامع الوصول -

ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** جبیر بن مطعم رضؔ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ لوگ مصیبت میں پڑگئے اور گھربار تباہ ہوگئے۔ اور مال برباد ہوگئے۔ اور جانور ہلاک ہوگئے آپ پانی برسنے کی دعا کیجیے۔ ہم خدا کے پاس آپ کی سفارش لاتے ہیں[1]۔ اور آپکے پاس خدا کی سفارش لاتے ہیں[2]۔ (یہ سنکر) آپ نے فرمایا کہ اے ولے بر تو۔ تو سمجھتا بھی ہے کہ تو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور آپ سبحان اللہ پڑہنے لگے۔ اور کچھ دیر تک خدا کی حمد وثنا کرنے لگے تاآنکہ آپکے اصحابؓ کے چہروں[3] سے بھی اسکا اثر معلوم ہونے لگا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ (اے شخص) مخلوقات الٰہی میں سے کسی کی پاس خدا کی سفارش نہیں کی جاتی خدا کی شان اس سے بہت بڑی اور برتر ہے۔ ای ولے بر تو تو جانتا ہے کہ خدا کی کیسی بڑی عظمت اور بزرگی ہے۔ اسکا عرش (تخت) آسمانوں کے اوپر ہے۔ اسطرح اور آپ نے انگلیوں سے مثل گنبد کی بناکر بتلایا[4]۔ اور وہ[5] (باوجود اتنی وسعت کے خدا کی عظمت وجلال سے) اسطرح چرچراتا ہے۔ جیسے زین سواری کے وقت چرچراتی ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؔ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؔ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ خدا نے مٹی کو ہفتہ کے روز پیدا کیا۔ اور اسمیں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کیے۔ اور بری چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا۔ اور نور کو چہار شنبہ کے دن پیدا کیا۔ اور جمعرات کے دن جانوروں کو زمین میں پھیلایا۔ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن

---

[1] یعنے ہم آپکو خدا کے پاس شفیع بناتے ہیں [2] یعنے ہم خدا کو آپکے پاس شفیع بناتے ہیں [3] یعنے آپ نے جو غصہ اور تعجب سے سبحان اللہ پڑہنی شروع کی اور خدا کی حمد وثنا کی تو آپکے اصحاب کے چہروں سے بھی غضب کے آثار نمایاں ہونے یعنے اصحاب بھی آپکے غصہ سے متاثر ہوگئے [4] یعنے پانچوں انگلیوں کو کھڑی کرکے انکی نوکوں کو زمین پر رکھکر اشارہ فرمایا [5] عرش [6] زمین کو۔

جو ممنوع السکوت ہے۔ اور ایک محفوظ چھت ہے۔ اور اسکے اوپر ایک اور آسمان ہے تا آنکہ آپنے ساتون آسمانون کو بیان فرمایا۔ اور آپ فرماتے جاتے ہین کہ تم جانتے ہو کہ دونو آسمانون کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ اسکے بعد آپ فرماتے ہین کہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اُسکے اوپر کیا چیز ہے اسکے اوپر پانی ہے۔ اور پانی کے اوپر عرش ہے۔ اور خدا ہی تعالے عرش کے اوپر ہے۔ اُسپر انسان کا کوئی فعل پوشیدہ نہین ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اس زمین کے نیچے کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ اس زمین کے نیچے ایک اور زمین ہے۔ ان دونو زمینون مین پانچ سو برس کی راہ ہے۔ اسیطرح آپنے ساتون زمینون کو بیان فرمایا۔ اور حدیث بیان کی۔

(۷) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ خَلَقَ اللهُ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ غِلَظُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ قُلْتُ وَرِوَايَةُ قَتَادَةَ فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَرْفُوْعَةً عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض بِتَقْدِيْمٍ وَّتَاخِيْرٍ وَّزِيَادَةٍ وَّنَقْصٍ وَاللهُ اَعْلَمُ اَلْاَوْعَالُ تُيُوْسُ الْجِبَالِ وَاحِدُهَا وَعْلٌ ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے کہ خدا نے سات آسمان دلدار پیدا کیے ایکسے دوسرے تک پانچ سو برس کی راہ ہے مین کہتا ہون کہ قتادہ کی روایت مرفوع ترمذی مین حسن سے اور وہ ابوہریرہ رض سے مذکور ہے لیکن اسمین بعض الفاظ مقدم ہین بعض موخر ہین۔ بعض الفاظ کم ہین بعض زائد ہین۔ واللہ اعلم۔ اوعال کے معنے بزکوہی کے ہین۔ یہ وعل کی جمع ہے۔

(۸) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض قَالَ اَتَى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَضَاعَ الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِكَ عَلَى اللهِ تَعَالٰى وَنَسْتَشْفِعُ بِاللهِ عَلَيْكَ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا تَقُوْلُ وَسَبَّحَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ

۱؎ یعنے زمین پر نہین گر سکتی آسمان کو موج سے تشبیہ دیگئی یعنے جسطرح موج ہوا پر معلق ہوتا ہے آسمان بھی ویسے ہی بغیر ستون کے معلق ہے ۲؎ یہان آسمان کو چھت سے تشبیہ دی یعنے ایسی محفوظ چھت ہے کہ بغیر ستون کے کہڑا ہے اور گرتا نہین ۳؎ یعنے ساتون آسمانون کو بیان فرمانے تک ہر ایک آسمان کے تذکرہ کے وقت یہ فرماتے جاتے ہین کہ تم جانتے ہو کہ دونو آسمانون مین کتنا فاصلہ ہے۔ اور پھر خود ہی آپ فرماتے ہین کہ پانچ سو برس کی راہ ہے ۴؎ یعنے ساتوین آسمان کے اوپر کیا چیز ہے ۵؎ قول مؤلف تیسیر الوصول ۶؎ یعنے قتادہ نے جیسے روایت کی ہے۔ ایسے ہی ترمذی مین کسیقدر تغیر و تبدل کے ساتھ ابوہریرہ رض سے مروی ہے لیکن یہ معلوم نہین ہوتا کہ قتادہ اور عبد اللہ کی روایت چھ کتابون مین سے کس کتاب مین مذکور ہے جسکو صاحب جامع الوصول نے کسی کی جانب منسوب نہین کیا ۷؎ مراد مولف جامع الوصول۔

ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ شَأْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِىْ مَا اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوَاتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہی کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ لوگ مصیبت مین پڑگئے اور گھر بار تباہ ہوگئے۔ اور مال برباد ہوگئے۔ اور جانور ہلاک ہوگئے آپ پانی برسنے کی دعا کیجیے۔ ہم خدا کے پاس آپ کی سفارش لاتے ہین[1]۔ اور آپکے پاس خدا کی سفارش لاتے ہین[2]۔ (یہ سُنکر) آپنے فرمایا کہ اے والے بر تو۔ تو سمجھتا بھی ہے کہ تو یہ کیا کہہ رہا ہے۔ اور آپ سبحان اللہ پڑہنے لگے۔ اور کچھہ دیر تک خدا کی حمد و ثنا کرنے لگے تا آنکہ آپکے اصحابؓ کے چہرون[3] سے بھی اسکا اثر معلوم ہونے لگا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ (اے شخص) مخلوقات الٰہی مین سے کسی کی پاس خدا کی سفارش نہین کی جاتی خدا کی شان اس سے بہت بڑی اور برتر ہے۔ اے والے بر تو تو جانتا ہے کہ خدا کی کیسی بڑی عظمت اور بزرگی ہے۔ اُسکا عرش (تخت) آسمانون کے اوپر ہے۔ اسطرح اور آپنے انگلیون سے مثل گنبد کی بناکر بتلایا[4]۔ اور وہ[5] (باوجود اتنی وسعت کے خدا کی عظمت وجلال سے) اسطرح چرچراتا ہے۔ جیسی زین سواری کے وقت چرچراتی ہے۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۹) **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَوْمَ الثُّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِىْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِىْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِّنَ النَّهَارِ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ خدا نے مٹی کو ہفتہ کے روز پیدا کیا۔ اور اسمین پہاڑون کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کیے۔ اور بُری چیزون کو منگل کے دن پیدا کیا۔ اور نور کو چہار شنبہ کے دن پیدا کیا۔ اور جمعرات کی دن جانورون کو زمین مین پہیلایا۔ اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن

---

[1] یعنے ہم آپکو خدا کے پاس شفیع بناتے ہین [2] یعنے ہم خدا کو آپکے پاس شفیع بناتے ہین [3] یعنے آپنے جو غصہ اور تعجب سبحان اللہ پڑہنی شروع کی اور خدا کی حمد و ثنا کی تو آپکے اصحاب کے چہرون سے بھی غضب کے آثار نمایان ہوئے یعنے اصحاب بھی آپکے غصہ سے متاثر ہوگئے [4] یعنے پانچون انگلیون کو کھڑی کرکے انکی نوکون کو زمین پر رکھکر اشارہ فرمایا [5] عرش [6] زمین کو۔

عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ سب سے آخری مخلوقات میں سے ہیں۔ جو جمعہ کی آخری ساعت مین عصر سے لیکر رات تک مین پیدا ہوئے۔ مسلم اسکے راوی۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رض قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہِ الشَّمْسُ فَقُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ تَذْھَبُ لِتَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے کہ مین غروب آفتاب کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین تھا۔ تو آپنے فرمایا ای ابوذر تم جانتے ہو کہ یہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے عرض کیا کہ خدا اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے[1]۔ تو آپنے فرمایا کہ وہ عرش (الہی) کے نیچے سجدہ کرنے کی غرض سے جاتا ہے۔ اور وہان جاکر (مشرق سے طلوع کرنے کی) اجازت مانگتا ہی۔ تو اسکو (مشرق سے نکلنے کی) اجازت دیجاتی ہے[2]۔ اور قریب ہے وہ زمانہ کہ وہ سجدہ کرے گا۔ اور اُسکا قبول نہ کیا جائیگا۔ اور اجازت مانگے گا[3]۔ تو اُسکو اجازت نہین دیجائے گی۔ اور اُسکو یہ حکم دیا جائیگا کہ جدہر سے آئے ہو اُدہر ہی واپس جاؤ۔ پس وہ مغرب کی جانب سے نمودار ہوگا۔ پس خدا کے اس فعل کے یہی معنے ہین۔ والشمس تجری لمستقر لہا الخ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلتَّکْوِیْرُ لَفُّ الْعِمَامَۃِ وَالْمُرَادُ اَنَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ یُجْمَعَانِ وَیُلَفَّانِ کَمَا تُلَفُّ الْعِمَامَۃُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن آفتاب اور ماہتاب دونو لپیٹے جائینگے۔ بخاری اسکے راوی ہین۔ تکویر کے معنے عمامہ لپیٹنے کی ہین۔ مراد یہ ہے کہ آسمان اور زمین دونو اکٹھے کیے جائینگے۔ اور اس طرح لپیٹے جائین گے جس طرح عمامہ لپیٹا جاتا ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَاَلَتْ یَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

[1] مین نہین جانتا [2] من جانب اللہ [3] مشرق سے طلوع ہونے کی [4] اور آفتاب اپنے ٹہیرنے کی جگہ چلا جائیگا (اور اُسکے ٹہیرنے کی جگہ وہی ہے جدہر وہ جاتا ہے یعنے مغرب پس وہین سے برآمد ہوگا ۱۲

عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ قَالَ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيْقُ مِنْ نَارٍ يَسُوْقُهَا بِهَا حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
قَالُوْا فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِيْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَةٌ لِلسَّحَابِ حَتّٰى تَنْتَهِيَ حَيْثُ أُمِرَتْ قَالُوْا
صَدَقْتَ فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ قَالَ اشْتَكٰى عِرْقَ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهٗ
يَعْنِي الْعِرْقَ اِلَّا لُحُوْمَ الْإِبِلِ وَأَلْبَانَهَا فَذٰلِكَ حَرَّمَهَا قَالُوْا صَدَقْتَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمَخَارِيْقُ جَمْعُ مِخْرَاقٍ
وَهُوَ فِي الْأَصْلِ مِنْدِيْلٌ يُفْتَلُ وَيُلَوّٰى وَيُجْعَلُ كَالْحَبْلِ تَتَضَارَبُ بِهِ الصِّبْيَانُ **ترجمہ** ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ یہودیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ رعد کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ ایک
فرشتہ ہے جو ابر کے چلانے پر مقرر ہے۔ اُسکے پاس آگ کے کوڑے ہیں۔ اُس[1] سے وہ[2] ابر کو ہانک کر وہاں لے
جاتا ہے جہاں خدا کی مرضی ہوتی ہے۔ تو انہوں[3] نے کہا کہ یہ آواز کاہیکی ہے جو سُنائی دیتی ہے تو آپنے فرمایا کہ یہ
فرشتہ کی ڈانٹ کی آواز ہے۔ یہ اُس وقت تک ابر کو ڈانٹتا ہے جب تک وہ اُس مقام پر نہ پہونچ جائے
جہاں (جانیکا) حکم ہوا ہے۔ تو یہودیوں نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں[4]۔ اب آپ مجھے اس سے مطلع فرمائے
کہ اسرائیل (یعقوبؑ) نے کیا چیز اپنے اوپر حرام کی تھی۔ آپنے فرمایا کہ انکو عرق النسا[5] کی شکایت پیدا ہوئی تو
انہیں کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس (مرض) کے لیے ممد اور معاون ہو بجز اونٹ کے گوشت اور اُسکے دودھ[6] کے
تب اسکو اُنہوں نے اپنے اوپر حرام کر لیا۔ یہود نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں
مخاریق مخراق کی جمع ہے۔ وہ درصل ایک پٹکہ ہے جو بات کر کے لپیٹا جاتا ہے۔ اور بالکل رسی کی طرح
بنایا جاتا ہے۔ اور لڑکے اس سے ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔

(۱۳) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا
فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٌ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ
مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نے اپنے پروردگار کے سامنے یہ
شکایت کی کہ اے پروردگار ہم میں سے ایک نے دوسرے کو کھا لیا۔ تو خدا نے اسکو دو سانس لینے کی اجازت دی
ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں۔ پس اسی وجہ سے گرمی کے زمانہ میں ہمکو بہت گرمی محسوس
ہوتی ہے۔ اور سردی کے زمانہ میں ہمکو سخت سردی محسوس ہوتی ہے۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں

---

[1] کوڑے سے [2] فرشتہ [3] یہودیوں نے کہا [4] ہمارے یہاں توریت میں ایسی ہی لکھا ہے [5] نام مرض۔
[6] یعنے اونٹ کا گوشت اور اُسکا دودھ سخت مضر ثابت ہوا [7] ہندوستان میں بھی یہ کھیل بچوں میں رائج ہے اسکو کوڑا کھتے ہیں

(۱۴) وَعَنْ قَتَادَةَ رح قَالَ خُلِقَتْ هٰذِهِ النُّجُوْمُ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا اللّٰهُ زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَخْطَاَ حَظَّهٗ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ اِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اِسْتِشْهَادًا اِلٰى قَوْلِهٖ مَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَاَخْرَجَ بَاقِيَهٗ رَزِيْنٌ **ترجمہ** قتادہ رض سے روایت ہو کہ یہ ستارے تین غرض سے پیدا کیے گئے ہین (ایک تو) آسمان کی زینت کی غرض سے (دوسرے) شیطانون کو پھینک کر مارنے کے لیئے۔ (تیسرے) علامات کی غرض سے جنکے ذریعہ سے رہبری ہوتی ہے[1]۔ جس شخص نے سوا اسکے انمین کوئی اور تاویل کی[2] تو اُسنے اپنے حصے مین خطا کی اور اپنے حصہ کو ضائع کیا اور ایسے امر کی تکلیف اٹھائی جو اُسکا مقصود نہ تہا اور جسکا اُسے علم نہ تہا اور اُنکے علم سے انبیاء اور فرشتے عاجز ہین نہین ہوئی خدا کی قسم اللہ نے کسی ستارے مین کسی کی زندگی اور کسی کا رزق اور کسی کی موت نہین رکہی۔ لوگ محض اللہ پر جہوٹ باندہتے[3] ہین اور ستارونکی تاثیر پر یقین کرکے) اپنے دل بہلاتے ہین[4] اسحدیث کو بخاری نے بطور استشہاد ما لا علم لہ بہ تک روایت کیا ہے اور باقی کے رزین راوی ہین

(۱۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ اٰدَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَآءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَبْيَضُ وَالْاَحْمَرُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو موسے رض سے روایت ہو کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو ایک مٹی خاک سے پیدا کیا جسکو تمامی زمین سے لیا تہا اسی وجہ سے بنی آدم اپنی اپنی زمین کے موافق پیدا ہوئے۔ کوئی انمین سفید ہے کوئی سرخ ہے کوئی سیاہ ہے کوئی سانولا ہے کوئی نرم (مزاج) ہے کوئی سخت (مزاج) ہے۔ کوئی ناپاک (کافر) ہے کوئی پاک (مسلمان) ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اِذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا عَلَيْكَ السَّلَامُ

---

[1] رات دن کا اپنا سفر ہوتا ہے علاوہ جہاز وغیرہ مین سمت دریافت ہوتی ہے ۱۲ [2] مثل نجومی کی جیسے ستارون کی پیدائش کا حال اور فرشتون کو یاد ہے کہ یہ انہین امرون کے لیے پیدا کیے گئے جو حدیث مین مذکور ہین اور سوا اسکے پرستش وغیرہ کے لیو پیدا نہین کیے گئے۔

[3] یعنے کہتے ہین کہ فلان ستارہ نکلنے سے رزق کی فراخی ہوتی ہے اور فلان ستارہ نکلنے سے رزق کی تنگی ہوتی ہے [4] یعنے اگر کوئی ایسا ستارہ چڑھے کہ جو انکے نزدیک فرحت دینے والا ہو تو خوش ہوتے ہین۔ اور اگر کوئی ایسا ستارہ دیکھین جو انکے زعم مین تکلیف دینے والا ہو تو غم کرتے ہین ۱۱

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اِخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُبَارَكَةٌ فَبَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاۗءِ قَالَ هٰؤُلَاۗءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ اَضْوَئِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوٗدُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرًا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ زِدْ فِيْ عُمُرِهٖ قَالَ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَتَبْتُ لَهٗ قَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمُرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ اٰدَمُ الْجَنَّةَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ اٰدَمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ قَدْ عَجَّلْتَ اَلَيْسَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوٗدَ مِنْهَا سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَتَقَدَّمَ فِيْ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ بِدُوْنِ هٰذَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدانے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اُن مین روح پہونکی تو اُن کو چہینک آئی انہون نے الحمد للہ کہا جب انہون نے خدا کے حکم سے خدا کی تعریف کی تو خدانے بہی اسکے جواب مین فرمایا کہ اے آدم خدا[1] تمپر رحم کرے تم فرشتون کی ان جماعت کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہین اور انکو السلام علیکم کہو (وہ گئے اور فرشتون کو سلام کیا) انہون نے جواب دیا علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے تو خدانے فرمایا کہ یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی دعا[2] ہے جو ایک دوسرے کو دینگے۔ پہر خدانے فرمایا اور خدا کے دونو ہاتہ کی مٹہیان بند ہتین کہ اُن مین سے جسکو چاہو اختیار کرو تو حضرت آدم ع نے کہا کہ مین نے اپنے پروردگار کا دایان ہاتہ اختیار کیا۔ اور خدا کے دونو ہاتہ داہنے اور مبارک[3] ہین اسکے بعد خدا نے اپنی مٹہیان کہولدین تو خدا کے ہاتہ مین آدم اور اُنکے تمام اولاد موجود ہتی۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ اے پروردگار میرے یہ کون لوگ ہین۔ خدا نے فرمایا کہ یہ تیری اولاد ہے۔ دیکہا تو ہر ایک انسان کی دونو آنکہون کے درمیان اسکی عمر لکہی ہوئی ہے اور اُن مین ایک ایسا شخص ہے

---

[1] یرحمک اللہ یا آدم ۱۲ [2] یعنے السلام علیکم ۱۲ [3] برکت والے ۱۲

جسکا چہرہ سب سے زیادہ روشن ہے۔ تو حضرت آدم ؑ نے دریافت کیا کہ اے پروردگار یہ کون شخص ہے خدا نے فرمایا کہ یہ تمہارا بیٹا داؤد ؑ ہے۔ اور اسکی عمر مینے چالیس سال کی لکھی ہے تو حضرت آدم ؑ نے عرض کیا کہ اسکی عمر کچھ اور بڑھا دیجیے۔ خدا نے فرمایا کہ بس اسکی اتنی ہی عمر ہے جتنی مینے لکھدی ہے۔ آدم ؑ نے کہا کہ اچھا مینے اپنی عمر مین سے ساٹھ برس اسکو دیدیے۔ خدا نے فرمایا کہ تم اور ایسی سخاوت۔ اسکے بعد جتنے روز خدا نے چاہا آدم ؑ بہشت مین رہے پھر بہشت سے باہر ہوئے۔ اور آدم ؑ اپنے عمر کا حساب رکھتے تھے جب ملک الموت انکے پاس آیا تو اس سے کہنے لگے کہ تمنے (آنے مین) جلدی کی کیا میری عمر ہزار برس کی لکھی ہوئی نہین ہے۔ اسنے کہا کہ ہان[1] لیکن تمنے اسمین سے ساٹھ برس اپنے بیٹے داؤد ؑ کو دیدیے ہین۔ تو آدم ؑ نے انکار کیا جسکی وجہ سے انکی اولاد مین بھی انکار کا مادہ پیدا ہوگیا۔ اور آدم ؑ بھول گئے جسکی وجہ سے انکی اولاد مین بھی نسیان کا مادہ پیدا ہوگیا۔ آپنے فرمایا کہ بس اسی تاریخ سے معاہدات کے لکھنے اور شہادت کا حکم ہوا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور[2] حدیث دوسرے الفاظ مین سورہ اعراف کی تفسیر مین مذکور ہوچکی ہے۔

(۱۷) **وعن** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ۔ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے۔ اور جنات دہکتی ہوئی آگ سے پیدا کیے گئے۔ اور آدم ؑ کو اس سے پیدا کیا جو تمکو (قرآن مین) بتلایا گیا ہے (یعنے مٹی سے) مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۸) **وعن** ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ لَا وَاللّٰہِ مَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعِیْسٰی اَحْمَرُ وَلٰکِنْ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ یَنْطِفُ رَاْسُہٗ مَاءً اَوْ یُھَرَاقُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْیَمَ فَذَھَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِیْمٌ جَعْدُ الشَّعْرِ اَعْوَرُ عَیْنُہٗ طَافِیَۃٌ قُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوا الدَّجَّالُ وَاَقْرَبُ النَّاسِ بِہٖ شِبْھًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّھْرِیُّ رح رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَۃَ ھَلَکَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَلَمْ یُخْرِجْ مُسْلِمٌ قَوْلَ الزُّھْرِیِّ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے

[1] بے شک تمہاری عمر ہزار برس کی ہے ۱۲ [2] قول مولف ۱۲

کہ اُنہون نے فرمایا کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کی شان مین یہ نہین فرمایا کہ اُنکا رنگ سرخ تہا۔ البتہ آپنے یون فرمایا کہ ایک دفعہ خواب مین مین خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تہا اتنے مین مینے ایک شخص کو دیکہا جو گندمی رنگ کا تہا۔ جسکے سر کے بال چہٹے ہوئے تہے۔ جو دو شخصون کے مابین دونو کے سہارے سے چل رہا تہا۔ جس کے سر سے پانی ٹپک رہا تہا یا یہ رہا تہا۔ تو مین نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ یہ ابن مریم (یعنے عیسیٰ علیہ السلام) ہین پہر وہان سے مین چلا ادہر اُدہر دیکہہ رہا تہا کہ اتنے مین مینے ایک شخص کو دیکہا جسکا رنگ سرخ تہا اور جسیم آدمی تہا۔ جسکے سر کے بال حد سے زیادہ گہونگروالے تہے۔ جسکی داہنی آنکہہ کانی تہی گویا کہ اُسکی بمنزلہ پہولے ہوئے انگور کے تہی مین نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے۔ لوگون نے کہا کہ یہ دجال ہے۔ اور سب لوگون مین ابن قطن اُس سے بہت مشابہ ہے۔ زہری کا بیان ہے کہ وہ (قبیلہ) خزاعہ سے ایک شخص تہا جو جاہلیت مین مرگیا۔ تینون اسکے راوی ہین۔ مسلم نے زہری کا قول نہین بیان کیا۔

(۱۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَیَّ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ کَاَنَّہٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَۃَ وَرَاَیْتُ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا عُرْوَۃُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَرَاَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ وَرَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِہٖ شَبَھًا دِحْیَۃُ بْنُ خَلِیْفَۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے انبیاء علیہم السلام پیش کیے گئے تو مینے موسےٰ کو دیکہا کہ وہ ایک متوسط طور کے آدمی تہے جیسے کہ (قبیلہ) شنوءہ کے لوگ ہوتے ہین۔ اور عیسےٰ بن مریم علیہ السلام کو مین نے دیکہا تو سب سے زیادہ عروہ بن مسعود رض کو مین اُنکے مشابہ پاتا ہون۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو مینے دیکہا تو سب سے زیادہ مین اپنے آپ کو اُنکے مشابہ پاتا ہون اور مینے جبرئیل کو دیکہا تو سب سے زیادہ دحیہ بن خلیفہ کو مین اُنکے مشابہ پاتا ہون مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲۰) **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَیَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رض سے روایت ہے

سلہ موٹا تازہ سلہ مثل حبشی کی سلہ نام شخص سلہ ابن قطن سلہ یعنے نہ بہت موٹے تہے نہ بہت دبلے ۱۲

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام ابو العرب ہین - اور یافث ابو الروم ہین اور حام ابو الحبش ہین - ترمذی اسکے راوی ہین -

(۲۱) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَكَرِیَّا عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَانَ نَجَّارًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکریا علیہ السلام بڑہئی کا کام کرتے تہو - مسلم اسکے راوی ہین -

كِتَابُ الْخِلَافَةِ وَالْاِمَارَةِ وَفِيْهِ بَابَانِ

(کتاب خلافت اور امارت کے بیان مین جسمین دو باب ہین)

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اَحْكَامِهَا وَفِیْهِ سِتَّةُ فُصُوْلٍ

(پہلا باب)

(اُسکے احکام کے بیان مین جسمین چھ فصلین ہین)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْاَئِمَّةِ مِنْ قُرَیْشٍ

(پہلی فصل)

(اس امر کے بیان مین کہ خلفاء قریش مین سے ہونگے)

(۱) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ خیر اور شر مین قریش کے تابع ہین - مسلم اسکے راوی ہین -

(۲) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی هٰذَا الشَّاْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهَةً لِهٰذَا الشَّاْنِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اس باب (یعنے خلافت مین) قریش کے تابع ہین - اُن مین مسلمان لوگ مسلمان قریش کے

تابع ہین معدکافرلوگ کافرقریش کے تابع ہین - لوگ کانون کی طرح ہین جو شخص جاہلیت کے زمانہ مین اچھا ہوگا وہ مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہوگا - بشرطیکہ دین مین سمجھ پیدا کرے - خلافت کیلیے بھی شخص زیادہ موزون اور بہتر ہے جو اس عہدہ کو بہت ہی بری چیز خیال کرتا ہو - تاآنکہ ایسا شخص خلیفہ ہوجائے - شیخین اسکے راوی ہین -

(۳) **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کام (یعنے خلافت) ہمیشہ قریش ہی مین رہیگا تاوقتیکہ ان مین دو شخص بھی باقی رہین - شیخین اسکے راوی ہین -

(۴) **وعن** سفینۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ فی امتی ثلثون سنۃ ثم ملک بعد ذلک قال سعید بن جمھان ثم قال امسک خلافۃ ابی بکر وخلافۃ عمر وخلافۃ عثمان وخلافۃ علی رضی اللہ عنھم فوجدناھا ثلثین سنۃ فقیل ان بنی امیۃ یزعمون ان الخلافۃ فیھم فقال کذب بنو الزرقاء بل ھم ملوک من شر الملوک اخرجہ ابوداود والترمذی والمراد ببنی الزرقاء بنو مروان **ترجمہ** سفینہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین تیس برس خلافت رہیگی پھر اسکے بعد سلطنت ہوجائیگی - سعید بن جمہان سے کہا کہ پھر سفینہ نے کہا کہ تم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضہ (ان چارون خلفاء) کے زمانہ خلافت کو جوڑلو - جب ہمنے حساب کیا تو ہم نے تیس ہی سال کا زمانہ پایا - (اس موقعہ پر) سفینہ رضہ سے کسی نے کہا کہ بنی امیہ تو یہ خیال کرتے ہین کہ خلافت ان مین بھی ہے - تو انہون نے کہا بنی زرقا جھوٹے ہین بلکہ وہ بادشاہ ہین برے بادشاہون مین سے - ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین - بنی زرقا سے بنی مروان مراد ہین -

(۵) **وعن** جابر بن سمرۃ رضہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفۃ کلھم من قریش قیل ثم یکون ماذا قال ثم یکون الھرج اخرجہ الخمسۃ الا النسائی الی قولہ من قریش واخرج باقیہ

لہ معدن مسک راوی شاگرد سفینہ -

اَبُوْدَاوٗدَ اَلْهَرجُ اَلْفِتْنَۃُ وَالْاِخْتِلَاطُ ترجمہ جابر بن سمرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ دین (اسلام) غالب اور مضبوط رہیگا۔ بارہ خلیفون کے زمانہ خلافت تک جو سب کے سب قریش سے ہونگے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ پھر اسکے بعد کیا ہوگا۔ آپنے فرمایا کہ پھر فتنہ وفساد برپا ہوگا۔ بجز نسائی کے پانچون نے قریش تک روایت کی ہے۔ اور باقی حدیث کے ابوداؤد راوی ہین۔ ہرج کے معنے فتنہ وفساد کے ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَنْ تَصِحُّ اِمَامَتُہٗ وَاِمَارَتُہٗ

دُوسری فصل

(اسکے بیان مین کہ کس شخص کی خلافت اور امارت صحیح ہوگی)

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا بُوْیِعَ لِخَلِیْفَتَیْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخِرَ مِنْہُمَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوسعید رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو خلیفون سے بیعت کی جائے توجس سے اخیر مین بیعت ہوئی ہو اُسکو قتل کر ڈالو مسلم اسکے راوی ہین

(۲) وَعَنْ عَرْفَجَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ عرفجہ بن شریح رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے۔ اور تم سب کے سب ایک ہی شخص کے زیر فرمان ہو اور اُس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ وہ تمہارے جماؤ کو توڑ ڈالے اور تمہاری جماعت مین تفریق اور پھوٹ ڈالدے۔ تو ایسے شخص کو قتل کر ڈالو مسلم اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُہُمُ الْاَنْبِیَآءُ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کُلَّمَا ہَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَکُوْنُ بَعْدِیْ خُلَفَآءُ فَیَکْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَوْفُوْا بَیْعَۃَ الْاَوَّلِ ثُمَّ اَعْطُوْہُمْ حَقَّہُمْ وَاسْاَلُوا اللّٰہَ تَعَالٰی الَّذِیْ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی سَائِلُہُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاہُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے

سلہ واجب التسلیم واجب التعمیل ہوگی ۱۲

روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے۔ جب کوئی پیغمبر مرجاتا تو دوسرا پیغمبر اسکے قائم مقام ہوجاتا۔ میرے بعد تو کوئی پیغمبر ہی نہین۔ البتہ میرے بعد خلیفے ہونگے۔ اور بہت کثرت سے ہونگے۔ اصحاب رضنے عرض کیا کہ آپ ہمکو کیا حکم دیتے ہین۔ آپ نے فرمایا کہ تم جس سے پہلے بیعت کرو۔ اسی کی بیعت کو پوری کرو۔ اور تم انکے[1] حقوق ادا کرتے رہو۔ اور تم اپنے حقوق خدا سے مانگو۔ کیونکہ انکے[2] فرائض سے متعلق خدا تعالے خود انسے سمجھ لے گا۔[3] شیخین اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رض عَلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَّتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ انس رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رض کو دو دفعہ مدینہ پر خلیفہ مقرر فرمایا تھا[4]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رض اَنَّهٗ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِيَ اللهُ تَعَالٰى بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْجَمَلِ بَعْدَ مَا كِدْتُ اَنْ اَلْحَقَ بِاَصْحَابِ الْجَمَلِ فَاُقَاتِلَ مَعَهُمْ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسٍ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَعَصَمَنِيَ اللهُ تَعَالٰى بِهٖ ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ انہون نے بیان کیا کہ ایک بات جسکو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا ایام جمل[5] مین خدا نے مجھے اس سے بہت ہی نفع بخشا۔ اسکے بعد کہ قریب تھا کہ مین اصحاب جمل کے ساتھ شریک ہوجاؤن اور بشرکت انکے قتل و قتال کرون وہ بات یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل فارس نے کسرے کی بیٹی[6] کو اپنے اوپر حاکم مقرر کیا ہے۔ تو آپنے فرمایا کہ ایسی قوم ہرگز فلاح اور بہبودی کو نہ پہونچیگی جس نے اپنے امور کا کسی عورت کو متولی بنادیا ہو[8]۔ بخاری۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جب حضرت عائشہ رض (بارادہ جنگ) بصرہ مین تشریف لائین تو

[1] خلفاء کے [2] خلفاء [3] بروز قیامت اگر انہونے احقاق حقوق نہین کیا ہے تو اسکا بار انکے سر ہوگا۔ تم انکے حقوق کے عدم ادا کی وجہ سے کیون گنہ گار بنتے ہو [4] حالانکہ وہ نابینا تھے پس نابینا کی خلافت درست ہوئی [5] جمل اس جنگ کا نام ہے جو مابین حضرت علی اور حضرت عائشہ رض کے ہوئی تھی۔ مطلب یہ کہ چونکہ بموجب حدیث نبوی عورت کی خلافت درست نہین لہذا ابوبکرہ رض حضرت عائشہ رض کے جانب جنگ مین شریک نہین ہوئے [6] دختر

[8] یعنے اپنے اوپر عورت کو حاکم مقرر کیا ہو۔

مجھے وہ حدیث یاد آگئی جسکی برکت سے خدا نے مجھے (انکی شرکت سے) محفوظ رکھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَى الْاِمَامِ وَالْاَمِيْرِ

تیسری فصل

(خلیفہ اور امیر کے فرائض منصبی کے بیان میں)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَالرَّجُلُ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص راعی (حاکم اور منتظم) ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص سے اپنی رعیت سے متعلق سوال کیا جائیگا[1]۔ پس امام حاکم ہے اُس سے اسکی رعیت کے متعلق دریافت کیا جائیگا[2]۔ اور ہر شخص اپنے اہل و عیال کا حاکم ہے اُس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائیگا اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی حاکم اور منتظم ہے اُس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا[3] اور نوکر غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اُس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائیگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سب باتیں تو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنیں اور مین خیال کرتا ہون کہ آپنے فرمایا کہ ہر شخص اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اُس سے اسکی رعیت سے متعلق دریافت کیا جائے گا۔ بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین

وَعَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ الْاَزْدِيِّ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ مَا اَنْعَمَنَا بِكَ اَبَا فُلَانٍ قُلْتُ حَدِيْثٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا

---

[1] چرواہا [2] قیامت مین خدا سوال کریگا [3] کہ انصاف نے احقاق حقوق الناس کیا ہے یا نہین [4] کہ انصاف نے اپنی بی بی سے کیا برتاؤ کیا [5] کہ اُس نے شوہر کا مال وغیرہ ناجائز طریقہ سے تو صرف نہین کیا [6] کہ اُسنے ناحق مال کو برباد تو نہین کیا ۱۲

مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ وَ خَلَّتِهٖ وَفَقْرِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ مَا اَنْعَمَنَا بِكَ يُرِيْدُ مَا اَعْمَدَكَ اِلَيْنَا وَمَا جَاءَ بِكَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَاِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ يُعْتَدُّ بِزِيَارَتِهٖ وَيُفْرَحُ بِلِقَائِهٖ **ترجمہ** ابومریم ازدی رضہ سے روایت ہی کہ مین حضرت معاویہ رض کے پاس آیا تو وہ کہنے لگے کہ ای ابوفلان تمہارا آنا بہت اچھا ہوا یا اسے ابوفلان تم کس غرض سے آئے۔ تو مینے کہا ایک حدیث ہی جو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے مین نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جس شخص کو خدا ہی تعالی مسلمانون کے کام کا متولی بنائے[1] اور وہ اہل حاجت اور محتاجون کی حاجت روائی سے چشم پوشی کرے (یعنے انکی حاجت پوری نہ کرے اُن کی فریاد نہ سُنے) تو خدا بھی قیامت کے دن اسکی حاجت اور غرض اور احتیاج سے چشم پوشی کریگا (یعنے قیامت مین اُسکی حاجت پوری نہ ہو گی خدا اسکی فریاد نہ سُنے گا) راوی کا بیان ہے کہ معاویہ رضہ حدیث کو سننے کے بعد خاصکر ایک شخص کو لوگون کی حاجتون کے لیے مقرر کیا۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ ما انعمنا بک سے[2] یہ مراد ہے کہ کس ضرورت اور غرض سے تم میری جانب متوجہ ہوئے اور میرے پاس آئے اور خطابی کا بیان ہی کہ یہ جملہ ایسے شخص کی ملاقات کے بعد کہا جاتا ہے جسکی ملاقات ایک معتد بہ چیز ہو اور جسکی ملاقات سے خوشی حاصل ہو۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ قیامت کے دن خدا کے نزدیک نور کے ممبرون پر ہونگے۔ جو خدا کی داہنی جانب ہونگے۔ اور خدا کے دونو ہاتھ داہنے ہین۔ اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہین[3]۔ اور اپنے مفوضہ کام کو بہت انصاف سے انجام دیتے ہین۔ مسلم۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

اپنے اہل وعیال مین انصاف کرتے ہین ۱۲

---

[1] یعنے خلیفہ ہو یا عامل ہو سکے تاکہ وہ عام طور پر لوگون کی فریاد سُنے اور انکی حاجت روائی کرلے یا خود کر دے ۱۲
[2] جو ترجمہ ثانی کیا گیا ہے نسخہ بموجب اسکے ترجمہ اول کیا گیا ہے ۱۲
[3] سب کے حسب مراتب احقاق حقوق کرتے ہین ۱۲

(۴) وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ تَعَالٰى رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهٖ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رض وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِيْ غَيْرِهِمْ **ترجمہ** حسن بصری معقل بن یسار رض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جس شخص کو خدا صاحب رعیت بنائے[1] اور ایسا شخص مرجائے ایسی حالت مین کہ وہ یوم وفات تک رعایا کے حقوق مین خیانت کرتا رہا ہو[2]۔ تو خدای تعالے ایسے شخص پر جنت کو حرام کردیگا[3] شیخین اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین جو حسن بصری رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ عائذ بن عمرو رض جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ای میرے بیٹے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے کہ سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے[4] پس تم اس سے بچو کہین تم ایسے لوگون مین نہ شمار کیے جاؤ۔ تو اُسنے[5] کہا کہ بیٹھو بھی تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین بمنزلہ بھوسے کے ہو[6]۔ تو انہون[7] نے کہا کہ کیا اُن لوگون مین بھوسی تھے[8]۔ بھوسی تو انکے سوا بعد کے لوگون مین ہے[9]۔

(۵) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اقْبَلْ عَنِّيْ عَمَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِيَ مِنْهُ

---

[1] یعنے بادشاہ ہو یا حاکم ہو [2] یعنے احقاق حقوق الناس نہ کیا ہو [3] یعنے ایسا شخص جنتی نہ ہوگا [4] ابن زیاد نے کہا [5] جو رعایا کو تباہ و برباد کردیتا ہے [6] عائذ نے کہا [7] جیسے آٹے مین بھوسا ہوتا ہے یعنے عمدہ اصحاب سے نہین ہو ادنے درجہ کے ہو یہ ابن زیاد کی ایک گستاخی تھی [8] یعنے نہین تھے اصحاب سب کے سب افضل و عمدہ تھے۔
[9] یعنے ان مین بعض اچھے یا خراب ہین۔

الْمِخْيَطَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهَى أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ہم کسی کام پر مقرر کرین تو وہ ہم سے ایک سوئی یا زیادہ کوئی چیز چھپا رکھے تو یہ غلول[1] ہے قیامت کے دن اسکے سبب حاضر کیا جائیگا۔ یہ سُنکر ایک انصاری شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ آپ مجھ سے اپنا کام لے لیجئے۔ آپنے فرمایا کہ کیون تمہین کیا ہوا اُسنے کہا کہ مینے آپ سے سُنا کہ آپ ایسا ویسا فرماتے تھے۔ آپنے فرمایا وہ بات تو مین اب بھی کہتا ہون کہ جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین تو وہ قلیل اور کثیر سب چیزین لا کر حاضر کرے اسکے بعد اگر اسکو اسمین سے کوئی چیز دیجاوے تو لے لیلے۔ اور جس چیز سے منع کیا جائے اُس سے باز رہے۔ مسلم اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ عَادِلٌ وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا إِمَامٌ جَائِرٌ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو سعید رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو دن خدا کے نزدیک زیادہ پیارا اور خدا کے بہت قریب بیٹھنے والا منصف امام ہے اور قیامت کو دن خدا کے نزدیک زیادہ مبغوض اور سب سے دور بیٹھنے والا ظالم بادشاہ ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع في كراهية الإمارة

چوتھی فصل

(حکومت کی برائی کے بیان مین)

(۱) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رض قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيَّ وَقَالَ أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ أَمِيرًا وَلَا كَاتِبًا وَلَا عَرِيفًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون[2] کے مابین ہاتھ مارکر

[1] خیانت ہے [2] یعنی میری پیٹھ ٹھوک کر فرمایا

فرمایا کہ اے قدیم مرنے کے بعد اچھے مزہ مین رہوگے۔ بشرطیکہ تم امیر یا منشی یا عریف نہ مقرر ہوئے
ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(٢) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ
قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیْفٌ وَّاِنَّہَا اَمَانَۃٌ وَّاِنَّہَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَہَا
بِحَقِّہَا وَاَدَّی الَّذِیْ عَلَیْہِ فِیْہَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ فِیْ اُخْرٰی یَا اَبَا ذَرٍّ
اِنِّیْ اَرَاکَ ضَعِیْفًا وَّاِنِّیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَی اثْنَیْنِ وَلَا تَوَلَّیَنَّ مَالَ یَتِیْمٍ
وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعِرَافَۃَ حَقٌّ وَّلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ
عُرَفَآءَ وَلٰکِنَّ الْعُرَفَآءَ فِی النَّارِ **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہو کہ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی
خدمت نہین دیتے۔ تو آپنے میرے مونڈھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ ای ابوذر تم ایک ناتوان آدمی ہو۔ اور یہ ایک
قوی امانت ہی اور اس سے قیامت کے دن بجز شرمندگی اور پشیمانی کے اور کچھ حاصل نہین۔ بجز ایسے شخص کے
جو اسکو عمدہ طور پر انجام دے اور اسکے متعلق تمام حقوق کو ادا کرے مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی ہین
اور دونو کی ایک دوسری روایت مین مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ اے ابوذر مین تمکو ناتوان پاتا
ہون۔ اور مین تمہارے لیے وہی بات پسند کرتا ہون جو مین اپنے لیئے پسند کرتا ہون۔ دو آدمیون پر
بھی حاکم مت بنو۔ اور یتیم کے مال کے متولی مت بنو۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرافت ایک ضروری چیز ہے۔ اور لوگون کو عریف کی سخت
ضرورت ہے۔ لیکن عریف لوگ دوزخ مین ہونگے۔

(٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَہَا عَنْ مَسْاَلَۃٍ وُّکِلْتَ اِلَیْہَا وَاِنْ اُعْطِیْتَہَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ

---

١ تصغیر ہے مقدام کی پیار سے آپنے فرمایا ٢ حاکم ٣ عریف وہ شخص ہے جو حاکم کی طرف سے ہر ہر قبیلہ اور قوم مین بطور چودہری کے مقرر ہوتا ہے جو حاکم کو لوگون کی چال چلن کی خبر دیتا رہتا ہے جو نہایت خوفناک کام ہے جسکے لیے اعلی درجہ کی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ٤ کیونکہ ان اشخاص سے حقوق الناس متعلق ہوتے ہین لہذا ان سے سخت بازپرس ہوگی۔ مرنے کے بعد انکو آرام ملنا سخت دشوار ہے خاصکر عرافت تو بہت ہی اندیشہ ناک کام ہے جسمین سخت احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ آفت ہی آفت ہے۔

٥ حکومت نہین دیتے کہین کا عامل نہین مقرر فرماتے ٦ جس سے حقوق الناس اور حقوق الہی دونو متعلق ہین ٧ ایسے شخص کے لیے شرمندگی اور پشیمانی ہوگی ٨ اگرچہ دو آدمی سے متعلق کیا کام ہونگے اور کتنے حقوق متعلق ہونگے ٩ ممکن ہے کہ ناجائز طریقہ سے انکا مال صرف ہو جائے جو سخت بازپرس کے قابل ہے ١٠ ورنہ حاکم لوگون کی بھلی برائی کا حال معلوم نہین ہوسکتا ١١ تاکہ وہ اپنے اپنے حالات و معاملات اپنے چودہری کے سامنے پیش کرین ١٢ مگر انکو متعلقہ کام مین ذراسی بے اعتدالی سے دوزخ دہری ہوگی کہ کسی اچھے شخص کو حاکم کے سامنے برا بیان کر دیا تو بس برباد ہوگیا۔

أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** عبدالرحمن بن سمرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبدالرحمن تم امارت اور حکومت کی درخواست مت کرو اسلیے کہ اگر درخواست کرنے سی تمکو حکومت ملی تو خدا اسکا سارا کاروبار تمہین پر چھوڑ دیگا۔ اور اگر بلا درخواست ملی تو خدا تمہاری اسکے ہر کام مین مدد کریگا۔ اور اگر تم کسی بات پر قسم کہا جاؤ۔ اور پہر اُسکے خلاف کام کو اُس سے اچھا اور بہتر پاؤ تو تم یہ کام کر لو۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسَى رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ تَعَالَى وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ هٰذَا الْعَمَلَ أَحَدًا سَأَلَهُ أَوْ أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** ابوموسے رض سے روایت ہی کہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ میرے دو چچازاد بہائی بھی تھے۔ تو اُن مین سے ایک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمکو کسی ملک کا حاکم بنا دیجیے اُن ممالک مین سے جو خدا نے آپ کو دیئے ہین۔ اور دوسرے نے بھی یہی گذارش پیش کی۔ تو آپ نے فرمایا خدا کی قسم ہم ایسے شخص کو حاکم نہین مقرر کرتے جو اُسکی درخواست کرے اور جو اُسکی حرص کرے۔ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ وُجُوْبِ طَاعَةِ الْإِمَامِ وَالْأَمِيْرِ

پانچوین فصل

(خلیفہ اور امیر کی اطاعت واجب ہونیکے بیان مین)

(۱) **عَنْ** أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيْبَةٌ مَا أَقَامَ فِيْكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ جَعَلَ الزَّبِيْبَةَ مَثَلًا فِيْ سَوَادِ رَأْسِ الْأَسْوَدِ وَجُعُوْدَةِ شَعْرِهِ **ترجمہ** انس رض سے

سلہ خود تعمم کے خلاف ہے ۱۲

روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گوش دل سے انکی باتیں سنو اور انکی اطاعت کرو اگرچہ تمپر کوئی حبشی غلام مقرر کیا جائے جسکا سر خشک انگور کی طرح ہو جب تک کہ وہ کتاب اللہ کے بموجب تمکو حکم دیتے۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔ اسکے سر کو خشک انگور سے بوجہ سیاہی اور غایت درجہ کی گھنگروالی بال کی مثال دیگئی ہے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری اطاعت کی اُسنے خدا کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُسنے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی اُسنے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُسنے میری نافرمانی کی۔ شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان پر سننا اور اطاعت کرنی واجب ہے۔ عام اس سے کہ (وہ حکم) پسند ہو یا نہ پسند ہو۔ تا وقتیکہ گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر سننا اور اطاعت کرنی واجب نہیں ہے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخِیَارِ اُمَرَائِکُمْ وَشِرَارِهِمْ خِیَارُهُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَیَدْعُوْنَ لَکُمْ وَشِرَارُ اُمَرَائِکُمُ الَّذِیْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَیُبْغِضُوْنَکُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَیَلْعَنُوْنَکُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** عمر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمکو اس سے مطلع نہ کروں کہ تمہارے اچھے امیر کون ہیں۔ اور بُرے امیر کون ہیں اچھے امیر تو وہ ہیں جن سے تمکو محبت ہو

۱؎ یعنے اس وقت تک اسکے حکم کی تعمیل کرو جب تک وہ تمکو کتاب اللہ کے بموجب حکم دے اگر اسکے خلاف حکم دے تو تعمیل حکم واجب نہیں ۲؎ جو معیوب ہے ۳؎ یعنے حاکم شرع جو جب شرع حکم دے نہ حکام وقت زمانا ۴؎ خلاف شرع ۵؎ حاکم شرع کے احکام کا ماننا بلکہ ترک واجب ہے ۱۲

اور جو تمہارے ساتھ محبت سے پیش آتے ہون اور جنکے لیے تم دعا کرتے ہو اور جو تمہارے واسطے دعا کرتے ہون اور برے امیر وہ ہین جنکو تم مبغوض سمجھتے ہو۔ اور جو تمکو مبغوض سمجھتے ہون۔ اور جنپر تم لعنت کرتے ہو۔ اور جو تمپر لعنت کرتے ہون۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ عَنِ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عِمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبِیَّةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا یَفِیْ بِعَهْدِ ذِیْ عَهْدِهَا فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص (امام شرعی کی) اطاعت سے باہر ہو جائے[۱] اور جماعت سے علیحدہ ہو جائے اور اسی حالت مین مر جائے تو اُسکی موت (زمانہ) جاہلیت کی موت کی سی ہوگی[۲]۔ شیخین اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین جو ابوہریرہ رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اطاعت سے باہر ہو جاوے۔ اور جماعت (مسلمین) سے علیحدہ ہو جائے پھر مر جائے تو اُسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ اور جو شخص کسی نامعلوم جھنڈے کے تلے[۳] ٹھیرے[۴]۔ جو تعصب[۵] قومی کی وجہ سے لڑ رہا ہو۔ یا اپنی قوم کی جانب بلاتا ہو یا اپنی قوم کی مدد کرتا ہو[۶]۔ اسکے بعد وہ شخص مارا جائے تو اُسکی موت جاہلیت کے زمانہ کی سی ہوگی[۷]۔ اور جو شخص میری امت پر خروج[۸] کرے اُن مین سے اچھے اور برے دونو کو قتل کرے اور مسلمان کے قتل کی کوئی پروا نہ کرے۔ اور جس سے کوئی عہد ہوا ہو اسکے عہد کو بھی پورا نہ کرے تو ایسا شخص مجھ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا۔ اور نہ مین اُس سے کچھ تعلق رکھتا ہون[۹]۔ مسلم نسائی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین خدا کے بادشاہ کی اہانت کریگا (قیامت مین) خدا اُسکی اہانت کریگا

---

۱ اطاعت نہ کرے ۲ یعنے کافر گیا ۳ جسکا حق ناحق ہونا معلوم نہ ہو ۴ حمایت قومی ۵ غرض کہ لڑائی سے اسکو خدا کی رضامندی مقصود نہو ۶ کیونکہ جاہلیت مین بھی لوگ انہین اغراض سے لڑتے تھے ۷ ۸ حملہ کرے ۹ یعنے ایسا شخص مسلمان نہین ہے ۱۲

ترمذی اسکے راوی ہین -

الفصل السادس فی اعوان الائمۃ والامراء

چھٹی فصل

(خلفاء اور امراء کے مددگارون کے بیان مین)

(۱) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ تعالی بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد اللہ بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ اخرجہ ابوداود والنسائی

ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جب خدا کو کسی امیر[1] کی بھلائی منظور ہوتی ہے تو اُسکے لیے ایک ایسا سچا وزیر عنایت فرماتا ہے کہ اگر بادشاہ کو کوئی بات بھول جائے تو وہ اُسکو یاد دلا دیتا ہو - اور اگر بادشاہ کو وہ بات یاد ہو تو اُسکی مدد کرتا ہے اُس کام کے انجام مین - اور اگر خدا کو کسی بادشاہ کا بگاڑنا منظور ہوتا ہو تو اُسکو ایسا بُرا وزیر دیتا ہے کہ اگر بادشاہ کوئی بات بھول جائے تو وہ اسکو یاد نہین دلاتا اور اگر اُسکو یاد ہو تو اُسکی مدد نہین کرتا - ابوداؤد - نسائی اسکے راوی ہین -

(۲) وعن ابی سعید وابی ھریرۃ رضی اللہ عنہما قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث اللہ تعالی من نبی ولا استخلف من خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصم اللہ تعالی اخرجہ البخاری والنسائی **ترجمہ** ابوسعید اور ابوہریرہ رض (دونو) سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے کسی نبی کو ایسا نہین بھیجا - اور نہ کسی خلیفہ کو کہ اُسمین دو پردہ دو قوتین نہ ہون[2] - ایک تو وہ قوت ہو جو اچھے کام کی جانب متوجہ کرتی ہے - اور اُسکی جانب رغبت دلاتی ہے اور دوسری قوت وہ ہو جو بُری کام کی جانب متوجہ کرتی ہے اور رغبت دلاتی ہے - اور معصوم وہی ہے جسکو خدا (بُرے کام سے) محفوظ رکھے - بخاری - نسائی اسکے راوی ہین -

---

[1] بادشاہ ۱۲ [2] یعنے سب مین دو قوتین ہین ۱۲ -

(٣) **وعن** كعب بن عجرة رض قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أعيذك بالله يا كعب بن عجرة من أمراء يكونون بعدي من غشي أبوابهم وصدقهم في كذبهم وأعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه ولا يرد على الحوض ومن لم يغش أبوابهم ولم يصدقهم في كذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فهو مني وأنا منه وسيرد على الحوض يا كعب بن عجرة الصلوٰة برهان والصوم جنة حصينة والصدقة تطفي الخطيئة كما يطفي الماء النار يا كعب بن عجرة انه لا يربو لحم نبت من سحت الا كانت النار أولى به أخرجه الترمذي وهذا لفظه و النسائي بمعناه السحت الحرام من المكسب في المطعم والمشرب **ترجمہ** کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ ای کعب بن عجرہ مین تمکو ان امیرون سے پناہ دلاتا ہون جو میرے بعد ہونگے جو شخص اُنکے پاس جائیگا اور انکی جھوٹ (باتون کی) تصدیق کریگا۔ اور انکے ظلم مین انکی مدد کریگا تو ایسے شخص کو نہ مجھہ سے علاقہ ہے نہ مجھے اُس سے تعلق ہے[1]۔ اور ایسا شخص میرے پاس حوض (کوثر) پر نہ آئیگا۔ اور جو شخص نہ اُنکے گھر جائیگا نہ انکے جھوٹ کی تصدیق کریگا۔ نہ اُنکے ظلم مین انکی مدد کریگا۔ تو ایسا شخص میرا ہے اور مین اُسکا ہون۔ اور میرے پاس حوض کوثر پر آئیگا۔ ای کعب بن عجرہ نماز برہان[2] ہے۔ اور روزہ مضبوط سپر ہے[3]۔ اور خیرات گناہ کو اسطرح نیست و نابود کردیتی ہی جسطرح آگ کو پانی نیست و نابود کردیتا ہے۔ ای کعب بن عجرہ جو گوشت کہ حرام کے کہانے سی پیدا ہوا ہے وہ ضرور دوزخ مین جائیگا ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین۔ سُحت کے معنے حرام کسب[4] کرنے اور حرام کہانے پینے کے ہین۔

(٤) **وعن** جبير بن نفير قال قال كثير بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام رض قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ابتغى الأمير الريبة في الناس أفسدهم أخرجه أبو داود الريبة التهمة والمراد ان الامام اذا اتهم رعيته وجاهرهم بسوء الظن أداهم ذلك الى ارتكاب ما ظن فيهم ففسدوا **ترجمہ** جبیر بن نفیر رض سے روایت ہی کہ کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام رض (تینون) نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بادشاہ لوگون (رعایا) کی تہمت کے درپے ہو تو وہ گویا انکی تباہی اور فساد کے درپے ہی[5]۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ ریبہ کے معنے تہمت کے ہین مطلب یہ ہے کہ جیسے

---

[1] یعنے مسلمان ہنین ہے ١٢ [2] اسلام کی [3] دوزخ کے بچاؤ کی [4] پیشہ [5] یعنے خواہ مخواہ لوگون پر الزام کا اتہام لگانے والا لوگون کو تباہ برباد کرے یہ ظلم ہے۔ ایسا نہ کرنا چاہیئے حاکم کو عیب جو نہونا چاہیے بدگمانی نہ کرنی چاہیے نیک خیال رکھنا چاہیئے ١٢

بادشاہ اپنی رعیت پر کوئی تہمت لگائیگا - اور انپر بدگمانی کا اظہار کریگا - اور اس بدگمانی کی بنیاد انپر انکو سزا دیگا جسکی وجہ سے رعایا تباہ اور برباد ہو جائیگی -

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَبَیْعَتِہِمْ رض

دُوسرا باب

(خلفاء راشدین رض کے بیان مین)

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ عَلِیًّا رض خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْعِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ فَقَالَ النَّاسُ یَا اَبَا الْحَسَنِ کَیْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَارِئًا فَاَخَذَ بِیَدِہِ الْعَبَّاسُ رض فَقَالَ اَنْتَ وَاللّٰہِ بَعْدَ ثَلٰثٍ عَبْدُ الْعَصَا وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیُتَوَفّٰی مِنْ وَجْعِہٖ ھٰذَا اِنِّیْ لَاَعْرِفُ وُجُوْہَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَاذْھَبْ بِنَا اِلَیْہِ نَسْاَلُہٗ فِیْمَنْ ھٰذَا الْاَمْرُ فَاِنْ کَانَ فِیْنَا عَلِمْنَاہُ وَاِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِنَا کَلَّمْنَاہُ فَاَوْصٰی بِنَا فَقَالَ عَلِیٌّ رض لَمَّا وَاللّٰہِ لَئِنْ سَاَلْنَاھَا فَمَنَعَنَاھَا لَا یُعْطِیْنَاھَا النَّاسُ بَعْدَہٗ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَسْاَلُھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ قَوْلُہٗ عَبْدُ الْعَصَا اَیْ مَقْھُوْرٌ مَحْکُوْمٌ عَلَیْکَ مِمَّنْ یَتَوَلَّی الْخِلَافَۃَ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت علی رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُس درد کے زمانہ مین جسمین آپنے انتقال فرمایا باہر نکلے تو لوگون نے پوچھا کہ ابوالحسن[۱] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو کیسے رہے[۲] تو انہون نے جواب دیا کہ الحمد للہ صبح کو آپ کا مزاج مبارک اچھا رہا - اتنے مین حضرت عباس رض نے انکا ہاتھہ پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تین روز کے بعد محکوم ہوگے[۳] - اور خدا کی قسم مین خیال کرتا ہون کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی درد میں انتقال فرمائینگے اسلیے کہ مین بنی عبد المطلب کے چہرون کو موت کے قریب پہچانتا ہون[۴] - تو ہمارے ساتھہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین چلو تاکہ ہم آپ سے اس امر (خلافت) سے متعلق دریافت کرلین کہ خلافت کن لوگون مین ہے[۵] - اگر ہم لوگون مین ہوگی تو ہمکو (آپکے بیان سے یقینا) معلوم ہوجائیگا

[۱] کنیت حضرت علی رض [۲] یعنے آپ کا مزاج کیسا رہا [۳] حضرت علی رض کا [۴] کسی خلیفہ کے [۵] یعنے بنی عبد المطلب کے چہرون کی موت کے قریب جو حالت ہوجاتی ہے مین اسکو پہچانتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ویسا ہی ہوگیا ہے لہذا قیاس کیا جاتا ہے کہ آپ اسی بیماری مین انتقال فرمائینگے [۵] آپکے بعد کون خلیفہ ہوگا

اور اگر ہمارے سوا اور لوگوں میں سے تو ہم اس باب میں آپ سے گفتگو کرینگے تو آپ ہماری (خلافت کی) لیے وصیت کر جائیں گے تو حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم اگر ہم نے آپ سے (خلافت کی) درخواست کی اور آپ نے ہمکو نہ دی تو آپ کے بعد لوگ ہمکو کبھی (خلافت) نہ دینگے میں تو خدا کی قسم آپ سے (خلافت کی) درخواست نہ کرونگا۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔ عبد العصا سے یہ مراد ہے کہ آپکے بعد جو خلیفہ ہوگا اُسکے محکوم اور ماتحت رہوگے۔

(۲) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض قَالَ اَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ قَالَتْ فَاِنْ لَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي اَبَا بَكْرٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جبیر بن مطعم رضہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کسی باب میں اُسنے آپ سے گفتگو کی۔ تو آپنے اُسکو پھر آنے کا حکم دیا اُسنے کہا کہ اگر میں آپ کو نہ پاؤں۔ (جس سے اُسکی مراد آپکے انتقال سے تھی) تو آپنے فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر رضہ کے پاس آنا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ رض بِالسُّنْحِ تَعْنِيْ بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ رض يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَيَقْطَعَنَّ اَيْدِيَ رِجَالٍ وَّاَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ رض فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ وَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُذِيْقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ اَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اَيُّهَا الْحَالِفُ عَلٰى رِسْلِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ رض جَلَسَ عُمَرُ رض فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَبُوْبَكْرٍ وَّاَثْنٰى ثُمَّ قَالَ اَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَتَلَا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ وَاجْتَمَعَ الْاَنْصَارُ اِلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَقَالُوْا مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَذَهَبَ اِلَيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْعُبَيْدَةَ رض فَذَهَبَ

۱؎ سبحان اللہ حضرت علی رضہ نے کیا عاقلانہ بات فرمائی ۲؎ یعنی آپ کا انتقال ہو جائے ۳؎ اسلیے کہ میرے بعد وہی خلیفہ ہونگے ۱۲

عمر رضہ یتکلم فاسکتہ ابوبکر رضہ فکان عمر یقول واللہ ما اردت بذلک الا انی کنت
قد ھیأت کلاما اعجبنی خشیت ان لا یبلغہ ابوبکر فتکلم واللہ ابوبکر فواللہ ما
زورت فی نفسی کلاما الا واتی علیہ وابلغ وکان فی کلامہ نحن الامراء وانتم الوزراء
فقام حباب بن المنذر رضہ فقال لا واللہ لا نفعل منا امیر ومنکم امیر فقال ابوبکر رضہ
لا ولکنا الامراء وانتم الوزراء زاد رزین لن یعرف ھذا الامر الا لھذا الحی من قریش
ھم اوسط العرب دارا واعربھم احسابا فبایعوا عمر او ابا عبیدۃ فقال عمر رضہ بل نبایعک
انت فانت سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ عمر رضہ
بیدہ فبایعہ وبایعہ الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادۃ فقال عمر قتلہ
اللہ تعالی قالت فما کان من خطبتھما من خطبۃ الا نفع اللہ بھا لقد خوف عمر الناس
وان فیھم لنفاقا فردھم اللہ تعالی بذلک ثم لقد بصر ابوبکر الناس فی اللہ تعالی
وعرفھم الحق الذی علیھم وخرجوا بہ یتلون وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل الآیۃ اخرجہ البخاری والنسائی قلت وقولہ زاد رزین کذا فی التجرید واصلہ
وھذہ الزیادۃ بعینھا فی صحیح البخاری واللہ اعلم السنح بضم السین المھملۃ والنون
وقیل بسکون النون موضع بعوالی المدینۃ فیہ منازل بنی الحارث بن الخزرج و
قولہ لا یذیقک اللہ الموتتین ای فی الدنیا قال ذلک ابوبکر رد القول عمر ان اللہ
سیبعث نبیہ فیقطع ایدی رجال وارجلھم والسقیفۃ الصفۃ فی البیت والنشیج
تردد صوت الباکی فی صدرہ من غیر انتحاب **ترجمہ** عائشہ رضہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت انتقال فرمایا اُس وقت حضرت ابوبکر رضہ سنح مین تہے (جو اطراف مدینہ مین ایک قریہ
ہے) تو حضرت عمر رضہ اُس موقعہ پر کہڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال
نہین فرمایا ہے آپکو خدا ابھی اُٹہائیگا[1]۔ اور آپ لوگون کے ہاتہہ پاؤن کاٹین گے[2]۔ اتنے مین حضرت
ابوبکر رضہ آگئے۔ اور سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپکے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹہا کر آپکو
بوسہ دیا۔ اور کہنے لگے کہ آپ پر میرے ماں باپ فدا آپ موت اور حیات دونو حالت مین خوشبو

---

[1] یعنے آپ بے ہوش ہین خدا آپ کو ہوش مین لائیگا۔ غایت محبت کی وجہ سے عقل مغلوب ہو گئی تہی اور ایسا خیال پیدا ہو گیا تہا ۱۲
[2] یعنے سزائین دین گے ۱۲

آتی ہنسی۔ قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے کہ خدا آپ کو دو موتون کا مزہ نہین چکہائیگا [1]
اسکے بعد حضرت ابو بکر رضہ باہر نکل کر کہنے لگے کہ اے قسم کہانے والے ٹہیر جاؤ [2]۔ جب حضرت ابو بکر رضہ نے
گفتگو کرنی شروع کی تو حضرت عمر رضہ بیٹہ گئے۔ اسکے بعد حضرت ابو بکر رضہ نے خدا کی حمد و ثنا کی پہر فرمایا کہ آگاہ
ہو جاؤ کہ جو شخص محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تہا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تو انتقال ہو چکا اور
جو شخص خدا کی عبادت کرتا تہا تو خدا زندہ ہے جسکو موت لاحق نہین ہوتی اور یہ آیت پڑہی۔ اِنَّكَ [3]
مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ اور وَمَا مُحَمَّدٌ [4] اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ۔ جسکے بعد لوگ بلک
بلک کر نہایت دردناک طریقہ سے رونے لگے۔ انصار سب کے سب سعد بن عبادہ کی جانب بنی ساعدہ کے مکان
کے حجرہ مین جمع ہو گئے [5]۔ اور کہنے لگے کہ ہم مین سے ایک امیر ہو اور تم مین سے ایک امیر ہو [6]۔ تو حضرت ابو بکر [7]
او عمر رضہ اور ابو عبیدہ رضہ تینون ملکر اُنکے ہان پہونچے [8] اور حضرت عمر رضہ نے اُس موقعہ پر گفتگو کرنے کا
ارادہ ہی کیا تہا کہ حضرت ابو بکر رضہ نے اُنکو خاموش کردیا۔ تو حضرت عمر رضہ کہتے تہے کہ اُس وقت بات کرنے
سے میری یہ غرض تہی کہ مینے اپنے دل مین ایسی باتین سوچ رکہی تہین جو میرے خیال مین بہت ہی
عمدہ تہین اور مجہے اس بات کا خوف لگا تہا کہ شاید حضرت ابو بکر رضہ اُس بات تک نہ پہونچ سکین لیکن
حضرت ابو بکر رضہ نے گفتگو شروع کی اور خدا کی قسم جو باتین مینے اپنے دل مین عمدہ سوچ رکہی تہین اُن
سب کو اُنہون نے بیان کیا۔ اور نہایت ہی عمدہ پیرایہ اور ڈہنگ مین بیان کیا۔ اور اُنکے منجملہ کلام کے ایک
بات تہی کہ اُنہون نے کہا کہ ہم لوگ امرا [9] ہین۔ اور تم لوگ وزرا [10] ہو۔ جسکے بعد خباب بن منذر کہڑے ہو گئے
اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم ہم تو ایسا نہین چاہتے۔ ہم تو یہ چاہتے ہین کہ ہم مین سے ایک امیر ہو اور تم مین سے ایک
امیر ہو۔ حضرت ابو بکر رضہ نے فرمایا کہ نہین ایسا تو نہین ہو سکتا ہم لوگ اُمرا ہین اور تم لوگ وزرا ہو۔

---

[1] یعنے آپ دو دفعہ انتقال نہین فرمائینگے جیسا کہ عمر رضہ کا خیال ہے بلکہ آپ ایکہی دفعہ انتقال فرما چکے جو یہی موت ہے۔
[2] یہ حضرت عمر رضہ کی جانب اشارہ ہے اسلیے کہ انہون نے قسم کہائی تہی کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہین فرمایا ہے۔
[3] تم بہی مرو گے اور وہ سب بہی مرینگے [4] محمد تو ایک رسول ہے اُس سے قبل بہت سے رسول گذر چکے کیا اگر وہ مرجائے یا مارا جائے تو تم لٹے پاؤن پہر جاؤگے (یعنے مرتد ہو جاؤگے) اور جو شخص اُلٹے پاؤن پہر جائیگا وہ اللہ کا کچہہ بہی نہین بگاڑیگا۔ اور خدا شکر گذار لوگون کو جلد جزا دیگا [5] خلافت کے بارہ مین مشورہ کرنے کی غرض سے [6] یعنے انصار اور مہاجرین مین سے علیحدہ علیحدہ امیر ہون [7] انصار کے ہان پہونچے [8] اُنکے بعد ۱۲

[9] مہاجرین ۱۲

[10] انصار ۱۲

(رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ) حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ اس امر (خلافت) کے بجز قریش کے کوئی قبائل عرب کے مستحق نہین ہین - بلحاظ اسکے کہ اُنکے گہر بلحاظ اور عرب کے عمدہ موقعہ پر واقع ہین[1] - اور اُنکی حسب نسب بہی عمدہ ہین[2] - پس تم لوگ عمر رض یا ابو عبیدہ رض سے بیعت کرلو جسکے جواب مین حضرت عمر رض نے کہا کہ ہم تو آپ ہی سے بیعت کرینگے اسلیے کہ آپ ہم سب لوگون مین سردار ہین اور ہم سب مین بہتر ہین - اور ہم سب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو چاہتے تہے - اسکے بعد حضرت عمر رض نے حضرت ابوبکر رض کا ہاتہہ پکڑکر اُن سے بیعت کرلی - اسکے بعد اور لوگون نے اُنسے بیعت کی - تو اس موقعہ پر کسی نے کہا کہ تم نے تو سعد بن عبادہ کو مار ہی ڈالا[3] - تو حضرت عمر رض نے کہا کہ خدا نے اُسکو مار ڈالا[4] - (یا خدا اُسکو قتل کرڈالے[5]) حضرت عائشہ رض فرماتی ہین کہ اس موقعہ پر دو خطبہ لوگون کیلیے مفید ثابت ہوئے - حضرت عمر رض نے تو لوگون کو ڈرادیا[6] جسکی وجہ سے لوگون مین جو نفاق ہو چلا تہا اُسکو خدا نے روک دیا - پہر ابوبکر رض نے لوگون کو خدا کا رستہ بتایا اور اُنکو حق بات بتلائی[7] - جسکی وجہ سے لوگ اُنکے پاس سے یہ آیت پڑہتے ہوئے نکلے[8] - مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ آخر آیت تک - بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین - مین کہتا ہون یہ قول رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے - تجرید اور اسکے اصل مین ایسے ہی مذکور ہے - لیکن یہ زیادتی بعینہ صحیح بخاری مین موجود ہے - سُنح بضم سین مہملہ ونون اور بعض نے بسکون نون بیان کیا ہے - اطراف مدینہ مین ایک موضع ہے جہان بنی الحارث بن الخزرج کے منازل ہین - اور حضرت ابوبکر رض کا یہ قول کہ خدا آپ کو (دنیا مین) دو موت کا مزہ نہین چکہائیگا - اس سے حضرت ابوبکر رض کو حضرت عمر رض کے اُس قول کی تردید مقصود تہی کہ عنقریب خدا اپنے رسول کو اُٹہائیگا تو آپ لوگون کے ہاتہہ پاؤن کاٹین گے - سقیفہ اُس کوٹہری کو کہتے ہین جو مکان کے اندر ہو نشیج رونے کی اُس آواز کو کہتے ہین جو سینہ مین سانس بند ہوجانے سے پیدا ہوتی ہے - بغیر چیخ کر رونیکے -

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كُنْتُ اُقْرِئُ رِجَالًا مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض فَقَالَ لَوْ رَاَيْتَ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ هَلْ لَّكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ فُلَانٍ يَّقُوْلُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَبَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ اَبِيْ بَكْرٍ رض اِلَّا فَلْتَةً فَغَضِبَ عُمَرُ رض فَقَالَ اِنِّيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّغْصِبُوْهُمْ اَمْرَهُمْ

---

[1] جو مکہ ہے [2] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہین ۱۲ [3] یعنے اُسکو خلافت سے محروم کردیا ۱۲ [4] ۱۲ [5] ۱۲ [6] یعنے خدا نے اسکو خلافت سے محروم کردیا [7] تو اس صورت مین بد دعا ہوگی [8] پہلا خطبہ حضرت عمر رض کا کہ رسول اللہ صلعم نے انتقال نہین فرمایا دوسرا خطبہ حضرت ابوبکر رض کا کہ آپ کا انتقال ہوچکا [9] کہ ہنوز رسول اللہ صلعم نے انتقال نہین فرمایا [10] کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا اور پیغمبرون کو بہی موت لاحق ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ [11] یعنے لوگ بہت ہی متاثر ہوئے تا آنکہ سب کی زبان پر یہ آیت جاری ہوگئی ۱۲

قال عبد الرحمن فقلت يا امير المؤمنين لا تفعل فان الموسم يجمع رعاع الناس وغوغاءهم وانهم هم
الذين يغلبون على قربك حين تقوم في الناس وانا اخشى ان تقوم فتقول مقالة يطيرها
اولئك عنك كل مطير وان لا يعوها ولا يضعوها مواضعها وامهل حتى تقدم المدينة
فانها دار الهجرة والسنة فتخلص باهل الفقه واشراف الناس فتقول ما قلت متمكنا
فيعي اهل العلم مقالتك ويضعوها مواضعها فقال اما والله ان شاء الله تعالى لاقومن
بذلك اول مقام اقومه بالمدينة قال ابن عباس فقدمنا المدينة في عقب ذي الحجة
فلما كان يوم الجمعة عجلت بالرواح حين زاغت الشمس زاد رزين فخرجت في صكة عمي
ثم رجع الى الحديث الاول فقال حتى اجد سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل جالسا الى ركن
المنبر فجلست حذوه تمس ركبتي ركبته فلم انشب حتى ان خرج عمر رض فلما رايته مقبلا
قلت لسعيد بن زيد ليقولن العشية على هذا المنبر مقالة لم يقلها منذ استخلف
فانكر علي وقال وما عسى ان يقول ما لم يقل قبله فجلس عمر رض على المنبر فلما سكت
قام فاثنى على الله تعالى بما هو اهله ثم قال اما بعد فاني قائل لكم مقالة قد قدر ان
اقولها لا ادري لعلها بين يدي اجلي فمن عقلها ووعاها فليحدث بها حيث انتهت
به راحلته ومن خشي ان لا يعقلها فلا احل لاحد ان يكذب علي ان الله تعالى
بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله عليه
اية الرجم وذكر نحو حديث ابن عباس رضي الله عنهما المذكور في اول باب حد الزنا
ثم قال وانه بلغني ان قائلا يقول لو قد مات عمر رض لبايعت فلانا فلا يغترن امرؤ ان
يقول انما كانت بيعة ابي بكر رض فلتة وتمت الا وانها قد كانت كذلك ولكن وقى الله
شرها وليس فيكم من تقطع اليه الاعناق مثل ابي بكر وانه كان من خيرنا حين توفي
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرهم في سقيفة
بني ساعدة وتخلف عنا علي والزبير رضي الله عنهما ومن معهما واجتمع المهاجرون
الى ابي بكر رض فقلت لابي بكر انطلق بنا الى اخواننا هؤلاء من الانصار فلما دنونا منهم
لقينا منهم رجلان صالحان فذكرا ما تمالا عليه القوم فقالا اين تريدون يا معشر المهاجرين

قُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمْ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللهِ
لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا يُوعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ
فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللهِ تَعَالَى وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ مِنَّا وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ
مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ أَرَادُوا أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ
أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ
أُدَارِي عَنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ
فَتَكَلَّمَ وَكَانَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي
بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ وَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ
وَلَنْ تَعْرِفَ الْعَرَبُ هٰذَا الْأَمْرَ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا
وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ
ابْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي
لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ
لِي نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ
وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ
مِنَ الْاِخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَهُ
الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ
قَتَلَ اللهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ عُمَرُ رض وَإِنَّا وَاللهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ
أَقْوَى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ
بَعْدَنَا فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا أَنْ نُخَالِفَهُمْ فَيَكُونَ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلَى
غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ
وَهٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَهُوَ عِنْدَ مُسْلِمٍ مُخْتَصَرٌ حَدِيثُ الرَّجْمِ - الْفَلْتَةُ الْفَجْأَةُ وَغَوْغَاءُ النَّاسِ
الَّذِينَ يُكْثِرُونَ الصَّيْحَةَ وَنَحْوَهَا مِنْ غَيْرِ تَثَبُّتٍ وَزَاغَتِ الشَّمْسُ مَالَتْ عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ

وَصَكَّةُ عُمَيٍّ كِنَايَةٌ عَنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَقْتَ الْهَاجِرَةِ غَايَةَ الْقَيْظِ وَقَوْلُهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَيْ فَلَمْ
أَلْبَثْ وَتُقْطَعُ إِلَيْهِ الْأَعْنَاقُ أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَالْمُرْمِلُ الْمُعْطِي وَظَهْرَانَيِ الْقَوْمِ بَيْنَهُمْ وَالرَّهْطُ
الْحَيُّ وَالدَّافَّةُ الْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ يَقْصِدُونَ الْمِصْرَ يَخْتَزِلُونَا يَقْطَعُونَا مِنْ مُرَادِنَا يَحْضُنُونَا بِضَادٍ
مُعْجَمَةٍ يُنَحُّونَا عَنْهُ وَيَنْفَرِدُونَ بِهِ وَمَعْنَى زَوَّرْتُ زَيَّنْتُ وَهَيَّأْتُ وَتُسَوِّلُ لِي نَفْسِي
تُحَسِّنُ وَتُزَيِّنُ اللَّغَطُ كَثْرَةُ الْأَصْوَاتِ وَاخْتِلَاطُهَا وَمَعْنَى جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا
الْمُرَجَّبُ أَيْ إِنِّي ذُو رَأْيٍ يُسْتَشْفَى بِهِ فِي الْحَوَادِثِ لَاسِيَّمَا فِي هٰذِهِ الْحَادِثَةِ وَإِنِّي فِي ذٰلِكَ
كَالْعُودِ الَّذِي يَشْفِي الْجَرْبَا وَكَالنَّخْلَةِ الْكَثِيرَةِ الْحَمْلِ وَمَعْنَى نَزَوْنَا وَثَبْنَا وَقَوْلُهُ تَغِرَّةً
أَنْ يُقْتَلَا فِيهِ مُضَافٌ مَحْذُوفٌ تَقْدِيرُهُ خَوْفَ تَغِرَّةِ أَنْ يُقْتَلَا أَيْ خَوْفَ أَنْ إِيقَاعِهِمَا
فِي الْقَتْلِ وَالتَّغِرَّةُ مَصْدَرُ غَرَّرْتُهُ إِذَا أَلْقَيْتَهُ وَهِيَ مِنَ التَّغْرِيرِ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہو کہ مین
مہاجرین کے چند لوگون کو (قرآن) پڑہاتا تہا جنمین عبد الرحمن بن عوف بہی تہے۔ ایکدن مین منی مین عبد الرحمن بن
عوف کے مکان مین تہا اور وہ حضرت عمر رض کے پاس تہے اتنے مین وہ حضرت عمر رض کے پاس سے واپس آکر کہنے لگے کہ
آپنے کچہہ سنا۔ ایک شخص آکر حضرت امیر المؤمنین عمر رض سے کہنے لگا۔ کہ اے امیر المؤمنین فلان شخص کہتا ہو کہ اگر
حضرت عمر رض کا انتقال ہوجائے تو مین فلان شخص سے بیعت کرونگا خدا کی قسم حضرت ابو بکر رض کی بیعت تو ایک ناگہانی
بات تہی جسکو سنکر حضرت عمر رض بہت ہی غصہ مین آئے اور کہنے لگے کہ انشاء اللہ مین اول شام کو لوگون مین کہڑے
ہوکر ان لوگون کو ڈراونگا جو لوگ خلافت مین تغلب تصرف کرنا چاہتے ہین۔ عبد الرحمن کہتے ہین کہ مین نے
حضرت عمر رض سے عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین آپ ابہی ایسا نکیجیے اسلیے کہ یہ حج کا زمانہ ہے اس موقعہ پر (اکثر)
عوام اور ناسمجہ لوگ (بہی) جمع ہوتے ہین۔ اور جسوقت آپ لوگون مین کچہہ بیان کرنیکی غرض سے کہڑے ہونگے تو اکثر یہی لوگ
آپکے قریب ہونگے[1] اور مجہے اس بات کا خوف ہے کہ آپ کہڑے ہوکر کچہہ باتین بیان فرمائین اور وہ لوگ بغیر سمجہے
بوجہے وہ باتین لے اڑین اور اسکو یاد نہ رکہین اور ہر ایک بات کو اسکے موقعہ پر نہ کہین آپ اس وقت تک توقف
فرمائیے جب تک آپ مدینہ پہونچ جائین۔ اسلیے کہ مدینہ دار ہجرت اور سنت ہے۔ وہان آپکو سمجہدار اور اشراف لوگون
سے کام پڑے گا۔ پہر آپ جو چاہیے اطمینان سے بیان کیجیے۔ اہل علم لوگ آپ کی باتون کو غور سے یاد رکہین گے
اور ہر ایک بات کو اسکے موقعہ پر کہین گے۔ تو حضرت عمر رض نے فرمایا کہ آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کی قسم انشاء اللہ تعالی مدینہ پہونچ

---

[1] عبد الرحمن نے مجہری کی ستے جو یکایک ہو گئی ہے عوام کی عادت ہی کہ وہ ہر ایک مجمع مین اندہا دہند گہسے چلے جاتے ہین ۱۲

پہلا خطبہ جو مین پڑہون گا اُسی مین اس مضمون کو بیان کرونگا۔ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ ہم ماہ ذی الحجہ کے
بعد مدینہ مین پہونچے جب جمعہ کا دن آیا تو آفتاب کے ڈہلتے ہی مین نے (نماز کے) جانے کی جلدی کی (رزین نے
اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ) اور مین نہایت سخت گرمی مین نکل کھڑا ہوا (پہر حدیث اول بیان کرنی شروع کی)
تو مینے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رض کو منبر کے قریب بیٹھا ہوا پایا۔ مین جا کر اُنکے سامنے اُنکے گھٹنے سے گھٹنا
ملا کر بیٹھ گیا۔ ہم بیٹھے ہی تہے کہ اتنے مین حضرت عمر رض برآمد ہوئے۔ جب مینے اُنکو آتے دیکھا۔ تو مینے سعید بن زید سے
کہا کہ آج اس منبر پر[1] یہ ایسی بات بیان فرمائین گے جو کبھی ابتداء خلافت سے آجتک انہوں نے نہین بیان کی
تو اُنہون[2] نے اسکو باور نہ کیا اور کہنے لگے کہ ہرگز ایسا خیال نہین ہو سکتا کہ وہ ایسی بات بیان کرین گے
جو اُنسے قبل نہ بیان کیگئی ہو[3]۔ غرض کہ حضرت عمر رض آکر منبر پر بیٹھ گئے۔ جب موذن اذان سے فارغ
ہو چکا تو اُٹھہ کھڑے ہوئے۔ اور خدا کی حمد و ثنا کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ مین تم لوگون کو ایک بات بیان کرنیوالا ہون
جسکا بیان کرنا میرے لیے مقدر ہو چکا ہے۔ مین نہین جانتا شاید کہ (یہ بات) میری موت کے قریب زمانہ مین ہو[4]
پس جو شخص اُسکو بغور سُنے اور یاد رکھے اُسکو چاہیئے کہ وہ اپنی انتہا مسافت سفر تک اس بات کو پہونچا دے
اور جس شخص کو پوری طور پر نہ سمجھنے اور یاد رہنے کا خوف ہو کسی شخص کے لیے مجہپر جہوٹا الزام لگانا جائز نہین ہے
خدا نے محمد صلعم کو حق بات لیکر بہیجا۔ اور آپ پر قرآن نازل فرمایا۔ اور قرآن مین رجم کی آیت بہی تہی (اور
مثل حدیث ابن عباس رض کے بیان کیا جو باب حد زنا کے شروع مین مذکور ہو چکی ہے) اسکے بعد فرمایا کہ
مجہکو یہ خبر پہونچی ہے کہ کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ جب عمر رض مر جائین گے تو مین فلان شخص سے بیعت کرونگا
پس کسی شخص کو ایسا کہنے پر مغرور نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت ابو بکر رض کی بیعت ناگہانی تہی اور پوری ہو گئی۔
آگاہ ہو جاؤ کہ وہ تو بے شک ویسی ہی تہی لیکن خدا نے اُسکے فساد سے محفوظ رکہا اور تم لوگون مین حضرت
ابو بکر رض جیسا کوئی ایسا شخص نہین ہے جسکی جانب اونٹ کی گردنین ہانکی جائین[5] اور جس وقت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ ہم سب لوگون مین بہتر تہے۔ اور اُس وقت[6] انصار ہماری مخالفت کی
اور سب کے سب بنی ساعدہ کے اندرونی حجرہ مین جمع ہو گئے اور حضرت علی رض اور حضرت زبیر رض اور اُنکے ساتھ والون
نے بہی ہم سے مخالفت کی۔ اور مہاجرین نے حضرت ابو بکر رض کی جانب اتفاق کر لیا تو مین نے حضرت ابو بکر

---

[1] حضرت عمر رض [2] سعید بن زید نے [3] انہون نے سمجہا کہ شاید دین مین کوئی نئی بات فرمائین گے حالانکہ دین کامل ہو چکا ہے [4] یعنے
یہ بات میری موت کی باعث ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اسکے بعد ہی شہادت کا واقعہ پیش ہوا اور خلافت تبدیل ہوئی [5] جسکی جانب سفر کیا
جائے اور اتنا سفر کیا جائے کہ اونٹ تہک جائے جب بہی ایسا شخص نہ ملے گا [6] جس وقت آپنے انتقال فرمایا ۱۲

[illegible] ہم [illegible] اختلاف [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] ملاقات ہوئی سو وہ بات بیان کرتی جیسر کہ انصار نے اتفاق کر لیا تھا۔ اور ان دو لوگون نے ہم سے دریافت

کیا کہ ای جماعت مہاجرین کی آپ لوگ کہان جانا چاہتے ہین تو ہمنے کہا کہ ہم اپنے بہائی انصار کے پاس

جاتے ہین تو ان دونون نے کہا کہ آپ لوگون کو انکے پاس جانا کچھہ ضرور نہین ہے۔ آپ اپنے کام کا فیصلہ

کر لیجئے۔ تو مینے کہا کہ خدا کی قسم مین تو ضرور انکے پاس جاونگا۔ غرض کہ ہم روانہ ہوئے حتی کہ انکے پاس

پہونچ گئے۔ وہان ہماری نظر یکایک ایک ایسی شخص پر پڑی جو اوڑہے لپیٹے بیٹھا تہا۔ تو مینے پوچھا کہ یہہ

کون شخص ہے لوگون نے کہا کہ یہ سعد بن عبادہ ہی تو مینے کہا کہ اسکی کیا حالت ہی۔ لوگون نے کہا کہ انکو بخار آتا

ہی غرضکہ ہماری تہوڑے ہی دیر بیٹھنے کی بعد انکے خطیب نے حمد و ثنا کے بعد یہ بیان کیا کہ ہم خدا کے انصار ہین

اور اسلام کے لشکر ہین اور مہاجرین کے گروہ تم لوگ ایک چھوٹی جماعت ہو۔ اور تمہاری قوم مین سے ایک چھوٹی

جماعت سفر کرکے آئی جنکا اب یہ ارادہ ہے کہ ہمکو جڑسے اکہاڑ ڈالین اور ہمکو اس امر خلافت سے علیحدہ رکہین

جب انکا خطیب خاموش ہو گیا تب مینے کلام کرنے کا ارادہ کیا۔ اور مینے اپنے دل مین بہت عمدہ عمدہ باتین سوچ

رکہی تہین میری غرض یہ تھی کہ مین حضرت ابو بکرؓ کے سامنے پہلے اُن باتون کو بیان کر دون۔ اور مین انکی

بعض باتون سے درگذر کرتا تہا۔ غرض کہ جب مینے بات کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ ٹہیر جاؤ۔

تو مینے انکے غصہ کرنے کو ناپسند کیا۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے تقریر کرنی شروع کی۔ اور مجھہ سے زیادہ حلیم اور

باوقار شخص تہے۔ تو خدا کی قسم اُنہون نے اُن مین سے کوئی بات نہین چھوڑی جنکو مینے اپنے دل مین سوچ

رکہا تہا اور جنکو مین عمدہ خیال کرتا تہا۔ بلکہ اُن سب باتون کو اُنہون نے فی البدیہہ اسیطرح بلکہ اُس سے بہی

عمدہ پیرایہ مین بیان کر دیا۔ اسکے بعد وہ خاموش ہو گئے۔ انہون نے یہ بات بیان کی کہ ای (انصار) جو کچھہ تمنے

اپنی تعریف بیان کی بیشک تم اُسکی قابل ہو۔ لیکن اس امر خلافت کے لیے عرب مین بجز قریش کے اور کوئی

مستحق نہین ہے جو نسب اور گہر کے اعتبار سے سب سے عمدہ ہین اور تمہارے لیے ان دونون مین سے ایک کو پسند کرتا

ہون پس تم ان دونون مین سے جس سے چاہو بیعت کرو۔ اور اُنہون نے میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھہ پکڑ لیا

جو ہم ہی لوگون مین بیٹھے ہوئے تہے تو حضرت ابو بکرؓ کی بجز اس بات کے مجھے کوئی اور بات بری معلوم نہین ہوئی

خدا کی قسم [illegible] گردن اُڑا دیجاتی تو یہ تکلیف مجھہ زیادہ پسند تہی بہ نسبت اسکی کہ

[illegible]

مین ایسی قوم مین خلیفہ بنتا جنمین حضرت ابوبکر رضہ موجود تھے - یا اللہ (اس وقت تک تو میرا یہی خیال ہے) مگر (معلوم نہین[۱] کہ) ہو سکے قریب میرا النفس بہک جائے اور ایسا خیال پیدا ہو جائے جواب نہین ہے - تو انصار مین سے ایک شخص نے کہا کہ مین اس خلافت کے لیے جزیل محکک اور عذیق مرجب ہون - ای مہاجرین کی جماعت ہم مین ایک امیر ہوگا - اور تم مین سے ایک امیر ہوگا - اسکے بعد شور و غل مچ گیا اور لوگون کی آوازین بلند ہو گئین حتے کہ مجھے خوف پیدا ہو گیا[۲] - تو جھٹ مینے حضرت ابوبکر رضہ سے عرض کیا کہ ای ابوبکر رضہ آپ اپنا ہاتھ پہیلایئے - اُنہون نے ہاتھ پہیلا دیا تو مینے اُن سے بیعت کر لی - اور مہاجرین نے بھی اُنسے بیعت کر لی - اسکے بعد انصار نے اُنسے بیعت کی - اور ہمنے سعد بن عبادہ پر پیش قدمی کی - تو اُن مین سے ایک شخص نے کہا کہ تم نے تو سعد بن عبادہ کو مار ہی ڈالا تو مینے کہا کہ خدا اسکو مار ڈالے - حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمنے اُس موقعہ پر حضرت ابوبکر رضہ کی بیعت سے زیادہ کوئی اور عمدہ قوی بات نہین دیکھی ہمکو اس بات کا خوف تہا کہ اگر ہم اُن سے جدا ہو جائین[۳] اور کسی سے بیعت نہ کرین تو ہمارے بعد یہ اپنے لوگون مین سے کسی شخص سے بیعت کر لین جسکے بعد یا تو ہمکو خلاف مرضی[۴] اُس شخص سے بیعت کرنی پڑتی یا ہم اُسکی مخالفت کرتے جسکی وجہ سے فساد برپا ہوتا - پس[۵] جو شخص مسلمان کے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے بیعت کرے پس نہ وہ شخص بیعت کرے اور نہ وہ شخص جس سے بیعت کی گئی اُس بیعت کو قبول کرے - اس خوف سے کہ دونو قتل کیے جائین گے[۶] - شیخین اسکے راوی ہین اور یہ بخاری کے الفاظ ہین - اور مسلم نے اس حدیث کو حد رجم تک مختصر بیان کیا ہے - فلتہ کے معنے ناگہان اور یکایک کے ہین - غوغاء الناس سے وہ لوگ مراد ہین جو بغیر سمجھے بوجھے فضول چخ چخ کرتے ہین - زاغت الشمس کے معنے آفتاب کے ڈہلنے کے ہین - صکۃ عمی سے سخت گرمی مراد ہے جو سخت گرما کے زمانہ مین دوپہر کو ہوتی ہے - قلم الشب یعنی تہوڑی دیر نہ ٹہیرے تہے - تقطع الیہ الاعناق سے سواری کے جانور کی گردن مراد ہے[۷] - مزمل کے معنے اوڑہنے لپیٹنے کے ہین - ظہرانی القوم یعنے قوم کے مابین - الوعک کے معنے بخار کے ہین - الدافہ یعنے ایک جماعت جو شہر کے ارادے سے نکلے - یختزلونا یعنے ہماری اشید کو کاٹ ڈالتے ہو - یحضنونا ضاد معجمہ سے یعنے ہم کو اُس سے علیحدہ کر دیتے ہو - زورت کے معنے ہین مینے دل مین عمدہ باتین سوچی تہین - تسول لی نفسی یعنے میرا النفس اسکو اچہا اور بہتر خیال کرنے لگے - اللغط یعنے آوازون کی کثرت اور اُنکے اختلاف - جزیلہا

سلہ کہ حضرت ابوبکر رضہ بعد پیغمبر علیہ السلام کے افضل البشر ہے سلہ کہین انصار اپنے مین سے کسی کو خلیفہ نہ بنالین سلہ انصار سلہ یعنے یہان سے چلے جائین سلہ چار ناچار سلہ اس مقام سے اپنی خلافت کا متعلق جو چیز سنی تہی اسکے انسداد کے لیے فرمانا شروع کیا آخر تک ۱۲ سلہ جسنے بیعت کی جس سے بیعت کی سلہ جو باب حد زنا مین سابق مذکور ہو چکی ہے سلہ گہوڑا اونٹ وغیرہ ۱۲

محکک اور عذیقها المرجب کے یہ معنے ہین کہ مین وہ ہون جس سے تمامی حوادث خاصکر اس حادثہ مین شفا طلب کیجاتی ہی۔ اور مین اس باب مین ایسا ہون جیسی کھجور کا وہ ٹھونٹہ درخت ہوتا ہے جس سے خارشتی اونٹ اپنے جسم کھجلاتے ہین۔ نزونا کے معنے غالباً نیکے ہین۔ تغرۃ ان یقتلا مین مضاف محذوف ہی در اصل یون ہے خوف تغرۃ ان یقتلا۔ یعنے اس خوف سے کہ دونو قتل ہو جائین۔ تغرہ مصدر ہے۔ غرۃ۔ اسوقت کہتے ہین جب غرر مین ڈال دیا جائے۔ یہ تغریر سے مشتق ہی۔

(۵) **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رض قَالَتْ اَتَتْ فَاطِمَۃُ وَالعَبَّاسُ اَبَا بَکْرٍ رض یَلْتَمِسَانِ مِیْرَاثَہُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رض سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَاکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِیْ ھٰذَا الْمَالِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَدَعُ اَمْرًا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُہُ اِلَّا صَنَعْتُہُ اِنِّیْ اَخْشٰی اِنْ تَرَکْتُ شَیْئًا مِنْ اَمْرِہٖ اَنْ اَزِیْغَ فَھَجَرَتْہُ فَاطِمَۃُ رض فَلَمْ تُکَلِّمْہُ حَتّٰی مَاتَتْ بَعْدَ سِتَّۃِ اَشْھُرٍ فَدَفَنَھَا عَلِیٌّ رض لَیْلًا وَلَمْ یُؤْذِنْ بِھَا اَبَا بَکْرٍ رض وَکَانَ لِعَلِیٍّ وَجْہٌ مِنَ النَّاسِ حَیٰوۃَ فَاطِمَۃَ رض فَلَمَّا مَاتَتْ اِنْصَرَفَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ عَنْہُ فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّھْرِیِّ رح وَلَمْ یُبَایِعْ عَلِیٌّ سِتَّۃَ اَشْھُرٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰہِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ فَلَمَّا رَاٰی عَلِیٌّ رض اِنْصِرَافَ وُجُوْہِ النَّاسِ عَنْہُ ضَرَعَ اِلٰی مُصَالَحَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ رض فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ اَنِ ائْتِنَا وَلَا یَاْتِنَا مَعَکَ اَحَدٌ وَکَرِہَ اَنْ یَاْتِیَہُ عُمَرُ رض لِمَا عَلِمَ مِنْ شِدَّتِہٖ فَقَالَ عُمَرُ رض لَا تَاْتِھِمْ وَحْدَکَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رض وَاللّٰہِ لَاٰتِیَنَّھُمْ وَحْدِیْ وَمَا عَسٰی اَنْ یَّصْنَعُوْا بِیْ فَانْطَلَقَ اَبُوْبَکْرٍ رض فَدَخَلَ عَلٰی عَلِیٍّ رض وَقَدْ جَمَعَ بَنِیْ ھَاشِمٍ عِنْدَہٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَلَمْ یَمْنَعْنَا اَنْ نُّبَایِعَکَ یَا اَبَا بَکْرٍ اِنْکَارًا لِفَضِیْلَتِکَ وَلَا نِفَاسًا عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا کُنَّا نَرٰی اَنَّ لَنَا فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ حَقًّا فَاسْتَبْدَدْتُمْ عَلَیْنَا ثُمَّ ذَکَرَ قَرَابَتَہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَقَّھُمْ فَلَمْ یَزَلْ عَلِیٌّ رض یَذْکُرُ حَتّٰی بَکٰی اَبُوْبَکْرٍ رض فَصَمَتَ عَلِیٌّ رض فَتَشَھَّدَ اَبُوْبَکْرٍ رض فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰہِ لَقَرَابَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَلَوْتُ فِیْ ھٰذِہِ الْاَمْوَالِ الَّتِیْ کَانَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ عَنِ الْخَیْرِ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لے امر خلافت مین مسئلے یہ ایک ضرب المثل ہے جس سے اپنی بڑائی مقصود ہوتی ہے جیسے اکھوٹہ درخت جیسا ہو کہ ... سب اونٹ اسکے محتاج ہوتے ہین۔ گویا مین لوگون کا محتاج الیہ ہون ۱۲

يَقُولُ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ اِنَّمَا كَانَ يَاكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ فِي هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَا اَدَعُ اَمْرًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَنَعْتُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَالَ عَلِيٌّ رض مَوْعِدُكَ لِلْبَيْعَةِ الْعَشِيَّةُ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ رض الظُّهْرَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يَعْذُرُ عَلِيًّا رض بِبَعْضِ مَا اعْتَذَرَ بِهٖ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رض فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِيْ بَكْرٍ وَّذَكَرَ فَضِيْلَتَهٗ وَسَابِقَتَهٗ ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهٗ فَاَقْبَلَ النَّاسُ عَلٰى عَلِيٍّ رض فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ رض قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ۔ مَرَعَ اَيْ خَضَعَ وَانْقَادَ وَالنَّفَاسَةُ الْحَسَدُ وَمَعْنٰى مَا اَلَوْتُ بِالْقَصْرِ مَا قَصَّرْتُ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رض اور حضرت عباس رض دونو حضرت ابوبکر رض کے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگنے کی غرض سے آئی تو حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تہے کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو کچہہ ہم چہوڑ جائین وہ سب صدقہ ہے۔ بیشک آل محمد اس مال مین سے کہائیگی۔ اور خدا کی قسم مین تو اُس فعل کے خلاف کبہی نہین کرونگا جو مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکہا ہے مین تو وہی کرونگا جو آپ کرتے تہے مجہے اس بات کا خوف ہے کہ اگر مین آپکے فعل کے خلاف کرون تو گمراہ نہو جاؤن۔ جسکی وجہ سے فاطمہ رض نے اُنسے ملاقات ترک کردی۔ اسکے بعد اُنسے کوئی بات چیت نہ کی تا آنکہ حضرت فاطمہ رض کا چہہ مہینے کے بعد انتقال ہوگیا تو حضرت علی رض نے انکو رات ہی کو دفن کردیا۔ اور حضرت ابوبکر رض کو اُنکے انتقال کی خبر تک نکی۔ اور جو وجاہت . . . ۔ حضرت علی رض کو حضرت فاطمہ رض کے زمانہ حیات مین تہی وہ وجاہت اب اُنکے انتقال کے بعد باقی نہ رہی لوگون کے برتاؤ اُنکے ساتہہ بدل گئے [1] تو کسی شخص نے زہری سے دریافت کیا کہ کیا حضرت علی رض نے چہہ مہینے تک بیعت نہین کی تہی تو انہون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم نہ اُنہون نے بیعت کی تہی نہ بنی ہاشم مین سے کسی شخص نے بیعت کی تہی)۔ تو جب حضرت علی رض نے دیکہا کہ لوگون کے طور اُنکے ساتہہ بدل گئے تو انہون نے حضرت ابوبکر رض سے مصالحت کی التجا کی۔ اور اُنہون نے حضرت ابوبکر رض کو بلا بہیجا اور یہ کہلا بہیجا کہ صرف آپ ہی تنہا آیئے اور کسی کو اپنے ساتہہ نہ لایئے۔ وہ حضرت عمر رض کی تشریف آوری کو ناپسند کرتے تہے اسلیئے کہ وہ جانتے تہے کہ وہ سخت مزاج کے آدمی ہین [2] تو حضرت عمر رض نے حضرت ابوبکر رض سے کہا کہ آپ اُنکے پاس اکیلے نہ جایئے۔ تو حضرت ابوبکر رض نے فرمایا کہ خدا کی قسم مین تو تنہا ہی اُنکے پاس جاؤنگا مجہے ہرگز

سلہ یعنی ہم پیغمبرون کا ... [illegible] ... اور بنی ہاشم کے پاس تنہا نہ جایئے شاید کوئی اور بات پیش آسکے

امید نہین ہے کہ وہ میرے ساتھہ کچہہ کرشتی کرینگے۔ غرض کہ حضرت ابو بکر رض روانہ ہوئی اور حضرت علی رض کے پاس پہنچے
تو حضرت علی رض نے تمام بنی ہاشم کو اپنے پاس جمع کر لیا تہا۔ اسکے بعد حضرت علی رض کہڑے ہوکر حمد وثنا
کے بعد یہ مضمون بیان کرنا شروع کیا۔ کہ ای ابو بکر رض آپسے بیعت کرنیکے لیے ہمکو یہ بات مانع نہین ہوئی کہ
ہمکو آپ کی فضیلت اور بزرگی سے انکار تہا۔ یا آپ پر ہمکو کوئی رشک تہا۔ بلکہ دراصل یہ وجہ مانع ہوئی کہ ہم یہ
خیال کرتے تہے کہ اس امر (خلافت) مین ہم بہی حقدار ہین۔ لیکن آپ لوگون نے ہماری مشورہ کے بغیر اکیلے
اکیلے اس کام کو طے کر لیا۔ پہر انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا ذکر کیا۔ اور اپنے
حقوق بیان کیے۔ حضرت علی رض بہت دیر تک اسی مضمون کو بیان کرتے رہے تا آنکہ حضرت ابو بکر رض نے رو دیا
اسکے بعد حضرت علی رض خاموش ہو گئے۔ پہر حضرت ابو بکر رض نے خدا کی حمد وثنا کے بعد یہ بیان کرنا شروع
کیا کہ خدا کی قسم مجہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت سے سلوک کرنا بہ نسبت اپنے اہل قرابت کے
زیادہ عزیز ہے۔ اور خدا کی قسم مینے ان اموال کے بارہ مین جو ہمارے تمہارے درمیان (متنازع) تہا حق بات اور
نیک بات سے تجاوز نہین کیا۔ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تہا کہ آپ فرماتے تہے کہ ہمارا
کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جائین وہ سب صدقہ ہے۔ بیشک آل محمد اس مال سے کہائین گے اور
خدا کی قسم مین تو اس فعل کو کبہی نہین چہوڑونگا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ مین تو انشاء
اللہ تعالے وہی کرونگا جو آپ کرتے تہے۔ تو حضرت علی رض نے فرمایا کہ اچہا آج بعد ظہر آپسے بیعت کرینگے
تو جب حضرت ابو بکر رض ظہر کی نماز پڑہ چکے تو لوگون کی جانب متوجہ ہوکر حضرت علی رض کے (تاخیر بیعت سے
متعلق) اعذار بیان کرنے لگے جنکو حضرت علی رض نے بیان کیا تہا۔ اسکے بعد حضرت علی رض نے کہڑے ہوکر
حضرت ابو بکر رض کی بڑائی اور انکی فضیلت اور انکی بیعت (سابق الاسلامی) کو بیان کیا۔ پہر حضرت ابو بکر کے پاس
جاکر انسے بیعت کی تو لوگ حضرت علی رض کی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ آپنے بہت ٹہیک کیا اور بہت اچہا
کیا۔ اور اس وقت سے لوگ پہر حضرت علی رض کی عزت کرنے لگے جبکہ انہون نے ایک حق بات کو مان لیا۔ اور
قبول کر لیا۔ شیخین سے یہ دوی ہین اور مسلم کے الفاظ ہین۔ ضرع ملتجی ہوئے۔ نفاستہ یعنے حسد سا الوت
کے معنی یہ ہین کہ ہم نے تقصیر نہین کی ۱۲

(۵) وَعَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ف کسی [illegible] قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ آپ تکلیف ہوتی تو ہم ہونے ستے ہم سے پوچہا ہمکو نہین ستے یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی قرابت کا بہ نسبت اپنی قرابت کے مجہے زیادہ خیال ہے ش ہ رشک ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم ذاک لو کان وانا حی فاستغفر لک وادعو لک فقالت واثکلاہ واللہ انی لاظنک تحب موتی ولو کان ذلک لظللت اخر یومک معرسا ببعض ازواجک فقال صلی اللہ علیہ وسلم بل انا وا راساہ لقد هممت واردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعهد ان یقول القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی اللہ ویدفع المؤمنون او یدفع اللہ ویابی المؤمنون اخرجہ الشیخان واللفظ للبخاری اعرس الرجل بامراتہ اذا دخل بہا

ترجمہ قاسم بن محمد رضہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ وا راساہ[1] تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر موت تمہیں آجائے اور مین زندہ ہون تو مین تمہارے لیے مغفرت کی دعاء کرون گا تو حضرت عائشہ نے کہا کہ ای وائے مصیبت مین خیال کرتی ہون کہ شاید آپ میری موت کو پسند کرتے ہین۔ اگر مین مرجاؤن گی تو آپ تو اسی دن کے آخری حصہ مین اپنی دوسری بی بیون کے ساتھ مزہ اڑائین گے (آپ کا کیا بگڑے گا)[2] تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین وا راساہ (کہون تو بجا ہے[3]) اور مینے یہ ارادہ کیا تھا کہ مین ابو بکر رض اور انکے بیٹے کو بلا بھیجون اور (خلافت کے باب مین) انکو وصیت کرون تاکہ میرے بعد کوئی کہنے والا کچھ نہ کہہ سکے[4] اور کوئی آرزو کرنیوالا کوئی آرزو نہ کرسکے[5] پھر مینے کہا کہ (وصیت کی کوئی ضرورت نہیں) خدا خود ہی انکار کردیگا او مسلمان لوگ دفع کردین گے شیخین اسکے راوی ہین۔ اور یہ بخاری کے الفاظ ہین۔ کہا جاتا ہے اعرس الرجل بامراتہ جبکہ اس سے جماع کرے۔

(۶) **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما احتضر ابو بکر رض دعا عمر فقال انی مستخلفک علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر انما ثقلت موازین من ثقلت موازینہ یوم القیمۃ باتباعهم الحق وثقلہ علیهم وحق لمیزان لا یوضع فیہ الا الحق ان یکون ثقیلا یا عمر انما خفت موازین من خفت موازینہ یوم القیمۃ باتباعهم الباطل وخفتہ علیهم وحق المیزان ان لا یوضع فیہ الا الباطل ان یکون خفیفا وکتب الی امراء الاجناد ولیت علیکم عمر ولم آل نفسی ولا المسلمین الا خیرا ثم مات ودفن لیلا ثم قام عمر رض فی الناس خطیبا ثم قال بعد ان حمد اللہ واثنی علیہ ایها الناس انی

---

[1] یعنی ای ولے میرا سر۔ انکے سر مین سخت درد تھا [2] یہ سب ناز کی باتین ہین [3] یعنے میرے سر مین سخت درد ہے [4] دل مین [5] کہ خلافت کا مین مستحق ہون [6] کہ خلافت مجھے ملتی [7] دل مین [8] اس خلافت کی جو حضرت ابو بکر رض کے سوا کسی اور کو ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا ۱۲

لَا أُعَلِّمُكُمْ مِنْ نَفْسِيْ شَيْئًا تَجْهَلُوْنَهُ أَنَا عُمَرُ وَلَمْ أَحْرِصْ عَلٰى أَمْرِكُمْ وَلٰكِنَّ الْمُتَوَفّٰى أَوْصٰى إِلَيَّ بِذٰلِكَ
وَاللّٰهُ أَلْهَمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْسَ أَجْعَلُ أَمَانَتِيْ إِلٰى أَحَدٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَلٰكِنْ أَجْعَلُهَا إِلٰى مَنْ تَكُوْنُ
رَغْبَتُهُ إِلَى التَّوْقِيْرِ لِلْمُسْلِمِيْنَ أُولٰئِكَ أَحَقُّ بِهِمْ مِمَّنْ سِوَاهُمْ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عائشہ رضہ سے
روایت ہی کہ جب حضرت ابوبکر رضہ کی وفات کا زمانہ قریب پہونچا۔ تو انہون نے حضرت عمر رضہ کو بلوا کر یہ کہا کہ اے
عمر مین تم کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلیفہ بناتا ہون۔ بیشک اُنہین لوگون کے وزن بہاری ہوتے
ہین جنکے وزن قیامت کے دن اتباع حق اور حق بات کو ایک بڑی چیز سمجھنے کی وجہ سے بہاری ہوتے ہین
اور ایسے میزان کے لیے جسمین بجز حق بات کے اور کوئی چیز نہ رکھی جائے ضرور ہے کہ اُسکا پلہ بہاری ہو۔ اے عمر
انہین لوگون کے وزن ہلکے ہوتے ہین جنکے وزن قیامت کے دن اتباع باطل اور اسکو ایک خفیف بات سمجھنے
کی وجہ سے ہلکے ہوتے ہین اور ایسے میزان کے لیے جسمین بجز باطل بات کے اور کوئی چیز نہ رکھی جائے ضرور ہے
کہ اُسکا وزن ہلکا ہو۔ اور حضرت ابوبکر رضہ نے تمام امراء لشکر کو یہ تحریری حکم بہیجدیا کہ مینے عمر رضہ کو تمپر خلیفہ مقرر
کیا ہے اور مین نے ہرگز اپنے نفس پر کوئی نقصان پہونچایا ہے۔ نہ عام مسلمانون پر بجز بہلائی کے کوئی نقصان
پہونچایا ہے۔ اسکے بعد حضرت ابوبکر رضہ کا انتقال ہوگیا۔ اور وہ رات ہی کو دفن کیے گئے۔ اسکے بعد حضرت
عمر رضہ خطبہ پڑہنے کی غرض سے کہڑے ہوئے۔ اور انہون نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد یہ بیان فرمایا کہ اے لوگو مین
تم سے زیادہ اپنے نفس کی اُن باتون کو جانتا ہون جنکو تم نہین جانتے۔ مین عمر ہون مجہکو تمپر حکومت کرنے
کی کوئی طمع نہین ہے لیکن مرنے والے نے مجہے اسکی وصیت کی ہی۔ اور خدا نے انکو بذریعہ الہام کے اسکی اس
مطلع کیا تہا۔ اور مین اپنی امانت ایسے شخص کو نہ دونگا جو اُسکا اہل نہ ہو۔ البتہ ایسے شخص کو مین یہ امانت
دونگا جسکی رغبت مسلمانون کی توقیر اور خیر خواہی کی جانب ہوگی یہی لوگ نسبت اور لوگون کی اس خلافت
کے زیادہ حقدار ہین۔ مالک اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ رضہ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ رضہ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ كَأَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِيْ ثَلٰثَ نَقَرَاتٍ وَ
إِنِّيْ لَا أُرَاهُ إِلَّا لِحُضُوْرِ أَجَلِيْ وَإِنَّ قَوْمًا يَأْمُرُوْنَنِيْ أَنْ أَسْتَخْلِفَ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ لِيُضِيْعَ

---

۱ یعنے مین نے بہت دیکہہ بہال اور سمجہہ سوچ کر عمر رضہ کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔ وہ خلافت کے کام کو بہت عمدہ طور پر انجام دینگے جس سے
نہ میری ذات پر کوئی الزام عائد ہوسکے گا نہ مسلمانون کو کوئی حرج ہوگا ۲ مراد حضرت ابوبکر رضہ ۳ یعنے حضرت ابوبکر رضہ نے الہام الٰہی سے
یہ کام کیا ۴ خلافت جو حضرت ابوبکر رضہ نے مجہے دی ہو ۵ جو اسکا مستحق نہ ہو جو اسکو باحسن الوجوہ انجام نہ دے سکے ۱۲ .

دِينَهُ وَلَا خِلَافَتَهُ وَلَا الَّذِي بَعَثَ بِهِ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَجِلَ بِي أَمْرٌ فَالْخِلَافَةُ شُورَى بَيْنَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ وَإِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قَوْمًا يَطْعَنُونَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ أَنَا ضَرَبْتُهُمْ بِيَدِي هٰذِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ أَعْدَاءُ اللهِ تَعَالَى الْكَفَرَةُ الضُّلَّالُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ الْأَمْصَارِ فَإِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُمْ عَلَيْهِمْ لِيَعْدِلُوا وَلِيُعَلِّمُوا النَّاسَ دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْسِمُوا فِيهِمْ فَيْئَهُمْ وَيَرْفَعُوا إِلَيَّ مَا أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ فَمَا كَانَ إِلَّا الْجُمُعَةُ الْأُخْرَى حَتَّى طُعِنَ عُمَرُ رض فَأَذِنَ لِلْمُهَاجِرِينَ ثُمَّ لِلْأَنْصَارِ ثُمَّ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ لِأَهْلِ الشَّامِ ثُمَّ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ وَكُنَّا آخِرَ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ عَصَبَ جُرْحَهُ بِبُرْدٍ أَسْوَدَ وَالدَّمُ يَسِيلُ عَلَيْهِ فَقُلْنَا أَوْصِنَا وَلَمْ يَسْأَلْهُ الْوَصِيَّةَ أَحَدٌ غَيْرُنَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوا مَا اتَّبَعْتُمُوهُ وَأُوصِيكُمْ بِالْمُهَاجِرِينَ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ وَأُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ شِعْبُ الْإِيمَانِ الَّذِي لَجَأَ إِلَيْهِ وَأُوصِيكُمْ بِالْأَعْرَابِ فَإِنَّهُمْ أَصْلُكُمْ وَمَادَّتُكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَعَدُوُّ عَدُوِّكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِأَهْلِ الذِّمَّةِ فَإِنَّهُمْ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ قُومُوا عَنِّي أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مُخْتَصَرًا وَمُسْلِمٌ بِطُولِهِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رض قِيلَ لَهُ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ رض وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا لِي وَلَا عَلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ رض فَعَلِمْتُ أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ فَقَالُوا جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَالُوا رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا لَفْظُهُمَا وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مُخْتَصَرًا ترجمہ معدان بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی جمعہ کے دن خطبہ پڑھا جسمیں انہوں نے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رض کا ذکر کیا اسکے بعد یہ فرمایا کہ مینے یہ خواب دیکھا ہے کہ گویا مرغ نے مجھے تین بار چونچ ماری[1] جسکی تعبیر بجز اسکے نہیں اور کچھ خیال کرتا کہ میری موت کا زمانہ قریب آگیا۔ اور قوم کے لوگ مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ میں کسی کو اپنی جگہ خلیفہ مقرر کر جاؤں۔ حالانکہ خدای تعالے اپنے دین اور اپنی خلافت اور اس شی کو ضائع نہیں کریگا جس کے لیے اُسنے

[1] چنانچہ آپ کو تین زخم لگائے گئے ۱۲

اپنے رسول کو بہیجا تہا۔ پس اگر مجہے جلد موت آگئی تو خلافت انہین چہہ شخصون کے مابین ہوگی جن سے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے زمانہ وفات تک راضی رہتے اور اگر مجہے یہہ بات معلوم ہوجاتی کہ قوم
اس امر مین نزاع کریگی تو مین انکو اپنے انہین ہاتہون سے بربنا اسلام مارتا۔ پہر اگر انہون نے ایسا کیا تو
وہ لوگ خدا کے دشمن اور کافر اور گمراہ ہین۔ پہر فرمایا کہ اے اللہ مین تجہکو اطراف کے امیرون پر گواہ گردانتا
ہون کیونکہ مینے انکو صرف اسی غرض سے اُن لوگون پر حاکم مقرر کیا ہے کہ وہ انہین انصاف سے کام لین اور
لوگون کو اُنکے دین کے مسائل سکہائین اور سنت نبوی کی تعلیم دین۔ اور اُن مین (بیت المال کے اموال) تقسیم
کرین۔ اور اُنکے دین کے امر مین جو بات اُنکے نزدیک مشکل اور دشوار ہو وہ (بطور استدراک کے) ہمارے
سامنے پیش کرین۔ اسکے بعد صرف ایک ہی جمعہ گذرا کہ حضرت عمر رض زخمی ہوئے۔ تو انہون نے مہاجرین کے
آنے کی اجازت دی۔ پہر انصار کو آنے کی اجازت دی۔ پہر عام طور پر اہل مدینہ کو آنے کی۔ پہر اہل شام کو
آنے کی اجازت دی۔ اور ہم انہین لوگون مین تہے۔ جو اخیر مین حضرت عمر رض کے پاس آئے تھے۔ تو مینے دیکہا
کہ اُنکے زخم پر سیاہ چادر کی پٹی بندہی ہے۔ اور اُسپر سے خون بہ رہا ہے۔ تو ہم لوگون نے حضرت عمر رض سے
عرض کیا کہ آپ ہمکو وصیت فرمایئے اور ہمارے سوا کسی اور شخص نے اُنسے وصیت کی درخواست نہین کی تہی
تو انہون نے فرمایا کہ مین تم کو کتاب الٰہی کے باب مین وصیت کرتا ہون اسلیے کہ جب تک تم اُسکے بموجب چلوگے
اور اُسکی اتباع کروگے کبہی گمراہ نہ ہوگے۔ اور مین تمکو مہاجرین کے باب مین وصیت کرتا ہون اسلیے کہ اور لوگ
تو روز بروز بڑہتے جائینگے۔ اور یہ لوگ روز بروز گہٹتے جائینگے۔ اور مین تمکو انصار کے باب مین وصیت
کرتا ہون اسلیے کہ یہ ایمان کے درہ اور ملجا اور ماویٰ ہین۔ اور مین تمکو دیہاتیون کے بارہ مین وصیت
کرتا ہون اسلیے کہ وہ تمہاری جڑہ اور مادہ ہین (اور ایک روایت مین ہی اسلیے کہ وہ تمہارے بہائی ہین اور
تمہارے دشمن کے دشمن ہین)۔ اور مین تمکو ذمیون کے باب مین وصیت کرتا ہون اسلیے کہ وہ تمہارے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمہ اور پناہ مین ہین۔ اور تمہارے عیال و اطفال کے رزق کے باعث ہین۔
اب میرے پاس سے سب کے سب اُٹہہ جاؤ۔ بخاری نے اسکو مختصرا روایت کیا ہے۔ اور مسلم نے پوری حدیث
بیان کی ہے۔ اور ایک روایت مین ہی کہ جب حضرت عمر رض زخمی ہوئے تو لوگون نے اُنسے کہا کہ کاش آپ

پہر اہل عراق کو آنے کی اجازت دی

تیرے بعد لڑنے جہگڑنے والے۔ ایک مرگیا دوسرا اسکی جگہ پیدا ہوگیا۔ اسلیے کہ ہجرت بعد فتح مکہ موقوف ہوچکی پس جتنے مہاجرین اسوقت موجود
ہین انہین مین گہٹاؤ شروع ہوگا اور کوئی انکا بوجہ ختم ہجرت قائم مقام نہ ہوسکیگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہین آکر پناہ لیا۔
ملجا و ماویٰ جو چیز انکو سلطان درخت۔ اور دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ اُنسے جزیہ وصول ہوتا ہے تو تمہاری بال بچے کہاتے ہین

کسی کو خلیفہ مقرر کر جاتے (تو بہتر ہوتا) تو انہون نے فرمایا کہ کیا مین موت اور زندگی دونو حالت مین تمہارا بوجہ اٹھاؤن[1] اگر مین کسی کو خلیفہ کر جاؤن (تو ممکن ہے) اسلیے کہ مجھ سے بہتر شخص حضرت ابو بکر خلیفہ مقرر فرما گئے تھے[2] - اور اگر مین خلیفہ نہ مقرر کرون تو بھی ممکن ہے - اسلیے کہ ایسے شخص نے خلیفہ نہین مقرر کیا جو ہم سب سے بہتر تہے - یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم - مین تو بس یہی چاہتا ہون کہ اس خلافت[3] سے برابر برابر میری رہائی ہو جائے - نہ میرے لیے مفید ہو نہ مضر - عبد اللہ بن عمر رض کا بیان ہے کہ بس مینے سمجھ لیا کہ حضرت عمر رض کسی کو خلیفہ نہین مقرر فرمائینگے[4] - تو لوگون نے حضرت عمر رض سے کہا کہ خدا آپ کو جزاء خیر دے تو انہون نے فرمایا کہ مجھے خدا کے فضل سے امید ہے اور اُسکے عذاب سے خوف ہے - شیخین اسکے راوی ہین اور یہ اُنہین کے الفاظ ہین - اور ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو مختصر روایت کیا ہے

(۸) **وعن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قال دخلت علی حفصۃ رضی اللہ عنہا ونوساتہا تنطف فقالت أعلمت أن أباک غیر مستخلف قلت ما کان لیفعل قالت إنہ فاعل قال فحلفت أن أکلمہ فی ذلک فسکت حتی غدوت ولم أکلمہ فکنت کأنما أحمل بیمینی جبلا حتی رجعت فدخلت علیہ فسألنی عن حال الناس وأنا أخبرہ ثم قلت لہ إنی سمعت الناس یقولون مقالۃ فآلیت أن أقولہا لک زعموا أنک غیر مستخلف وأنہ لو کان لک راعی إبل أو راعی غنم ثم جاءک وترکہا لرأیت أن قد ضیعہا فرعایۃ الناس أشد قال فوافقہ قولی فوضع رأسہ ساعۃ ثم رفعہ إلی فقال إن اللہ تعالی یحفظ دینہ وإنی إن لا أستخلف فإن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وإن أستخلف فإن أبا بکر رض قد استخلف قال فواللہ ما ہو إلا أن ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وأبا بکر رض فعلمت أنہ لا یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحدا وأنہ غیر مستخلف أخرجہ الخمسۃ إلا النسائی النوسات ذوائب الشعر ومعنی تنطف تقطر ماء *ترجمہ* ابن عمر رض سے روایت ہے کہ مین حفصہ رض[5] کے پاس گیا - اور انکی چوٹیون مین سے پانی ٹپک رہا تہا[6] - انہون نے مجھسے دریافت کیا کہ کیا تمکو معلوم ہے کہ تمہارے والد[7] کسی کو خلیفہ نہین مقرر کرینگے[8] تو مینے کہا کہ وہ ایسا تو نہین کرینگے[9] - تو انہون نے کہا کہ وہ ضرور ایسا کرینگے - تو مین نے

---

[1] یعنے زندگی مین تو مینے خلیفہ بنکر تمہارا بوجہ اٹہایا مرنیکے بعد بھی اسطرح تمہارا بوجہ اٹھاؤن کہ مین کسی کو خلیفہ مقرر کر جاؤن اور وہ خلاف عدالت کوئی کام کرے تو اُسکا بار میری گردن پر رہے [2] حضرت ابو بکر نے حضرت عمر رض کو خلیفہ مقرر کیا تہا [3] اسلیے کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل پر کسی کے فعل کو ترجیح نہین دینگے [4] بنت عمر رض ام المؤمنین [5] یعنے نہا کر آئی تہین [6] یعنے حضرت عمر رض [7] یعنے کسی کو خلیفہ نہین کرینگے [8] کہ کسی کو خلیفہ کرینگے ۱۲

قسم کھالی کہ مین اُنسے اس باب مین تذکرہ کرونگا۔ اسکے بعد مین اُس روز چپکا رہا تا آنکہ دوسرا دن نکل آیا لیکن مینے اُنسے اس باب مین کوئی بات چیت نہین کی تو میری قسم کے بار کی وجہ سے ایسی حالت تہی گویا کہ مین اپنے اوپر ایک پہاڑ اٹہائے ہون۔ غرض کہ مین واپس آیا اور حضرت عمرؓ کے پاس پہونچا۔ تو وہ مجہسے لوگون کے حالات پوچہنے لگے۔ اور مین اُنسے بیان کرتا رہا۔ پہر مینے اُنسے عرض کیا کہ مینے لوگون سے ایک بات سُنی تو مینے قسم کہالی کہ مین آپسے اُسکا تذکرہ کرونگا۔ لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ آپ کسی کو خلیفہ نہین مقرر فرمائین گے۔ آپ خیال فرمایئے کہ اگر آپ کا کوئی چرواہا ہو جو آپکے اونٹ اور بکریون کو چراتا ہو اور پہر وہ انکو چہوڑ چہاڑ کر آپکے پاس چلا آئے تو آپ ضرور جانورون کے برباد ہونے کا خیال فرمائین گے۔ ایسی حالت مین انسان کی بربادی کا خیال تو بہت ضروری ہے۔ میری یہ بات اُنکے خیال مین آگئی جسکو سُنکر تہوڑی دیر تک سر نیچا کیئے ہوئے (کچہہ سوچتے) رہے۔ پہر انہون نے میری جانب سر اٹہاکر فرمایا کہ خدا تعالے اپنے دین کی حفاظت کریگا۔ اگر مین کسی کو خلیفہ نہ مقرر کرون (تو ممکن ہے) کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہین مقرر فرمایا۔ اور اگر مین خلیفہ مقرر کرون (تو بہی ممکن ہے) اسلیے کہ حضرت ابوبکرؓ نے خلیفہ مقرر فرمایا تہا۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کا ذکر کرتے ہی مین یہ سمجہ گیا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو نہین کرینگے۔ اور وہ خلیفہ نہین مقرر فرمائین گے۔

بجز نسائی کے پانچون اسکے راوی ہین۔ نوسات بالون کی چوٹیان تنطف کے معنے پانی ٹپکنے کے ہین

(۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ رح قَالَ اِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عُمَرَ رض اِلَّا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا غَدَاةَ اُصِيبَ وَكَانَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَامَ بَيْنَهُمَا فَاِذَا رَاٰى خَلَلًا قَالَ اسْتَوُوْا حَتّٰى اِذَا لَمْ يَرَ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ فَرُبَّمَا قَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اَوِ النَّحْلِ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَتَلَنِي اَوْ اَكَلَنِي الْكَلْبُ حِيْنَ طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّيْنٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ عَلٰى اَحَدٍ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا اِلَّا طَعَنَهُ حَتّٰى طَعَنَ ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَمَاتَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا ظَنَّ الْعِلْجُ اَنَّهُ مَاْخُوْذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ رض عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَاَمَّا مَنْ كَانَ يَلِيْ عُمَرَ رض فَقَدْ رَاَى الَّذِيْ رَاَيْتُ وَاَمَّا نَوَاحِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ مَا الْاَمْرُ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوْا صَوْتَ عُمَرَ رض هُمْ يَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ

فصلى بهم عبد الرحمن رض صلوة خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلني قال
فجال ساعة ثم جاء فقال غلام المغيرة بن شعبة فقال قاتله الله لقد كنت امرت به
معروفا ثم قال الحمد لله الذي لم يجعل منيتي على يد احد من المسلمين لقد كنت انت
وابوك تحبان ان يكثر العلوج بالمدينة وكان العباس رض اكثرهم رقيقا فقال ابن عباس
رضي الله عنهما ان شئت فعلت اي ان شئت قتلناهم قال لا بعد ما تكلموا بلسانكم
وصلوا الى قبلتكم وحجوا حجكم فاحتمل الى بيته رضي الله عنه فانطلقنا معه قال
فكان الناس لم تصبهم مصيبة قبل يومئذ فقائل يقول اخاف عليه وقائل يقول
لا باس به فاتي بنبيذ فشربه فخرج من جوفه ثم اتي بلبن فشربه فخرج من جوفه
فعرفوا انه ميت وجاء الناس يثنون عليه وجاء شاب فقال ابشر يا امير المؤمنين ببشرى
الله عز وجل قد كان لك من صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقدم في الاسلام
ما قد علمت ثم وليت فعدلت ثم شهادة فقال وددت ان ذلك كان كفافا
لا علي ولا لي فلما ادبر الرجل اذا ازاره تمس الارض فقال ردوا علي الغلام فقال
يا ابن اخي ارفع ثوبك فانه انقى لثوبك واتقى لربك ثم قال يا عبد الله انظر ما علي
من الدين فحسبوه فوجدوه ستة وثمانين الفا او نحوه فقال ان وفى به مال ال عمر رض
فاده من اموالهم والا فسل في بني عدي بن كعب فان لم تف اموالهم فسل من قريش ولا
تعدهم الى غيرهم واد عني هذا المال وانطلق الى ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها فقل
يقرا عليك عمر بن الخطاب السلام ولا تقل امير المؤمنين فاني لست اليوم بامير المؤمنين
وقل يستاذن عمر بن الخطاب ان يدفن مع صاحبيه قال فاستاذن وسلم ثم دخل عليها
وهي تبكي فقال يقرا عليك عمر السلام ويستاذن ان يدفن مع صاحبيه فقالت كنت اريده
لنفسي ولاوثرنه اليوم على نفسي فلما اقبل قيل هذا عبد الله قد جاء فقال ارفعوني
فاسنده رجل اليه فقال ما لديك قال الذي تحب يا امير المؤمنين اذنت فقال الحمد
لله ما كان شيء اهم الي من ذلك فاذا انا قبضت فاحملوني ثم سلم وقل يستاذن عمر
فان اذنت لي فادخلوني وان ردتني فردوني الى مقابر المسلمين فجاءت ام المؤمنين

حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ يَسْتُرْنَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنْ دَاخِلٍ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ مَا أَرَى أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ السِّتَّةِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدًا رض قَالَ يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمَارَةُ سَعْدًا فَذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ مِنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَعْرَابِ بِأَهْلِ الْأَمْصَارِ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ فَقَالُوا أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ رض قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ رض وَقَالَ طَلْحَةُ رض قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ رض وَقَالَ سَعْدٌ رض قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رض أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ مِنْ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللّٰهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ رض وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عمرو بن میمون رض سے روایت ہے کہ انھون نے بیان کیا کہ مین اُس صبح کی نماز مین جسمین حضرت عمر شہید ہوئے (دوسری) صف مین کھڑا ہوا تھا اور میرے اور حضرت عمر رض کے درمیان صرف عبداللہ بن عباس تھے[1] اور حضرت عمر رض کی عادت تھی کہ جب وہ دونون صفون کے مابین گذرتے تھے تو دونونکے مابین کھڑے ہوجاتے تھے۔ پھر اگر صفون کے مابین کوئی جگہ خالی دیکھتے تو فرماتے کہ صفین برابر کرو تا آنکہ جب صفین برابر ہوجاتین اور اُنکے مابین کوئی جگہ

[1] یعنے مین بالکل دوسری صف مین امام کے پیچھے تھا۔ صرف عبداللہ بن عباس رض میرے سامنے تھے ۱۲۔

خالی نہ رہتی تو آگے بڑھ جاتے۔ اور تکبیر کہتے۔ اکثر تو پہلی رکعت مین سورہ یوسف یا سورہ نحل یا ایسے ہی (طویل) کوئی سورہ پڑہتے تاکہ سب لوگ شریک ہوجائین۔ اُس روز اتنا ہی وقفہ ہوا کہ انہون نے تکبیر کہی اسکے بعد ہی مینے انکو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے مار ڈالا۔ یا کہا کہ کتے نے جبکہ وہ زخمی ہوئے اسکے بعد وہ عجمی غلام دو دہاروالی چہری لیے ہوئے داہین بائین جسکو پایا سب کو زخمی کرتا ہوا بہاگ نکلا غرض کہ اُسنے تیرہ آدمیون کو زخمی کیا جنمین سے نو آدمی تو مرگئے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ سات آدمی مرگئے۔ جب کسی مسلمان شخص نے یہ واقعہ دیکہا تو اُسنے اسپر کمل کی گہوگہی ڈالدی۔ جب اُس عجمی غلام نے دیکہا کہ اب وہ گرفتار ہوجائیگا تو اُسنے خودکشی کرلی۔ اور حضرت عمر رضہ نے عبد الرحمن بن عوف کا ہاتہہ پکڑکر اُنکو آگے بڑہا دیا۔ پس جو لوگ حضرت عمر رضہ کے قریب تھے انہون نے وہ واقعات دیکھے جو مینے دیکہا۔ باقی اشخاص جو مسجد کے اطراف مین تہے انکو اس واقعہ کی مطلق خبر نہتی بجز اسکے کہ انکو حضرت عمر رضہ کی آواز نہ آئی تو انہون نے سبحان اللہ کہنا شروع کیا۔ غرض کہ عبد الرحمن بن عوف رضہ نے بہت ہی ہلکی نماز پڑہائی۔ جب سب لوگ نماز سے فارغ ہوچکے تو حضرت عمر رضہ نے ابن عباس رضہ سے فرمایا کہ ای ابن عباس دیکہو تو مجہے کس شخص نے مارا تو انہون نے تہوڑی دیر تک ادہر اُدہر دیکہا۔ اسکے بعد آکر کہنے لگے کہ وہ مغیرہ بن شعبہ رضہ کا غلام ہے۔ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ خدا اُسکو قتل کرے مین تو اسکو اچھی بات کہی تہی۔ اسکے بعد فرمایا کہ الحمد للہ کہ میری موت کسی مسلمان شخص کے ہاتہہ سے نہین ہوئی۔ تم اور تمہارے والد دونو اس بات کو بہت پسند کرتے تہے کہ عجمی غلام مدینہ مین کثرت سے آئین۔ اور حضرت عباس رضہ

لہ شک راوی ہے کہ پہلے انکو خیال ہوا کہ کتے نے کاٹ کہایا پہر جب متواتر تین ضرب پڑے تو جب معلوم ہوا کہ کسی نے مارا ہے جس نے حضرت عمر رضہ کو شہید کیا تہا سہ یعنے جہری نماز مین قرارت زور سے کیون نہین پڑہتے۔ شاید حضرت عمر کو سہو ہوگیا لہذا سبحان اللہ کہنے لگے شہ کہ تیری کاریگری کے سامنے اتنا خراج کچھ زائد نہین ہے سہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضہ کسی عجمی شخص کو مدینہ مین نہین آنے دیتے تہے تو مغیرہ بن شعبہ رضہ نے انکو کوفہ سے لکہا کہ ایک غلام بڑہئی اور لوہار کا کام اچہا جانتا ہے اُسکو مدینہ مین آنے کی اجازت دیجیے اہل مدینہ کو اُس سے فائدہ ہوگا۔ غرض کہ انہون نے اُسکو بہیجنے کی انہین اجازت دی۔ اور اسکے آنے کے بعد اُسپر ایک سو درہم خراج مقرر کیا۔ اُسنے کثرت خراج کی شکایت کی تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ تمہاری کاریگری کے سامنے یہ خراج زائد نہین ہے۔ جسکی وجہ سے وہ بگڑ گیا۔ اور حضرت عمر رضہ نے اُس سے فرمایا کہ مینے سنا ہے کہ تم ایسی چکی بناتے ہو جو ہوا سے چلتی ہے۔ یہ سنکر وہ غصہ مین آکر کہنے لگا کہ مین آپکے واسطے ایسی چکی بناؤنگا جسکا شہرہ مشرق سے مغرب تک ہوگا۔ غرض کہ اُسنے ایک خنجر بنایا جسکی دونو جانب دہار تہی اور مسجد کے ایک گوشہ مین آکر بیٹہ گیا جب حضرت عمر رضہ صبح کی نماز کو آئے تو اُسنے اپنر حملہ کیا۔ اور آپ کو زخمی کیا اور تیرہ آدمیون کو زخمی کیا پہر خودکشی کرلی اسکا نام ابو لؤلؤہ فیروز تہا۔ یہ شخص مجوسی یا نصرانی تہا۔ اُس زمانہ مین صبح کی نماز بہت اندہیرے مین ہوتی تہی پہر اسکے بعد اچھی طرح صبح ہوجانے کے بعد پڑہی جانے لگی شہ یعنے مین کافر کے ہاتہہ سے مارا گیا میری شہادت مین کوئی شبہہ نہین ہے۔ شہ ابن عباس رضہ کی جانب اشارہ ہے شہ حضرت عباس رضہ سلہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ عمدہ کاریگر تہے۔ اور مین انکی کثرت کی وجہ سے اُسکے مخالف تہا۔

پاس بہت کثرت سی عجمی غلام تھے تو ابن عباس رضہ نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہین تو مین ان سب کو قتل کر دیتا ہون۔ حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ نہین اسکے بعد جبکہ وہ تمہاری جیسی بات چیت کرتے ہین[1]۔ اور تمہارے قبلہ کی جانب نماز پڑہتے ہین اور تمہاری طرح حج کرتے ہین[2]۔ غرض کہ حضرت عمر رضہ کو اٹھا کر انکے مکان پر لیگئے۔ اور ہم بہی اُنکے ساتہہ گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگون پر اُس دن سے زیادہ کوئی مصیبت نہین پڑی تہی۔ بعض لوگ تو کہتے تہی کہ انکی جان کا خوف ہی۔ اور بعضے لوگ کہتے تہی کہ جان کا کوئی خوف نہین ہے۔ اسکے بعد نبیذ حضرت عمر رضہ کو پینے کے لیے دیگئی انہون نے اُسے پی لیا۔ پیتے ہی انکے پیٹ سے نکل گئی۔ پہر دودہ پینے کے لیے انکو دیا گیا۔ اسکو انہون نے پی لیا۔ وہ بہی اُنکے پیٹ سے نکل گیا۔ جب تو سب لوگ سمجھہ گئے کہ اب یہ نہین بچین گے۔ اور لوگ آکر انکی تعریف کرنے لگے۔ اور ایک نوجوان شخص انکے پاس آکر کہنے لگا۔ ای امیر المؤمنین آپ کو منجانب اللہ خوشخبری ہو۔ آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحبت کا شرف حاصل تہا۔ پہر آپ اسلام مین ثابت قدم رہے جیسا کہ آپ خود جانتے ہین۔ اُسکے بعد آپ خلیفہ ہوئے اور آپنے انصاف کیا۔ پہران سب کے بعد آپ کو شہادت نصیب ہوئی۔ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین تو بس اتنا ہی چاہتا ہون کہ خلافت سی مین پورا پورا رہا ہو جاؤن۔ نہ یہ میرے لیے موجب عذاب ہو نہ باعث ثواب۔ جب وہ شخص واپس چلا تو دیکہا کہ اُسکی تہمت زمین تک لٹک رہی ہے تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو میری پاس واپس بہیجدو (جب وہ واپس آیا) تو انہون نے فرمایا کہ اے میرے برادرزادہ تم اپنا تہمت اوپر اٹہا لو اسلیے کہ اسمین تمہارا کپڑا بہی صاف ستہرا رہیگا۔ اور تمہاری پروردگار کے حکم کی تعمیل بہی ہوگی پہر حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ ای عبد اللہ دیکہو تو مجہپر کتنا قرضہ ہے تو حساب کرنے کے بعد چہیاسی ہزار یا اسکے قریب قرض نکلا۔ تو حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ اگر اسکے ادا کے لیے آل عمر رضہ کا مال کافی ہو تو اُسی سے اُسکی ادا کی جائے۔ ورنہ (قبیلہ بنی عدی بن کعب سے اسکے ادا کے لیے درخواست کی جائے اگر انکا مال بہی اسکے ادا کے لیے کافی نہ ہو تو قریش سے سوال کیا جائے۔ اور اُنکے سوا کسی اور سے سوال نہ کیا جائے۔ اور تم اس مال کو میری جانب سے ادا کر دینا۔ اور تم ام المؤمنین عائشہ رضہ کے پاس جاکر کہو کہ تم کو عمر بن الخطاب رضہ سلام کہتا ہے دیکہو امیر المؤمنین مت کہنا کیونکہ مین آج امیر المؤمنین نہین ہون اور اُنسے یہ کہنا کہ عمر بن الخطاب آپ سے اس امر کی اجازت چاہتا ہے کہ وہ اپنے دونو صاحبین[3] کے ساتہہ دفن کیا جائے۔ راوی کا بیان ہے

---

[1] یعنے مسلمان ہوگئے ہین [2] یعنے بعض ان مین سے مسلمان ہوگئے ہین سب کیونکر قتل کیے جاسکتے ہین [3] حضرت عمر رضہ نے کہا [4] بن عمر رضہ [5] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و ابو بکر رضہ۔

کہ عبداللہ[1] حضرت عائشہ رض کے پاس گئے۔ اور اُنسے اجازت مانگی اور انکو سلام کیا۔ اسکے بعد اُنکے پاس گئے
تو وہ رو رہی تہین۔ تو انہون نے کہا کہ آپ کو عمر بن الخطاب سلام کہتے ہین اور آپ سے اس امر کی اجازت
چاہتے ہین کہ وہ اپنے دونو صاحبین کے ساتہ دفن کیے جائین۔ تو حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ وہ جگہ
تو مینے اپنے لیے رکہہ چہوڑی تہی لیکن آج مین اپنے نفس پر انکو ترجیح دیتی ہون۔ جب عبداللہ[2] رض واپس آئے
تو عمر رض سے لوگون نے کہا کہ لیجیے عبداللہ آگئے تو انہون نے فرمایا کہ اچہا مجہے اٹہاؤ تو ایک شخص نے اپکو اٹہا کر اپنا
تکیہ لگا کر آپ کو بیٹہایا۔ پہر فرمایا کہ کیون کیا خبر لائے۔ انہون نے کہا کہ امیر المومنین جو آپ چاہتے تہے حضرت
عائشہ رض نے اسکی اجازت دیدی۔ تو انہون نے فرمایا کہ الحمدللہ کوئی کام اس سے زیادہ اہم میرے نزدیک
نہ تہا۔ جب مین مرجاؤن تو میرا جنازہ وہان لیجا کر پہر سلام کہنا۔ اور کہنا کہ عمر بن الخطاب رض اجازت مانگتا
ہے۔ پہر اگر وہ[3] اجازت دین تو مجہکو اندر لیجانا۔ اور اگر وہ اجازت نہ دین تو مسلمانون کے عام قبرستان
مین مجہکو دفن کردینا۔ اسکے بعد حضرت ام المومنین حفصہ رض آئین۔ اور بہت سی عورتین انکے ساتہ تہین
تو جب ہم لوگون نے انکو آتے دیکہا تو ہم سب کے سب وہان سے اٹہہ گئے۔ پہر وہ[5] حضرت عمر رض کے پاس
آئین اور اُنکے پاس بیٹہکر تہوڑی دیر رولی رہین۔ اسکے بعد مردون نے اُنکے پاس آنے کی اجازت چاہی
تو حضرت حفصہ رض اندر ہٹ گئین تو ہمنے اُنکے رونے کی آواز اندر سے سُنی اسکے بعد لوگون نے حضرت عمر رض
سے یہ درخواست کی کہ آپ کچہہ وصیت کیجیے اور کسی کو خلیفہ مقرر کر جائیے تو انہون نے فرمایا کہ مین کسی شخص کو
خلافت کا مستحق نہین خیال کرتا بجز اُن چہہ اشخاص کے جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے
زمانہ وفات تک راضی رہے اور انہون نے حضرت علی رض اور زبیر رض اور طلحہ رض اور عبدالرحمن بن عوف رض
اور سعد[6] رض کا نام لیا۔ اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رض بہی تمہارے شورہ مین حاضر رہے گا۔ لیکن اسکو
خلافت مین کچہہ دخل نہین ہے گویا یہ ایک طرح کی انکی ماتم پرسی کی۔ پس اگر سعد رض خلیفہ ہوجائین
پہر تو بہتر ہی ہے ورنہ جو شخص خلیفہ ہو اُنسے امور خلافت مین (بطور وزیر کے) مشورہ لیا کرے۔ اسلیے
کہ مینے انکو کسی قصور اور خیانت کی وجہ سے معزول نہین کیا تہا[7]۔ اور مین اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین
اور انصار اور دیہقانیون اور شہر والون کے باب مین وصیت کرتا ہون[8]۔ پہر جب انکا انتقال ہوگیا تو

---

[1] بن عمر رض [2] بن عمر رض [3] شاید زندگی کی حالت مین مروت سے انہون نے اجازت دی ہو [4] حضرت عائشہ رض
[5] حفصہ رض [6] بن ابی وقاص [7] حضرت عمر رض نے انکو وزیر حاکم مقرر کیا تہا پہر معزول کردیا۔ انکی معزولی کسی قصور کی بنا
پر نہ تہی محض لوگون کی شکایت کی بنیاد پر تہی اُس وقت کا یہی مقتضا تہا [8] کہ اُنکے ساتہ اچہا برتاؤ کرین ۱۲۔

[illegible]

آپ سے اجازت چاہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اچھا ان کو اندر آنے دو غرض ان کو [illegible]

مقام پر اپنے دونو صاحبین کے ساتھ دفن کیے گئے جب انکے دفن سے فراغت ہو چکی [illegible]

سب لوگ جمع ہوئے تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ تم لوگ ان میں سے اپنی اپنی جانب سے

تین شخصون کو مختار کردو۔ تو زبیر نے کہا کہ میں اپنی جانب سے حضرت علی رض کو مختار کیا۔ طلحہ نے

کہا کہ مین نے اپنی جانب سے حضرت عثمان رض کو مختار کیا۔ اور سعد نے کہا کہ مین نے اپنی جانب

سے عبد الرحمن بن عوف رض کو مختار کیا۔ تو عبد الرحمن بن عوف نے کہا کہ تم مین سے جو شخص

اس کاروبار خلافت سے اپنی برات ظاہر کریگا مین اسکے ذمہ یہ کام سپرد کرونگا۔ اور خدا اسکی نگہبانی کریگا اور دین

اسلام اسکی مدد کرے گا۔ تم مین سے ہر شخص کو اپنے دل مین سوچنا چاہیے کہ تم مین سے کون شخص

زیادہ افضل اور بہتر ہے۔ تو شیخین (یعنے حضرت علی رض اور عثمان رض) چپ بیٹھے ہوئے تھے۔ تو

عبد الرحمن بن عوف رض نے کہا کہ کیا تم دونو یہ کام میرے سپرد کرتے ہو۔ اور خدا گواہ ہے کہ تم

مین جو افضل ہوگا۔ مین اس سے کوتاہی نہین کرونگا۔ تو دونو نے کہا کہ اچھا بہتر ہے۔ تو عبد الرحمن

بن عوف نے ان دونو مین سے ایک (یعنے حضرت علی رض) کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کو رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے۔ اور اسلام مین قدامت ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے خدا

آپ کی مدد کریگا۔ اگر مین آپ کو خلیفہ مقرر کرونگا۔ تو آپ انصاف کرینگے۔ اور اگر مین عثمان

کو خلیفہ مقرر کرونگا۔ تو آپ انکی بات سنین گے اور انکی اطاعت کرینگے۔ پھر انہوں نے دوسرے

شخص (یعنے عثمان رض سے) بھی اسی قسم کی بات کہی۔ جب انہون نے ان دونو سے عہد و پیمان

لیلیے تو انہون نے کہا کہ اے عثمان رض آپ اپنا ہاتھ اٹھائیے۔ اسکے بعد عبد الرحمن بن عوف

نے ان سے بیعت کی۔ اور پھر حضرت علی رض نے انسے بیعت کی۔ پھر اور تمام اہل مدینہ نے

آکر ان سے بیعت کی۔ بخاری اسکے راوی ہین۔

[illegible]

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ رض قَالَ لَمَّا حُوْصِرَ عُثْمَانُ رض وَلِیَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رض عَلَی الصَّلٰوۃِ وَکَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُصَلِّیْ اَحْیَانًا ثُمَّ بَعَثَ عُثْمَانُ رض اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَا تُرِیْدُوْنَ مِنِّیْ قَالُوْا نُرِیْدُ اَنْ تَخْلَعَ اِلَیْھِمْ اَمْرَھُمْ قَالَ لَا اَخْلَعُ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِیْہِ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوْا فَھُمْ قَاتِلُوْکَ قَالَ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْنِیْ لَا تَتَحَابُّوْنَ بَعْدِیْ اَبَدًا وَلَا تُقَاتِلُوْنَ بَعْدِیْ عَدُوًّا جَمِیْعًا وَلَتَخْتَلِفُنَّ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ یَا قَوْمِ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شِقَاقِیْ اَنْ یُّصِیْبَکُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَ مَنْ قَبْلَکُمْ فَلَمَّا اشْتَدَّ عَلَیْہِ الْاَمْرُ اَصْبَحَ صَائِمًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا کَانَ فِیْ بَعْضِ النَّھَارِ نَامَ فَقَالَ رَاَیْتُ الْاٰنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اِنَّکَ تُفْطِرُ عِنْدَنَا اللَّیْلَۃَ فَقُتِلَ مِنْ یَّوْمِہٖ ثُمَّ قَامَ عَلِیٌّ رض خَطِیْبًا فَحَمِدَ اللّٰہَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَقْبِلُوْا عَلَیَّ بِاَسْمَاعِکُمْ وَاَبْصَارِکُمْ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا وَاَنْتُمْ قَدْ اَصْبَحْنَا فِیْ فِتْنَۃٍ وَمَا عَلَیْنَا فِیْھَا اِلَّا الْاِجْتِھَادُ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَدَّبَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ بِاَدَبَیْنِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ لَا ھَوَادَۃَ عِنْدَ السُّلْطَانِ فِیْھِمَا فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ ثُمَّ نَزَلَ وَعَمَدَ اِلٰی مَا بَقِیَ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ فَقَسَمَہٗ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ اَیْ یَحْمِلَنَّکُمْ وَالشِّقَاقُ النِّزَاعُ وَالْخِلَافُ وَالْھَوَادَۃُ السُّکُوْنُ وَالْمُوَادَعَۃُ وَالرِّضٰی بِالْحَالَۃِ الَّتِیْ تُرْجٰی مَعَھَا السَّلَامَۃُ ‏- ترجمہ عبداللہ بن سلام رضہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رض کا محاصرہ کر لیا گیا تو اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رض کو نماز کے لیے متولی قرار دیا اور بعض وقت ابن عباس رض بھی نماز پڑھایا کرتے تھے۔ اسکے بعد حضرت عثمان رض نے انکو یہ کہلا بھیجا کہ میرے محاصرہ کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے اُنہوں نے کہا کہ ہمارا یہ ارادہ ہے کہ تم انکو انکی خلافت دیدو اور تم علیحدہ ہو جاؤ۔ تو حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ مین اُس پیراہن کو نہ اتارون گا جو خدا نے مجھے پہنائی ہے تو انہون نے کہا پھر تو وہ لوگ تمکو قتل کر ڈالینگے تو حضرت عثمان رضہ نے فرمایا۔ کہ اگر وہ لوگ مجھے قتل کر ڈالینگے تو میرے بعد پھر کبھی آپس مین اُن مین اتفاق نصیب نہ ہو گا۔ اور میرے بعد سب کے سب با اتفاق کسی دشمن سے نہین لڑینگے سا ے قوم تم لوگ باوجود بصیرت کے مجھسے اختلاف کرتے ہو۔ تمکو مجھسے اختلاف اور دشمنی کرنے کی وجہ سے ویسی مصیبتین نہ برداشت کرنی پڑین جو

سلہ اہل فتنہ کو۔

تم سے قبل کے لوگون نے برداشت کی ہین ۔ اسکے بعد جب انپر زیادہ سختی ہوئی تو انہون جمعہ کے روز روزہ دار صبح کی ۔ اسی دن کسی وقت جو انکی آنکہہ لگ گئی تو انہون نے کہا کہ مینے ابہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (خواب مین) دیکہا کہ آپنے مجہہ سے فرمایا کہ تم آج کی رات ہمارے پاس روزہ افطار کروگے۔ پہر وہ اسی دن قتل کیے گئے۔ اسکے بعد حضرت علی رض خطبہ پڑہنے کہڑے ہوئے ۔ اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد انہون نے یہ بیان کیا کہ اے لوگو تم لوگ اپنے کانون اور آنکہون سے میری جانب متوجہ ہو جاؤ ۔ مجہے خوف ہے کہ مین نے اور تم لوگون نے ایک فتنہ مین آج کا دن نکالا ہو۔ اور ہم کو بجز اجتہاد کے اور کوئی تعلق اس فتنہ سے نہین ہے ۔ اور خدای تعالے نے دو ادب کے ذریعہ سے اس امت کی تادیب فرمائی ہے (ایک تو) کتاب الہی ہے ۔ (دوسری) سنت نبوی ہے۔ کسی بادشاہ کا ان دونو مین اجارہ نہین ہے ۔ پس تم لوگ خدا سے ڈرو ۔ اور آپس مین اتفاق اور اتحاد قائم رکہو ۔ پہر اسکے بعد وہ منبر سے نیچے اتر آئے ۔ اور بیت المال کے بقیہ مال کی جانب قصد کیا ۔ اور اسکو مسلمانون مین تقسیم کردیا ۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۱) **وعن** الحسن البصري قال استقبل والله الحسن بن علي معاوية بكتائب أمثال الجبال فقال عمرو بن العاص لمعاوية إني والله لأرى كتائب لا تولي حتى تقتل أقرانها فقال له معاوية وكان والله خير الرجلين أي عمرو أرأيت إن قتل هؤلاء هؤلاء وهؤلاء هؤلاء من لي بأمور المسلمين من لي بنسائهم من لي بضيعتهم فبعث إليه رجلين من قريش من بني عبد شمس عبد الرحمن بن سمرة وعبد الله ابن عامر فقال اذهبا إلى هذا الرجل فاعرضا عليه وقولا له واطلبا إليه فأتياه فدخلا عليه وتكلما وقالا له وطلبا إليه فقال لهما الحسن رض أنا بني عبد المطلب قد أصبنا من هذا المال وإن هذه الأمة قد عاثت في دمائها قالا فإنه يعرض عليك كذا وكذا ويطلب إليك ويسألك قال فمن لي بهذا قالا نحن لك به فما سألهما شيئا إلا قالا نحن لك به فصالحه قال الحسن البصري رحمه الله تعالى سمعت أبا بكرة رض قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن

---

۱ اتفاق جاتا رہے۔ نفاق پہیل جائے جس سے فساد برپا ہوجائے اور تم لوگ مصیبت مین پڑجاؤ ۲ یعنے غور سے میری باتین سنو ۔۔

ابنُ عَلِیٍّ رض اِلیٰ جَانِبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ الْکَتَائِبُ جَمْعُ کَتِیْبَۃٍ وَّهِیَ قِطْعَۃٌ مِّنَ الْجَیْشِ مُجْتَمِعَۃٌ وَقَوْلُہٗ عَاثَتْ اَیْ فَسَدَتْ وَالْعَیْثُ اَلْفَسَادُ **ترجمہ** حسن بصری رض سے روایت ہے کہ انہون بیان کیا۔ کہ خدا کی قسم حضرت حسن بن علی رض نے پہاڑ کی مانند لشکر لیکر معاویہ رض پر چڑہائی کی۔ تو عمرو بن العاص رض نے معاویہ رض سے کہا کہ خدا کی قسم مین ایسے لشکر کو دیکھتا ہون جو کبھی میدان جنگ سے نہین ہٹیگا تاوقتیکہ وہ اپنے ہمسر اور ہم پلہ اور ہم رتبہ کو قتل نہ کرڈالے۔ تو معاویہ رض نے اُنسے کہا اور معاویہ رض بہ نسبت عمرو بن العاص کی بہتر شخص تھے کہ بتلاؤ اگر اُن لوگون نے ان لوگون کو قتل کرڈالا۔ اور ان لوگون نے اُن لوگون کو قتل کرڈالا تو پھر میرے پاس کون شخص باقی رہیگا جو مسلمانون کا کام سنبہالیگا۔ کون شخص انکی عورتون کی دیکھہ بہال کریگا۔ کون شخص اُنکے اسباب اور بال بچون کی غور پرداخت کریگا۔ اسکے بعد معاویہ رض نے حضرت حسن رض کے پاس دو قریشی شخص (قبیلہ) بنی عبد شمس مین سے عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر رض کو بہیجا۔ اور اُن دونو سے یہ کہا کہ تم دونو اس شخص کے پاس جاؤ۔ اور اُنسے صلح کی درخواست کرو۔ اور اُنسے بات چیت کرو۔ اور انکو صلح کی طرف مائل کرو۔ غرض کہ وہ دونو حضرت حسن رض کے پاس آئے۔ اور اُن سے بات چیت کی۔ اور اُن سے بیان کیا۔ اور اُنکو صلح کی جانب مائل کیا۔ تو اُنسے حضرت حسن رض نے فرمایا کہ مین بنی عبد المطلب ہون ہم کو یہ مال ملا ہے۔ اور اس امت کے خون مین فساد پہیلا ہوا ہے۔ تو انہون نے کہا کہ معاویہ رض آپ کے سامنے فلان فلان شرائط پیش کرتے ہین۔ اور آپ سے صلح کی درخواست کرتے ہین تو حضرت حسن رض نے فرمایا۔ ان شرائط کے ایفا کا ذمہ وار کون شخص ہے۔ تو ان دونو نے کہا کہ ہم اسکے ذمہ وار ہین۔ پس جو جو شرط حضرت حسن رض نے کئے اُن سب کے متعلق اُن دونو نے کہا کہ ہم اسکے ایفا کے ذمہ وار ہین۔ اسکے بعد حضرت حسن رض نے صلح کرلی۔ حسن بصری رض

لہ قول حضرت حسن بصری رح سلہ اس لحاظ سے کہ عمرو بن العاص معاویہ رض کو لڑنے کی ترغیب دیتے تھے۔ اور معاویہ رض صلح چاہتے تھے ۱۲ سلہ یعنی ادہر والے مارے گئے۔ یا ادہر والے مارے گئے دونو صورتون مین کون شخص انکے پس ماندگان کا کفیل ہوگا۔ سلہ صلافت کی حفاظت کریگا جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن کا فور غالب آجائینگے۔ ہوگا ۱۲ سلہ مقتولین کی بیوہ عورتون کی ۱۲

سلہ مراد حضرت حسن رض سلہ اسکے متعلق ۱۲

فرماتے ہین کہ مین نے ابوبکرہ رضہ سے سنا کہ انہون نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے۔ اور حسن بن علی رضہ آپکے پہلو مین بیٹھے تھے۔ تو ایک دفعہ آپ لوگون کی جانب متوجہ ہوتے تھے۔ اور دوسری دفعہ حضرت حسن رضہ کو دیکھتے جاتے تھے۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا سید ہے شاید کہ اسکے ذریعہ خدا تعالیٰ مسلمانون کی دو بڑی جماعت کو باہم صلح کرائیگا۔ بخاری رح اسکے راوی ہین۔ کتائب کتیبۃ کی جمع ہے۔ اور اسکا معنے لشکر کا ایک جمع ہوا ہوا حصہ ہے۔ عاثت کے معنے فاسد ہوگئی عیث کے معنے فساد ہین۔

كِتَابُ الْخُلْعِ

(خلع کا بیان)

(۱) عَنْ ثَوْبَانَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِھَا مِنْ غَیْرِ مَا بَأْسٍ لَمْ تَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤدَ اَیُّمَا امْرَأَۃٍ سَأَلَتْ مِنْ زَوْجِھَا طَلَاقَھَا وَذَکَرَ نَحْوَہٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ اَنَّ الْمُخْتَلِعَاتِ ھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ ترجمہ ثوبان رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت بے وجہ اپنے شوہر سے خلع کی درخواست کرے تو اسکو جنت کی خوشبو نہ پہونچے گی۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ جو عورت بے سبب اپنے شوہر سے طلاق کی طالب ہو۔ اور پھر ویسے ہی بیان کیا۔ اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ خلع کرنیوالی عورتین منافق ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ اَنَّ امْرَأَۃَ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَہٗ مَا اَعْتِبُ عَلٰی ثَابِتٍ فِیْ خُلُقٍ وَّلَا دِیْنٍ وَلٰکِنِّیْ اَکْرَہُ الْکُفْرَ فِی الْاِسْلَامِ تَعْنِیْ تُبْغِضُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّیْنَ عَلَیْہِ حَدِیْقَتَہٗ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِیْقَۃَ وَطَلِّقْھَا تَطْلِیْقَۃً اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اَلْحَدِیْقَۃُ اَلْبُسْتَانُ مِنَ النَّخْلِ اِذَا کَانَ عَلَیْہِ حَائِطٌ ترجمہ ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بی بی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگین کہ مجھے ثابت مین

جو یعنی جماعت جو حسکا واقعہ اوپر گذرا ۱۲ اسلئے کہ جنت کی خوشبو اسکو نہ پہونچیگی ۱۲

ہمین اسکے اخلاق اور دینداری کی نسبت کوئی شکایت نہین ہے۔ لیکن مین اسلام مین کفر (ناشکری) کو برا خیال کرتی ہون۔ مطلب کہ انکو برے معلوم ہوتے ہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم انکا باغ انکو واپس دیتی ہو تو انہون نے کہا کہ ہان واپس کردون گی ۔ تو آپ نے ثابت سے کہا کہ تم باغ لے لو۔ اور انکو ایک طلاق دیدو۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہین۔

حدیقہ وہ نخلستان ہے جسپر چاردیواری کھینچی ہو۔

(۳)، وَعَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَاةٍ لِصَفِيَّةَ رض اَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا بِكُلِّ شَيْءٍ لَهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رض اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ نافع رض سے روایت ہے کہ صفیہ رض کی آزاد کردہ لونڈی نے اپنے شوہر سے بعوض اس تمامی شئے کے جسکی وہ (بطور مہر کے) حقدار تھین خلع کر لی تو عبداللہ بن عمر رض نے اس سے انکار نہین کیا۔ مالک اسکے راوی ہین۔

سلہ یعنے اسکے اخلاق اچھے ہین دیندار آدمی ہین سلہ دراصل ثابت رض ایک بدصورت شخص تھے انکی صورت انکو اچھی نہین معلوم ہوتی تھی اسلیے انہون نے کہا کہ مین اسلام مین کفر کو ناپسند کرتی ہون یعنے مین مسلمان ہوکر بوجہ بدصورتی اپنے شوہر کے انکی کوئی نافرمانی اور ناشکری کرون جس سے ہو جاؤن جو بہت سخت گناہ ہے لہذا خلع کرا دیجیے سلہ یہ باغ ثابت نے مہر مین اپنی بی بی کو دیا تھا۔ اسکی واپسی کے لیے آپ نے فرمایا سلہ بنت ابو عبید زوجہ حضرت عبداللہ بن عمر رض۔

سلہ یعنے [illegible] ناجائز نہین قرار دیا ۱۲۔

حرف الدال وفيه ثلثة كتب

(حرف الدال جسمین تین کتابین ہین۔)

الدعاء　　الديات　　الدين

كتاب الدعاء وفيه ثلثة ابواب

(کتاب الدعاء) دعا کا بیان جسمین تین باب ہین۔)

الباب الاول في آدابه وفيه اربعة فصول

(پہلا باب) دعا کے آداب کے بیان مین جسمین تین فصلین ہین)

الفصل الاول في فضله ووقته

(پہلی فصل دعا کی فضیلت اور اسکے وقت کے بیان مین)

١- عن النعمان بن بشير رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء هو العبادة ثم قرأ وقال ربكم ادعوني استجب لكم[1] الاية اخرجه ابو داود والترمذي وهذا لفظه وصححه ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا ہی عبادت ہے پھر آپنے یہ آیت پڑہی وقال ربكم ادعوني استجب لكم آخر آیت تک ابو داود۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے اور یہ انہین کے الفاظ ہین

٢- وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله تعالى شيئا احب اليه من ان يسأل العافية وان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل ولا يرد القضاء الا الدعاء فعليكم بالدعاء- اخرجه الترمذي ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا تو اسکے لیے رحمت کے دروازے کھل گئے اور خدا کو اس سے زیادہ

---

[1] تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ مجھسے دعا کرو مین قبول کرونگا ۱۲ یعنے اسکی قبولیت ہوگئی

پیاری کوئی اور دعا نہین ہے کہ اُس سے عافیت کی درخواست کی جائے اور دعا اس بلا کے لیے بھی مفید اور نافع ہے جو بلا نازل ہو چکی ہو۔ اور اس بلا کے لیے بھی مفید اور نافع ہے جو بلا ہنوز نازل نہ ہوئی ہو اور نازل ہونیوالی ہو اور دعا ہی ایسی چیز ہے کہ قضا کو پھیر سکتی ہے پس تمکو لازم ہے کہ خدا سے دعا کیا کرو۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۳۔ وعن عُبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الأرض مسلم يدعو الله تعالى بدعوة إلا آتاه الله إياها أو صرف عنه من السوء مثلها ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم۔ أخرجه الترمذي ترجمہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا مین جتنے مسلمان دعا مانگتے ہین تو خدا ان سب کی دعاؤن کو قبول فرماتا ہے۔ اور انکو وہی چیز دیتا ہے جو وہ خدا سے مانگتے ہین۔ یا اس کے برابر انکو کسی گناہ سے باز رکھتا ہے۔ تاوقتیکہ انسان کسی گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے۔ ترمذی اس کے راوی ہین

۴۔ وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا أخبركم بخير أعمالكم وأرفعها في درجاتكم وأزكاها عند مليككم وخير لكم من إعطاء الورق والذهب وخير لكم من أن تلقوا عدوكم فتضربوا أعناقهم ويضربوا أعناقكم قالوا بلى يا رسول الله قال ذكر الله تعالى أخرجه مالك موقوفا والترمذي مرفوعا

ترجمہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین تمکو ایسی چیز نہ بتلادون جو تمہارے سب اعمال مین بہتر ہو۔ اور جس سے تمہارے مراتب بہت بلند ہو جائین۔ اور تمہاری مالک کے نزدیک نہایت پاکیزہ چیز ہو۔ اور تمہارے سونا اور چاندی کے خیرات کرنے سے زیادہ بہتر ہو۔ اور اس سے بھی زیادہ بہتر ہو کہ تم سے اور تمہارے دشمن سے مٹھ بھیڑ ہو جائے اور تم اُن کی گردنین مارو اور وہ تمہاری گردنین مارین۔ صحابہ نے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ (بتلا دیجیے) تو آپ نے فرمایا کہ وہ ذکر الٰہی ہے۔ مالک نے اُسکو موقوف اور ترمذی نے اُسکو مرفوع روایت کیا ہے۔

۱؎ یعنے طلب عافیت خدا کو بہت پیاری ہے ۲؎ یعنے اگر کوئی شے قضا و قدر کو پھیر سکتی ہو تو وہ دعا ہی ہو سکتی ہے ورنہ در اصل کوئی چیز قضا کو نہین پھیر سکتی یہ مبالغہ ہے اجابت دعا اور فضیلت دعا کے بابا مین ۳؎ یعنے اگر بظاہر معلوم ہو کہ دعا قبول نہ ہوئی تو اسکا یہ منشا ہوگا کہ خدا نے اسکو کسی ایسے گناہ سے ببرکت اس دعا کے محفوظ رکھا ہو جو گناہ برائی مین اس دعا کی بھلائی کے برابر تھا ۴؎ یعنے جہاد سے۔

٥۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام۔ اخرجہ الترمذی۔ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) خدا تعالی فرمائیگا کہ ایسے شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے ایک دن بھی میرا ذکر کیا ہو۔ یا جس نے کبھی کسی مقام پر مجھ سے خوف کیا ہو۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

٦۔ وعن معاذ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی طهر ذاکرا للہ تعالی فیتعار من اللیل فیسال اللہ تعالی خیرا من الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ۔ اخرجہ ابوداؤد۔ قولہ فیتعار ای ینتبہ ترجمہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بندہ باوضو ذکر الہی کرتا ہوا رات کو سوجائے اس کے بعد رات کو جب اسکی آنکھہ کھل جائے اور خدا سے اچھی دعا مانگے عام اس سے کہ وہ دعا امور دنیا سے متعلق ہو یا امور آخرت سے خدا اسکی دعا کو ضرور قبول فرماتا ہے۔ اور اسکو مطلوب عطا فرماتا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔ یتعار کے معنے ہشیار ہونیکے ہیں

٧۔ وعن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ او اوی الی فراشہ ابتدرہ ملک وشیطان یقول الملک افتح بخیر ویقول الشیطان افتح بشر فان ذکر اللہ تعالی طرد الملک الشیطان وظل یکلؤہ واذا انتبہ من منامہ قال ذلک فان ھو قال الحمد للہ الذی رد نفسی الی بعد موتہا ولم یمتہا فی منامہا الحمد للہ الذی یمسک السموات السبع ان تقع علی الارض الا باذنہ فان خر من فراشہ فمات کان شہیدا وان قام وصلی صلی فی فضائل۔ اخرجہ رزین

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان اپنے گھر میں آتا ہے یا اپنے بچھونے پر آتا ہے تو اس وقت فرشتہ اور شیطان دونوں جھپٹ کر اسکے پاس آتے ہیں فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ نیکی سے شروع کر۔ اور شیطان کہتا ہے کہ برائی سے شروع کر پس اگر اس نے خدا کا ذکر کیا تو فرشتہ شیطان کو دفع کر دیتا ہے اور رات بھر اسکی حفاظت کرتا رہتا ہے اور جب اس کی اسکی آنکھہ کھلی ہے تو یہ دعا پڑھے اگر وہ اس دعا کو پڑھے گا اور بچھونے پر سے گر کر مر جائے گا تو شہید مریگا

اور اگر اٹھکر نماز پڑھے گا تو ایسے نماز کے بہت سے فضائل ہین (وہ دعا یہ ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِہَا وَلَمْ یُمِتْہَا فِیْ مَنَامِہَا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ رزین اسکے راوی ہین

۸۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَۃً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَعَالٰی مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتِقَ اَرْبَعَۃً اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صبح کی نماز سے طلوع آفتاب تک مین ایسی قوم کے ساتھہ بیٹھون جو ذکر الٰہی کرتے ہون تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ مین اولاد اسمعیل علیہ السلام سے چار غلام آزاد کرون اور اگر مین عصر کی نماز سے غروب آفتاب تک ایسی قوم کے ساتھہ بیٹھون جو ذکر الٰہی کرتے ہون تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اسکے کہ مین چار غلام آزاد کرون۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَیَقُوْلُ مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ۔ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اِنَّ اللّٰہَ یُمْہِلُ حَتّٰی اِذَا ذَہَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ نَزَلَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا الْمَلِکُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ اَلْحَدِیْثَ۔ وَالْمُرَادُ نُزُوْلُ الرَّحْمَۃِ وَالْاَلْطَافِ الْاِلٰہِیَّۃِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار ہر رات کو جب رات کا اخیر ثلث حصہ باقی رہجاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جو مجھ سے دعا کرے اور مین اُسکی دعا قبول کرون کون شخص ہے جو مجھ سے سوال کرے اور مین اُسکو دون۔ کون شخص ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے اور مین اُسکو بخش دون۔ بجز نسائی کے چھیون اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ خدا

۱؎ شکر ہی خدا کا جسنے میری جان موت کے بعد پلٹا دی نیند کی حالت مین میری جان نہ لی۔ تعریف ہی اُس خدا کی جسکو حکم سے ساتون آسمان زمین پر گرنے سے رکے ہوئے ہین یعنے نہین گرتے ۲؎ جسپر اہل دنیا کی نظر پڑتی ہے

تہٰیر اوہسا ہے تا آنکہ جب رات کا پہلا ثلث حصہ گزر جاتا ہے تو آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے کہ مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون کون شخص ہے کہ مجھسے دعا کرے۔ آخر حدیث تک اور نزول باری سے نزول رحمت و الطاف الٰہی مراد ہے

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ جَوْفُ اللَّیْلِ اَلْمُرَادُ بِہٖ الْاَوْقَاتُ الَّتِیْ یَخْلُو الْاِنْسَانُ فِیْهَا بِرَبِّہٖ مِنْ اَثْنَاءِ اللَّیْلِ وَدُبُرُ کُلِّ شَیْءٍ وَرَاءَہٗ وَعَقِبُہٗ وَالْمُرَادُ بِہٖ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ترجمہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ جو دعا اخیر حصہ شب مین کیجائے۔ اور جو دعا فرض نمازون کے بعد کیجائے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ جوف لیل سے وہ اوقات مراد ہین جن اوقات مین رات کو انسان اپنے پروردگار سے تخلیہ کرے دبر کل شے اسکے آگے پیچھے بعد مراد ہے یعنی فرض نمازون سے فراغت کے بعد دعا مانگے۔

۱۱۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قِیْلَ مَاذَا نَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ سَلُوا اللّٰہَ تَعَالٰی الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَھٰذَا لَفْظُہٗ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے مابین جو دعا کی جاتی ہے وہ کبھی رد نہین کیجاتی۔ تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ اُسوقت ہم کیا مانگین تو آپ نے فرمایا کہ خدا سے دین و دنیا کی عافیت مانگو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین

۱۲۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا اَخْرَجَہُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ وَفِی الْمُوَطَّا سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِیْهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَقَلَّ دَاعٍ تُرَدُّ عَلَیْہِ دَعْوَتُہٗ حَضْرَۃَ النِّدَاءِ لِلصَّلٰوۃِ وَالصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ النِّدَاءُ اَلْاَذَانُ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو اوقات ایسے ہین جن اوقات مین دعا رد نہین کیجاتی ایک تو اذان کے وقت (دوسری) جنگ کے وقت جب ایک دوسرے سے چمٹ جاتے ہین۔ مالک اور ابوداؤد

---

[۱] جو اوپر مذکور ہوئی [۲] نصف اخیر حصہ شب [۳] یعنی رات کو تنہائی مین دعا کرے [۴] ضرور قبول ہوجاتی ہے [۵] یعنے اذان کے بعد

اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ بارش[1] پڑنے کے وقت اور موطا مین مذکور ہے کہ دو وقت ایسے ہین کہ جن اوقات مین آسمان کے دروازے کہلجاتے ہین۔ اور بہت ہی کم ایسی دعائین ہین جو ان اوقات مین[2] رد کی جاتی ہین (ایک تو) اس اذان[3] کے وقت جو نماز کے لیے دیجائے اور (دوسرے) جب کہ فی سبیل اللہ لوگ صف بستہ ہون۔ الندا یعنے اذان

۱۳۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَآءَ۔ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اپنے پروردگار سے سجدہ کی حالت مین قریب تر ہوتا ہے پس کثرت سے دعا کیا کرو (حالت سجود مین) مسلم۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

۱۴۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ دَعَوَاتٍ مُّسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْ اِجَابَتِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ۔ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین دعائین ایسی ہین جو ضرور قبول ہوتی ہین انکے قبول ہونے مین کوئی شک نہین (ایک تو) مظلوم کی دعا (دوسرے) مسافر کی دعا (تیسری) وہ دعا جو باپ اپنے بیٹے کے لیے کرے

۱۵۔ وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَعْوَةٍ اَسْرَعُ اِجَابَةً مِّنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دعا اس دعا سے جلد قبول نہین ہوتی جو غائب شخص کسی غائب شخص کے لیے دعا کرے۔ ان دونون حدیث کے ابوداؤد اور نسائی راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ هَیْئَةِ الدَّاعِیْ

فصل دوئم

دعا کرنے والے کی ہیئت کے بیان مین

[1] یہ تیسرا وقت ہے اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے [2] یعنے اکثر دعائین قبول ہوتی ہین [3] یعنے اذان

۱۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستروا الجدر ومن نظر فی کتاب اخیہ بغیر اذنہ فانما ینظر فی النار سلوا اللہ تعالیٰ ببطون اکفکم و لا تسالوہ بظھورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجوھکم۔ اخرجہ ابوداود ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیواروں پر غلاف[1] مت چڑھاؤ اور جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا خط بغیر اسکے اجازت کے دیکھے تو گویا کہ وہ آگ[2] کو دیکھ رہا ہے۔ اور تم لوگ ہتھیلیوں کی طرف کی جانب سے دعا مانگا کرو اور ہتھیلیوں کی پشت کی جانب سے دعا مت مانگا کرو۔ اور جب تم دعا سے فارغ ہوجاؤ تو ان کو منہ پر پھیر لیا کرو۔ ابوداود اسکے راوی ہیں

۲۔ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ فی الدعاء حتی رایت بیاض ابطیہ۔ اخرجہ البخاری ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اتنے (بلند) اٹھائے کہ میں نے اپکی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی بخاری اسکے راوی ہیں

۳۔ وعن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یردھما حتی یمسح بھما وجھہ اخرجہ الترمذی ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں دونو ہاتھ اٹھاتے تھے تو انکو اسوقت تک نہ لوٹاتے تھے جب تک اپنے منہ پر نہ پھیر لیتے ترمذی اسکے راوی ہیں

۴۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا کان یدعو باصبعیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد اخرجہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی معنی ھذا الحدیث اذا اشار الرجل باصبعیہ فی الدعاء عند الشھادۃ ولا یشیر الا باصبع واحدۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دعا کرتے وقت دو انگلیاں اٹھائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ہی انگلی اٹھاؤ ایک ہی انگلی اٹھاؤ۔ ترمذی و نسائی اسکو راوی ہیں اور ترمذی نے بیان[3] کیا ہے کہ اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ جب کوئی شخص دعا میں شہادت[4] کے وقت انگلی سے اشارہ کرے

---

[1] کیونکہ یہ متکبرین کی عادت ہے کہ دیواروں کو کپڑے چھینٹ یا مخمل کا غلاف چڑھا دیتے ہیں تاکہ خوشنما ہوجائیں [2] یعنی آگ میں جانیکا کام کرتا ہے آگ سے مراد دوزخ ہے [3] جیسا کہ مروج ہے [4] اشہد ان لا الہ الا اللہ پڑھتے وقت

تو اسکو ایک ہی انگلی سے اشارہ کرنا چاہیے۔

۵۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مِنْبَرِهِ وَعَلَى غَيْرِهِ وَلٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَعَقَدَ بِالْإِبْهَامِ وَالْوُسْطٰى۔ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ مینے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونون ہاتہ پوری طور پر کہولکر دعا مانگتے ہوئے نہیں دیکھا نہ ممبر پر نہ غیر منبر پر البتہ مینے آپ کو اسطرح دعا مانگتے دیکھا ہے کہ آپ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا لیتے تھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ ابو داؤد اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا أَيْ خَالِيًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا پروردگار نہایت شرم والا اور بخشش والا ہے۔ اسکو اس سے شرم آتی ہے کہ جب اسکا بندہ دونون ہاتہ اٹھا کر اس سے دعا کرے تو وہ اُسکو خالی ہاتہ واپس کردے ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُدْعُوا اللهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ تَعَالَى لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خدا سے ایسی حالت مین دعا کرو کہ تم کو دعا کے قبول ہونے کا پورا یقین ہو۔ اور سمجھ لو کہ خدا تعالیٰ غافل اور آوارہ قلب والے کی دعا کو نہیں قبول فرماتا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي كَيْفِيَّةِ الدُّعَاءِ

فصل سوم

دعا کی کیفیت کے بیان مین

۱۔ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلٰوتِهِ

---

[۱] کیونکہ یہ اشارہ وحدانیت کی جانب ہے [۲] شہادت [۳] کیفیت [۴] بلکہ ضرور اسکی دعا کو قبول فرما لیتا ہے [۵] خدا کو بالیقین مجیب الدعوات سمجھو [۶] بالتشہد

وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ فضالہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز کے بعد دعا مانگتے ہوئے سُنا کہ وہ دعا تو مانگتا ہے لیکن اس نے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہین بہیجا تو آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے جلدی کی۔ پہر آپ نے اس شخص کو بلاکر یہ فہمایش کی کہ جب تم مین سے کوی شخص نماز پڑہ چکے تو اسکو پہلے خدا کی حمد وثنا کرنی چاہیے۔ پہر پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنا چاہیے۔ پہر اس کے بعد جو دعا چاہے مانگے۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

۲۔ وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيَّ فَلَا تَجْعَلُوْنِيْ كَغُمَرِ الرَّاكِبِ صَلُّوْا عَلَيَّ أَوَّلَ الدُّعَاءِ وَأَوْسَطَهُ وَاٰخِرَهُ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ مَوْقُوْفًا عَلٰى عُمَرَ وَرَفَعَهُ رَزِيْنٌ۔ اَلْغُمَرُ الْقَدَحُ الصَّغِيْرُ كَالْقَعْبِ وَالْمَعْنٰى أَنَّ الرَّاكِبَ يَحْمِلُ رَحْلَهُ وَأَزْوَادَهُ وَيَتْرُكُ قَعْبَهُ إِلٰى اٰخِرِ تَرْحَالِهِ ثُمَّ يُعَلِّقُهُ عَلٰى اٰخِرَةِ الرَّحْلِ أَوْ نَحْوِهَا كَالْعِلَاوَةِ فَلَيْسَ عِنْدَهُ بِمُهِمٍّ فَنَهَاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ شَيْئًا غَيْرَ مُهِمَّةٍ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان اسوقت تک رکی رہتی ہے اور نہین چڑہتی جب تک مجھ پر درود نہ بہیجا جائے۔ پس تم لوگ مجہہ کو سوار کا پیالہ مت بناؤ۔ دعا کے اول مین اور وسط مین اور آخر مین مجھ پر درود بہیجا کرو۔ ترمذی نے حضرت عمر پر موقوف روایت کی ہے۔ اور رزین نے مرفوع روایت کی ہے (غمر کے معنے چہوٹے پیالہ کے ہین) مطلب یہ ہے کہ سوار جب اپنا توشہ لیکر اپنی سواری پر بیٹہہ جاتا ہے تو اپنے پانی پینے کے پیالہ کو کبھی سواری کے اخیر مین اور کبھی اور کہین جہان جگہہ ہوتی ہے نہایت بے پروائی سے اسکو غیر ضروری چیز سمجھ کر لٹکا دیتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اس سے منع فرمایا کہ اس طرح تم مجھ پر درود بہیجنے مین بے پروائی مت کرو

لہ دعا مانگنے مین ته اسکے بعد طفیل اور توسل اسکے درود کے دعا اوپر چڑہ جاتی ہے بمصداق شعر

موسکین ہو سے دہشت کہ در کعبہ رسد — دست دریای کبوتر زدہ ناگاہ رسید

۳۔ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ مَعَہٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہٗ سَلْ تُعْطَہٗ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نماز پڑھ رہا تہا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور آپکے ہمراہ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بہی تہے جب مین نماز سے فارغ ہوکر دعا مانگنے کے لیے بیٹہا تو پہلے مین نے خدا کی حمد وثنا کی اسکے بعد پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجا۔ پہر مین نے اپنے لیے دعا کرنی شروع کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگو دیئے جاوٴگے مانگو دیے جاوٴگے

۴۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا لِاَحَدٍ بَدَاَ بِنَفْسِہٖ اَخْرَجَہُمَا التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہُمَا ترجمہ ابی بن کعبؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لیے دعا کرتے تہے تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے تہے ان دونون حدیث کے ترمذی راوی ہین اور انکو صحیح تسلیم کیا ہے

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ مُصَبِّحِ الْمَقْرِیِّ عَنْ اَبِیْ زُہَیْرِ النُّمَیْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَۃِ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ مِنْہُ فَقَالَ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ فَقِیْلَ بِاَیِّ شَیْءٍ یَخْتِمُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِاٰمِیْنَ وَانْصَرَفَ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ یَا فُلَانُ اَخْتِمْ بِاٰمِیْنَ وَاَبْشِرْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَوْجَبَ اِذَا فَعَلَ شَیْئًا یُوْجِبُ لَہُ الْجَنَّۃَ اَوِ النَّارَ ترجمہ ابومصبح مقری۔ ابوزہیر نمیریؓ سے روایت کرتے ہین کہ ہم ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے تو ہمارا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جو بہت ہی عاجزی اور الحاح سے دعا مانگ رہا تہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوکر اسکے دعا سننے لگے اور آپنے فرمایا کہ اسکی دعا ضرور قبول ہوگی اگر ختم کرے گا۔ تو آپسے دریافت کیا گیا۔ کہ کس چیز سے ختم کریگا تو آپنے فرمایا کہ آمین سے۔ وہ شخص یہ سنکر اس شخص کے پاس آیا جو دعا کر رہا تہا اور اس سے کہا کہ تم اپنی دعا کو آمین پر ختم کرو اور خوش ہوجاوٴ ابوداوٴد اسکے راوی ہین۔ اَوْجَبَ یعنی جبکہ کوئی شخص کوئی کام کرتا ہے تو اسکے لیے وجب اور ضروری ہوجاتی ہے بہشت یا دوزخ

لہ یعنے دعا کرو تمہاری دعا قبول ہوگی کیونکہ تم نے باقاعدہ دعا کی ہے تہ یعنے اپنی دعا کو آمین پر ختم کرے تہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری دعا کی اجابت کی پیشین گوئی فرمائی ہے تہ اچہے کام کرنیوالے کے لیے بہشت اور برے کام کرنیوالے کے لیے دوزخ واجب اور ضروری ہوجاتی ہے

۱۰۔ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم
فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت ولکن لیعزم المسئلۃ فان اللہ
تعالیٰ لا مستکرہ لہ ۔ اخرجہ الشیخان وللستۃ الا النسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بنحوہ
العزم الجد ونفی التردد ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب تم مین سے کوئی شخص دعا کرے تو اس طرح دعا نہ کرے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھہ کو بخشدے اور
اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر بلکہ قطعی طور سے دعا کرنی چاہیے ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں
ہے شیخان اسکے راوی ہین ۔ اور بجز نسائی کے چھیون نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسیطرح روایت
کی ہے ۔ عزم یعنے قطعی یقینی جس مین کوئی تردد نہ ہو

۷۔ وعن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا فی سفر فجعل الناس یجھرون بالتکبیر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربعوا علی انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم
تدعون سمیعا بصیرا وھو معکم والذی تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلتہ
اخرجہ الخمسۃ الا النسائی اربعوا ای ارفقوا ترجمہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہ ابوموسیٰ ایک سفر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو لوگ زور زور سے تکبیر کہنے لگے تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی جانون پر نرمی کرو تم لوگ کسی بہرے اور غائب شخص
کو نہین پکارتے ۔ تم لوگ ایسی ذات کو پکارتے ہو جو سمیع اور بصیر ہے ۔ جو تمہارے ساتھ ہے اور جس
کو تم پکارتے ہو وہ تمہارے اونٹ کی گردن سے بھی زیادہ تم سے قریب تر ہے ۔ بجز نسائی کی پانچون
اسکے راوی ہین ۔ اربعوا کے معنے یہ ہین کہ نرمی کرو

۸۔ وعن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یقول اللھم
انی اسألک تمام النعمۃ فقال ای شیء تمام النعمۃ فقال دعوۃ دعوت بھا ارجو بھا الخیر
قال فان تمام النعمۃ دخول الجنۃ والفوز من النار وسمع رجلا یقول یا ذا الجلال والاکرام
فقال قد استجیب لک فسل وسمع آخر یقول اللھم انی اسألک الصبر فقال سألت اللہ تعالیٰ
البلاء فسلہ العافیۃ ۔ اخرجہ الترمذی ترجمہ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ

لہ یا اللہ مجھہ کو بخشدے لہ وہ جو چاہیگا کریگا

نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دعا کر رہا تہا کہ ای اللہ مین تجہ سے تمام نعمت مانگتا ہون۔ تو آپنے فرمایا کہ تمام نعمت
کیا چیز ہے تو اس شخص نے کہا کہ مین نے اسکو ایک اچہی دعا سمجہ کر دعا کی اور مجہے بہلائی کی امید ہی۔ تو
آپنے فرمایا کہ تمام نعمت یہی ہے کہ بہشت مین داخل ہو جائے اور دوزخ سے بچ جائے اور آپنے ایک شخص کو
سنا کہ وہ کہہ رہا تہا کہ یاذا الجلال والاکرام تو آپنے فرمایا کہ تم مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی۔ اور آپنے ایک اور
شخص کو سنا کہ وہ یہ دعا کر رہا تہا کہ یا اللہ مین تجہ سے صبر مانگتا ہون تو آپنے فرمایا کہ تمنے تو خدا تعالی
سے بلا کی درخواست[1] کی خدا سے عافیت مانگو ترمذی اسکے راوی ہین

۹۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوَا ذٰلِكَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہر کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع[2] دعاؤن کو پسند فرماتے تہے اور بجز اسکے اور دعا کو چہوڑ دیتے تہے

۱۰۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا۔ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا مانگنا اور تین بار استغفار کرنا بہت پسند تہا۔ ان دونون
حدیث کے ابوداؤد راوی ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ

فصل چہارم

دعا سے متعلق متفرق حدیثون کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّيْ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِيْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ وَفِيْ اُخْرٰى لِلتِّرْمِذِيِّ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا اسْتُجَابَ لَهٗ فَاِمَّا اَنْ يُعَجَّلَ لَهٗ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَنْ يُدَّخَرَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

---

[1] صبر مانگنا گویا بلا مانگنا ہے اسلیے کہ صبر کسی بلا کے بعد ہوتا ہے [2] جامع وہ دعا ہے جسکے الفاظ تہوڑے ہون لیکن تمام بہلائی
کو جامع اور شامل ہو جیسے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وغیرہ۔

إِلَّا أَنْ كَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے ہر شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنے لگے کہ مین نے خدا سے دعا کی لیکن خدا نے میری دعا قبول نہ کی[1] بجز نسائی کے چھون اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ بندہ (مومن) کی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے جب تک کسی گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور ترمذی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ جو شخص خدا سے دعا کرتا ہے اسکی دعا ضرور قبول ہوتی ہے (لیکن بات یہ ہے کہ) کسی کی دعا کا نتیجہ تو خدا دنیا ہی مین جلد اسکو دیدیتا ہے۔ اور کسی کے لیے آخرت مین جمع کر کے رکھتا ہے اور کسی کے اسکے ذریعے سے بمقدار دعا کے گناہ معاف کر دیتا ہے البتہ وہ دعا قبول نہین ہوتی جو کسی گناہ کے لیے یا رشتہ توڑنے کی غرض سے کی جائے یا جس دعا مین جلدی کی جائے[2]

٢۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ اَلنَّيْلُ النَّوَالُ وَالْعَطَاءُ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے آپ پر اور اپنی اولاد پر اور اپنے خادمون پر اور اپنے مال پر بد دعا مت کیا کرو کہین ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس مین دعا قبول ہوتی ہے پھر تمہاری یہ دعا قبول ہو جائے[3] ابو داؤد اسکے راوی ہین

٣۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ حَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ اَلشِّسْعُ سَيْرُ النَّعْلِ الَّذِي يَدْخُلُ بَيْنَ الْأَصَابِعِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص کو اپنی تمام حاجت اپنے پروردگار سے مانگنی چاہیے حتے کہ اگر چپل کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو اسکو بھی خدا ہی سے مانگے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین جو ثابت بنانی سے مرسلا مروی ہے۔ اتنا زیادہ بیان کیا ہے حتے کہ نمک اور چپل (جوتی) کا تسمہ بھی جب کہ ٹوٹ جائے خدا ہی

---

[1] ایسے شخص کی دعا قبول نہ ہوگی [2] ایسی دعا قبول نہین ہوتی [3] کہ مین نے دعا کی لیکن قبول نہ ہوئی [4] پھر پچھتانے لگو چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

سے مانگے بشسع وہ تسمہ ہے جو۔ یعنی انگلیاں ہتی ہین۔

۴۔ وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے دعا نہین مانگتا خدا اسپر غضب فرماتا ہے

۵۔ وَعَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالیٰ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُحِبُّ اَنْ یُّسْأَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَۃِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ اَخْرَجَهُمَا التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے اسکا فضل مانگو اس لیے کہ خدا تعالی مانگنے کو بہت پسند فرماتا ہے۔ اور دعا کی اجابت کا انتظار کرنا بہترین عبادت ہے ان دونون حدیث کو ترمذی راوی ہین

۶۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ قَالَ قَالَتِ امْرَأَۃٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَیَّ وَعَلیٰ زَوْجِیْ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلیٰ زَوْجِكِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھ پر اور میرے شوہر پر درود بھیجیے آپ نے فرمایا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلیٰ زَوْجِكِ ابوداؤد اسکے راوی ہین

۷۔ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَزَادَ اِلَّا قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اٰمِیْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ ترجمہ ابوالدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان بندہ اپنے بہائی (مسلمان) کے پیٹھ پیچھے اسکے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اتنا ہی ہے مسلم۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور ابوداود نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ فرشتے آمین کہتے ہین۔ اور یہ کہتے ہین کہ تیرے لیے بھی اسی قدر ہے

۸۔ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلیٰ مَنْ ظَلَمَهٗ فَقَدِ انْتَصَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے ظالم پر بد دعا کی اسنے اپنا بدلہ لے لیا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

لہ یا اللہ ہمپر فضل کر۔ سہ یعنی صبر کرنا جلدی نہ کرنا۔ سہ رحمت نازل فرماوے خدا تمپر اور تمہارے شوہر پر۔ سہ جتنی دعا تو نے اپنے بہائی کے لیے مانگی ہے۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ اَقْسَامِ الدُّعَاءِ وَفِیْهِ قِسْمَانِ

باب دوم

دعا کے اقسام کے بیان میں جس کے دو حصے ہیں

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ فِی الْاَدْعِیَةِ الْمُوَقَّتَةِ الْمُضَافَةِ اِلٰی اَسْبَابِهَا وَفِیْهِ عِشْرُوْنَ فَصْلًا

حصہ اوّل

موقت دعاؤں کے بیان میں جو کسی سبب کے ساتھ منسوب ہیں اسمیں بیس فصلین ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰی

فصل اوّل

خدا کے اسم اعظم اور اُسکے اسمار حسنے کے بیان مین

ا عَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی - اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اس طرح دعا مانگ رہا تہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو آپنے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتہ مین میری جان ہے کہ اس نے خدا کے ایسے اسم اعظم کے ذریعے سے خدا سے دعا کی ہے کہ جب اسکے ذریعے سے دعا کی جائے تو خدا تعالی قبول فرماتا ہے۔ اور جو

یا اللہ یا اللہ مین تجہ سے مانگتا ہون اس وسیلہ سے کہ مین گواہی دیتا ہون تو ہی خدا ہے بجز تیرے کوئی معبود نہین ہے تو اکیلا اور بے پروا ہے نہ تیرا کوئی بیٹا ہے نہ باپ ہے نہ تیرا کوئی کفو ہے

چیز مانگی جاتی ہے خدا اُسکو دیتا ہے۔ ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

٢۔ وَعَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ فَقَالَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ قَدْ غُفِرَ لَهٗ قَدْ غُفِرَ لَهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ محجن بن ادرع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سُنا کہ وہ اس طرح دعا مانگ رہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ بِاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تو آپ نے فرمایا کہ اسکے گناہ بخش دیے گئے۔ اسکے گناہ بخشدیے گئے۔ اسکے گناہ بخشدیے گئے۔ ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین

٣۔ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا رَجُلٌ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (مدین الفاظ) دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کن لفظوں سے اس نے دعا کی صحابہ نے عرض کیا کہ خدا اور اسکا رسول زیادہ جانتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اس نے خدا تعالے کے لیے اسم اعظم کے ذریعہ سے خدا سے دعا کی ہے کہ جب اس کے ذریعہ سے دعا کی جاتی ہے تو خدا قبول فرماتا ہے۔ اور جو چیز مانگی جاتی ہے خدا اسکو دیتا ہے صحاب سُنن اسکے راوی ہین

ے یا اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون یا اللہ تو اکیلا ہے بے پروا ہے نہ تیرا کوئی بیٹا ہے نہ باپ ہے نہ تیرا کوئی کفو ہر یہ کہ تو میرے گناہ بخش دے۔ تو ہی غفور رحیم ہے ے یا اللہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ سب تعریف تیرے ہی لیے ہے بجز تیرے کوئی معبود نہیں تو ہی احسان کرنیوالا ہے تو نے آسمان و زمین کو نئے طرح پر پیدا کیا صاحب جلال اور کرام اے زندہ قائم بذات خود

۴ وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةُ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسم اعظم انہین دونون آیتون مین ہے ایک تو (اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور دوسری وہ آیت) جو سورہ آل عمران کے شروع مین ہے الٓمّٓ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ترمذی نے اسکو صحیح تسلیم کیا ہے

۵۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَمُسْلِمٌ بِدُوْنِ ذِكْرِ الْوِتْرِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ فَعَدَّهَا۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

الرَّحْمٰنُ	الرَّحِيْمُ	الْمَلِكُ	الْقُدُّوْسُ	السَّلَامُ	الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيْمِنُ	الْعَزِيْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ
الْخَالِقُ	الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ	الْفَتَّاحُ	الْعَلِيْمُ	الْقَابِضُ
الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ	الْمُعِزُّ	الْمُذِلُّ	السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ	اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ	الْحَلِيْمُ	الْعَظِيْمُ	الْغَفُوْرُ	الشَّكُوْرُ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيْرُ	الْحَفِيْظُ	الْمُقِيْتُ	الْحَسِيْبُ
الْجَلِيْلُ	الْكَرِيْمُ	الرَّقِيْبُ	الْمُجِيْبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيْمُ	الْوَدُوْدُ	الْمَجِيْدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيْدُ
الْحَقُّ	الْوَكِيْلُ	الْقَوِيُّ	الْمَتِيْنُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيْدُ	الْمُحْصِيْ	الْمُبْدِئُ	الْمُعِيْدُ	الْمُحْيِيْ
الْمُمِيْتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّوْمُ	الْوَاجِدُ	الْمَاجِدُ	الْوَاحِدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ
الْمُؤَخِّرُ	الْاَوَّلُ	الْاٰخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِيْ	الْمُتَعَالِيْ	الْبَرُّ	التَّوَّابُ	الْمُنْتَقِمُ
الْعَفُوُّ	الرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ		الْمُقْسِطُ	الْجَامِعُ	الْغَنِيُّ	الْمُغْنِيْ	الْمَانِعُ
الضَّارُّ	النَّافِعُ	النُّوْرُ	الْهَادِيْ	الْبَدِيْعُ	الْبَاقِيْ	الْوَارِثُ	الرَّشِيْدُ	الصَّبُوْرُ	وَلَمْ يُفَصِّلِ

الْاَسْمَاءَ غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ننانوے نام ہین جو شخص انکو یاد کرلیگا وہ جنت مین داخل ہوگا۔ خدا تعالی طاق ہے طاق عدد کو پسند کرتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص انکو یاد کرلیگا بخاری نے ان الفاظ

سے روایت کی ہے۔ اور مسلم نے بدون ذکر طاق کے روایت کی ہے۔ اور ترمذی نے ان ناموں کو گن کر بتا دیا ہے جو ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے الصَّبُوْرُ تک اور اسمار کی تفصیل بجز ترمذی کے کسی اور نے نہیں بیان کی۔ اسماء حسنیٰ حسب ذیل ہین

شرح اسمای حسنیٰ

اَلْقُدُّوْسُ تمام عیبون سے پاک ہے۔ اَلسَّلَامُ سالم یعنے ہر عیب سے سالم ہے اور ہر آفت سے بری ہے + اَلْمُؤْمِنُ وہ ذات جو اپنے بندون کو اپنے وعدون کی تصدیق کرتا ہے پس اس صورت مین ایمان سے مشتق ہوگا جس کے معنے تصدیق کے ہین۔ یا قیامت کے دن اپنے بندون کو اپنے عذاب سے امان دینے والا پس اس حالت مین امان سے مشتق ہوگا اَلْمُھَیْمِنُ شاہد اور بعض نے کہا کہ امانت دار یہ در اصل مؤمن تھا ہمزہ کو ہا سے بدل دیا۔ اور بعض نے کہا کہ اسکے معنے حافظ نگہبان ہین اَلْعَزِیْزُ۔ قاہر غالب۔ عزت کے معنے غلبہ کے ہین اَلْجَبَّارُ وہی ذات ہے جس نے اپنی مخلوقات پر جبرًا قہرًا اپنے احکام کو جاری کیا بعض نے کہا کہ اپنی تمام مخلوقات سے برتر اور بلند مرتبہ اس کے معنے ہین اَلْمُتَکَبِّرُ مخلوقات کے صفات سے برتر ہے۔ اور بعض نے کہا کہ وہ ذات ہے جو اپنی مخلوقات مین سے مغرورین پر تکبر کرتا ہے جب کہ انہین خدا کی عظمت مین اختلاف ہوتا ہے پس ان کو خدا تعالے پست کر دیتا ہے۔ اور متکبر کی (تے) تفرید اور تخصیص کی ہے۔ تعاطی اور تکلف کی تے نہین ہے۔ اور بعض نے کہا کہ متکبر کبریا سے مشتق ہے جو خدا کی عظمت ہے۔ کبر سے مشتق نہین ہے جو مذموم چیز ہے اَلْبَارِئُ وہ ذات جس نے مخلوقات کو بغیر نمونہ کے پیدا کیا۔ لیکن اس لفظ کو حیوانات کے لیے اتنی خصوصیت ہے جو غیر حیوانات مخلوقات کے لیے نہین ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ غیر حیوانات مین اس لفظ کا استعمال ہی نہین کیا جاتا۔ پس کہا جائے گا برأ اللہ نسمۃ یعنے پیدا کیا خدا نے جاندار کو وَخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنے پیدا کیا خدا نے آسمان و زمین کو اَلْمُصَوِّرُ وہ ذات جس نے اپنی مخلوقات کی ابتدائے پیدائش مختلف صورتون پر کی اور تصویر کے معنے خط کھینچنے اور شکل بنانے کے ہین اَلْغَفَّارُ وہ ذات جو اپنے بندون کے گناہ مکرر سہ کرر معاف فرماتا ہے۔ اور غفر کے اصلی معنے ستر کرنے اور ڈھانپنے کے ہین پس خدا اپنے

لہ یعنے اکثر حیوانات ہی کے لیے اس لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے تہ یون نہین کہا جاتا کہ برا السموات والارض اسلیے کہ یہ جاندار نہین ہین

بندون کے گناہ کا غافر ہے یعنے انکے گناہون کو ڈھانپ دیتا ہے اور انکو عذاب نہین پہونچاتا اَلْفَتَّاحُ وہی اپنے
بندون کا حاکم ہے کہا جاتا ہے فَتَحَ الْحَاکِمُ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ جبکہ حاکم دونون فریق کا فیصلہ کر دے۔ اور حاکم کو
فاتح کہتے ہین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہی ذات ہے جو اپنے بندون پر رزق اور رحمت کے دروازے کھولتا ہے۔
اور انکے رزق کے دروازے کو بند کرتا ہے اَلْقَابِضُ وہی اپنے لطف اور حکمت سے رزق کو روک لیتا ہے
اَلْبَاسِطُ وہی اپنے بندون پر رزق کے دروازے بہت وسعت کے ساتھ اپنی رحمت اور جود سے کھولتا ہے
پس اسکی ذات جامع ہے رزق دینے اور نہ دینے پر[1] اَلْخَافِضُ وہی مغرورین اور متکبرین کو پست کر دیتا ہے
یعنے انکو ذلیل اور بے عزت کر دیتا ہے اَلرَّافِعُ وہی اپنے اولیا کو بلند مرتبہ کر دیتا ہے اور انکو عزت دار بناتا
ہے پس اسکی ذات جامع ہے عزت دینے اور ذلیل کرنے پر تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اَلْحَکَمُ حاکم حقیقی
جسکی حکومت مسلم ہے۔ اور جسکی جانب بالآخر حکومت منتقل ہوتی ہے اَلْعَدْلُ وہ ذات جس مین
خواہشات نفسانی کی گنجایش نہین پس وہ حکم مین انصاف کرتا ہے۔ اور یہ ان مصادر سے ہے جنکے
ساتھ کوئی شے موسوم ہوتی ہے جیسے رجل ضیف وزور اَللَّطِیْفُ وہ ذات جو تمھاری حاجت کو بہت
نرمی سے پوری کرتا ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ذات حواس سے لطیف تر ہے کہ اسکی کیفیت کا ادراک
کیا جائے اَلْخَبِیْرُ گذشتہ اور آیندہ سب باتون کا جاننے والا اور سب سے پورا واقف اَلْغَفُوْرُ غفران
کا مبالغہ ہے اَلشَّکُوْرُ وہ ذات جو اپنے بندون کو انکے اچھے افعال کا بدلہ دیتا ہے اور ثواب پہنچاتا
ہے پس خدا کا شکر اپنے بندون کے لیے یہی ہے کہ وہ انکے گناہ معاف کر دیتا ہے اور انکی عبادت کو
قبول فرماتا ہے اَلْکَبِیْرُ وہی ذات جلال سے موصوف ہے اور اسی کی شان بہت بڑی ہے اَلْمُقِیْتُ وہی
مقتدر ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہی تمامی مخلوقات کو قوت[2] دیتا ہے اَلْحَسِیْبُ وہی کافی ہے پس بوزن
فعیل ہے جسکے معنے (بوزن) مُفْعِلٌ کے ہین۔ جیسے کہ اَلِیْمٌ[3] بمعنی مُؤْلِمٌ کے معنی[4] مین ہے۔ اور بعض
کہتے ہین کہ وہی حساب لینے والا ہے اَلرَّقِیْبُ وہی حافظ نگہبان ہے جس سے کوئی شے پوشیدہ نہین
ہے اَلْمُجِیْبُ وہی اپنے بندون کی دعا کو قبول فرماتا ہے اجابت دعا اسیکا کام ہے اَلْوَاسِعُ وہ ذات
جسکی غنا ہر فقیر کے لیے اور جسکی رحمت ہر شے کے لیے وسیع ہے اَلْوَدُوْدُ یہ فعول بمعنے مفعول ہے
وَدّ سے مشتق ہے پس خدا تعالی مودود ہے یعنے اپنے اولیا کے قلوب مین محبوب ہے یا (فعول) بمعنے

---

[1] یعنی کہ قابض اور باسط اسی کی صفت ہے [2] سامان آدمی یا جیسا آدمی [3] ایسی کے معنے مین ہے [4] دردناک تکلیف پہنچانیوالا [5] پس حسیب کے معنے

فاعل ہے یعنے خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے یعنے ان سے راضی رہتا ہے اَلْمَجِیْدُ وہ فیاض جسکی
بخشش وسیع ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہی شریف ہے اَلْبَاعِثُ وہ ذات جو قیامت کے دن بعد موت کے مخلوقات
کو اٹھائیگا اَلشَّہِیْدُ وہ ذات جس سے کوئی شے پوشیدہ نہین ہے۔ شاہد اور شہید دونون بولا جاتا ہے
جس طرح کہ عَالِمٌ اور عَلِیْمٌ دونون بولا جاتا ہے یعنی وہ حاضر ہے تمام اشیا کا مشاہدہ کرتا ہے اور انکو
دیکھتا ہے اَلْحَقُّ اسکی ہستی اور اسکا وجود متحقق ہے اَلْوَکِیْلُ وہی کفیل ہے بندون کو رزق دینے والا
اور درحقیقت وہی مستقل طور پر سب کو کھانے پینے اور سب مایحتاج دیتا ہے اور اس قول الٰہی مین بھی مراد
ہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَلْقَوِیُّ۔ قادر۔ (قدرت والا) اور بعض کہتے ہین کہ پوری قدرت
والا اور پوری قوت والا جسکو کوئی شے عاجز نہین کرسکتی اَلْمَتِیْنُ شدید قوت والا جسکو اسکے کامون
مین محنت اور مشقت نہین لاحق ہوئی اَلْوَلِیُّ ناصر۔ مددگار۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ان امور کا
متولی ہے جو بذات خداوندی قائم ہین۔ جیسے یتیم کا ولی ہوتا ہے اَلْحَمِیْدُ وہ محمود (حمد کیا گیا) جو اپنے
کام کے سبب سے تمام تعریف کا مستحق ہے پس فعیل بمعنے مفعول ہے اَلْمُحْصِیْ وہ ذات جسنے اپنے علم کے
زور سے تمام اشیا کو گھیر لیا ہے کوئی شے اسکے احاطۂ علمی سے باہر نہین ہے عام اس سے کہ چھوٹی ہو یا بڑی
اَلْمُبْدِئُ وہ ذات جسنے تمام اشیا کو باختراع جدید ابتداءً پیدا کیا ہے اَلْمُعِیْدُ وہ ذات جو مخلوقات
کو حیات کے بعد موت کی جانب پلٹ دیتا ہے اور موت کے بعد حیات کی جانب پلٹ دیتا ہے اَلْوَاجِدُ
وہ ایسا غنی ہے جو کبھی محتاج نہین ہوتا۔ یا جدہ سے مشتق ہے جسکے معنی غنا کے ہین اَلْوَاحِدُ ایسا اکا جو ہمیشہ
سے اکیلا ہے جسکے ساتھ کوئی دوسرا نہین ہے اور بعض کہتے ہین کہ وہ منقطع القرین والشریک ہے یعنے
اسکا کوئی ہمسر اور شریک نہین ہے اَلْاَحَدُ وہ اکا ہے اور واحد اور احد کے درمیان فرق یہ ہے کہ احد کا جس
موقعہ پر استعمال کیا جاتا ہے وہ تعداد کی نفی پر مبنی ہوتا ہے تو وہ مذکر اور مونث دونون کی نفی کرے گا
بولا جاتا ہے مَا جَاءَنِیْ اَحَدٌ میرے پاس کوئی نہ آیا) یعنے نہ کوئی مذکر آیا نہ کوئی مونث اور وَاحِدٌ
ابتداء عدد کے لیے موضوع ہے۔ بولا جاتا ہے جَاءَنِیْ وَاحِدٌ مِنَ النَّاسِ میرے پاس ایک شخص آیا ایسے
موقعہ پر یہ نہین بولا جاسکتا کہ جَاءَنِیْ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ۔ پس واحد نظیر اور مثل کے انقطاع و امتناع پر مبنی ہے

لہ یہ معنے اسکے ہین لہ ہم کو اللہ ہی کافی ہے۔ وہی اچھا کفیل ہے لہ جو اسکے تمام امور کا متولی ہوتا ہے
لہ یعنی سب چیزیر اسکی نظرون میں ہین لہ بروعلم یک ذرہ پوشیدہ نیست لہ دنیا مین لہ قیامت مین لہ یعنی فنا ممتنع النظیر ہے

اور اسکے معنی ہوا ہیوں سے انفراد اور وحدت پر مبنی ہے پس واحد بالذات منفرد ہے اور احد بالمعنے منفرد ہے اَلصَّمَدُ
ایسا سردار جس کے سامنے تمام مخلوقات اپنے حاجات پیش کرتے ہین اور وہ سب حاجات سے مستغنی ہے
اَلْمُقْتَدِرُ قدرت سے مشتق ہے لیکن یہ باب تفعیل سے ہے اور بہ نسبت قادر کے اس مین زیادہ مبالغہ ہے
اَلْمُقَدِّمُ اشیا کو مقدم کرکے انکو انکی جگہہ پر رکھتا ہے اَلْمُؤَخِّرُ اشیا کو موخر کرکے انکو انکی جگہہ پر
رکھتا ہے غرضنکہ جو شئے تقدیم کی مستحق ہوتی ہے اسکو مقدم کردیتا ہے اور جو شئے تاخیر کی مستحق ہوتی ہے
اسکو موخر کردیتا ہے اَلْاَوَّلُ وہ تمام چیزون کے پہلے سے ہے اَلْاٰخِرُ وہ تمام چیزون کے بعد باقی
رہیگا اَلظَّاهِرُ وہ ذات جو ہر ایک شئے کے مافوق ہے اور ہر شئے پر غالب ہے اَلْبَاطِنُ وہ مخلوقات کی نظرون
سے پوشیدہ ہے اَلْوَالِيُ کل چیزون کا مالک ہے اور ہر شئے مین متصرف ہے اَلْمُتَعَالِيُ وہ مخلوقات کی صفات
سے منزہ اور برتر ہے جن اوصاف سے کوئی شخص متصف ہوسکتا ہے اَلْبَرُّ وہی اپنے بندون پر اپنے
احسان اور لطف سے نہایت مہربان ہے اَلْمُنْتَقِمُ وہی جسکو چاہتا ہے اسکو عذاب دینے مین مبالغہ کرتا
ہے یہ باب تفعیل سے ہے نَقَمَ يَنْقِمُ سے مشتق ہے نقم وہ حالت ہے جبکہ تکلیف قہر کے درجہ تک پہونچ جائے
اَلْعَفُوُّ بروزن فعول عفو سے مشتق ہے مبالغہ کا صیغہ ہے یعنے وہی گناہون کا معاف کرنے والا ہے
اَلرَّؤُفُ وہی رحم والا اپنی رافت (مہربانی) سے بندون پر مہربان ہے اور رافت اور رحمت مین
فرق یہ ہے کہ رحمت کسی وقت مصلحتاً تکلیف کیوقت واقع ہوتی ہے اور رافت وہ جو تکلیف کے
قریب واقع ہو (بلکہ ہر وقت واقع ہوتی رہے) ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وہ مصدر جلیل ہے۔ کہا جاتا
ہے جَلِيْلٌ مِّنَ الْجَلَالَةِ وَالْجَلَالِ اَلْمُقْسِطُ اپنے حکم مین منصف اور عادل ہے اَقْسَطَ الرَّجُلُ جب کہ
وہ انصاف سے حکم دے اسی کو مقسط کہتے ہین اور قسط الرجل جبکہ وہ ظلم کرے جسکو قاسط کہتے ہین
اَلْجَامِعُ وہی ہے جو حساب کے دن تمامی مخلوقات جمع کریگا اَلْمَانِعُ وہی مددگار ہے اپنے اولیا کا انکو
اس سے روکتا ہے کہ انکو کوئی چیز تکلیف پہونچائے اَلنُّوْرُ اسی کے نور کی برکت سے اندھے لوگ دیکھتے
ہین اور اسی کی رہنمائی سے گمراہ لوگ رستہ پر آتے ہین اَلْوَارِثُ مخلوقات کے فنا ہونے کے بعد وہی
باقی رہیگا اَلرَّشِيْدُ اسی نے مخلوقات کو نیک کامون کی جانب رہنمائی فرمائی فعیل بمعنے مفعل ہے

لہ یعنے اسکا کوئی ساتھی نہین سہ یعنی بہت بڑی قدرت والا سہ اور سب فنا ہوجاینگے سہ بلکہ ہر وقت واقع ہوتی رہے شہ یعنے
عدل اور انصاف سے حکم دیتا ہے سہ قیامت کے دن سہ بچاتا ہے محفوظ رکھتا ہے منع کرتا ہے "

اَلصَّبُوْرُ وہی ہے جو گنہگاروں سے بدلہ لینے میں جلدی نہیں کرتا بلکہ ایک مدت معہود تک انکو ڈھیل دیتا ہے
پس خدا کی صفت میں صبور کے معنے حلیم کے قریب قریب ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ صفت
صبور میں گنہگار میں گنہگار لوگ عذاب الہی کو بقدر مامون اور محفوظ نہیں سمجھتے جتنا کہ صفت حلیم
میں وہ اپنے کو عذاب سے مامون اور محفوظ سمجھتے ہیں منکرین جو باتیں خدا کی شان میں کہتے ہیں خدا
ان سب سے پاک اور اسکی ذات نہایت بزرگ اور برتر ہے ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ اَدْعِیَۃِ الصَّلٰوۃِ مُفَصَّلًا

فصل دوم

نماز کے متعلق تفصیلی دعاؤں کے بیان میں

اَلْاِسْتِفْتَاحُ

نماز کے آغاز کے وقت کی ادعیہ

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ سَکَتَ هُنَیْهَۃً قَبْلَ اَنْ یَّقْرَأَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ سُکُوْتَکَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاۃِ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّیْخَیْنِ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ فِیْ اَوَّلِهٖ۔ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تھے تو قرأت (قرآن) سے قبل تھوڑی دیر چپ رہتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں آپ جو تکبیر اور قرأت کے مابین خاموش رہتے ہیں اسوقت کیا پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں یہ پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ بجز ترمذی کے پانچوں

یا اللہ مجھ پاک کر دے گناہوں سے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہے یا اللہ تو میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے کے پانی سے دھو دے

اسمیں ع راوی ہیں۔ اور ابوداؤد اور نسائی نے اسکے اول میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[1]

٢۔ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَجِبْتُ لَهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْتَدَرَهَا اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں قوم میں سے کسی شخص نے یہ کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے ایسے کلمات کس شخص نے کہے۔ تو اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے کہے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے بہت تعجب ہوا کہ اسکے لیے آسمان کے دروازے کھل گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اس وقت سے میں نے ان جملوں کو نہیں چھوڑا[2]۔ مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ اسکے راوی ہیں۔ اور نسائی نے ایک روایت میں اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ اسپر بارہ فرشتے جھپٹ رہے تھے[3]

٣۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ حَفَزَهُ النَّفَسُ اَىْ تَتَابَعَ بِشِدَّةٍ كَاَنَّهُ يَحْفِزُ صَاحِبَهُ اَىْ يَدْفَعُهُ وَاَرَمَّ الْقَوْمُ اَىْ اَطْرَقُوْا سُكُوْتًا **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص جنکی سانس چڑھ گئی تھی آکر

[1] یا اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں بعد المشرقین کردے [2] یعنے ہمیشہ پڑھتا ہوں [3] ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ وہ اسکو اوپر لیجائے

آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی اور انہوں نے کہا اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ جب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کہنے والا کون شخص ہے جس نے یہ کلمات کہے تو
سب لوگ چپ چاپ ہوگئے تو آپ نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات کہے اس نے بری بات نہیں کی۔ تو اس شخص
نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے یہ کلمات کہے تو آپ نے فرمایا کہ مینے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ اسپر جھپا پٹی کر رہے
ہیں کہ ان میں سے کون ان کلمات کو اوپر لیجائے مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں حفزہ
النفس یعنے شدت سے پے درپے سانس آرہی ہو۔۔ ارم القوم یعنے رک کے سب چپ چاپ ہوگئے

۴۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ
الصَّلٰوۃَ کَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ
لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَیِّیَٔ الْاَعْمَالِ وَسَیِّیَٔ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ
اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے
تھے تو پہلے اللہ اکبر کہتے تھے پھر یہ دعا پڑھتے تھے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ
وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ۔ وَقِنِیْ سَیِّیَٔ الْاَعْمَالِ وَسَیِّیَٔ الْاَخْلَاقِ لَا یَقِیْ
سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ نسائی اسکے راوی ہیں

۵۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا
قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
وَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ جَابِرٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ
ثُمَّ یَقْرَءُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب نفل نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو فرماتے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ

ط خدا بہت بڑا ہے سب تعریف خدا کے لیئے ہے پاک اور برکت والا

لہ میری نماز اور قربانی اور زندگی اور موت سب اسکے لیے ہے جو پروردگار عالم ہے جسکا کوئی شریک نہیں ہے مجھے یہی حکم ہوا ہے
اور میں پہلا مسلمان ہوں یا اللہ مجھ کو بہتر کاموں اور بہتر اخلاق کی ہدایت فرما جنکی جانب سوا تیرے اور کوئی ہدایت نہیں کر سکتا اور
مجھ کو بری کام اور بری اخلاق سے محفوظ رکھ جن سے سوا تیرے کوئی محفوظ نہیں رکھ سکتا ہے یا اللہ تو ہی بڑا ہے میں نے اپنا منہ اس کی طرف متوجہ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پهر مثل حديث جابر رضی الله عنه کے بیان کیا اسکے بعد آپ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اسکے بعد پھر آپ قراءت پڑھتے نسائی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ بِالْجَدِّ فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَظَمَتُهٗ وَجَلَالُهٗ اَيْ صَارَ جَدُّكَ غَالِبًا

ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ خدا کے حق مین جد سے خدا کی عظمت اور اسکا جلال مراد ہے۔ اور تیری بزرگی سب پر غالب ہے۔

اَلرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ

رکوع اور سجود کی دعا

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَاِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا وَّسَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَمَعْنٰى قَمِنٌ جَدِيْرٌ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ رکوع اور سجدہ کی حالت مین قرآن کے پڑھنے سے مجھے ممانعت کی گئی ہے۔ رکوع مین تم اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور سجدہ مین دعا کی کوشش کرو پس سزاوار ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو جائے مسلم۔ نسائی۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ قمن کے معنے سزاوار کے ہین

منہ کیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو درحالیکہ مین سچا مسلمان ہون اور مین مشرکین مین نہیں ہون ۔ یعنے وہی دعا پڑھی جو اوپر جابر کی حدیث مین مذکور ہوئی ۔ یا اللہ تو ہی بادشاہ ہے تجھ بغیر کوئی معبود نہین پاک ہے تو سب تعریف تیری ہی لیے ہے ۔ پاک ہے تو یا اللہ سب تعریف تیرے ہی لیے ہے تیرا نام بڑا بابرکت ہے تیری بزرگی بہت بڑی ہوئی ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین ہے ۔ سبحان ربی العظیم پڑھ

۲- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ سِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَسِرَّهٗ وَعَلَانِیَتَهٗ مسلم ابوداؤد اس کے راوی ہین

۳- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ وَفِیْ اُخْرٰی لِمَالِکٍ وَالتِّرْمِذِیِّ وَاَبِیْ دَاوٗدَ فَقَدْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر رکوع اور سجود مین یہ دعا پڑھتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ بجز ترمذی کے پانچون اسکے راوی ہین اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ آپ رکوع اور سجود مین یہ دعا پڑھتے تھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ اور مالک اور ترمذی اور ابوداؤد کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ مینے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھونے پر نہ پایا تو مین نے آپ کو ڈھونڈا تو میرا ہاتھ آپکے دونون تلوون پر پڑگیا اور آپ سجدہ مین تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

---

[۱] یا اللہ تو میرے تمام گناہ بخشدے چھوٹے ہون یا بڑے پہلے کے ہون یا بعد کے پوشیدہ ہون یا ظاہر [۲] تو پاک ہے یا اللہ اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیری ہی لیے ہے یا اللہ مجھے بخشدے [۳] ادھر ادھر مشغول کردیکھا [۴] یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیری رضامندی کی بدولت تیرے غصہ سے اور پناہ مانگتا ہون تیری معافی کی بدولت تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیری تجھ سے مجھ مین تیری تعریف کرنیکی طاقت نہین تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف کی ہے

۴۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ وَاِذَا سَجَدَ فَلْیَقُلْ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثًا وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم مین سے کوئی شخص رکوع مین جائے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑہے[۱] یہ ادنیٰ مقدار ہے۔ اور جب سجدہ مین جائے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑہے اور یہ بہت ہی کم مقدار ہے ابوداود اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ اَلْخُشُوْعُ اَلْخُضُوْعُ وَالذُّلُّ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع مین جاتے تو یہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ[۲] لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَعِظَامِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ نسائی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن ابی اوفے سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹہاتے تہے تو یہ پڑہتے تہے[۳] سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ مسلم۔ ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین

---

[۱] یعنے تین مرتبہ سے کم نہ کہنا چاہیے زیادہ جیسا ممکن ہو سکے [۲] یا اللہ مین نے تیرے واسطے رکوع کیا اور تجہ پر ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا اور تجہ پر توکل کیا۔ تو میرا پروردگار ہے میرے کان اور آنکہ اور خون اور ہڈیاں سب بہایت عاجزی سے خدا کے واسطے سرنگون ہین جو پروردگار عالم ہے ۱۲

[۳] جو شخص خدا کی تعریف کرتا ہے خدا اسکو سن لیتا ہے یا اللہ اے ہمارے پروردگار تیرے واسطے آسمان بہر کر اور زمین بہر کر اور جو چیز تو اسکے بعد پیدا کریگا اسکے بہر کر تمام تعریف ہے ۱۲

۷۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدون کے مابین یہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین

۸۔ **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ثُمَّ یَکُوْنُ اٰخِرَ مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَھُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ مین جاتے تہے تو یہ پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ اور التحیات اور سلام کے مابین یہ پڑہتے تہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ بجز بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین

۹۔ **وَعَنِ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ دُعَآءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا

لہ یا اللہ مجکو بخشدے مجہ کو رحم کر اور میرے نقصان کو پورا کردے اور مجہ کو ہدایت کر اور مجہ کو رزق دے ؎ یا اللہ مینے تیرے ہی واسطے سجدہ کیا اور تجہ ہی پر ایمان لایا اور تیرے ہی واسطے گردن جہکائی میرے چہرہ نے ایسی ذات کے لیے سجدہ کیا جسنے اسکو پیدا کیا اور اسکی صورت بنائی اور اسکو کان آنکہ دیے۔ خدا ہی سب پیدا کرنیوالون مین عمدہ پیدا کرنیوالا بابرکت ہے ؎ یا اللہ تو میرے اگلے پچہلے اور پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ میرے بخشدے اور جو مین نے اسراف کیا ہے اور جن گناہون کو تو مجہ سے زیادہ جانتا ہے اسکو بخشدے تو ہی کسی شی کا مقدم کرنیوالا ہے اور تو ہی موخر کرنیوالا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین

وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤُدَ۔ ترجمہ ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے ایسی دعا تبلا دیجیے جو میں نماز میں پڑھا کروں آپ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ بجز بخاری کہ پانچوں اس کے راوی ہیں

بَعْدَ التَّشَھُّدِ

تشہد (التحیات) کے بعد کی دعا،

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَھُّدِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم التحیات کے بعد یہ پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ابوداؤد اسکے راوی ہیں

بَعْدَ السَّلَامِ

سلام کے بعد کی دعاء

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِی

لہ یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا بس تو میرے گناہ اپنے پاس کی رحمت سے بخشدے اور مجھ پر رحم کر تو ہی گناہوں کا بخشنے والا اور مہربان ہے ؎ یا اللہ میں تجھ سے عذاب دوزخ کر پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں

وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ وَتَرُدُّ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَ
وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا اُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ اِيْمَانًا وَّ
يَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً اَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْاَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَاِنْ قَصُرَ رَاْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْاَلُكَ يَا قَاضِيَ
الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ
وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ وَمَا قَصُرَ عَنْهُ رَاْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْاَلَتِيْ وَ
لَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ
فَاِنِّيْ رَاغِبٌ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْاَلُكَهٗ بِرَحْمَتِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَ
الْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ
السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ
مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِيَائِكَ حَرْبًا لِّاَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ
اَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ اَللّٰهُمَّ
هٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا
مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا
مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ
لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ مُخِّيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِيْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ
وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي
الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ تَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ اَيْ تَجْمَعُ
بِهَا مُتَفَرِّقَ اَمْرِيْ وَتُزَكِّيْ تُطَهِّرُ تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَيْ تَمْنَعُ اَحَدَهَا مِنَ الْاِخْتِلَاطِ
بِالْاٰخَرِ وَالْحَبْلُ السَّبَبُ اَوِ الْقُرْاٰنُ اَوِ الدِّيْنُ السِّلْمُ الْمُسَالِمُ الْمُصَالِحُ وَالْحَرْبُ ضِدُّهٗ
تَسْمِيَةً بِالْمَصْدَرِ الْجَهْدُ بِفَتْحِ الْجِيْمِ الْمَشَقَّةُ وَبِضَمِّهَا الطَّاقَةُ وَالْقُدْرَةُ وَالْمُرَادُ بِالنُّوْرِ

المتسمولوفی جمیع ما تقدم ضیاء الحق وبیانہ تعطف بالعز ای تردی بہ علی سبیل التمثیل
ومعناہ الاختصاص بالعز والاتصاف بہ ومعنی وقال بہ ای حکم فلا یرد حکمہ ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ ایک رات
بعد نماز کے یہ دعا مانگ رہے تہے اللّٰھم انی اسألک رحمۃ من عندک سے لیکر سبحان ذی
الجلال والاکرام تک (جس کا ترجمہ یہ ہے) یا اللہ مین تجہ سے تیرے پاس کی رحمت مانگتا ہون
جو میرے قلب کو ہدایت ہوجائے۔ جو میرے پریشان امور کو جمع کردے جس سے میری پریشانی دفع ہوجائے
اور جس سی میری باطنی حالات سدہر جائین اور جس سے میری ظاہری حالت بلند مرتبہ ہوجائے اور جس سے
میرا عمل پاک ہوجائے۔ اور تو اسکو میری ہدایت کا ذریعہ کردے اور تو اسکو میری پریشانی کے دفعیہ کا
ذریعہ بناوے اور تو اُسکے ذریعہ سے مجہے تمام برائیون سی محفوظ رکہہ۔ یا اللہ تو مجہ کو ایسا ایمان اور
ایسا یقین مرحمت فرما جسکے بعد کفر نہ ہو۔ اور ایسی رحمت عطا فرما جس سے مین دنیا اور آخرت مین تیری
کرامت سے مشرف ہون یا اللہ مین تجہ سے قضا مین فائز المرام ہونا طلب کرتا ہون۔ اور شہیدان
کی مہمانداری چاہتا ہون اور نیکون کی سی زندگی چاہتا ہون اور دشمنون پر فتحیابی مانگتا ہون یا اللہ
مین تیرے سامنے اپنی حاجت پیش کرتا ہون۔ اگرچہ میری عقل کم ہے۔ اور میرا عمل ضعیف ہے
مین تیری رحمت کا محتاج ہون اے تمام کامون کے پورا کرنے والے اور اے دلون کے صحیح و تندرست
کرنے والے مین تجہ ہی سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو مجہے دوزخ کے عذاب سے بچاوے جیسا کہ تو دریاؤن
کو باہم ملنے سے محفوظ رکہتا ہے اور مجہے مضر دعاؤن سے محفوظ رکہہ اور قبر کے عذاب سے محفوظ
رکہہ یا اللہ جو بہلائی میرے خیال مین نہ ہو اور نہ میرا سوال اس حد تک پہونچا ہو اور نہ میری نیت مین
ہو اور تو نے اپنی مخلوقات مین سے کسی کو ایسی نیکی کا وعدہ کیا ہو یا ایسی نیکی جو تو اپنے کسی بندہ کو
دینے والا ہو تو ایسی تمام نیکیون اور بہلائیون کا مین محتاج ہون اور بوسیلہ تیرے رحمت کی مین
تجہ ہی سے وہ سب بہلائیان طلب کرتا ہون یا پروردگار عالم یا اللہ اے بڑی قوت والے ای نیک کام
کرنیوالے مین تجہ سے سوال کرتا ہون کہ قیامت کے دن مین امن و امان مین رہون اور ہمیشہ جنت مین
ان لوگون کے ساتہہ رہون جو تیرے مقرب ہین جو تیرے شاہد ہین جو تیرے لیے رکوع و سجدہ کرتے
ہین۔ جو تیرے احکام کی پوری تعمیل کرتے ہین تو ہی رحیم ہے تو ہی ودود ہے تو جو چاہتا ہے کرتا ہے

یا اللہ تو ہمکو ہدایت کرنیوالا اور ہدایت پانیوالا بنادے ہمکو نہ گمراہ کرنے والا کر۔ تیرے دوستوں سے صلح
کرنیوالا بنادے۔ تیرے دشمنوں سے جنگ کرنیوالا بنادے۔ ہم تیری ہی محبت کی وجہ سے اسکو دوست رکھین
جو تجھ کو دوست رکھتا ہے اور ہم تیری ہی عداوت کی وجہ سے ایسے شخص سے عداوت رکھین جو تجھ سے
مخالفت کرتا ہے۔ یا اللہ یہ تو میری دعا ہے اور اسکو قبول کرنا تیرے ذمہ ہے یا اللہ یہ میری کوشش ہے
اور تجھی پر بھروسا ہے۔ یا اللہ تو میرے قلب مین نور ڈالدے اور میری قبر مین نور ڈالدے۔ اور میرے
سامنے نور کردے۔ اور میرے پیچھے نور کردے اور میری داہنے جانب نور کردے اور میرے بائین
جانب نور کردے اور میرے اوپر نور کردے اور میرے نیچے نور کردے۔ اور میرے کان مین نور ڈالدے
اور میری آنکھہ مین نور ڈال دے اور میرے بالون مین نور ڈالدے اور میرے جسم مین نور ڈالدے
اور میرے گوشت مین نور ڈالدے اور میرے خون مین نور ڈالدے اور میرے مغز مین نور ڈالدے
اور میری ہڈیون مین نور ڈالدے یا اللہ تو میرے لیے نور بڑہادے اور مجھ کو نور عطا فرما اور میرے لیے
نور مقرر کردے پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑہی اور اس کے ساتھہ حکم لگایا پاک ہے وہ ذات جس نے بزرگی کا جامہ
پہنا اور اُسکے ساتھ موصوف ہوا پاک ہے وہ ذات جسکے سوا کوئی تسبیح کا سزاوار نہین ہے پاک ہے وہ ذات جو صاحب فضل اور نعمت ہے
پاک ہے وہ ذات جو صاحب کرم اور بزرگی ہے پاک ہے وہ ذات جو صاحب جلال اور بزرگی ہے ترمذی
اسکے راوی مین تَلُمُّ بِهَا شَعَثِي یعنے اسکی برکت سے میرے متفرق کام جمع ہوجائین تُزَكِّي پاک
ہوجائے تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ یعنے ایک دریا کو دوسرے دریا کے ساتھ ملنے سے مانع ہوتا ہے اَلْحَبْل
یعنے سبب یا قرآن یا دین السلم سالم مصالح اصلاح کرنے والا) جسکی ضد حرب ہے یہ تسمیہ بالمصدر ہے
الجھد بفتح جیم مشقت اور بضم جیم طاقت اور قدرت اور گذشتہ تمام سوالون مین نور[1] سے ضیاء
حق اور اسکا بیان مراد ہے تَعَطَّفَ بالعز یعنے عزت کی چادر اوڑہی یا بطور مثال کے ہے اس سے مراد
ہے کہ عزت کے ساتھ مخصوص ہے اور متصف ہے قَالَ بِهِ یعنے حکم لگایا پس اسکا حکم نہین بدل سکتا

۲۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
سَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَاذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِيَّ ترجمہ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

[1] یعنے حق بات روشن اور واضح ہوجائے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو تین بار استغفار[1] پڑھتے تھے پھر یہ دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ[2] بجز بخاری کے پانچون اس کے راوی ہین۔

٣۔ وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا یَخِیْبُ قَائِلُھُنَّ اَوْ فَاعِلُھُنَّ دُبُرَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِیْحَۃً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَۃً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَکْبِیْرَۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ فَلَمَّا اُمِرُوْا بِذٰلِکَ رَاٰی رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ مَنَامِہٖ اَنَّ رَجُلًا یَّقُوْلُ اجْعَلُوْھَا خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ وَاجْعَلُوْا فِیْھَا التَّھْلِیْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَکَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلُوْھَا کَذٰلِکَ سُمِّیَ التَّسْبِیْحَاتُ مُعَقِّبَاتٍ لِاَنَّھَا تَعُوْدُ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ وَّکُلُّ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا ثُمَّ عَادَ اِلَیْہِ فَقَدْ عَقَّبَ

ترجمہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چند معقبات[3] ہین جن کا پڑھنے والا یا جن کا کرنے والا کبھی محروم نہین رہتا جو ہر نماز کے بعد پڑھی جاتی ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس بار مسلم۔ ترمذی۔ نسائی اسکے راوی ہین۔ اور نسائی کی ایک روایت مین جو زید بن ثابت سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب آپ نے اصحاب کو اسکے کرنیکا حکم دیا تو ایک انصاری شخص نے اپنی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ انکو پچیس بار پڑھا کرو اور ان مین لا الہ الا اللہ کو بھی شریک کر لو جب صبح ہوئی تو انہون نے اس خواب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا ہی پڑھا کرو۔ ان تسبیحات کو معقبات اسلیے فرمایا کہ یہ یکے بعد دیگرے اعادہ کرتی ہین اور جو شخص کوئی عمل کرے اسکے بعد پھر اسکو لوٹ کر کرے تو گویا کہ اس نے ایک کو دوسرے کی عقب مین کیا

٤۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰہَ دُبُرَ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ وَّھَلَّلَ مِائَۃَ تَھْلِیْلَۃٍ غُفِرَتْ لَہٗ ذُنُوْبُہٗ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] استغفر اللہ [2] یا اللہ تو تمام عیوب سے سالم ہے اور تیری ہی جانب سے سلامتی ہے تیری برکت والا ہے اور برتر ہے اے صاحب جلال و عزت کے

[3] یعنی چند دعائین ہین جو نماز کے عقب (بعد) مین پڑھی جاتی ہین یا ایک دوسری کے عقب (بعد) مین آتی ہین ١٢ کسی نیکی سے ١٢ قنیک رشوی

فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز کے بعد سو مرتبہ سبحان اللہ۔ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ پڑھے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں گے اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں نسائی اسکے راوی ہیں

۴۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ ابوداؤد۔ نسائی اسکے راوی ہیں

یعنی قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ۱۲

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ التَّهَجُّدِ

فصل سوئم

تہجد کی نماز کے دعا کے بیان میں

۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھنے کی غرض سے اٹھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ

---

[1] یا اللہ اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیری ہی لیے ہے تو ہی زمین اور آسمان اور جو انمیں ہیں سب کا نگہبان ہے تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں سب کا نور ہے سب تعریف تیری ہی لیے ہے تو ہی آسمان اور زمین اور جو انمیں ہیں سب کا بادشاہ ہے۔ اور

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَ
النَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ
اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ چھیون اسکے راوی ہین - اور یہ شیخین کے الفاظ ہین

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ

فصل چہارم

صبح اور شام کی ادعیہ کے بیان مین

ا - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا
اَمْسٰى اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ
لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ - اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑہتے اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - رَبِّ

سب تعریف تیری ہی لیے ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات بھی ہے تیری ملاقات بھی بر بہشت سچ ہے دوزخ سچ ہے
سب پیغمبر سچے ہین محمد صلے اللہ علیہ وسلم سچے ہین قیامت سچ ہے یا اللہ مین تیرے ہی لیے مسلمان ہوا اور تیرے ہی پر ایمان لایا
اور تجہی پر بہروسا کیا اور تیرے ہی طرف رجوع ہوا اور تیری ہی مدد سے لوگون سے لڑتا ہون اور تجہ ہی سے فیصلہ چاہتا ہون پس تو میرے
اگلے پچھلے پوشیدہ ظاہر سب گناہ اور جنکو تو مجہ سے زیادہ جانتا ہے سب کے سب بخشدے - تو ہی کسی شے کا مقدم کرنے والا ہے اور
کسی شے کا موخر کرنیوالا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہین ۱۲ ہم نے اور خدا کے تمام ملک نے شام کی سب تعریف خدا کے لیے ہے بجز خدا
کے کوئی معبود نہین جو اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہین تمام ملک اسیکا ہے سب تعریف اسی کے لیے ہے وہ ہر شے پر قادر ہے اے
میرے پروردگار

اَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اس طرح اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ (آخر تک) مسلم ابوداود ترمذی اسکے راوی ہین

۲- وَعَنْ اَبِي سَلَّامٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ زَادَ رَزِينٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سلام انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص صبح اور شام کو یہ دعا پڑھا کرے رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا تو خدا تعالی اسکو ضرور خوش کردیگا۔ رزین نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ قیامت کے دن

۳- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ۔ اَخْرَجَهُمَا اَبُو دَاوُدَ ترجمہ عبداللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ لِي مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ تو اس نے اس دن کا شکر ادا کردیا اور جس شخص نے شام کے وقت یہی دعا پڑھی تو اس نے اس رات کا شکر ادا کردیا۔ ان دونون حدیثون کے ابوداؤد راوی ہین

مین تجھ سے اس رات اور اسکے مابعد کی بھلائی کا خواستگار ہون اور اس رات اور اس رات کے مابعد کی برائی سے پناہ مانگتا ہون اے میرے پروردگار مین سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہون اے پروردگار میرے مین دوزخ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہون [۱] ہم نے اور خدا کے تمام ملک نے صبح کی سب تعریف خدا کے لیے ہے [۲] ہم خدا کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوچکے

[۳] یعنے قیامت کے دن خدا اسکو خوش کردیگا یعنے اسکو جنت مین داخل کردیگا [۴] یا اللہ میرے پاس یا تیری مخلوقات مین سے کسی کے پاس آج کی صبح کو جو نعمت موجود ہے وہ سب تیری ہی دی ہوئی ہے تو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہین سب تعریف اور سب شکر تیرے ہی لیے ہے

الفصل الخامس فی ادعیۃ النوم والانتباہ

فصل پنجم

سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہو کر دعا کرنے کے بیان مین

۱۔ **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا موؤی اخرجہ مسلم وابوداؤد والترمذی **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر تشریف لاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے[1] الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا موؤی۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اخذ مضجعہ نفث فی یدیہ وقرأ المعوذات وقل ھو اللہ احد ویمسح بھما وجھہ وجسدہ یفعل ذلک ثلث مرات فلما اشتکی کان یامرنی ان افعل ذلک بہ اخرجہ الستۃ الا النسائی وفی روایۃ لھم کلھم غیر مالک ومسلم عن حذیفۃ قال کان اذا اوی الی فراشہ قال باسمک اللھم احیی واموت واذا اصبح قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر خواب پر تشریف لاتے تھے تو سورہ قل اعوذ برب الناس اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور سورہ قل ھو اللہ احد پڑھکر اپنے دونون ہاتھون پر پھونکتے تھے پھر انکو اپنے چہرہ مبارک اور تمام جسم پر پھیرتے تھے۔ تین بار ایسا کرتے تھے جب آپ بیمار ہوئے تو آپ مجھے ارشاد فرماتے تھے تو مین آپکو ایسا ہی کرتی تھی[2]۔ بجز نسائی کے چھیون اسکے راوی ہین۔ اور بجز مالک اور مسلم کے اور سب کی روایت مین جو حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے باسمک اللھم احیی واموت[3]۔ اور جب صبح کو اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے

---

[1] شکر ہے اس خدا کا جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا اور ہمارے سب امر طرح کافی ہوا اور ہمکو ٹھکانا دیا سبب کہ لوگ تو ایسے ہین جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے [2] یعنے تینون سورہ پڑھکر ہاتھ پر پھونک کر آپکے جسم مبارک پر پھیر دیتی تھی [3] یا اللہ مین تیرے نام سے جیتا ہون اور مرتا ہون

الحمد للّٰہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور ۰۰

۳۔ وعن البراء رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اویت الیٰ فراشک فقل اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت فانک ان مت من لیلتک مت علی الفطرۃ وان اصبحت اصبحت خیرا اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ولم یذکر ابوداود وان اصبحت الی اخرہ وفی اخری للترمذی کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام توسد یمینہ وقال اللھم قنی عذابک یوم تجمع او تبعث عبادک الرغبۃ طلب الشیء وارادتہ والرھبۃ الفزع ترجمہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم بستر خواب پر آیا کرو تو یہ دعا پڑھا کرو اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظھری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت پس اگر تم اسی رات کو مر جاؤ گے تو اسلام پر تمہارا خاتمہ ہوگا اور اگر صبح کو اٹھے گا تو بھلائی پر پہونچے گا بجز نسائی کے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ اور ابوداود نے یہ نہیں بیان کیا کہ اگر صبح کو اٹھے گا آخر تک اور اور ترمذی کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ فرماتے تھے تو اپنا داہنا ہاتھ سرہانے رکھکر سوتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے اللھم قنی عذابک یوم تجمع او تبعث عبادک۔ رغبۃ کسی شے کو طلب کرنے اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں اور رھبۃ خوف کرنے کو کہتے ہیں

لہ شکر ہے اس خدا کا جس نے ہمکو مارنے کے بعد جلایا ۔ لہ یا اللہ میں نے اپنے نفس کو تیری جانب سونپ دیا اور اپنے رخ کو تیری جانب متوجہ کردیا اور اپنا کام تیری جانب سونپ دیا اور میں نے تجھ پر بھروسا کیا۔ تیری ثواب کی خواہش اور عذاب کے ڈر سے تیرے سوا کوئی پناہ اور ٹھکانا نہیں ہے میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تونے (اپنے نبی پر) نازل فرمائی اور اس نبی پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا۔

سہ یا اللہ تو مجھے اسدن کے عذاب سے بچا جس دن تو جمع کرے گا یا اٹھائیگا اپنے بندوں کو (بعد موت کے) ۱۲

سہ تو بھلائی کو پہونچے گا ۱۲ اور اسی کیجانب آخری بازگشت ہے

۴۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَ أَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللّٰهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

۵۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَخْرَجَهُمَا أَبُوْدَاوُدَ الْمَأْثَمُ مَا يَأْثَمُ بِهِ الْإِنْسَانُ وَهُوَ الْإِثْمُ نَفْسُهُ وَالْمَغْرَمُ الْتِزَامُ الْإِنْسَانِ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ كَمَنْ يَكْفُلُ إِنْسَانًا بِدَيْنٍ فَيُؤَدِّيْهِ عَنْهُ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ لَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ان دونون حدیث کو ابوداؤد راوی ہین اَلْمَاثَم وہ گناہ جس کا خود کوئی انسان مرتکب ہوتا ہے

لہ یا اللہ بجز تیرے کوئی معبود نہین تو پاک ہے تو ہی سزاوار حمد ہے مین تجھ سے اپنے گناہون کی مغفرت چاہتا ہون اور تیری رحمت کا طالب ہون یا اللہ تو میری علم مین زیادتی کردے اور میرے قلب کو بعد ہدایت کے گمراہ مت کر اور تو اپنے پاس سے مجھے رحمت عطا فرما تو ہی عطا فرمانیوالا ہے لہ یا اللہ مین تیری وجاہت سے جو بہت بڑی ہے اور تیرے کلمات سے جو پورے ہین ہر ایک موذی جاندار کے شر سے پناہ مانگتا ہون جنکی باگ تیرے اختیار مین ہے۔ یا اللہ تو ہی قرض کو ادا کرتا ہے اور گناہ کو دور کرتا ہے یا اللہ تیرا لشکر شکست نہین کہاتا اور تیرا وعدہ خلاف نہین ہوتا۔ اور تیرے سامنے کسی مالدار کا مال بکار آمد نہین ہوسکتا۔ تو پاک ہے یا اللہ تو ہی سزاوار حمد ہے ۱۲

تو یہ اسکا ذاتی گناہ ہی اور مغفرت انسان کا کسی شیٔ کو اپنے اوپر لازم کرلینا جیسا کہ کوئی شخص کسی کے قرضہ کا کفیل ہوجائے اور اسکی جانب سے قرضہ کی ادائی کرے

۶۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكَى خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْمَخْزُوْمِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرَقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْأَرَقُ السَّهَرُ يَفْرُطُ يَبْدُرُ ترجمہ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ شکایت کی کہ یا رسول اللہ مین رات کو بوجہ بدخوابی کے نہین سوتا تو انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے بچھونے پر آؤ تو یہ دعا پڑھ لیا کرو اللّٰهُمَّ[1] رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ترمذی اسکے راوی ہین الارق شب بیداری جو بوجہ زیادتی وساوس کے ہوتی ہے

۷۔ وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُرَوَّعُ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ قُلْ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ ترجمہ مالک سے روایت ہو کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ خالد بن ولید نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ مین نیند مین ڈر جاتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو أَعُوْذُ[2] بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَحْضُرُوْنَ

---

[1] اے یا اللہ ساتوں آسمان اور جن پر انہوں نے سایہ کیا انکے پروردگار اور زمینوں اور جنکا بوجھ انہوں نے اٹھایا انکے پروردگار اور شیطانوں اور جنکو انہوں نے گمراہ کیا ان کے پروردگار تو میرا ہمسایہ بن جا اپنے تمام مخلوقات کے شر سے بچانیکے لیے تاکہ ان مین کوئی ہمپر زیادتی نہ کرے اور مجھ سے بغاوت نہ کرے تیرا ہمسایہ بہت معزز شخص ہے اور تیری ثنا بہت بڑی ہے سوا تیرے کوئی معبود نہین

[2] مین خدا تعالے کے پورے کلمات کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہون خدا کے غضب سے اور اسکے عذاب سے اور اسکے بندون کے فساد سے اور شیطانی وسوسون سے اور انکی حاضری سے

الفصل السادس في أدعية الخروج من البيت والدخول إليه

فصل ششم

گھر سے باہر نکلنے اور گھر میں آنے کی دعا کے بیان میں

۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.. إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ وَهُوَ آخِرُ حَدِيثٍ فِي الْمُجْتَبَى لِلنَّسَائِيِّ ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر نکلتے تھے تو یہ کہتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ[1] تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔ اور ترمذی کے الفاظ ہیں اور یہ آخری حدیث ہے جو نسائی کے کتاب مجتبیٰ میں مذکور ہے

۲۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يُقَالُ لَهُ حَسْبُكَ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھے گا بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ[2] عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو اس سے کہا جاتا ہے کافی ہے تیرے لیے تو راہ راست پر لایا گیا تو کفایت کیا گیا تو (فتنہ وغیرہ سے) محفوظ رکھا گیا۔ اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ ترمذی کے الفاظ ہیں

۳۔ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ إِلَى بَيْتِهِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا

---

[1] شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام سے اور میں خدا پر بھروسا کرتا ہوں یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ میرا پاؤں پھسل جاوے یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

[2] شروع کرتا ہوں میں خدا کے نام اور خدا پر بھروسا کرتا ہوں اور نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہیں ہے قوت نیکی کرنے کی بجز خدا کے۔

وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰى اَهْلِهٖ - اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شخص اپنے گھر مین آئے تو اسکو گھر مین داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا اسکے بعد اپنے اہل و عیال کو سلام کرنا چاہیے۔ ابوداود اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِیْ اَدْعِيَةِ الْمَجْلِسِ وَالْقِيَامِ مِنْهُ

فصل ہفتم

کسی مجلس اور محفل اور اُس سے اٹھنے کی دعا مین

۱- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اللَّغَطُ رَدِیُّ الْكَلَامِ وَقَبِيْحُهٗ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹھے جہان کثرت سے بیہودہ اور بری باتین اس نے کی ہون تو اگر وہ قبل برخاست مجلس کے یہ دعا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تو اس مجلس مین ان بیہودہ اور لغو باتون کی وجہ سے جن گناہون کا مرتکب ہوا ہوگا وہ سب گناہ اسکے بخشدیے جائینگے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

۲- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَلَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِهٖ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِاَصْحَابِهٖ اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ

لہ یا اللہ مین تجھ سے اندر جانیکی بھلائی اور باہر نکلنے کی بھلائی چاہتا ہون اللہ کے نام سے ہم اندر جاتے ہین اور اللہ کے نام سے ہم باہر نکلتے ہین اور اللہ پر بھروسا کرتے ہین جو ہمارا پروردگار ہے ٭ لہ یا اللہ تو پاک ہے سب تعریف تیرے ہی لیے ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بجز تیرے کوئی معبود نہین مین تجھ سے مغفرت چاہتا ہون اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہون

هِمَّنَا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ
الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بہت ہی کم ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے اپنے
اصحاب کے لیے بغیر اس دعا[1] کے کرنے کے اٹھ جاتے ہوں اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ
الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ
ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِي أَدْعِيَةِ السَّفَرِ

فصل ہشتم

سفر کی دعاؤں کے بیان میں

۱ عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ
وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا
الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ
سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ الْغَرْزُ رِكَابُ الرَّحْلِ مِنْ جِلْدٍ وَالرَّحْلُ الطَّيُّ وَالْجَمْعُ وَوَعْثَاءُ
السَّفَرِ تَعَبُهُ وَمَشَقَّتُهُ وَكَآبَةُ الْمُنْقَلَبِ الْحُزْنُ وَالْمُنْقَلَبُ الْمَرْجِعُ ترجمہ مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

---

[1] اکثر آپ ہر مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے کہ یا اللہ تو اپنا خوف ہم میں اتنا تقسیم کر دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے مابین حائل ہو جاوے یعنے اتنا خوف دے
کہ تیرے خوف سے ہم گناہ نہ کریں اور اپنی اتنی فرمانبرداری عطا فرما جو ہمکو جنت تک پہونچا دے۔ اور اتنا یقین عطا فرما کہ جس سے ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان ہو جاویں
یا اللہ ہمکو ہمارے کانوں اور آنکھوں اور قوت سے اسوقت تک بہرہ مند فرما کہ جب تک تو ہمکو زندہ رکھے اور ہمارا وارث ہمارے خاندان سے کر دے اور ہمارا
انتقام اسی کے لیے خاص کر دے جو ہم پر ظلم کرے اور اس شخص پر ہمکو مدد دے جو ہم پر زیادتی کرے اور ہماری مصیبت ہمارے دین میں مت کر
یعنے ہم پر ایسی مصیبت نہ دے جو ہمارے دین کے لیے مضر ہو۔ اور حصول دنیا کو ہمارا بڑا مقصود مت کر اور نہ دنیا کو ہمارے علم کی
غایت مرام کر اور نہ ہم پر ایسے شخص کو مسلط کر جو ہم پر رحم نہ کرے

اذا نکی یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کو جاتے وقت جب رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو یہ دعا
پڑہتے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ وَ
هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ
فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ اَلْغَرْزُ بڑے کی رکاب والزہ لپیٹنا جمع کر دینا وَعْثَاءُ السَّفَرِ سفر کی محنت اور مشقت
وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ غمگین واپسی الْمُنْقَلَب واپسی

۲۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَفَلَ
مِنَ السَّفَرِ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ
لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا
النَّسَائِيَّ اَلْقُفُوْلُ الرُّجُوْعُ وَالشَّرَفُ مَا ارْتَفَعَ مِنَ الْاَرْضِ وَقَوْلُهٗ آئِبُوْنَ اَيْ رَاجِعُوْنَ ترجمہ
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس ہوتے تھے تو ہر ایک
بلند زمین پر تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے پھر فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ
لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ بجز نسائی کے چھیوں اسکے راوی ہیں
القفول واپسی۔ الشرف بلند زمین۔ آئبون واپس ہونیوالے ہیں

۳۔ **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ السَّفَرَ
فَاَوْصِنِيْ فَقَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ
وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے

لہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا اللہ تو ہی سفر میں رفیق ہے۔ اور اہل وعیال میں قائم مقام ہے یا اللہ لپیٹ دے
میرے لیے زمین کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو یا اللہ ہم تجھ سے سفر کی مصیبتوں سے اور غمگین واپسی سے اور اہل
و مال میں بری نظر سے دیکھنے سے پناہ مانگتے ہیں لہ بجز خدا کے کوئی معبود نہیں جو اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہیں جسکا تمام ملک
ہے جسکے لیے سب تعریف ہے جو ہر شے پر قادر ہے ہم واپس ہونیوالے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اپنے
پروردگار کی حمد کرنیوالے ہیں خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور دشمن کے لشکر کو اکیلے شکست دیدی

عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا سفر کا قصد ہی تو آپ مجھے کچھ وصیت فرمایئے تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالے سے بالضرور ڈرا کرو اور ہر بلند زمین پر تکبیر کہا کرو جب وہ چلا تو آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَطْوِلَہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ ترمذی اسکے راوی ہین

۴. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْخَطْمِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ اَحَدًا قَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَہٗ فِی اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ ترجمہ عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تھے تو یہ کہتے تھے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور انہین کی ایک روایت مین جو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے مذکور ہے اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکَ

۵. وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ عَلَیْہِ فِی السَّفَرِ قَالَ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ مِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ۔ وَالْمُرَادُ بِسَاکِنِ الْبَلَدِ الْجِنُّ لِاَنَّھُمْ سُکَّانُ الْاَرْضِ وَبِالْوَالِدِ ھُنَا اِبْلِیْسُ وَبِمَا وَلَدَ نَسْلُہٗ وَذُرِّیَّتُہٗ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر مین رات ہو جاتی تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْکِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ابوداؤد اس کے راوی ہین شہر کے رہنے والے سے جنات مراد ہین کیونکہ یہ زمین کے باشندے ہین اور اس مقام پر باپ سے مراد ابلیس ہے اور اولاد سے مراد اسکے خاندان اور ذریت ہی

---

[1] یا اللہ اسکی بعد مسافت کو قریب کردے اور سیر سفر کو آسان کردے [2] تمہارا دین اور تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کا نتیجہ مین خدا کے سپرد کرتا ہون [3] یعنی صرف ضمیر واحد اور جمع کا فرق ہے [4] اے زمین میرا اور تیرا دونون کا پروردگار خدا ہے مین خدا کی پناہ چاہتا ہون تیرے شر سے اور ان چیزون کے شر سے جو تجھ مین پیدا کی گئی ہین اور اس چیز کے شر سے جو تجھ پر چلتی ہے مین خدا کی پناہ چاہتا ہون شیر اور کالے سے اور سانپ سے اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والے سے اور باپ سے اور اسکی اولاد سے

٦۔ وعن خولة بنت حکیم قالت قال رسول الله صلے الله علیه وسلم من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق لم یضره شیء حتی یرتحل اخرجه مسلم و مالک والترمذی ترجمہ خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی منزل مین اترے اور یہ دعا پڑھے اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق تو اس شخص کو اس مقام سے کوچ کرنے تک کوئی چیز ضرر نہین پہونچائیگی ۔ مسلم ۔ مالک ۔ ترمذی اسکو راوی ہین

الفصل التاسع فی ادعیة الکرب والهم

فصل نہم

تکلیف اور شدت غم کے وقت کی دعاؤنکا بیان

١۔ عن سعد قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم دعوة ذی النون اذ دعاه فی بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ما دعا بها احد قط الا استجیب له اخرجه الترمذی ترجمہ سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذی النون (یونس) کی دعا جو انہون نے مچھلی کے پیٹ مین کی تھی یہ تھی لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین جو کوئی یہ دعا کریگا اسکی دعا ضرور ہی قبول ہوگی ۔ ترمذی اسکے راوی ہین

٢۔ وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما قال کان رسول الله صلے الله علیه وسلم یقول عند الکرب لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموت ورب الارض لا اله الا الله رب العرش الکریم اخرجه الشیخان واللفظ لهما والترمذی ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا مانگتے تھے لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السموت ورب الارض لا اله الا الله رب العرش الکریم شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور شیخین کے الفاظ ہین ۔

ك مین پناہ چاہتا ہون خدا کی پوری کلام کی برکت سے اسکی مخلوقات کی شر سے ك بجز تیرے کوئی معبود برحق نہین تو پاک ہے اور مین ظالمون سے ہون ك کوئی معبود نہین بجز خدا کے جو بڑی عظمت والا اور بردبار ہے بجز خدا کے کوئی معبود نہین جو عظمت والے عرش کا مالک ہے بجز خدا کے کوئی معبود نہین جو آسمان اور زمین کا مالک ہے بجز خدا کے کوئی معبود نہین جو بڑے عرش کا مالک ہے

۳۔ وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ الْمَسْجِدَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَقَالَ یَا اَبَا اُمَامَۃَ مَالِیْ اَرَاکَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فِیْ غَیْرِ وَقْتِ صَلٰوۃٍ قَالَ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَھُنَّ اَذْھَبَ اللّٰہُ عَنْکَ ھَمَّکَ وَقَضٰی دَیْنَکَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ فَقُلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ عَنِّیْ ھَمِّیْ وَقَضٰی دَیْنِیْ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے دیکھا تو وہان ایک انصاری شخص بیٹھا ہے جس کا نام ابو امامہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے ابو امامہ تم نماز کے غیر وقت مین کیون مسجد مین بیٹھے ہوئے ہو تو انہون نے عرض کی یا رسول اللہ بہت سی افکار مجھے لپٹے ہوئے ہین اور مین بہت ہی قرضدار ہون تو آپ نے فرمایا کہ مین تم کو ایسی بات بتا دیتا ہون جب تم اسکو کروگے تو خدا تمہارے فکار دور کردیگا اور تمہارا قرضہ ادا کردیگا۔ تم صبح اور شام کو یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ[1] اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا تو خدا تعالے نے میرے فکر رفع کردیے اور قرضہ ادا کردیا ابوداؤد اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَۃُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُہٗ خَادِمًا فَقَالَ لَھَا قُوْلِیْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ

---

[1] یا اللہ مین تیری پناہ چاہتا ہون فکر اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہون عاجزی اور سستی سی اور تیری پناہ چاہتا ہون نامردی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہون قرض کے بلوہ اور لوگون کے بلوہ سے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگنے کی غرض سے آئیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ

۵ ۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ یَقُوْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ وَقَالَ اَلِظُّوْا بِیَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَخْرَجَھُمَا التِّرْمِذِیُّ وَمَعْنٰی اَلِظُّوْا اَلْزِمُوْا ذٰلِکَ وَثَابِرُوْا عَلَیْہِ وَاَکْثِرُوْا مِنَ التَّلَفُّظِ بِہٖ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی اہم امر درپیش ہوتا تھا تو آپ یہ دعا کرتے تھے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اور آپ نے فرمایا کہ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہمیشہ پڑھا کرو۔ ان دونو حدیث کے راوی ترمذی ہیں اَلِظُّوْا یعنے اسکا پڑھنا اپنے پر لازم کرلو

۶ ۔ **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُکِ کَلِمَاتٍ تَقُوْلِیْنَھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو ایسی دعا بتاتا ہوں جو شدت غم کے وقت پڑھا کرو اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا ابوداود اسکے راوی ہیں۔

۷ ۔ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ وَاَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ

لہ یا اللہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم الشان کے مالک ہمارے اور ہر چیز کے مالک توریت اور انجیل اور قرآن کے نازل فرمانیوالے دانہ اور گٹھلی کے چیر نیوالے (درخت پیدا کرنیکے لیے) میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ہر چیز کے شر سے جو تیرے اختیار میں ہے تو ہی سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں ہے میرا قرض ادا کردے اور مجھکو فقیری سے غنی کردے ۔

سہ اللہ اللہ جو میرا رب ہے جس کے ساتھ میں کسی چیز کو نہیں شریک کرتا

مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ وَاَبْدَلَهٗ فَرَجًا۔ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ اَلْاِسْتِيْثَارُ بِالشَّیْءِ التَّخْصِيْصُ بِهٖ وَالْاِنْفِرَادُ وَقَوْلُهٗ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ شَبَّهَ بِهِ الرَّبِيْعَ مِنَ الزَّمَانِ لِاِرْتِيَاحِ الْاِنْسَانِ فِيْهِ وَمَيْلِهٖ اِلَيْهِ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو کثرت سے غم اور افکار ہوں وہ یہ دعا پڑھا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَاَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ جو شخص اس دعا کو پڑھے گا ضرور خداوند تعالیٰ اسکے غم کو دور کردیگا اور اسکے بدلہ میں اسکو فرحت اور خوشی عنایت فرمائیگا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔ استیثار الشیء کسی شے کا اپنے ہی لیے مخصوص کر لینا۔ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ زمانہ ربیع سے اسکو تشبیہ دی اسلیے کہ وہ انسان کی راحت کا زمانہ ہوتا ہے یعنی قرآن کی جانب ہماری خواہش پیدا کردے۔ اور اسکو سبب آسائش جیسا کہ بہار کا زمانہ ہوتا ہے

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ اَدْعِيَةِ الْحِفْظِ

فصل دہم

حافظہ کی دعا کے بیان میں

۱۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِیْ فَمَا اَجِدُنِیْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِیْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِهَا فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِی الْاُوْلٰی

یا اللہ میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلام کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں اور تیری قبضہ قدرت میں ہوں میری پیشانی تیری ہاتھ میں ہے تیری حکم میں گزرنیوالا ہوں تیری قضا میں عدل کرنیوالا ہوں میں تجھ سوال تمام اسموں کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جن سے تونے اپنے کو موسوم کیا ہے اور جنکو تونے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے اور جنکو تونے اپنے خزانہ غیب میں اپنے پاس اختیار کیا ہے کہ تو قرآن کو میرے قلب کی بہار کردے اور فکر اور غم کے دور ہونیکا باعث کردے

بفاتحة الكتاب ويس وفي الثانية بفاتحة الكتاب وحم الدخان وفي الثالثة بفاتحة الكتاب
والم السجدة وفي الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل فاذا فرغت فاحمد الله واحسن
الثناء عليه وصل علي واحسن وصل على سائر الانبياء واستغفر للمؤمنين والمؤمنات و
لاخوانك الذين سبقوك بالايمان ثم قل اللهم ارحمني بترك المعاصي ابدا ما ابقيتني
وارحمني ان اتكلف ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني اللهم بديع السموات
والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسالك يا الله يا رحمن بجلالك و
نور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيك
عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسالك
يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به لساني و
ان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق
غيرك ولا يؤتيه الا انت ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم تفعل ذلك ثلث جمع
او خمسا او سبعا تجاب باذن الله تعالى والذي بعثني بالحق نبيا ما اخطا مؤمنا قط قال
ابن عباس فوالله ما لبث علي الا خمسا او سبعا حتى جاء فقال يا رسول الله كنت فيما خلى
لا اخذ الا اربع ايات او نحوهن واني اتعلم اليوم اربعين اية او نحوها فقال صلى الله
عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة ابا الحسن اخرجه الترمذي ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنی
لگے کہ یہ قرآن میرے سینہ سے نکلا جاتا ہے اور مین اسکے یاد رکھنے پر قادر نہین ہون تو آپنے فرمایا کہ جب شب
جمعہ آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو تم رات کے اخیر ثلث حصہ مین اٹھو اسلیے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے
اور اسوقت فرشتے حاضر رہتے ہین اور اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو نصف شب کو اٹھو اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اول
ہی حصہ شب مین اٹھو اور چار رکعت نماز پڑھو پہلی رکعت مین تو الحمد اور سورہ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت
مین الحمد اور حم الدخان اور تیسری رکعت مین الحمد اور الم سجدہ اور چوتھی رکعت مین الحمد اور تبارک پڑھو
جب نماز پڑھ چکو تو خوب اچھی طرح خدا کی حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر اور تمام انبیا پر خوب اچھی طرح درود بھیجو
پھر مسلمان مرد اور عورتین اور اپنے ان بھائیون کے لیے مغفرت مانگو جو تم سے پہلے مسلمان ہو چکے ہین

پہر یہ دعا پڑہو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِی بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ سے لیکر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تک جسکا ترجمہ یہ ہے) یا اللہ مجہ پر رحم کر گناہون کے ترک کرا دینے سے جب تک مین زندہ رہون اور مجہ پر رحم کر کہ لا یعنی تکلف نکرون۔ اور مجہ کو نصیب کر پورا غور کرنا ایسے امور مین جو تیری رضامندی کا باعث ہو یا اللہ زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنے والے صاحب جلال اور اکرام اور ایسا صاحب عزت کہ کوئی اسکی عزت کی ریس نہین کرسکتا یا اللہ یا رحمٰن مین تجہ سے بوسیلہ تیرے جلال اور چہرہ کے نور کے سوال کرتا ہون کہ تو اپنی کتاب کی یاد میرے دل مین لازم کردے جسطرح کہ تونے مجہ کو سکہلایا ہے۔ اور مجہ کو اُسکا ایسے طریقہ سے پڑہنا نصیب کر جو تیری رضامندی کا باعث ہو یا اللہ زمین اور آسمان کے بے نمونہ پیدا کرنیوالے صاحب جلال اور بزرگی اور وہ صاحب عزت جسکی عزت کی کوئی ریس نہین کرسکتا یا اللہ یا رحمٰن ببرکت تیرے جلال اور نور چہرہ کے مین تجہ سے سوال کرتا ہون کہ تو اپنی کتاب سے میری آنکہہ کو منور کردے۔ اور اُسکو میری زبان پر جاری کردے اور میرا دل اور میرا سینہ کہولدے۔ اور اس سے میرا بدن دہودے۔ اسلیے کہ سوا تیرے حق پر میری مدد کوئی نہین کرسکتا اور کوئی نہین دیتا بجز تیرے نہین ہے طاقت (گناہ سے بچنے کی) اور نہین ہے قوت (نیکی کرنے کی) بجز مدد خدا کے جو بلند اور بڑے مرتبہ والا ہے) اسیطرح تین جمعے تک یا پانچ جمعہ تک یا سات جمعہ تک کیا کرو خدا کے حکم سے تمہاری دعا قبول ہوگی۔ قسم ہے اس ذات کی جسنے مجہے برحق نبی بنا کر بہیجا ہے کہ کبہی کوئی مسلمان اس دعا کو پڑہ کر محروم نہ رہے گا۔ ابن عباس کہتے ہین کہ اسکے پانچ یا سات ہی جمعہ کے بعد ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ آکر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ مین گزشتہ دنون مین چار ہی آیت تک یاد کرسکتا تہا اور اب چالیس آیت تک یاد کرلیتا ہون تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت فرمایا کہ قسم ہے رب کعبہ کی کہ ابو الحسن بے شک مومن ہے

۲۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا اَنْ نَّقُوْلَ فِی الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہ دعا نماز مین پڑہنے کی غرض سے سکہلاتے تہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ

ملہ یا اللہ مین تجہ سے امور دین مین ثابت قدمی چاہتا ہون ۱۲ ملہ کنیت حضرت علی رضہ ۱۲

الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ نسائی اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِیْ دُعَاءِ اللِّبَاسِ وَالطَّعَامِ

فصل یازدہم

کپڑا پہننے اور کہانا کہانے کے بعد کی دعا کا بیان

۱۔ عَنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْ هٰذَا اَوْ يُسَمِّيْهِ بِاسْمِهٖ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تہے تو یہ دعا پڑہتے تہے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِیْ هٰذَا (اس موقعہ پر اس شے کا نام لیتے تہے) اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَبِسَ ابْنُ عُمَرَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيٰوتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ ذٰلِكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَحِفْظِهٖ وَسَتْرِهٖ حَيًّا وَمَيِّتًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے نیا کپڑا پہنا تو فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيٰوتِیْ پہر اونہون نے فرمایا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ہدایت پر مضبوطی مانگتا ہون۔ اور تیری نعمت کا شکر اور تیری اچہی عبادت مانگتا ہون۔ اور تجہ سے سچی زبان اور قلب سلیم مانگتا ہون۔ اور اسکے شر سے پناہ مانگتا ہون جسکو تو جانتا ہے کہ اس مین شر ہے اور اس بہلائی کو مانگتا ہون جسکو تو جانتا ہے۔ اور مغفرت چاہتا ہون جسکو تو جانتا ہے ملہ یا اللہ سب تعریف تیری ہی لیے ہے تو نے مجہے یہ کپڑا پہنایا (یعنے تو نے مجہے کرتہ یا جبہ پہنایا) مین تجہ سے اسکی اور جسکے لیے یہ بنایا گیا ہے اسکی بہلائی مانگتا ہون اور پناہ مانگتا ہون اسکی اور جسکے لیے یہ بنا ہے اسکی برائی سے ملہ شکر ہے خدا کا جسنے مجہے ایسا کپڑا پہنایا جس سے مین ستر عورت کرتا ہون اور زندگی مین اس سے خوبصورتی حاصل کرتا ہون

کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اور یہ دعا پڑھے اور پھر پرانی کپڑے کو خیرات کردے تو وہ موت
اور زندگی دونوں حالتوں میں خدا کی پناہ اور حفاظت اور پردہ میں رہیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

۳۔ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے پینے سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

۴۔ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَعَامًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ اَخْرَجَھُمَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ فِی الثَّانِیْ وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اسکو گذشتہ گناہ بخشدیے جائینگے ان دونوں حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی راوی ہیں اور دوسری حدیث میں ابوداؤد نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنکر یہ دعا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اسکو اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیے جائینگے

۵۔ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاَکْلَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ایسے بندہ سے خوش رہتا ہے جو کھانا کھاکر خدا کی حمد کرے اور جو پانی پی کر خدا کی حمد کرے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۶۔ **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ

لہ شکر ہے خدا جس نے ہمکو کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا ۱۲ لہ شکر ہے خدا کا جس نے مجھکو یہ کھانا کھلایا اور مجھکو بغیر محنت اور مشقت کے یہ کھانا دیا ۱۲ لہ شکر ہے خدا کا جس نے مجھ کو یہ کپڑا پہنایا اور بغیر محنت اور مشقت کے مجھ کو یہ کپڑا دیا ۱۲

خُبْزًا وَزَيْتًا ثُمَّ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَنَعَ أَبُو الْهَيْثَمِ طَعَامًا فَدَعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَلَمَّا فَرَغُوا قَالَ أَثِيبُوا أَخَاكُمْ قَالُوا وَمَا أَثَابَتُهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَأَكَلَ طَعَامَهُ وَشَرِبَ شَرَابَهُ فَدَعَوا لَهُ فَذَلِكَ أَثَابَتُهُ الْأَثَابَةُ الْجَزَاءُ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہان روٹی اور زیتون کا تیل کھایا تو آپنے انکو یہ دعا دی کہ تمہارے ہان روزہ دار روزہ افطار کرین اچھے لوگ تمہارا کھانا کھائین فرشتے تپر رحمت بھیجین۔ ابوداود اسکے راوی ہین۔ اور انھین کی ایک روایت مین جو جابرؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ابو الہیثم نے کھانا پکایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کی دعوت کی جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو چکے تو آپنے فرمایا کہ اپنے بھائی کو اسکا بدلہ دو صحاب نے عرض کیا کہ اسکا عوض کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب کوئی کسیکے گھر مین جاکر کھائے پیئے تو اُس کو اسکے لیے دعا کرنی چاہیے پس یہی اسکا عوض ہے اثابۃ جزا۔ بدلہ۔ عوض

اَلْفَصْلُ الثَّانِي عَشَرَ فِي دُعَاءِ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

فصل دوازدہم

پاخانہ جانے کی دعا کے بیان مین

ا عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ الْخُبُثُ بِضَمِّ الْبَاءِ جَمْعُ خَبِيثٍ وَالْخَبَائِثُ جَمْعُ خَبِيثَةٍ وَالْمُرَادُ بِهِمَا ذُكُورُ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَإِنَاثُهُمْ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا مین قضا حاجت کی غرض سے تشریف لیجاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ[1] إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پانچون اسکے راوی ہین۔ الخبث بضم با خبیث کی جمع ہے اور الخبائث خبیثۃ کی جمع ہے۔ ان دونون

[1] یا اللہ پناہ مانگتا ہون خبیث مرد اور خبیث عورتون سے

سے جنات اور انسان کے شیاطین مراد ہین ۔ عام اس سے کہ مذکر ہون یا مونث

۲۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَهُ فِي أُخْرَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُوْلَ بِسْمِ اللهِ اَلْغُفْرَانُ مَصْدَرٌ وَنَصْبُهُ بِإِضْمَارِ الطَّلَبِ وَاسْتَغْفَرَ لِقُصُوْرِ الشُّكْرِ عَنْ بُلُوْغِ هٰذِهِ النِّعْمَةِ وَقِيْلَ اِسْتَغْفَرَ مِنْ تَرْكِهِ ذِكْرَ اللهِ سُبْحَانَهُ مُدَّةَ لُبْثِهِ عَلَى الْخَلَاءِ لِأَنَّهُ كَانَ لَا يَتْرُكُ ذِكْرَ اللهِ إِلَّا عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ فَرَأَى ذٰلِكَ تَقْصِيْرًا فَتَدَارَكَهُ بِالْاِسْتِغْفَارِ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا سے باہر نکلتے تھے تو فرماتے تھے غُفْرَانَكَ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین ۔ اور ترمذی کی ایک روایت مین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی شرمگاہ اور جنات کی آنکھون کے مابین یہ پردہ ہے کہ جب تم مین سے کوئی پاخانہ کو جائے تو یہ دعا پڑھے ۔ بِسْمِ اللهِ اَلْغُفْرَانُ غفران مصدر ہے اور بتقدیر اطلب کے یہ منصوب ہے ۔ اور آپنے مغفرت اسوجہ سے چاہی کہ اس نعمت کی شکرگذاری سے قاصر ہے اور بعض کہتے ہین کہ آپنے اسلیے مغفرت چاہی کہ آپنے اس وقت تک ذکر الٰہی کو ترک کر دیا جب تک آپ پاخانہ مین ٹھیرے رہے کیونکہ آپ بجز قضا حاجت کے اور کسی وقت ذکر الٰہی کو ترک نہین فرماتے تھے پس اس ترک کو آپنے قصور خیال فرمایا اور اس طلب مغفرت کے ذریعہ سے اسکی تلافی کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثَ عَشَرَ فِيْ دُعَاءِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَالدُّخُوْلِ إِلَيْهِ

فصل سیزدہم

مسجد سے نکلنے اور مسجد مین جانے کی دعا کے بیان مین

۱۔ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لہ تیری مغفرت چاہتا ہون سے شروع خدا کے نام سے مین مغفرت چاہتا ہون سے یعنے اطلب الغفران مین طلب کرتا ہون مغفرت کو

وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنی دادی صاحبہ فاطمۃ الکبریٰ بنت رسول اللہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تھے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ ترمذی اسکے راوی ہیں

اَلْفَصْلُ الرَّابِعَ عَشَرَ فِي دُعَاءِ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

فصل چہاردہم

چاند دیکھنے کی دعا کے بیان میں

۱۔ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ ترمذی اسکے راوی ہیں

۲۔ وَعَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هِلَالُ خَيْرٍ وَرُشْدٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِي خَلَقَكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ ترجمہ قتادہ رضی اللہ عنہ سے

لہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے ای پروردگار تو میرے گناہ بخشدے اور مجھپر اپنی رحمت کے دروازے کھولدے سے ای پروردگار تو میرے گناہ بخشدے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھولدے سے یا اللہ ہمپر اس چاند کو مبارک کر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ میرا رب اور تیرا رب خدا ہی ہے۔ چاند کی طرف مخاطب ہوکر اسلیے فرمایا کہ چاند کی پرستش نہ ملوم ہو

روایت ہی کہ انکو یہ حدیث پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو تین بار یہ فرماتے تھے ہِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اور تین مرتبہ یہ فرماتے تھے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ پھر یہ فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرِ كَذَا ابوداؤد اسکے راوی ہین اور انہین کی ایک روایت مین مذکور ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو اسکی طرف سے منہ پھیر لیتے تھے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ عَشَرَ فِیْ دُعَآءِ الرَّعْدِ وَالسَّحَابِ وَالرِّيْحِ

فصل پانزدہم

رعد کی کڑک اور ابر اور آندھی کی دعا کے بیان مین

۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رعد کی کڑک اور گرج سنتے تھے تو فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ترمذی اس کے راوی ہین۔

۲۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی نَاشِئًا فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَاِنْ كَانَ فِیْ صَلٰوةٍ خَفَّفَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا فَاِنْ مُطِرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ اَلنَّاشِئُ السَّحَابُ وَالصَّيِّبُ الْمِدْرَارُ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے مین ابر ملاحظہ فرماتے تو کام چھوڑ دیتے اور اگر نماز مین ہوتے تو نماز کو ہلکی پڑھ لیتے۔ پھر یہ فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا پھر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اَلنَّاشِئُ ابر۔ الصیب۔ مدرار بہت برسنے والا ابر۔

---

۱ اچھا اور عمدہ چاند ہے ۲ مین اس خدا پر ایمان لایا جسنے تجھ کو پیدا کیا ۳ شکر ہے خدا کا کہ فلان مہینہ گذر گیا اور فلان مہینہ آگیا ۴ یا اللہ تو ہمکو اپنے غضب سے نہ مار ڈال اور اپنے عذاب سے مت ہلاک کر۔ ہمکو اسسے قبل بخشدے ۵ جلدی فارغ ہوجاتے ۶ یا اللہ مین اسکے شر سے پناہ مانگتا ہون ۷ یا اللہ خوب برسنے والا مبارک ابر ہے

۳۔ وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسالک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ اخرجہ الشیخان ھکذا والترمذی ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ورسی ہوا چلتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑہتے اللھم انی اسالک خیرھا وخیر مافیھا وخیر ما ارسلت بہ واعوذبک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ شیخین نے اسی طرح روایت کی ہے اور ترمذی نے بھی۔

۴۔ وعن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تسبوا الریح فان رایتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسالک من خیرھا الحدیث عصفت الریح اذا اشتد ھبوبھا ترجمہ ابی بن کعب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا کو برا مت کہو اگر تم اس مین کوئی بری بات دیکھو تو یہ دعا پڑہو اللھم انی اسالک خیرھا آخر تک جو اوپر مذکور ہوئی عصفت الریح جب ہوا زور سے چلے۔

الفصل السادس عشر فی دعاء یوم عرفۃ ولیلۃ القدر

فصل شانزدہم

یوم عرفہ۔ اور شب قدر کی دعا کے بیان مین

۱۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل الدعاء دعاء یوم عرفۃ وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔ اخرجہ مالک عن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز الی قولہ لا شریک لہ والترمذی عن عمرو بتمامہ ترجمہ عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بہتر دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔ اور بہتر قول میرا اور مجہ سے قبل اور پیغمبرونکا یہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد

ف یا اللہ مین اسکی بھلائی اور جو بھلائی اسمین ہے اسکی اور جس بھلائی کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اسکی تجہ سے درخواست کرتا ہون اور اسکی برائی اور جو برائی اس مین ہے اسکی اور جس برائی کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اسکی پناہ مانگتا ہون ۱۲

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، الخ طلحہ بن عبید اللہ بن کریز سے لاشریک لہ تک روایت کی ہے۔ اور ترمذی نے عمرو سے پوری حدیث روایت کی ہے

۲۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وَافَقْتُ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ مَا اَدْعُوْ بِہٖ قَالَ قُوْلِی اللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر شب قدر مجھے نصیب ہو جائے تو مین کیا دعا مانگون تو آپ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ[1] ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور اسکو صحیح قرار دیا ہے

اَلْفَصْلُ السَّابِعَ عَشَرَ فِیْ دُعَاءِ الْعَاطِسِ

فصل ہفدہم

چھینکنے والے کی دعا کے بیان مین

۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ فِی الصَّلٰوۃِ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا یَرْضٰی مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فَلَمَّا انْصَرَفَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْکَلِمَۃَ فَسَکَتَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْکَلِمَۃَ فَسَکَتَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ مَنِ الْقَائِلُ الْکَلِمَۃَ فَاِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا فَقَالَ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِھَا اِلَّا الْخَیْرَ قَالَ مَا تَنَاھَتْ دُوْنَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ تَعَالٰی اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز مین چھینکا تو اُس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا حَتّٰی یَرْضٰی رَبُّنَا وَبَعْدَ مَا یَرْضٰی مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کلمہ کس نے کہے تھے۔ تو وہ شخص چپ رہا پھر آپ نے پوچھا کہ اس کلمہ کا قائل کون شخص ہے پھر بھی وہ شخص چپ رہا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے اس نے کوئی بری بات نہین کہی تو اس شخص نے کہا کہ مین نے کہے۔ اور مجھے اس سے سوا بھلائی کی اور کچھ مراد نہین تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ کلمات عرش رحمن کے ادھر نہین ٹھہرے ملکہ سیدھے رحمن کے پاس پہونچ گئے

---

[1] یا اللہ تو عفو ہے اور عفو کو پسند کرتا ہے پس معاف کر دے میرے گناہ

ابوداؤد اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ فَلْیَقُلْ یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ بَالَکُمْ شَانَکُمْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم مین سے چھینکے تو اسکو کہنا چاہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اسکے بھائی (مسلمان) یا ہمراہی رفیق کو یہ (جواب) دینا چاہیے یَرْحَمُكَ اللّٰهُ سو جب اسکو یہ جواب دیا جائے تو اسکو یہ کہنا چاہیے (جواب الجواب مین) یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ بخاری اور ابوداؤد اسکے راوی ہین بالکم یعنے شانکم

اَلْفَصْلُ الثَّامِنَ عَشَرَ فِیْ دُعَاءِ دَاؤدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

فصل ہژدہم

داؤد علیہ السلام کی دعا کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاؤدَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاؤدَ وَحَدَّثَ عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منجملہ دعاء داؤد علیہ السلام کے یہ بھی تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ وہ بہت بڑے عابد شخص تھے ترمذی اسکے راوی ہین

ف یا اللہ مین تجھ سے تیری محبت چاہتا ہون اور انکی محبت چاہتا ہون جنکو تو دوست رکھتا ہے اور ایسا عمل چاہتا ہون جو مجھکو تیری محبت تک پہونچا دے یا اللہ تو اپنی محبت مجھ کو اپنی جان اور مال اور اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ پیاری چیز کردے

اَلْفَصْلُ التَّاسِعَ عَشَرَ فِيْ دُعَاءِ قَوْمِ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فصل نوزدہم

یونس علیہ السلام کی قوم کی دعا کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَائِهِمْ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَیُّ حِيْنَ لَا حَیَّ يَا مُحْيِیْ يَا مُمِيْتُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اور وہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ منجملہ انکے (قوم یونس کی) دعا کے یہی تھا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ یَا مُحْیِیْ یَا مُمِیْتُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ رزین اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الْعِشْرُوْنَ فِی الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْمُبْتَلٰی

فصل بستم

شخص مصیبت زدہ کو دیکھہ کر دعا پڑہنے کے بیان مین

۱۔ عَنْ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰی صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا عُوْفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ مِنْ رِوَايَتِهِمَا وَهٰذَا اللَّفْظُ رِوَايَةُ عُمَرَ وَقَالَ فِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ دُوْنَ بَاقِی الْحَدِيْثِ ترجمہ عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی صاحب بلا (آفت رسیدہ کو دیکھے) تو یہ دعا پڑہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا تو وہ عمر بہر تک اس بلا سے محفوظ رہیگا عام اس سے کہ وہ کوئی کیسی ہی بلا ہو۔ ترمذی نے اس حدیث کو دونوں سے روایت کیا ہے اور یہ حضرت عمر کی روایت کے الفاظ ہین۔ اور جو روایت

لہ اے زندہ یا قائم رکہنے والے۔ اے زندہ جس وقت کوئی زندہ نہ ہوگا اے زندہ رکہنے والے اے مارنیوالے اے صاحب جلال و اکرام تہ شکر ہے خدا کا جسنے مجہ کو اس بلا سے محفوظ رکہا جس مین تجہ کو مبتلا کیا۔ اور مجہکو اپنی مخلوقات مین سے اکثر لوگون پر فضیلت دی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اسکے الفاظ یہ ہین کہ وہ بلا اسکو کبھی نہین پہونچے گی۔ اسکے سوا اور کچھ نہین بیان کیا ہے

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْبَابِ الثَّانِیْ فِیْ اَدْعِیَةٍ غَیْرِ مُوَقَّتَةٍ وَّلَا مُضَافَةٍ

حصہ دوم باب ثانی

غیر موقت ادعیہ کے بیان مین

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا مین فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ[1] مسلم اسکے راوی ہین

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کرتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[2] شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہین

۳۔ وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰہَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْہُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنَ النَّارِ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

---

[1] یا اللہ تو میرے دین کو سدھار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ ہے۔ اور سدھار دے میری دنیا کو جس مین میری معاش اور زندگی ہے اور میری آخرت کو سدھار دے جسمین میری بازگشت ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی کی زیادتی کا سبب کر دے اور موت کو ہر ایک شر سے رحمت کا سبب کر دے

[2] اے ہمارے پروردگار ہمکو دنیا کی بھلائی اور آخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا دے

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین دفعہ خدا سے جنت مانگے گا تو جنت کہتی ہے کہ یا اللہ اُسکو جنت مین داخل کردے۔ اور جو شخص تین مرتبہ خدا سے دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے کہ یا اللہ اسکو دوزخ سے بچا دے۔ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ مُكَاتَبًا جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ مُكَاتَبَتِي فَاَعِنِّي قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صِيرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ صِيرٍ بِصَادٍ مُهْمَلَةٍ مَكْسُورَةٍ ثُمَّ مُثَنَّاةٌ مِنْ تَحْتٍ سَاكِنَةٌ ثُمَّ رَاءٌ جَبَلٌ لِطَيٍّ وَجَبَلٌ عَلَى السَّاحِلِ اَيْضًا بَيْنَ عُمَارٍ وَسِيرَافٍ فَاَمَّا جَبَلُ صَبِيرٍ بِبَاءٍ مُوَحَّدَةٍ بَيْنَ الصَّادِ وَالْمُثَنَّاةِ فَاِنَّمَا جَاءَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب[1] انکی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ مین اپنی مقدار مکاتبت کی ادا سے عاجز ہون آپ میری مدد فرمایئے تو آپنے فرمایا کہ مین تمکو ایسے کلمات نہ سکھا دون جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائے ہین اگر کوہ صیر کے برابر بھی تمکو قرضہ ہوگا تو خدا اُسکو ادا کردیگا پھر آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ[2] اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ترمذی اسکے راوی ہین۔ صیر۔ صاد مہملہ مکسور پھر یا ساکن پھر را، ایک پہاڑ ہے طے کا اور نیز ایک پہاڑ ہے کنارہ دریا کے مابین عمار اور سراف کے۔ اور کوہ صبیر بار موحدہ صاد اور یا کے مابین یہ معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین واقعہ ہوا ہے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِيمَا يَجْرِي مَجْرَى الدُّعَاءِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُصُولٍ

باب سوم

ان چیزون کے بیان مین جو دعا کے قائم مقام ہین جسمین تین فصلین ہین

---

[1] وہ غلام جسکو مالک یہ لکھدے کہ تم اتنی رقم داخل کرنے کے بعد آزاد ہو جاؤ گے [2] یا امر تو حلال روزی دیکر مجھ کو حرام سے دور رکھ اور تو اپنے فضل سے اپنے سوا سب سے مستغنی کردے

الفصل الاول فی الاستعاذة

فصل اول

استعاذہ کے بیان مین

۱۔ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والھرم والبخل واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المحیی والممات اخرجه الخمسة ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل والجبن والھرم والبخل و اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المحیی والممات پانچوں اسکے راوی ہین

۲۔ وعنه رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من الجذام والبرص والجنون ومن سیئ الاسقام۔ اخرجه ابوداؤد والنسائی ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللھم انی اعوذبک من الجذام والبرص والجنون ومن سیئ الاسقام ابوداود اور نسائی اسکے راوی ہین

۳۔ وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذبک من قلب لا یخشع ومن دعاء لا یسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ینفع اعوذبک من ھؤلاء الاربع اخرجه الترمذی والنسائی ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللھم انی اعوذبک من قلب لا یخشع ومن دعاء لا یسمع ومن نفس لا تشبع ومن علم لا ینفع اعوذبک

ؔ پناہ مانگنے کے بیان مین کہ کن چیزون سے پناہ مانگنا چاہیے ؔ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون عاجزی سے اور سستی سے اور نامردی اور بہت بڑھاپے سے اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون زندگی اور موت کے فتنہ سے ؔ یا اللہ پناہ مانگتا ہون جذام سے اور برص سے اور جنون سے اور تمام بری بیماریون سے ؔ یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین ایسے دل سے جس مین عاجزی نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جاوے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ مین ان چارون سے تیری پناہ مانگتا ہون ۱۲

مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو پناہ مانگو خدا کی کسی سخت بلا مین مبتلا ہوجانے سے اور بدبختی مین پہنس جانے سے اور بری قضا سے اور دشمنون کے خوش ہوجانے سے[1] شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ[2] ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہین۔ اور ایک روایت مین ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ[3]

۶۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ یَطْلُبُنِیْ بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ كُلَّمَا الْتَفَتُّ رَاَیْتُهُ فَقَالَ لِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا فَتُطْفِئُ شُعْلَتَهُ وَیَخِرُّ لِفِیْهِ قُلْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِیْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجہ کو شب معراج مین لیگئے تو مین نے ایک خبیث دیو کو جو جنات مین سے تہا دیکہا کہ وہ آگ کا شعلہ لیے ہوئے میرے درپئے آزار ہے۔ جب مین اُسکو جہانک کر دیکہتا تہا تو اُسکو اپنے سامنے ہی پاتا تہا تو مجہ سے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تمکو ایسے کلمات نہ بتادون

---

[1] اسلیے کہ دشمن جب ہی خوش ہونگے جب تمہارا کچہ نقصان ہوگا ۞ [2] یا اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون دشمنی سے اور نفاق سے اور بری اخلاق سے

[3] یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون بہوک سے جو بہت ہی برا ساتہی ہے اور پناہ مانگتا ہون خیانت سے جو بہت ہی برا رفیق ہے

جسکے پڑھنے سے اسکا شعلہ بجھ جائے اور اسکی حرارت جاتی رہی یہ دعا پڑھو اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقٌ يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمٰنُ مالک اسکے راوی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِي الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالْحَوْلَقَةِ

فصل دوم

استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) اور تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰهِ) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) اور تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) اور تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) اور حولقہ (لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ) کے بیان مین

۱ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ اَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا يَسِيْرٌ وَمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهٗ عَشْرًا فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهٗ وَتُكَبِّرُهٗ وَتَحْمَدُهٗ مِائَةَ مَرَّةٍ فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيْزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا كَيْفَ لَا نُحْصِيْهِمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ فِيْ مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو خصلتین ایسی ہین جنپر اگر کوئی شخص

ملہ مین پناہ مانگتا ہون خدا کے بزرگ چہرہ کی اور خدا کی پوری کلمات کی جن سے کوئی نیک اور بد شخص تجاوز نہین کر سکتا اسکے شر سے جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اس چیز کے شر سے جو آسمان مین چڑھتی ہے اور اسکے شر سے جو زمین مین پیدا ہوتی ہے اور اسکے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور رات و دن کے فتنون سے اور آیندہ تمام آنیوالی راتون کے فتنون سے بجز اس شب کے جو بھلائی کے ساتھ ہو اے بڑے رحم کرنے والے ۱۲

ہمیشہ عمل کرتا رہے تو وہ ضرور جنت مین داخل ہوگا۔ اور وہ دونون خصلتین ایسی ہین جنپر عمل کرنا ایک نہایت آسان کام ہے پھر بھی اسپر عمل کرنیوالے لوگ بہت ہی تھوڑی ہین (ایک خصلت تو یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑہا کرے (اور مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ انکو انگلیونپر گن کر بتا رہے تہے) تو یہ سب زبان پر (پانچون نمازون کی) ڈیڑہ سو ہوئے اور میزان (عمل) مین ڈیڑہ ہزار ہوئے (اور دوسری خصلت یہ ہے کہ) جب تم اپنے بستر خواب پر آؤ تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سو دفعہ پڑہ لیا کرو تو یہ ایک سو ہوئے زبان پر اور ایک ہزار ہوئے میزان عمل مین (اور یہ سب ملکر اڑہائی ہزار ہوئے) تو تم مین کون ایسا شخص ہے جو ایک رات دن مین اڑہائی ہزار گناہ کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم کیون اسکو ہمیشہ نہین کر سکتے تو آپنے فرمایا کہ جب تم نماز مین ہوتے ہو تو شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے کہ فلان کام کرنا ہے اسکو یاد رکھو فلان کام کرنا ہے اُسکو یاد رکھو۔ تا آنکہ تم نماز سے فارغ ہوجاتے ہو پھر نماز کے بعد شاید تم ایسا نہ کرسکو۔ اسیطرح شیطان سوتے وقت آتا ہے اور تہپک تہپک کر سولاتا ہے تا آنکہ سوجاتے ہو صحاب سنن اسکے راوی ہین

۲- وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِىْ مَا يُجْزِئُنِىْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِىْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ فَقَبَضَهُمَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَاَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ بِتَمَامِهٖ وَالنَّسَائِىُّ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ مین قرآن کچھ بھی یاد نہین کرسکتا آپ مجھکو ایسی چیز بتا دیجیے جو مجھے قرآن کی جگہہ کافی ہو تو آپ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑہا کرو تو اس شخص نے کہا کہ یارسول اللہ یہ تو خدا کے لیے ہے۔ پھر میرے واسطے کیا ہے تو آپنے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ

لہ یک نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے ٢ہ اس طرح کہ تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر جو سب ملکر سو ہوگئے چنانچہ دوسری روایتون مین یہی تفصیل موجود ہے ٣ہ ۱۰۰۰ اسئے کیونکہ ایک نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے ٤ہ یعنے کوئی ایسا ہو جو اڑہائی ہزار گناہ کرتا ہے بس ایسی دونون خصلتونپر عمل کرنے والے کے حسنات کا پلہ بہت ہی بہاری ہوگا ٥ہ یہ آسان کام ہم ہمیشہ کرسکتے ہین ٦ہ یعنے پہلی خصلت پر عمل نہ کرسکو اور شیطان نے جو کام نماز مین تمکو یاد دلایا تہا اسکے کرنے مین مصروف ہوجاؤ ٧ہ اور دوسری خصلت پر اسطرح عمل نہین ہوتا ٨ہ یا اللہ مجھپر رحم کر میرے گناہ معاف کردے مجھے ہدایت دے مجھے روزی دے ۱۲

وَاهْلِنِي وَارْزُقْنِي پڑہاکر وپہر آپنے دونون ہاتہون کی مٹہی بند کرکے اشارہ فرمایا کہ اسنے تو دونون ہاتہہ ان کو بہلائی سے بہر دیا۔ ابوداؤد نے یہ پوری حدیث روایت کی ہے اور نسائی نے صرف لاقوۃ الاباللہ تک روایت کی ہے

۳۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ قَبْلَ مَوْتِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اَخْبَرَنِي رَبِّي اَنِّي سَارَى عَلَامَةً فِي اُمَّتِي فَاِذَا رَاَيْتُهَا اَكْثَرْتُ مِنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ السُّوْرَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی موت سے قبل یہ فرماتے تہے سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ تو مین نے آپسے اسکا تذکرہ کیا تو آپنے فرمایا کہ مجہے میرے پروردگار نے خبر دی ہے کہ مین عنقریب اپنی امت مین ایک نشانی دیکہونگا تو جب مین اس علامت کو دیکہتا ہون تو اکثر سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ پڑہا کرتا ہون اور وہ نشانی وہی ہے جو سورہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ آخر تک شیخین اسکے راوی ہین

۴۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مین سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہون تو یہ مجہے زیادہ مرغوب اور محبوب ہے ان تمام چیزون سے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین

۵۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اِقْرَاْ اُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَاَنَّهَا قِيعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ

۱؎ کہ آپ اکثر ایسا کیون فرماتے ہین ۲؎ یعنے جب خدا کی مدد ہوگی اور مکہ فتح ہوگا اور لوگ کثرت سے مسلمان ہونے لگین گے تو اسوقت تم ای محمد خدا کی تسبیح و تحمید کرو اور اس سے مغفرت چاہو اسلیے کہ اسکے بعد تم میرے پاس آجاؤگے) تو آپ جب یہ علامت دیکہتے تہے تو سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ بموجب سورہ اذا جاء نصر اللہ کے پڑہتے تہے ۳؎ یعنے جو دنیا مین موجود ہین

بِشْهُوَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج مین مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہون نے مجھ سے کہا کہ اے محمد تم اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہو اور انکو یہ خبر دو کہ جنت کی زمین بہت ہی اچھی ہے اور اُسکا پانی بہت شیرین ہے اور اسکی زمین صاف اور ہموار ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اسکے درخت[۱] ہین ترمذی اسکے راوی ہین

۶۔ وَعَنْ يُسَيْرَةَ مَوْلَاةٍ لِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّكْبِيْرِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطِقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ ترجمہ یسیرہ حضرت ابوبکر صدیق کی مولاۃ سے روایت ہے جو اول مہاجرین عورتون مین سے ہتین جنہون نے سب سے پہلے ہجرت کی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عورتون کو یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ہمیشہ (خدا کی) تسبیح[۲] اور تہلیل[۳] اور تقدیس[۴] اور تکبیر[۵] کیا کرو اور ان کو انگلیون کے پورون پر گنا کرو کیونکہ انگلیون سے (قیامت کے دن) دریافت کیا جائیگا اور اُن سے بات کرائی جائے گی۔ اور تم لوگ غافل مت ہوجاو ورنہ رحمت سے بہولا دیے جاوگے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ ترمذی کے الفاظ ہین

۷۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے (گناہ پر) اصرار نہین کیا جس نے خدا سے مغفرت چاہی اگرچہ دن بہر مین ستر دفعہ[۶] اس گناہ کا ارتکاب کرے۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

---

[۱] یعنی جس نے یہ کلمات کہے اس نے جنت مین اپنا ایک درخت لگا دیا اور صاحب شجر اسکے ثمر کا مستحق ہے [۲] یعنے سبحان اللہ [۳] یعنے لا الہ الا اللہ [۴] یعنے سبحان الملک القدوس [۵] یعنے اللہ اکبر [۶] یعنے ایک گناہ کرنیکے بعد توبہ کرے پہر وہی گناہ اس سے ہوجاوے پہر توبہ کرے اسیطرح دن بہر مین ستر دفعہ کرے تو ایسا شخص گناہ پر اصرار کرنیوالا نہین کہا جائیگا اس اصرار سے مراد ہے کہ جو شخص گناہ صغیرہ پر اصرار کرتا ہے یعنے بار بار اسکو کرتا ہے تو گناہ کبیرہ ہوجاتا ہے۔ اور گناہ کبیرہ کا بار بار ارتکاب کفر کی نوبت تک پہونچ جاتا ہے۔ ہر بار توبہ کرنیوالے کی تکرار گناہ کی یہ حالت نہین ہے۔

۸۔ وَعَنْ اَغَرِّ الْمُزَنِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ حَتّٰى اَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ۔ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ تُوْبُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتُوْبُ اِلٰى رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلِلْبُخَارِيِّ وَالتِّرْمِذِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً لَيُغَانُ اَيْ لَيُغَطّٰى وَيُغَشّٰى وَالْمُرَادُ بِهِ السَّهْوُ ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دل پر غفلت کا پردہ آجاتا ہے تاآنکہ مین خدا سے سو دفعہ مغفرت نہ چاہون مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین۔ اور مسلم کی ایک روایت مین مذکور ہے کہ آپنے فرمایا کہ لوگو توبہ کرو قسم ہے خدا کی کہ مین دن بہر مین سو مرتبہ توبہ کرتا ہون۔ اور بخاری اور ترمذی کی روایت مین جو ابوہریرہ رض سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ خدا کی قسم مین دن بہر مین ستر دفعہ خدا کی جانب توجہ کرتا ہون اور اس سے مغفرت چاہتا ہون لیغان یعنے ڈہانپ دیا جاتا ہے اسپر پردہ پڑجاتا ہے۔ اور یہان اس سے سہو مراد ہے۔

۹۔ وَعَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ حَدِيْثًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ مِنْهُ وَاِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ عَنْهُ اِسْتَحْلَفْتُهٗ فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَاِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَّجُلٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى اِلَّا غُفِرَ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ اَلْاٰيَةَ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسماء بن الحکم فزاری سے روایت ہے کہ مین نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تہے کہ جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تہا تو اس سے خدا کو جتنا منظور ہوتا تہا مجہی نفع دیتا تہا اور جب کوئی شخص مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا تہا تو مین اسکو قسم دیتا تہا جب وہ قسم کہا لیتا تہا تو مین اسکی تصدیق کرتا تہا۔ اور مجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور حضرت ابوبکر نے سچ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب

لہ کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے یا نہین

کرے پھر وہ اچھی طرح وضو کرکے نماز کے لیے کھڑا ہوجائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا سے مغفرت چاہے تو خدا اسکو بخشدیتا ہے پھر یہ آیت پڑھی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ آخر آیت تک۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۰۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ کَانَتْ لَہٗ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَکُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃُ حَسَنَۃٍ وَمُحِیَتْ عَنْہُ مِائَۃُ سَیِّئَۃٍ وَکَانَتْ لَہٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ حَتّٰی یُمْسِیَ وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِہٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَکْثَرَ مِنْہُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِّائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھیگا تو اسکو دس غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائینگی۔ اور اس کی سو برائیاں محو کردیجائینگی۔ اور اسدن شام تک وہ شیطان (کے وساوس) سے محفوظ رہے گا۔ اور کوئی شخص اس سے بڑھکر (اسدن) عمل نہ کرے گا بجز ایسے شخص کے جو اس سے زیادہ عمل کرے۔ اور جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہے گا تو اسکے گناہ معاف کردیے جائینگے اگرچہ دریا کی کف کی برابر ہوں۔ تینوں اور ترمذی اسکے راوی ہیں

۱۱۔ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عِوَضَ الثَّالِثَۃِ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بازار جاتے وقت یہ دعا پڑھ لیا کرے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہٖ

---

[۱] جن لوگوں نے کوئی برا کام کیا اور اپنے نفس پر زیادتی کی پھر وہ خدا کی یاد کریں اور خدا سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہیں تو خدا ان کے گناہ معاف کردیتا ہے [۲] یعنے کسیکا عمل اسدن اس سے بڑھکر نہ ہوگا [۳] بجز خدا کے کوئی معبود برحق نہیں ہے جو اکیلا ہے جسکا کوئی شریک نہیں ہے تمام ملک اسیکا ہے تمام تعریف اسی کے لیے ہے وہ زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مریگا اسی کے ہاتھ میں

الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو خدا اسکے لیے ہزار ہزار نیکیاں لکھیگا اور اسکے ہزار ہزار گناہ معاف فرمائیگا اور ہزار ہزار اسکا درجہ بلند کردیگا۔ اور ایک روایت مین۔ تیسری جزا کے عوض مین یہ مذکور ہے کہ خدا اسکے لیے جنت مین مکان تیار کریگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

۱۲۔ وَعَنْ جُوَیْرِیَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ خَرَجَ مِنْ عِنْدِھَا بُکْرَۃً حِیْنَ صَلَّی الصُّبْحَ وَھِیَ فِیْ مَسْجِدِھَا ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْھَا بَعْدَ اَنْ اَضْحٰی وَھِیَ جَالِسَۃٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُکِ عَلَیْھَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَکِ اَرْبَعَ کَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْیَوْمِ لَوَزَنَتْھُنَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ۔ قَوْلُہٗ زِنَۃَ عَرْشِہٖ اَیْ بِوَزْنِ عَرْشِہٖ فِیْ عِظَمِ قَدْرِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ اَیْ مِثْلَھَا وَعَدَدَھَا وَقِیْلَ الْمِدَادُ مَصْدَرٌ کَالْمَدَدِ ترجمہ جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس سے صبح ہی صبح کی نماز پڑھکر باہر برآمد ہوئے اور وہ اس مقام مین بیٹھی ہوئی تھین جہان انھون نے نماز پڑھی تھی پھر آپ چاشت کے وقت انکے پاس واپس تشریف لائے اور وہ اسی مقام پر بیٹھی ہوئی تھین تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم ابتک ایسی ہی حالت سے بیٹھی ہوئی ہو جس طرح مین تمکو بیٹھا ہوا چھوڑکر باہر گیا تھا۔ انھون نے عرض کیا کہ جی ہان تو آپ نے فرمایا کہ مین تمھارے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے اگر تم انکو اپنے اون مقولہ کے ساتھ وزن کرو جو تم آج ابتدا دن سے کہہ رہی ہو تو بھی زیادہ وزنی نکلین گے (وہ چار کلمات یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ بخاری کے پانچون اسکے راوی ہین زِنَۃَ عَرْشِہٖ یعنے عرش کے عظیم الشان مرتبہ کے وزن کے برابر مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یعنی تعداد مین اسکے برابر اور بعض کہتے ہین کہ یہ مصدر ہے مثل مدد کے

۱۳۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

تمام بھلائی ہے وہی ہر شے پر قادر ہے لہ یعنی ہزار ہزار درجہ بلند کریگا ۲ جہان انھون نے صبح کی نماز پڑھی تھی ۳ جو چار کلمات سمین کہے ۴ مین خدا کی پاکی اور حمد بیان کرتا ہون اسکے مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اسکی رضامندی اور اسکے عرش کی تعداد اور اسکے کلمات کی سیاہی کے برابر یعنے کہ تمام سمندر سیاہی ہوجائے تو بھی خدا کے کلمات پورے نہون امراد اس سے کثرت حمد اور پاکی ہے ۷

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو کلمہ ہین جو زبان پر بہت آسان ہین۔ اور قیامت کے دن میزان عمل مین بہت ہی بھاری ہونگے اور خدا کو بہت پیارے ہین ایک تو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور دوسرا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَهَا ثُمَّ قَالَ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو اسلیے کہ یہ جنت کے خزانون مین سے ایک خزانہ ہے مکحول فرماتے ہین کہ جو شخص اسکو پڑھنے کے بعد یہ پڑھے کہ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ تو خدا تعالی اُسکے ستر طرح کے ضرر کو دفع کر دیتا ہے جس مین سب سے ادنی درجہ کا ضرر محتاجی ہے۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فصل سوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے بیان مین

ا عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ وَلِلسِّتَّةِ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَلِلْخَمْسَةِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رض

لہ یعنے اسکا پڑھنا کچھ مشکل نہین ہے۔ سے یعنی بجز خدا کے کوئی پناہ کی جگہ نہین ہے

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ ابو سعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ سعد بن عبادہ کی بیٹھک مین بیٹھے ہوئے تھے تو بشیر بن سعد نے آپ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خدا تعالےٰ نے ہم کو آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے تو ہم کیونکر آپ پر درود بھیجین آپ نے فرمایا اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور سلام کرنا تو پہلے تمکو معلوم ہی ہو چکا ہے بجز بخاری کے چھیون اسکے راوی ہین اور بجز ترمذی کے چھیون کی روایت مین جو ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ پر کس طرح درود بھیجین تو آپ نے فرمایا کہ یون کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور پانچون کی روایت مین جو کعب بن عجرہ سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر برآمد ہوئے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو آپ پر سلام کرنا تو معلوم ہو چکا ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجین تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

۲۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا نَرَى الْبِشْرَ فِيْ وَجْهِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنْ لَّا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَّلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ف یعنی سلام جو تشہد میں پڑھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سو وہ التحیات مین سیکھ چکے ہو یعنی سلام کا سبق ۱۲

نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجیگا خدا اُس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اُسکے دس میں ترجمہ کیا ہے۔ اور کرو دیگا اور اُسکے دس درجے بلند کردیگا نسائی اسکے راوی ہین۔ اور انہین کی ایک روایت ہے جن پر اہل سے مروی ہے مذکور ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باہر تشریف لائے اور چہرہ مبارک سے خوشی کے آثار نمایان تہے توہم نے عرض کیا کہ ہم آپکے چہرہ مبارک پر خوشی کے پاتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آکر کہنے لگا کہ یا محمد تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ تم اسے خوش نہین ہوتے کہ جو شخص تمپر ایک بار درود بھیجے گا مین اُس پر دس دفعہ رحمت بھیجون گا اور جو تمپر ایکبار سلام کریگا مین اُسپر دس دفعہ سلامتی بھیجون گا

شک ہو سکتا تھا۔ سو تو یہی اُسے ترجمہ سے

۳۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ **ترجمہ**

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہونگے جنہون نے مجھ پر بکثرت درود بھیجے ہین۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور انکی ایک روایت مین جو حضرت علیؓ سے مروی ہے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے کہ جسکے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے

۴۔ **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ**

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے چند ایسے فرشتے ہین جو دن رات دنیا مین چکر لگاتے رہتے ہین اور مجھے میری امت کا سلام پہونچاتے ہین۔ نسائی اسکے راوی ہین

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ جلد دوم کتاب مستطاب تلخیص الصحاح بترجمہ ختم ہوئی اور اسکی تیسری چوتھی جلد بھی زیر طبع ہے انشاءاللہ تعالےٰ عنقریب حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر ہدیہ ناظرین ہوگی۔ فقط والسّلام

سنن نسائی مترجم اردو کامل در دو جلد - انہین صاحب نے اس کتاب کا اردو مین ترجمہ کیا ہے - اور اردو مین شرح لکہی ہے - یہ کتاب بہی صحاح ستہ کا جزو اعظم ہے اور مسند کتابون مین سی ہے - جن پر اہل اسلام کا مدار ہے قیمت عہ - پانچروپیہ -

سنن ابو داؤد مترجم اردو - کامل چار جلد - اس کتاب کی صحت کی نسبت کسکو شک ہو سکتا ہے ابن اعرابی کا اسکی نسبت قول ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن شریف اور ابوداؤد کے سوا کچہہ بہی نہ ہو تو بہی اُسے کسی اور چیز کی احتیاج نہ ہوگی - مولوی **بدیع الزمان** صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اُسکا ترجمہ مع شرح سلیس اردو مین کیا ہے - قیمت (ـــ) چہہ روپیہ -

سنن ابن ماجہ مترجم اردو - کامل در چار جلد - حدیث کی معتبر و مستند کتاب ہے - ترجمہ سلیس اردو کیا گیا ہے - شرح اس خوبی سے لکہی ہے کہ قابل دید ہے - قیمت (ـــ) چہہ روپیہ -

اقتباس الانوار من کلام العقار - مصنفہ مولوی شیخ عبید اللہ صاحب مرحوم صاحب تحفۃ الہند - اسمین مصنف مرحوم نے قرآن شریف کے تمام مضامین کی ایک فہرست بنادی ہے - پہر ہر مضمون کے متعلق جو آیات ہین انکو مع حوالہ کے مع رکوع و سیپارہ ... درج کر دیا ہے - جسکے پڑہنے سے ہر ایک آدمی قرآن شریف ... ہر مضمون کے متعلق آیات قرآنی آسانی سے نکال سکتا ہے عجیب کتاب لاجواب ہے - آجتک ایسی کتاب دنیا مین نہین چہپی تہی - کسی گہر کو اس کتاب سے خالی نہین ہونا چاہیئے - ہر مسلمان کا فرض ہے کہ ... ایکدفعہ تو مضامین قرآن کریم سے آگاہی حاصل کرے - خصوصاً واعظین کو تو چاہیئے ... حرز جان بنا کر رکہین - قیمت (عہ ۱۲) ایک روپیہ بارہ آنہ -

تیسیر القرآن و تسہیل الفرقان - مولفہ مولوی سلیم اللہ صاحب اسمین قرآن شریف کے تمام الفاظ کو ابجد کے لحاظ سے ترتیب دی ہے - اور ہر ایک کے ساتہہ اردو معنے لکہے ہین - اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے اللہ تعالی مصنف کو جزاء خیر دے - عجیب کام کیا ہے - گویا دریا کو کوزہ مین بہر دیا ہے - ایک چہوٹے سی رسالہ مین ہر ایک لفظ قرآن مجید کو معہ معنے بیان کیا ہے - اور ترتیب ایسی اچہی رکہی ہے کہ ذرہ دقت نہ ہو - کوئی جیب اس کتاب سے خالی نہ ہونی چاہیئے - اور کوئی گہر اس چراغ سے بے چراغ نہ ہونا چاہیئے - قیمت (۵ر) پانچ آنے -

سبیکۃ الذہب الابریز فی فہرس الکتاب العزیز - اسی مضمون کی کتاب فارسی زبان مین ہے شیرینی زبان سونے پر سہاگہ کا کام دے رہی ہے - مولفہ مولوی **بدیع الزمان** صاحب ہے قیمت (۸ر) آٹہہ آنہ

الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ - مولفہ امام شوکانی رح - اسمین ان تمام حدیثون کو بیان کر دیا ہے - جو اصل مین موضوع یعنے بنائی ہوئی ہین لیکن حدیث مین ملگئی تہین اور محدثون نے بعد مین